BAPA401CCT

ہندوستان میں مقامی حکومت

(Local Government in India)

برائے

بیچلر آف آرٹس (بی۔اے۔)

(چوتھا سمسٹر)

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد-32، تلنگانہ-انڈیا

© Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad

Course- Local Government in India

ISBN: 978-93-95203-71-5

First Edition: June 2023

Publisher	:	Registrar, Maulana Azad National Urdu University
Edition	:	June 2023
Copies	:	500
Price	:	Rs. 470/- (Included in the admission fee of distance mode students)
Copy Editing	:	Dr. Ishtiyaq Ahmad, DDE, MANUU, Hyderabad
Cover Designing	:	Dr. Mohd Akmal Khan, DDE, MANUU, Hyderabad
Printer	:	Karshak Art Printers, Hyderabad

Local Government in India

for

B.A. 4th Semester

On behalf of the Registrar, published by:

Directorate of Distance Education

Maulana Azad National Urdu University

Gachibowli, Hyderabad-500032 (TS), India

Director: dir.dde@manuu.edu.in *Publication:* ddepublication@manuu.edu.in

Phone number: 040-23008314 Website: manuu.edu.in

© All rights reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronically or mechanically, including photocopying, recording or any information storage or retrieval system, without prior permission from the publisher (registrar@manuu.edu.in)

ایڈیٹر
(Editor)

Dr. Ishtiyaq Ahmad (Course Coordinator)
Asst. Professor (Public Administration) , Directorate of Distance Education, MANUU, Hyderabad

ڈاکٹر اشتیاق احمد (کورس کوآرڈینیٹر)
اسسٹنٹ پروفیسر (نظم ونسق عامہ) نظامت فاصلاتی تعلیم، مانو، حیدرآباد

لینگویج ایڈیٹر
(Language Editor)

Dr. Naved Ashrafi
Guest Faculty/Asst. Professor, Directorate of Distance Education, MANUU, Hyderabad

ڈاکٹر نوید اشرفی
گیسٹ فیکلٹی/اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچوئل)، ڈی ڈی ای، مانو، حیدرآباد

مجلس ادارت
(Editorial Board)

Prof. Mohd Umar
Former Head, Dept. of Political Science, Dr. B.R.A.M.U, Aurangabad, M.H.

پروفیسر محمد عمر
سابق صدر، شعبہ سیاسیات، ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر مراٹھواڑا یونیورسٹی، اورنگ آباد، مہاراشٹر

Prof. Nisar ul Haq
Former Head, Dept. of Pol. Science, JMI, New Delhi

پروفیسر نثار الحق
سابق صدر، شعبہ سیاسیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

Prof. Nafees Ahmad Ansari
Professor, Dept. of Political Science, AMU, Aligarh, U.P.

پروفیسر نفیس احمد انصاری
پروفیسر، شعبہ سیاسیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اترپردیش

Prof. Mohammad Arif
Former Head, Dept. of Pol. Sc., Mahatma Gandhi Kashi Vidyapith, U.P.

پروفیسر محمد عارف
سابق صدر، شعبہ سیاسیات، مہاتما گاندھی کاشی ودیہ پیٹھ، اترپردیش

Dr. Ishtiyaq Ahmad (Course Coordinator)
Asst. Professor (Public Administration) , Directorate of Distance Education, MANUU, Hyderabad

ڈاکٹر اشتیاق احمد (کورس کوآرڈینیٹر)
اسسٹنٹ پروفیسر (نظم ونسق عامہ) نظامت فاصلاتی تعلیم، مانو، حیدرآباد، تلنگانہ

Dr. Kaneez Zehra
Head, Dept. of Public Administration, MANUU, Hyderabad

ڈاکٹر کنیز زہرا
صدر، شعبہ نظم ونسق عامہ، مانو، حیدرآباد، تلنگانہ

Dr. Naved Ashrafi
Guest Faculty/Asst. Professor (Contractual), Directorate of Distance Education, MANUU, Hyderabad

ڈاکٹر نوید اشرفی
گیسٹ فیکلٹی/اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچوئل)، ڈی ڈی ای، مانو، حیدرآباد، تلنگانہ

کورس کوآرڈی نیٹر

ڈاکٹراشتیاق احمد

اسسٹنٹ پروفیسر (نظم ونسق عامہ)، نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد

مصنفین	**اکائی نمبر**
• ڈاکٹر اشتیاق احمد، اسسٹنٹ پروفیسر، نظامت فاصلاتی تعلیم، مانو، حیدر آباد، تلنگانہ	1, 2, 9
• ڈاکٹر نوید اشرفی، اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچوئل) ڈی ڈی ای، مانو، حیدر آباد، تلنگانہ	3, 4, 5, 6, 7, 8,12
• ڈاکٹر نعمان حیدر، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ سیاسیات، ارریہ کالج، بہار	10
• جناب محمد الیاس، ریسرچ اسکالر، شعبہ نظم ونسق عامہ، مانو، حیدرآباد، تلنگانہ	11, 17
• جناب فضل حسین، ریسرچ اسکالر، شعبہ نظم ونسق عامہ، مانو، حیدرآباد، تلنگانہ	13, 14, 15, 16
• جناب ہلال احمد پنڈت، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج فار ویمن، سوپور، جموں وکشمیر	18, 19
• جناب شفیق احمد، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ نظم ونسق عامہ، سردار پٹیل کالج، سکندرآباد، تلنگانہ	20, 22
• ڈاکٹر محمد مبارک علی، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ سیاسیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی	21, 24
• ڈاکٹر محمد انیس اختر، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ سیاسیات، YSPM کالج، مغربی بنگال	23

پروف ریڈرس:

اول	:	ڈاکٹر نوید اشرفی
دوم	:	ڈاکٹر محمد اکمل خان
فائنل	:	ڈاکٹر اشتیاق احمد

فہرست

پیغام	وائس چانسلر	7
پیغام	ڈائرکٹر	8
کورس کا تعارف	کورس کوآرڈی نیٹر	9
بلاک I	**تمہید**	
اکائی1	مقامی حکومت کے معنی، نوعیت اور وسعت	11
اکائی2	مقامی حکومت کی خصوصیات اور اہمیت	26
اکائی3	73واں دستوری ترمیم قانون1992	39
اکائی4	74واں دستوری ترمیم قانون1992	56
بلاک II	**مقامی حکومت کا ارتقاء**	
اکائی5	عہد قدیم	71
اکائی6	عہد وسطیٰ	86
اکائی7	عہد جدید	101
اکائی8	عہد مابعد آزادی	117
بلاک III	**ہندوستان میں شہری مقامی حکومت**	
اکائی9	میونسپل کارپوریشن: ساخت اور فرائض	136
اکائی10	میونسپل کونسل: ساخت اور فرائض	149
اکائی11	نگر پنچایت	165
اکائی12	کنٹونمنٹ بورڈ	179

بلاک IV	**ہندوستان میں دیہی مقامی حکومت**	
اکائی13	دیہی پنچایت: ساخت اور فرائض	194
اکائی14	درمیانی پنچایت (پنچایت سمیتی/منڈل پنچایت/بلاک سمیتی): ساخت اور فرائض	207
اکائی15	ضلع پنچایت: ساخت اور فرائض	218
اکائی16	دیہی مقامی حکومت کے مسائل	228
بلاک V	**ریاستی مقامی تعلقات**	
اکائی17	ریاستی مقامی تعلقات	241
اکائی18	ریاستی مالیاتی کمیشن	255
اکائی19	ریاستی انتخابی کمیشن	266
اکائی20	ضلع منصوبہ بندی بورڈ	281
بلاک VI	**مقامی نظم ونسق کے مسائل اور چنوتیاں**	
اکائی21	مقامی اداروں پر ریاست کا کنٹرول	295
اکائی22	مقامی مالیات	309
اکائی23	جواب دہی اور سوشل آڈٹ	323
اکائی24	متوازی ادارے: این جی او، ایس ایچ جی، اور صارفی تنظیمیں	339
نمونہ امتحانی پرچہ		358

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी
Estd. 1998
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی 1998 میں وطنِ عزیز کی پارلیمنٹ کے ایکٹ کے تحت قائم کی گئی۔اس کے چار نکاتی مینڈیٹس یہ ہیں۔ (1) اردو زبان کی ترویج و ترقی (2) اردو میڈیم میں پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کی فراہمی (3) روایتی اور فاصلاتی تدریس سے تعلیم کی فراہمی اور (4) تعلیم نسواں پر خصوصی توجہ۔ یہ وہ بنیادی نکات ہیں جو اِس مرکزی یونیورسٹی کو دیگر مرکزی جامعات سے منفرد اور ممتاز بناتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری اور علاقائی زبانوں میں تعلیم کی فراہمی پر کافی زور دیا گیا ہے۔

اُردو کے ذریعے علوم کو فروغ دینے کا واحد مقصد و منشا اُردو داں طبقے تک عصری علوم کو پہنچانا ہے۔ ایک طویل عرصے سے اُردو کا دامن علمی مواد سے لگ بھگ خالی رہا ہے۔ کسی بھی کتب خانے یا کتب فروش کی الماریوں کا سرسری جائزہ اس بات کی تصدیق کر دیتا ہے کہ اُردو زبان سمٹ کر چند ''ادبی'' اصناف تک محدود رہ گئی ہے۔ یہی کیفیت اکثر رسائل و اخبارات میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ اُردو قاری اور اُردو سماج دورِ حاضر کے اہم ترین علمی موضوعات سے نابلد ہیں۔ چاہے یہ خود ان کی صحت و بقا سے متعلق ہوں یا معاشی اور تجارتی نظام سے، یا مشینی آلات ہوں یا ان کے گرد و پیش ماحول کے مسائل ہوں، عوامی سطح پر ان شعبہ جات سے متعلق اردو میں مواد کی عدم دستیابی نے عصری علوم کے تئیں ایک عدم دلچسپی کی فضا پیدا کر دی ہے۔ یہی وہ چیلنجز ہیں جن سے اُردو یونیورسٹی کو نبرد آزما ہونا ہے۔ نصابی مواد کی صورت حال بھی کچھ مختلف نہیں ہے۔ اِسکولی سطح پر اُردو کتب کی عدم دستیابی کے چرچے ہر تعلیمی سال کے شروع میں زیرِ بحث آتے ہیں۔ چوں کہ اُردو یونیورسٹی کا ذریعہ تعلیم اُردو ہے اور اس میں عصری علوم کے تقریباً سبھی اہم شعبہ جات کے کورسز موجود ہیں لہٰذا اِن تمام علوم کے لیے نصابی کتابوں کی تیاری اس یونیورسٹی کی اہم ترین ذمہ داری ہے۔

مجھے اِس بات کی بے حد خوشی ہے کہ یونیورسٹی کے ذمہ داران بشمول اساتذہ کرام کی انتھک محنت اور ماہرین علم کے بھرپور تعاون کی بنا پر کتب کی اشاعت کا سلسلہ بڑے پیمانے پر شروع ہو چکا ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب کہ ہماری یونیورسٹی اپنی تاسیس کی 25 ویں سالگرہ منا رہی ہے، مجھے اس بات کا انکشاف کرتے ہوئے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ یونیورسٹی کا نظامتِ فاصلاتی تعلیم از سرِ نو اپنی کارکردگی کے نئے سنگِ میل کی طرف رواں دواں ہے اور نظامتِ فاصلاتی تعلیم کی جانب سے کتابوں کی اشاعت اور ترویج میں بھی تیزی پیدا ہوئی ہے۔ نیز ملک کے کونے کونے میں موجود تشنگانِ علم فاصلاتی تعلیم کے مختلف پروگراموں سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ گرچہ گزشتہ برسوں کے دوران کووڈ کی تباہ کن صورتِ حال کے باعث انتظامی امور اور ترسیل و ابلاغ کے مراحل بھی کافی دشوار کن رہے تاہم یونیورسٹی نے اپنی حتی المقدور کوششوں کو بروئے کار لاتے ہوئے نظامتِ فاصلاتی تعلیم کے پروگراموں کو کامیابی کے ساتھ روبہ عمل کیا ہے۔ میں یونیورسٹی سے وابستہ تمام طلبا کو یونیورسٹی سے جڑنے کے لیے صمیم قلب کے ساتھ مبارک باد پیش کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کرتا ہوں کہ ان کی علمی تشنگی کو پورا کرنے کے لیے مولانا آزاد اردو یونیورسٹی کا تعلیمی مشن ہر لمحہ ان کے لیے راستے ہموار کرے گا۔

پروفیسر سید عین الحسن

وائس چانسلر

پیغام

فاصلاتی طریقۂ تعلیم پوری دنیا میں ایک انتہائی کارگر اور مفید طریقۂ تعلیم کی حیثیت سے تسلیم کیا جاچکا ہے اور اس طریقۂ تعلیم سے بڑی تعداد میں لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے بھی اپنے قیام کے ابتدائی دنوں ہی سے اردو آبادی کی تعلیمی صورت حال کو محسوس کرتے ہوئے اِس طرزِ تعلیم کو اختیار کیا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا آغاز 1998 میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم اور ٹرانسلیشن ڈویژن سے ہوا اور اس کے بعد 2004 میں باقاعدہ روایتی طرز تعلیم کا آغاز ہوا اور بعد ازاں متعدد روایتی تدریس کے شعبہ جات قائم کیے گئے۔ نو قائم کردہ شعبہ جات اور ٹرانسلیشن ڈویژن میں تقرریاں عمل میں آئیں۔ اس وقت کے اربابِ مجاز کے بھرپور تعاون سے مناسب تعداد میں خود مطالعاتی مواد تحریر و ترجمے کے ذریعے تیار کرائے گئے۔

گزشتہ کئی برسوں سے یو جی سی۔ ڈی ای بی UGC-DEB اس بات پر زور دیتا رہا ہے کہ فاصلاتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات کو روایتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات سے کماحقہ ہم آہنگ کرکے نظامتِ فاصلاتی تعلیم کے طلبا کے معیار کو بلند کیا جائے۔ چوں کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی فاصلاتی اور روایتی طرزِ تعلیم کی جامعہ ہے، لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لیے یو جی سی۔ ڈی ای بی کے رہنمایانہ اصولوں کے مطابق نظامتِ فاصلاتی تعلیم اور روایتی نظامِ تعلیم کے نصابات کو ہم آہنگ اور معیار بلند کرکے خود اکتسابی مواد SLM از سرِ نو بالترتیب یو جی اور پی جی طلبا کے لیے چھ بلاک چوبیس اکائیوں اور چار بلاک سولہ اکائیوں پر مشتمل نئے طرز کی ساخت پر تیار کرائے جا رہے ہیں۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ کورسز پر مشتمل جملہ پندرہ کورسز چلا رہا ہے۔ بہت جلد تکنیکی ہنر پر مبنی کورسز بھی شروع کیے جائیں گے۔ متعلمین کی سہولت کے لیے 9 علاقائی مراکز بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر اور 6 ذیلی علاقائی مراکز حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح، وارانسی اور امراوتی کا ایک بہت بڑا نیٹ ورک تیار کیا ہے۔ ان مراکز کے تحت سرِ دست 144 متعلم امدادی مراکز (Learner Support Centres) اور 20 پروگرام سنٹرس (Programme Centres) کام کر رہے ہیں، جو طلبا کو تعلیمی اور انتظامی مدد فراہم کرتے ہیں۔ نظامت فاصلاتی تعلیم نے اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا استعمال شروع کر دیا ہے، نیز اپنے تمام پروگراموں میں داخلہ صرف آن لائن طریقے ہی سے دے رہا ہے۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم کی ویب سائٹ پر متعلمین کو خود اکتسابی مواد کی سافٹ کاپیاں بھی فراہم کی جا رہی ہیں، نیز جلد ہی آڈیو۔ ویڈیو ریکارڈنگ کا لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ متعلمین کے درمیان رابطے کے لیے ایس ایم ایس کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے، جس کے ذریعے متعلمین کو پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس کے رجسٹریشن، مفوضات، کونسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔

امید ہے کہ ملک کی تعلیمی اور معاشی حیثیت سے پچھڑی اردو آبادی کو مرکزی دھارے میں لانے میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم کا بھی نمایاں رول ہوگا۔

پروفیسر محمد رضاء اللہ خان

ڈائرکٹر، نظامت فاصلاتی تعلیم

کورس کا تعارف

عزیز طلبا،

تقریباً ہر ہندوستانی یونیورسٹی میں نظم و نسق عامہ گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ سطح پر ایک مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔ ان کے نصاب میں ہندوستانی نظم و نسق کا ایک پرچہ ہوتا ہے۔ یہ کتاب بہ عنوان 'ہندوستان میں مقامی حکومت' مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے فاصلاتی تعلیم کے بی اے چوتھے سمسٹر کے طلبا و طالبات کے لیے تیار کی گئی ہے جو 24 اکائیوں پر مشتمل ہے۔ اس کی تیاری میں ڈسٹنس ایجوکیشن بیورو (DEB)، یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (UGC) کے تمام احکامات، ہدایات اور رہنمایانہ اصولوں کا خیال رکھا گیا ہے۔ اس کتاب میں زیادہ سے زیادہ اہم پہلوؤں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ یہ کورس چھ بلاک میں منقسم ہے اور ہر بلاک چار اکائیوں پر مشتمل ہے۔ چنانچہ یہ کتاب اس موضوع پر ایک جامع درسی کتاب کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے لکھی گئی ہے۔

اس کتاب کے پہلے بلاک میں تمہدی مواد فراہم کیا گیا ہے جس میں مقامی حکومت کے معنی، نوعیت، وسعت اور اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ عزیز طلبا، ہندوستان میں مقامی حکومت کی تاریخ بہت پرانی ہے لیکن آزاد بھارت میں مقامی حکومت کے اداروں کو آئینی حیثیت 20ویں صدی کی آخری دہائی میں ہی حاصل ہو سکی۔ اس بلاک میں پارلیمنٹ کے ذریعہ منظور شدہ دو آئینی ترمیم قانونوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے بعد دوسرے بلاک میں ہندوستان میں مقامی حکومت کی تاریخ اور ارتقاء کو بیان کیا گیا ہے۔

کتاب کے تیسرے اور چوتھے بلاک میں شہری اور دیہی علاقوں میں مقامی حکومت کی ساخت، ترتیب، فرائض اور ذمہ داریوں پر طویل گفتگو کی گئی ہے۔ شہری مقامی حکومت کے مخصوص ادارے کنٹونمنٹ بورڈ پر ایک مکمل اکائی اس کتاب میں موجود ہے۔ کنٹونمنٹ ایسے علاقے ہوتے ہیں جہاں فوجی اور شہری آبادی ایک ساتھ رہتی ہے۔ اس کے علاوہ منسپل کارپوریشن، منسپلٹی، نگر پنچایت، گرام سبھا، گرام پنچایت، درمیانی پنچایت، ضلع پریشد جیسے اداروں پر کافی مواد فراہم کیا گیا ہے۔

5ویں بلاک مقامی و ریاستی حکومتوں کے درمیان تعلقات پر روشنی ڈالتے ہیں۔ ان تعلقات میں سب سے اہم مالیاتی تعلق ہے۔ ریاستی انتخابی کمیشن، ریاستی مالیاتی کمیشن اور ضلع منصوبہ بندی بورڈ پر بھی مواد موجود ہے۔ آخری بلاک میں مقامی نظم و نسق کے مسائل اور چنوتیوں پر بحث کی گئی ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب اپنے موضوع پر سماجی علوم خاص طور سے نظم و نسق عامہ کا مطالعہ کرنے والے طلباء و طالبات کی رہنمائی کرے گی اور ان کے لیے مفید ثابت ہو گی اور ان کی لیاقت و صلاحیت میں اضافہ کرے گی۔

ڈاکٹر اشتیاق احمد

کورس کوآرڈی نیٹر

ہندوستان میں مقامی حکومت

(Local Government in India)

اکائی 1—مقامی حکومت: معنی، نوعیت اور وسعت

(Local Government: Meaning, Nature, and Scope)

اکائی کے اجزا:

1.0 تمہید
1.1 مقاصد
1.2 مقامی حکومت کے معنی و مفہوم
1.3 مقامی حکومت کی ضرورت
1.4 مقامی حکومت کی نوعیت
1.5 ہندوستان میں مقامی حکومت کی تاریخ
1.6 مقامی حکومت کی وسعت
1.7 اکتسابی نتائج
1.8 کلیدی الفاظ
1.9 نمونہ امتحانی سوالات
1.9.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
1.9.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات
1.9.3 طویل جوابات کے حامل سوالات
1.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1.0 تمہید (Introduction)

عزیز طلبہ، اس اکائی میں ہم مقامی حکومت کے معنی، نوعیت اور وسعت کا مطالعہ کریں گے۔ مقامی حکومت کا ادارہ اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ بنی نوع انساں کی تہذیب ہے۔ قدیم زمانے سے ہی اسے گرام پنچایت کہا جاتا ہے۔ ہندوستان گاؤں کا ملک ہے۔ آج ہندوستان کی تقریباً 70 فیصد آبادی گاؤں میں رہتی ہے۔ گاؤں ہماری قدیم تہذیب و ثقافت کا ماخذ اور مرکز رہے ہیں۔ قدیم زمانہ سے ہی گاؤں میں مقامی نظام رائج تھا جسے

آج مقامی حکومت کہا جاتا ہے۔ آج کی طرح قدیم زمانہ میں بھی مقامی حکومت کا نظام رائج تھا۔ قدیم زمانہ سے ہی اس کی اہمیت تھی۔ اس کا ذکر قدیم صحیفوں جیسے کہ تاریخ، وید، پران اور عوامی جلسوں میں گرام سبھاؤں کی شکل میں تفصیل سے بیان ملتا ہے۔ قدیم زمانہ میں جیسے جیسے گاؤں ترقی کرتے گئے، گاؤں کی حکومت چلانے کے لیے لوگوں کو ایک منظم انتظامیہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے گاؤں میں ایک آزاد مقامی حکومت کا نظام قائم کیا گیا، اسے مقامی حکومت کا نام دیا گیا۔ آسان لفظوں میں گاؤں اور ضلع سطح کی طرز حکمرانی کو مقامی حکومت کہا جاتا ہے۔

1.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ:

- مقامی حکومت کے معنی اور مفہوم کا گہرائی سے مطالعہ کریں گے۔
- مقامی حکومت کی ضروریات کو جانیں گے۔
- مقامی حکومت کی نوعیت پر بحث کریں گے۔
- ہندوستانی مقامی حکومت کی تاریخ کا تفصیل سے مطالعہ کریں گے۔
- مقامی حکومت کی وسعت کو جانیں گے۔

1.2 مقامی حکومت کے معنی و مفہوم (Meaning and Definition of Local Government)

مقامی حکومت وہ حکومت ہے جو گاؤں اور ضلع کی سطح پر حکمرانی کو ممکن کرتی ہے۔ مقامی حکومت سے مراد ہے مقامی سطح پر شہریوں کو حکومت اور نظم ونسق کے لیے خود مختار بنانا۔ قدیم دور میں ہندوستان میں مقامی حکومت موجود تھی اور مقامی حکمرانی کے انتظام کے لئے لوگوں کے اپنے قائدہ قانون ہوتے تھے۔ ان اصولوں کو اپنانے کے لئے ہر فرد رضاکارانہ کردار ادا کرتا تھا۔ یعنی ایسا نظام جہاں مقامی لوگ مل کر مقامی مسائل کی تشخیص کریں اور ترقی کے لئے کام کریں، جو مقامی نظم ونسق میں لوگوں کی شراکت کو یقینی بناتی ہے۔

مقامی حکومت کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ ملک کے عام شہریوں کے سب س قریب ہوتی ہیں اور اس لیے یہ جمہوریت میں ہر کسی کی شرکت کو یقینی بنانے کے قابل ہوتی ہے۔ اس سے مراد یہ بھی ہے کہ گاؤں کے لوگوں کی گاؤں میں اپنی طرز حکمرانی ہونی چاہئے اور گاؤں کی سطح پر اپنا عدالتی عمل ہونا چاہئے۔ گاؤں کی سطح پر منصوبہ بندی، کارکردگی اور نگرانی میں گاؤں کی خواتین اور مردوں کی فعال شرکت ہونی چاہئے۔ گاؤں والے اس بات کا فیصلہ کریں کہ کس قسم کی ترقی ہونی چاہئے اور کس قسم کا تعمیراتی کام کیا جانا چاہئے یا گاؤں کے وسائل کا انتظام کس طرح کیا جائے گا۔ گاؤں کے ہر قسم کے مسائل گاؤں کے لوگوں کی شراکت سے ہی حل ہونے چاہئے۔ مقامی حکومت ایسی حکومت ہوتی ہے جہاں مقامی لوگ مقامی مسائل اور سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ عام طور سے مقامی حکومت سے مراد وہ حکومت ہے جہاں

مقامی معاملات کاانتظام مقامی لوگ خوداپنے نمائندوں کے ذریعہ کرتے ہیں۔اس حکومت کا تعلق کسی خاص مقام میں رہنے والے لوگ اوران کے ذریعہ چلائے جانے والی حکمرانی سے ہوتاہے۔مقامی لوگوں کی ترقی کے لئے مقامی لوگوں کی شراکت میں اضافہ کرنے کے لئے ہندوستان میں مقامی حکومت اوراس کے ادارے قائم کئے گئے۔مقامی حکومت کی حکمرانی میں جمہوری لامرکزیت کا مضبوط دخل ہے۔1992ء میں 73ویں اور74ویں دستوری ترمیم کے ذریعہ مقامی حکومت کودستوری حیثیت فراہم کی گئی۔مقامی حکومت کی تعریف مختلف دانشوروں نے مختلف طرح سے پیش کی ہے جومندرجہ ذیل ہیں۔

- کال جے فریڈرک کانظریہ ہے کہ "اگرمقامی مقصد سے دیکھا جائے تو مقامی معاشرے کاایک انتظامی نظام موجود ہے۔
- جے ڈاچ کول کے مطابق مقامی حکومت ایک ایسی حکومت ہے جواپنے محدود علاقہ میں دئے گئے حقوق کااستعمال کرتی ہے"۔
- وی وی راؤ کے مطابق "مقامی حکومت، حکومت کا وہ حصہ ہے جو مقامی معاملات کاانتظام کرتاہے۔جو حکمراں ریاستی حکومت کے تحت انتظامیہ چلاتے ہیں لیکن اس کاانتخاب ریاستی حکومت کے آزاداورخودمختار مقامی باشندوں کے ذریعہ کیاجاتاہے"۔
- جی ایم ہیرس(G.M. Harris)کے مطابق "مقامی حکومت کی بلدیاتی اداروں کے ذریعہ حکمرانی ہوتی ہے جو آزادانہ طورپر منتخب ہوتے ہیں لیکن قومی حکومت کے ماتحت ہوتی ہیں"۔
- گلکرائسٹ(Gilchrist)کے مطابق "مقامی حکومت ماتحت تنظیمیں ہوتی ہیں جنہیں محدود علاقہ میں کام کرنے کی آزادی ہوتی ہے"۔
- آشیر وادم کے مطابق "مقامی حکومت ایک ایسی انتظامی اکائی ہے جسے مرکزی حکومت کے قانون کے ذریعہ بنایا گیاہے۔جس میں شہر یاگاؤں جیسے علاقے کے لوگوں کے ذریعہ منتخب نمائندے ہوتے ہیں اورجواپنے حدود میں دئے گئے اختیارات کااستعمال عوامی فلاح وبہبود کے لئے کرتے ہیں"۔
- برائس نے مقامی حکومت کو جمہوریت کی لازمی شرط کے طورپر قبول کرکے کہاہے کہ "جمہوریت بہترین درسگاہ ہے اوراس کی کامیابی کی سب سے بڑی حفاظت مقامی حکومت کی اعلیٰ شکل ہے"۔
- پی اسٹونس کے مطابق "مقامی حکومت کسی ملک کی حکومت کاوہ حصہ ہے جوان معاملات انتظام کرتی ہے جوکسی مخصوص علاقہ کے لوگوں سے متعلق ہے"۔
- ٹاکویلے نے مقامی حکومت کوآزادی کے تصور سے جوڑتے ہوئے اس کی تعریف اس طرح کی ہے۔"کسی ملک میں ذمہ دار حکومت قائم کی جاسکتی ہے لیکن مقامی اداروں کی عدم موجودگی میں عوام جذبات کی نشونما ممکن نہیں ہے"۔

مندرجہ بالا تعریفوں سے واضح ہوتاہے کہ مقامی حکومت ایک ایسانظام ہے جو مقامی لوگوں کے ذریعہ منتخب نمائندوں کے ذریعہ چلایا جاتاہے اور جنہیں قومی اورریاستی حکومت کی نگرانی میں رہتے ہوئے بھی مقامی سطح کے مسائل کے حکمرانی کے تحت اختیارات اورجوابدہی حاصل ہوتی ہے۔مقامی لوگوں کے ذریعہ مل جلکر اپنے مسائل کو حل اور ترقی کے تحت بنائی گئی ایسانظام جودستور اورریاستی حکومت کے ذریعہ بنائے گئے

اصولوں اور قانون کے مطابق ہو۔مقامی حکومت کی بنیاد یہی ہے کہ مقامی لوگ اپنی ضرورتوں اور مسائلوں کو بہتر طرح جانتے ہیں اور انہیں بہتر طریقہ سے حل کر سکتے ہیں۔

1.3 مقامی حکومت کی ضرورت (Need of Local Government)

مقامی حکومت کی ضرورت مندرجہ ذیل ہیں:

- مقامی حکومت میں شہریوں کے مفادات کا تحفظ کیا جاتا ہے۔اور مقامی لوگوں کی شراکت سے معاشی ترقی اور سماجی انصاف کے منصوبہ بنائے جاتے ہیں اوران پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔
- مقامی حکومت حقیقت میں ضروری ہوتی ہے کیوں کہ کچھ عوامی ضرورتیں اور ضرورتیں ان کی شدت، کردار، حدتک مقامی ہوتی ہیں۔یہ تمام سبھی خطوں میں عام نہیں ہوتی ہیں اور ایک علاقے سے دوسرے علاقہ میں مختلف ہوتی ہیں لہٰذااس طرح کے مسائل کو مقامی سطح پر حل کیا جاسکتا ہے۔
- دیہی ترقی کے لیے کئے جانے والے کسی بھی کام میں مقامی اور قدرتی وسائل کا عوام بہتر استعمال کرتی ہیں۔
- مقامی حکومتیں لوگوں کو کئی طرح کی خدمات فراہم کرتی ہیں اور بہت اہم کردار نبھاتی ہے۔
- مقامی عوام اپنے مسائل اور ترجیحات سے بخوبی واقف ہوتے ہیں اور لوگ آسانی سے اپنے مسائل اپنے مقامی نمائندوں کے رکھ سکتے ہیں۔
- مقامی نظم میں لوگوں کی شراکت ذمہ داری کا احساس دلاتی ہے اور مقامی سطح کے مسائل کی تشخیص اور تنازعات کو لوگ خود حل کر لیتے ہیں۔
- گاؤں کی ترقی میں خواتین، کمزور اور پسماندہ طبقے کی شرکت کو یقینی بنایا جاتا ہے اور اس کا اصل فائدہ جائز فائدہ اٹھانے والے کو حاصل ہوتا ہے۔
- مقامی حکومت شہریوں کو جمہوری فیصلہ سازی میں براہ راست طور سے شرکت کرنے کے لئے مدد کرتی ہے۔
- مقامی حکومت گاؤں اور ضلع سطح کی حکومت ہوتی ہے۔یہ حکومت عام لوگوں سے بہت قریب ہوتی ہے اور مقامی باشندوں کے روز مرہ کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔
- مقامی حکومت اپنے شہر کی مختلف ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔یہ اسکی اہم ذمہ داری بھی ہے کیونکہ اگر وہ مقامی مسائل کا حل تلاش نہیں کریں گے تو علاقہ کی ترقی ممکن نہیں ہے۔
- جمہوری نظام کو مضبوط کرنے کے لیے مقامی حکومت کی ضرورت ہوتی ہے۔
- جمہوری نظام زیادہ سے زیادہ شراکت کے لئے مقامی حکومت کا ہونا ضروری ہے۔

- بہتر جمہوری نظام اختیارات کی تقسیم کے لئے مقامی حکومت کی ضرورت ہوتی ہے۔
- مقامی حکومت کا تعلق صرف مقامی عوام، معاملات اور مقامی مسائل سے ہوتا ہے۔
- مقامی حکومت مقامی ذمہ داریوں کو مکمل کرتے ہوئے مقامی مدوں سے مالی امداد حاصل کر کے اسے مقامی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے خرچ کرتی ہے۔
- یہ جمہوریت کا بنیادی اصول ہے اس میں اختیار کی زیادہ سے زیادہ لامرکزیت ہونا چاہئے۔ مقامی حکومت کی اکائیاں اس اصول کے مطابق ہیں۔
- مقامی حکومت کا نظام ہندوستان میں ایک صحت مند جمہوری روایات کو قائم کرنے کے لئے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔
- خواتین کو کم از کم ایک تہائی ریزرویشن فراہم کرنا بھی خواتین کو مرکزی دھارے میں لاتا ہے۔
- مقامی حکومت کے ذریعہ مقامی مسائل کو مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے درمیان تقسیم کیا جاسکتا ہے اور زیادہ مؤثر طریقہ سے حل کیا جاسکتا ہے۔
- اس سی نچلی سطح پر لوگوں میں منصوبہ بندی اور وسائل کے بہتر انتظام کا احساس کرنے میں مدد حاصل ہوتی ہے
- مقامی حکومت ہندستان کے تنوع کا مزید احترام کرتی ہے۔

1.4 مقامی حکومت کی نوعیت (Nature of Local Government)

مقامی حکومت کی نوعیت کے مطابق مقامی حکومتیں ماتحت ادارہ ہے جن کے پاس کوئی موروثی اختیارات نہیں ہوتے ہیں۔ ان کو اختیارات ریاستی حکومت سے تفویض کیے جاتے ہیں۔ مقامی حکومتیں قومی یا ریاستی حکومت کی ذیلی ادارہ ہوتی ہیں۔

مقامی حکومت قومی یا ریاستی حکومت کا ایک اہم حصہ ہوتی ہے۔ اس طرز کی حکومت جغرافیائی ذیلی تقسیم یا محدود جغرافیائی علاقہ ہوتے ہیں جو ان معاملات کو حل کرتی ہیں جو خاص علاقہ میں رہنے والے لوگوں سے متعلق ہوتے ہیں۔

مقامی حکومت کی کسی بھی تعریف میں دو اہم عناصر پائے جاتے ہیں: اعلیٰ اختیارات کی موجودگی اور علاقائی حدود۔ اگرچہ مقامی حکومتوں کے پاس موروثی اختیارات نہیں ہوتے لیکن انہیں اپنے اختیارات استعمال کرنے کا قانونی اختیار حاصل ہے۔ یہ قانون کے ذریعہ تشکیل کی جاتی ہیں۔ وہ اپنے معاملات کو منظم کرنے کے لئے ضروری تنظیم ہوتی ہیں۔

مقامی حکومت کے وسیع اختیارات ہوتے ہیں، وہ معاہدہ کر سکتی ہیں اور لوگوں کو خدمات فراہم کر سکتی ہیں اور ان کی املاک جیسے مقامی زمین جائداد وغیرہ کو کنٹرول کرتی ہیں۔ یہ سرگرمیاں مقامی حکومت کے ذریعہ اور دوسروں کے ساتھ ملکر کی جاسکتی ہیں۔ زیادہ تر اختیارات بالواسطہ طور پر وفد کے ذریعہ استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ یا خدمات کی فراہمی کے لئے دیگر عوامی حکام، کمیونٹی یا خانگی تنظیموں یا اہلکاروں کے ساتھ معاہدہ کے ذریعہ حل کئے جاتے ہیں۔

زیادہ تر اختیارات مقامی حکومت کی حدود میں استعمال ہوتے ہیں۔مقامی حکومتیں اپنی حدود سے باہر بھی کچھ اختیارات استعمال کرسکتی ہیں۔مثال کے طور پر بین میونسپل بزنس لائسنس جاری کرنا۔

مقامی حکومت کے اکثر اداروں کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی ہے۔ان کو دستور کے ذریعہ نہیں قائم کیا گیا ہے۔یہ قانون کے ذریعہ فراہم کردہ کام کے علاقہ کے تحت خود مختار ہوتی ہیں۔اپنے دائرہ اختیار کے تحت لوگوں پر ٹیکس لگا کر مالیات جمع کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

ہندوستان میں مقامی حکومت کا یہ ادارہ ریاستی فہرست کا موضوع ہونے کی وجہ سے ریاستی حکومتوں کے ذریعہ ہدایت، نگرانی اور کنٹرول کی جاتی ہے۔

1.5 ہندوستان میں مقامی حکومت کی تاریخ (History of Local Government in India)

ہندوستان میں مقامی حکومت کا تصور بہت قدیم ہے۔ہندوستان گاؤں کا ملک ہے۔آج بھی یہاں گاؤں میں دو تہائی آبادی رہتی ہے۔گاؤں ہماری قدیم تہذیب اور ثقافت کا مرکز ہیں۔قدیم صحیفوں میں گاؤں کی تاریخ میں سب کی میٹنگوں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔اسٹینز نے تیسری صدی قبل مسیح میں ہندوستان کے ایک گاؤں کی حکمرانی کا تفصیل سے ذکر کیا ہے،اس تفصیل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانہ میں مقامی حکومت موجود تھی۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم ہندوستان میں آج کی طرح مقامی حکومت کو شہری اور دیہی علاقوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ قدیم زمانہ میں جیسے دیہات ترقی کرتے گئے لوگوں کو گاؤں کا نظم چلانے کے لئے انتظامیہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دیہاتوں میں ایک آزاد حکمرانی کا نظام قائم کیا گیا جسے مقامی حکومت کا نام دیا گیا۔گاؤں کی خود مختار حکومت کے سربراہ کا نام گرام پردھان، مکھیا، گرامانی، پنچ وغیرہ مختلف ناموں سے جانا جاتا تھا۔حکمرانی سے متعلق روزمرہ کے فیصلہ صرف گرام سبھا میں لئے جاتے تھے۔بادشاہ بھی گرام سبھا کے فیصلوں کا احترام کرتا تھا۔

ویدک دور میں مقامی حکومت (Local Government in Vedic Period)

ویدک دور میں مقامی حکومت موجود تھی۔اس دور میں مقامی حکومت کو بہت اہم تسلیم کیا جاتا تھا۔اس عرصہ کے دوران مقامی حکومت کا نظام بہت زیادہ منظم تھا۔اس دور میں گاؤں کی حکمرانی کو گرام سبھا یا سمیتی کے نام سے جانا جاتا تھا۔گاؤں کے سربراہ کو گرامین یا گرام کہا جاتا تھا۔گاؤں کے تمام ادھیپتی معاملات کی ذمہ داری گرامین یا گرام پوجک کی ہوتی تھی۔گاؤں کی حکمرانی کو انہیں کے ذریعہ چلایا جاتا تھا۔گرامین یا گرام ادھیپتی کے متعلق ویدوں میں واضح طور پر ذکر نہیں کیا گیا ہے لیکن کچھ مورخ کا خیال ہے کہ "گرامین" کا تقرر بادشاہ کرتا تھا۔اس لیے اسے سرکاری ملازم تسلیم کیا جاتا تھا۔انتظامیہ کی سب سے چھوٹی اکائی گاؤں تھی۔اعلیٰ افسر کو گرامین، امپائر یا بھجک کہا جاتا تھا۔

گاؤں کی کونسل سے متعلق "منوا سمرتی" میں واضح اور تفصیلی قواعد موجود ہیں۔ویدک دور میں عوام نمائندہ کے اصول کا احترام کرتے تھے۔تاجپوشی کے موقع پر گاؤں کا سربراہ نمائندہ کے طور پر موجود ہوتا تھا۔گرامین کے ذریعہ بادشاہ گاؤں ریاست کے قوانین نافذ کراتا

تھا۔گاؤں کے مسائل کا فیصلہ کرنا بھی اسی کی ذمہ داری ہوتی تھی۔اس طرح ویدک دور میں 'گرام ادھیپتی' یا گاؤں کے صدر کا ریاستی نظم و نسق میں ایک اہم مقام حاصل تھا۔

بدھ مت کے دور میں مقامی حکومت (Local Government During Buddha Period)

بدھ مت کے دور میں دیہاتوں کی حکمرانی اچھی طرح سے منظم اور مضبوط تھی۔گاؤں کے حکمراں کو گرام پوجک کہا جاتا تھا۔ گرام پوجک کا عہدہ بہت اہم تھا۔گاؤں سے متعلق تمام معاملات کو حل کرنے کا کام گرام پوجک پر تھا۔گاؤں کے چھوٹے بڑے تمام فیصلے اور مسائل کو گرام یوجک اپنی سطح پر حل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔اگر گرام پوجک اپنے علاقہ میں من مانی حکمراں بن جاتا تو عوام بادشاہ سے اس کے اقدامات کے خلاف اپیل بھی کی جاسکتی تھی۔اس وجہ سے گرام یوجک من مانی نہیں کرتا تھا۔گاؤں کے سربراہ یعنی گرام یوجک کی مدد کے لئے ایک منیم یعنی اکاؤنٹنٹ رکھا جاتا تھا جو گاؤں کے کاموں کا حساب کتاب رکھتا تھا۔اس دور میں گاؤں کے سربراہ کا مقام گاؤں کی انتظامیہ کے ساتھ ہی ساتھ بادشاہ کی مجلس میں بھی اہم تھا جس کو گاؤں کے لوگ منتخب کرتے تھے۔

موریہ سلطنت کے دور میں مقامی حکومت (Local Administration during Mauriya Period)

ہندوستان میں موریہ سلطنت کے دور میں مقامی حکومت موجود تھی۔گاؤں انتظامیہ کی سب سے چھوٹی اکائی ہوتی تھی۔گاؤں کے سربراہ کو گرامنی کہا جاتا تھا۔اور اس کے اعلیٰ افسر کو گوپا کہا جاتا تھا۔گاؤں کا مکمل انتظام گرامانی کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔گوپا دس سے پندرہ گاؤں کا انچارج ہوتا تھا۔موریہ سلطنت کے دور میں مردم شماری ایک باقاعدہ سرگرمی تھی۔اور گاؤں کے عہدہ دار کو لوگوں کی تعداد کے ساتھ دیگر تفصیلات جیسے ان کی ذاتوں اور پیشوں کو بھی شامل کرنا تھا۔انہیں ہر گھر میں کتنے جانور ہیں ان کو بھی شمار کرنا تھا۔شہروں میں مردم شماری میونسپل حکام کے ذریعہ کی جاتی تھی۔خاص طور پر غیر ملکی اور ملکی دونوں کی نقل و حرکت کا پتہ لگانے کے لئے جمع کئے گئے ڈاٹا کو خفیہ اداروں کے ذریعہ چیک کیا جاتا تھا۔

گپتا سلطنت کے دور میں مقامی حکومت (Local Government During Gupta Period)

گپتا سلطنت میں انتظامی نظام موریہ سلطنت سے ملتا جلتا تھا۔اس کے دور میں قدیم ہندوستان میں سیاسی ہم آہنگی تھی۔گاؤں انتظامیہ کی سب سے چھوٹی اکائی ہوتی تھی۔ گرامیکا گاؤں کا سربراہ ہوتا تھا۔گپتا سلطنت کے دور میں گاؤں کونسل، گرام سبھا، گرام پنچایت و پنچ منڈلی یا گرام جنپد ہوتی تھی۔عوامی فلاح بہبود کے کاموں کے ساتھ۔مقامی حکومت گاؤں کی حفاظت، تنازعات کے فیصلہ، محصولات کی وصولی، آبپاشی اور نقل حرکت کا انتظام کرتی تھی۔گاؤں کی زمین اور منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد صرف گرام سبھا اور گرام پنچایت کی منظوری سے فروخت یا عطیہ کی جاسکتی تھی۔ گرام سبھا باغات، آبپاشی اور مندر وغیرہ کے انتظامات کے لئے ذیلی کمیٹیاں تشکیل دیتی تھیں۔ہر گاؤں کے اپنے بنکر، لوہار، سنار اور بڑھی وغیرہ ہوتے تھے۔

گپتادور حکومت میں گرام سبھا کی نگرانی کے لئے بادشاہ کی طرف سے شاہی اہلکار مقرر کئے جاتے تھے۔ یہ شاہی اہلکار گاؤں کے مجلسوں میں بادشاہ کے فرمان سنایا کرتے تھے۔ انصاف کا انتظام شاہی افسران گرام سبھا کی مدد سے انجام دیتے تھے۔ کچھ معاملات میں گرام سبھا کا انصاف کے کاموں کو انجام دیتا تھا اور سزا سناتا تھا۔ عدالتی نظام کا پنچایتوں میں تجربہ کار اور بزرگ افراد کو ترجیح دی جاتی تھی۔

مغلوں کے دور میں مقامی حکومت (Local Government in Mughal Period)

مقامی حکومت کا تصور مغلوں کے دور حکومت میں موجود تھا۔ مقامی انتظامیہ کو سرکار، پرگنہ اور گاؤں کی سطح پر تقسیم کیا گیا تھا۔ سرکار کی سطح پر فوجدار اور مالکزار دو اہم ترین عہدہ تھے۔ فوجدار انتظامی سربراہ اور لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کا ذمہ دار تھا اور مالکدار محصول وصول کرنے والا تھا۔ پرگنہ کی سطح پر پرگنہ سرکار کے ماتحت کام کرتا تھا۔ پرگنہ میں مقامی حکومت کا ایک اعلیٰ آفیسر ہوتا تھا۔

گاؤں کی سطح پر یہ مغل انتظامیہ کا سب سے کم نچلی اکائی تھی۔ مقدم گاؤں کا سربراہ ہوتا تھا۔ پٹواری گاؤں میں محصول کا ریکارڈ رکھنے کا ذمہ دار تھا۔ مغل بادشاہ یا حکمرانوں نے مقامی حکومت پر بہت زیادہ توجہ نہیں دی تھی۔ گاؤں کی پنچایتوں کو عوام کی حفاظت، تعلیم اور صفائی اور ستھرائی کے لئے ذمہ دار ٹھیرایا گیا تھا۔ ان پنچایتوں کو اپنے گاؤں میں انصاف کی فراہمی کے لئے بھی ذمہ دار ٹھیرایا جاتا تھا۔ ان پنچایتوں کو اپنے گاؤں میں انصاف کی فراہمی کے لئے بھی ذمہ دار ٹھیرایا جاتا تھا۔ عام طور پر دیہی انتظامیہ میں مرکز یا صوبائی انتظامیہ کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا تھا ۔ لیکن ایمر جنسی کی صدارت میں گاؤں کی پنچایتوں سے کہا جاتا تھا۔ کہ وہ اپنے ذمہ داری پوری طرح انجام دیں۔

برطانوی دور میں مقامی حکومت (Local Government Under British Period)

ہندوستان میں مقامی حکومت کی ہمیشہ اہمیت رہی ہے۔ ہندوستان کے قدیم اور عہدہ وسطیٰ میں تاریخ کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر دور میں ہندوستان میں مقامی حکومت موجود رہی ہیں۔ لیکن ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت قائم ہونے کے بعد ان کی حیثیت میں خرابی آگئی۔ برطانیہ حکومت قائم ہونے کے بعد اسکی ترقی کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔ انگریزوں کی پالیسی تھی کہ انتظامیہ کے فرائض ریاستی عہدہ داروں کے ہاتھوں میں ہی رہیں۔ اس کے نتیجے میں فوجداری اور دیوانی عدالتوں کو قائم کیا گیا۔ نئی رو ینیو پالیسی، پولس نظام سے دیہات کی آزاد زندگی اور مقامی خود مختاری ختم ہو گئی۔ پنچایتیں مقامی حکومت حکومت کے طور پر کام کرتی تھیں لیکن یہ کام حکومتی کنٹرول میں ہوتا تھا۔ لیکن بعد میں انگریزوں کو احساس ہوا کہان کی مرکزیت کی پالیسی کی وجہ سے حکمرانی میں پیچیدگی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ 1880 میں لارڈ میئو نے مقامی حکومت کو قائم کرنے میں مدد کی اور 1882 میں مقامی حکومت کی ترقی میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا۔ لارڈ رپن کی طرف سے 1882 میں پیش کی جانے والی مقامی حکومت کی تجویز کو ہندوستان میں جدید مقامی حکومت کا آغاز سمجھا جاتا ہے۔ لارڈ رِپن کو ہندوستان میں مقامی حکومت کا بانی تسلیم کیا جاتا ہے۔

20ویں صدی کے آغاز میں صوبوں کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1909، 1919 اور 1935 میں مقامی حکومت نظام اپنا کر مقامی حکومت کے میدان میں بہت سے اختیار فراہم کئے گئے۔ 1908 میں لامرکزیت کے لئے بنائے گئے 'ریاستی کمیشن' کی رپورٹ میں مقامی حکومت کے

لئے اہم سفارشات پیش کی گئی۔ کمیشن نے ضلع بورڈ اور ضلع بلدیات کے قانون کو تقسیم کرنے کے لئے گرام پنچایت اور ذیلی ضلع بورڈ کی ترقی پر زور دیا۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ گاؤں کی پنچایتوں کو زیادہ اختیار حاصل ہونے چاہئے۔

1935 قانون کے مطابق صوبائی مقامی حکومت کے عمل نے مقامی حکومت اداروں کو مزید اختیار فراہم کئے۔ 1947 میں ہندوستان کی آزادی تک اس نظام کے تحت حکومت کے کام ہوتے تھے۔ 1947 کے بعد ہندوستان میں دیہی ترقی کے لئے بہت سے پروگرام چلائے گئے لیکن پنچایت کو دستوری حیثیت حاصل نہیں تھی۔

ہندوستان کا دستور 26 جنوری 1950 کو نافذ ہوا۔ مقامی حکومت کو ریاست کی فہرست میں رکھا گیا۔ پنچایتی راج کو مزید طاقتور بنانے کی کوشش سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کے دور میں شروع ہوئی۔ ہندوستانی تاریخ میں پنچایتی راج اداروں کو 23 اپریل 1993 کو دستوری درجہ ملا اور 73 ویں اور 74 ویں دستوری ترمیم وجود میں آئی۔ اور گاؤں کی حکومت کو پنچایتی راج نظام سے بہت سے اختیارات حاصل ہو گئے اور مقامی حکومت کو دستوری درجہ حاصل ہو گیا۔

1.6 مقامی حکومت کی وسعت (Scope of Local Government)

مقامی حکومت کا مطلب ہے وہ حکومت جو ہمارے گاؤں، قصبوں اور شہروں میں مقامی مسائل پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے خدمات اور سہولیات کا انتظام کرتی ہے۔ مقامی حکومتیں عام طور پر کسی گاؤں، قصبے، شہر اور ایک بڑے میٹروپولیٹن شہر کے مخصوص محدود علاقہ میں کام کرتی ہے۔ مقامی حکومتیں گاؤں یا قصبے کے لوگوں کے درمیان حکومت کے ساتھ بنیادی رابطے کے طور پر کام کرتی ہیں۔ جب بھی عوام کو سڑکوں کی مرمت، گلیوں میں پانی کا جمنا، اسٹریٹ لائٹس کا کام نہ کرنا اور چھوٹے آبائی ذخائر تفریحی پارکوں کی تعمیر وغیرہ جیسے مائل ہوتے ہیں۔ مقامی حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ گاؤں اور قصبوں میں کسی بھی ہنگامی صورت حال، پیدائش یا موت سے نمٹنے کے لئے حاضر ہوں اور کام کریں۔ مقامی حکومتیں وہ ادارے ہیں جو علاقے کے رہائشیوں کے رہائش، پیدائش، موت اور آمدنی وغیرہ کے ثبوت کی سرٹیفیکیٹ جاری کرتی ہیں۔ مجموعی طور پر مقامی حکومتیں وہ ادارے ہیں جو لوگوں کی ایسی تمام مقامی ضروریات کے لئے ذمہ دار ہیں۔ یہ حکومت کے انتظامی ڈھانچے میں انتظامیہ کی سب سے نچلی اکائی ہیں۔ مقامی حکومت کی کونسل ہوتی ہے جسے عام طور پر متعلقہ گاؤں یا قصبہ کے لوگ منتخب کرتے ہیں۔ جو کونسل میں شہریوں کے مسائل کی نمائندگی کرنے اور مسائل کا حل تلاش کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔ کونسل کے نمائندوں کا انتخاب 5 سال کے لئے ہوتا ہے۔

مقامی حکومتی نمائندہ ادارے میں جو کونسل میں عوام کی نمائندگی کرتے ہیں۔ قانونی طور پر مقامی حکومت اس علاقے کی عوام کے مسائل پر بات کرنے اور ان کا حل کرنے کی پابند ہوتی ہیں۔ اور حکومت کی اعلیٰ سطح جیسے ریاست بھی اس سلسلے کی نمائندگی کرتی ہیں۔ چونکہ مقامی حکومتیں جمہوری عمل کی بنیاد پر قائم ہوتی ہیں اس لئے مقامی حکومتوں کی زیر بحث تمام مسائل کو بحث ومباحثے کے عمل سے گزرنا چاہئے اور کونسل کی طرف سے متفقہ طور پر قبول کرنا چاہئے۔ کونسل کے اراکین کو قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے بحث کرنے اور فیصلے کرنے کی

آزادی ہے۔لہٰذا مقامی حکومتیں وہ ادارے ہیں جو مقامی مسائل کے حل اور مقامی سطح کے مسائل کو حل کرنے کے مقاصد کے لئے بنائیں گئے ہیں۔مقامی حکومتیں عام طور پر مقامی آبادی سے منتخب نمائندوں پر مشتمل ہوتی ہیں جو مقامی عوام کی نمائندگی کرتی ہیں اور وہ کونسل میں مقامی مسائل کی نمائندگی پر غور وفکر کرتی ہیں اور مقامی مسائل کا حل تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔مقامی حکومتیں نچلی سطح پر عوام تک وسائل اور پروگراموں کو پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔مقامی حکومت کی دو سطح درج ذیل ہیں:

1. دیہی مقامی حکومت (Rural Local Government)
2. شہری مقامی حکومت (Urban Local Government)

دیہی مقامی حکومت(Rural Local Government)

ہندوستان کی دیہی مقامی حکومت کا ادارہ اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ انسانی تہذیب۔آزادی کے بعد ہندوستان کے دستور نے دفعہ 40(ریاست کے پالیسی کی ہدایتی اصول) کے تحت ریاستوں کے ساتھ ایک مضمون کے طور پر مقامی اداروں اور پنچایتی راج کے قیام کا انتظام کیا۔لیکن اسکے ڈھانچے،افعال اور دیگر تفصیلات کی مزید وضاحت نہیں کی ہے۔ساٹھ کی دہائی میں پنچایتی راج کا آغاز دیہی ترقی میں لوگوں کو فروغ دینے کے لئے ادارہ سازی کے عمل کی طرف ایک بڑا قدم تھا۔

ساٹھ کی دہائی کے وسط میں، کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام کے لئے فنڈنگ ختم ہوگئی اور پنچایتوں میں ٹھہراؤ آگیا۔1970-80 میں ضلعی سطح پر ضلع دیہی ترقیاتی ایجنسیوں کا قیام عمل میں آیا۔ترقیاتی ادارہ ہر ضلع اور معاشروں میں مرکز اور ریاستی حکومتوں کے ذریعہ مشترکہ طور پر رجسٹرڈ ہے۔1992 میں ہندوستانی دستور کی 73ویں ترمیم نے موجودہ مرحلے کا آغاز کیا جہاں پنچایتوں کو مقامی اداروں کے طور پر بیان کیا گیا۔اس وقت تقریباً2,50,000 گرام پنچایتوں6500پنچایت سمیتی اور500 ضلع پریشد ہیں۔

1۔ گرام پنچایت (Gram Panchayat)

دیہی مقامی حکومت کے ماتحت گرام پنچایت وں کا مطالعہ کیا جاتاہے۔یہ ایک مقامی حکومت کا ادارہ ہے جو اپنے آپ میں مقننہ،عاملہ اور عدلیہ بھی ہے۔ایک گرام پنچایت میں ایک یا ایک سے زیادہ گاؤں ہوسکتے ہیں۔ گرام پنچایت کا سربراہ مکھیا یا پردھان وغیرہ ناموں سے جانا جاتاہے۔ گرام پنچایت کے سربراہ اوران کے اراکین کا انتخاب بالغ عوام کے رائے دیہی کے ذریعہ ہوتاہے۔گرام پنچایت کی میٹنگ دو ماہ میں کم سے کم ایک دفعہ گرام پنچایت دفتر میں کرنی ضروری ہے۔میٹنگ کا کورم پورا کرنے کے لئے50 فیصد منتخب گرام پنچایت اراکین کی موجودگی ضروری ہے۔گرام پنچایتوں کا اہم مقصد گاؤں کی ترقی کرنا اور گاؤں کی عوام کو خود انحصاری یا خود مختار بنانا ہے۔اکثر زیادہ تر ریاستوں کے گاؤں میں ایک گرام سبھا، گرام پنچایت اور نیائے پنچایت ہوتی ہے۔

2۔ بلاک سمیتی یا جنپد پنچایت یا پنچایت سمیتی(Block Samiti or Janpad Panchayat)

بلاک سمیتی یا پنچایت سمیتی درمیانی سطح کی پنچایت ہوتی ہے۔یہ گرام پنچایت اور ضلع پریشد کے درمیان میں مقامی ادارہ کو بلاک سمیتی یا پنچایت سمیتی کہتے ہیں۔ گرام پنچایت وں کے مکھیا یا سربراہ یا صدر یا پنچ اسکے رکن ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ اس حلقہ کے لوک سبھا اور ودھان سبھا کے رکن بھی اسکے ممبر ہوتے ہیں۔ اس میں کچھ ممبر خواتین، درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائلوں میں سے نامزد کئے جاتے ہیں۔

3۔ ضلع پنچایت یا ضلع پریشد (Zila Panchayat or Zila Parishad)

ضلع پنچایت یا ضلع پریشد مقامی حکومت کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ ضلع پنچایت یا ضلع پریشد بنیادی طور پر گرام پنچایت وں اور پنچایت سمیتیوں کی پالیسی سازی اور رہنمائی کا کام کرتی ہے۔ یہ ضلع پنچایت اور گرام پنچایت وں اور ریاستی حکومت کے درمیان ہم آہنگی قائم کرنے کا کام کرتا ہے۔ ہر ضلع میں ایک ضلع پنچایت ہوتی ہے۔ جسے کئی ضلع میں مختلف ناموں سے جانی جاتی ہے۔ ضلع پریشد کی تشکیل ضلع پریشد کے منتخب اراکین کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اراکین میں لوک سبھا اور قانون ساز اسمبلی کے منتخب اراکین بھی ہوتے ہیں۔ لیکن یہ اراکین ضلع پریشد کے انتخاب میں شامل نہیں ہوتے ہیں۔ ضلع پریشد ایک مربوط اور نگرانی کرنے والا ادارہ ہے۔

شہری مقامی حکومت (Urban Local Government)

شہری مقامی حکومت ہمارے شہری علاقوں میں ضروری شہری خدمات اور سہولیات فراہم کرتی ہیں اور یہ مقامی سطح پر جمہوریت کی نمائندگی کرتی ہے۔ شہری مقامی حکومت سے متعلق قانون صرف ریاستی حکومت بناتی ہیں۔ تمام قسم کی شہری مقامی حکومتیں جمہوری طور پر عوام کے ذریعہ انتخابی وارڈز کی بنیاد پر منتخب کی جاتی ہیں۔ ہمارے قصبوں اور شہروں میں مقامی حکومتیں، اداروں کو میونسپلٹی اور میونسپل کارپوریشن یا شہری مقامی حکومت کہا جاتا ہے۔

ہندوستان میں شہری مقامی حکومت چھوٹے مقامی ادارہ ہیں جو کسی شہری یا مخصوص آبادی والے قصبہ کا نظم ونسق چلاتے ہیں۔ شہری مقامی حکومتیں وسیع فرائض انجام دیتی ہیں۔ صحت عامہ، فلاح و بہبود، ریگولیٹری افعال، عوامی تحفظ، عوامی بنیادی ڈھانچے اور ترقیاتی سرگرمیوں سے متعلق فرائض انجام دیتی ہیں۔ ہندستان میں مختلف قسم کی مقامی ادارے ہیں جیسے میونسپل کارپوریشن، میونسپلٹی، نوٹیفائیڈ ایریا کمیٹی، ٹاون ایریا کمیٹی، ٹاون شپ، پورٹ ٹرسٹ، کنٹونمنٹ بورڈ وغیرہ۔ شہری مقامی حکومت آٹھ قسم کے شہری مقامی اداروں پر مشتمل ہے۔

1۔ میونسپل کارپوریشن (Municipal Carporation)

میونسپل کارپوریشن عام طور پر بڑے شہروں جیسے دہلی، ممبئی، کولکتہ، چنئی وغیرہ میں موجود ہوتے تھے۔

2۔ میونسپلٹی (Municipality)

چھوٹے شہروں میں میونسپلٹی موجود ہوتی ہیں۔ میونسپلٹی دیگر دوسرے ناموں سے بھی جانی کاتی ہیں۔ میونسپل کونسل، میونسپل کمیٹی، میونسپل بورڈ وغیرہ۔

3۔ مطلع شدہ ایریا کمیٹی (Notified Area Committee)

تیزی سے ترقی کرنے والے شہروں اور بنیادی سہولیات سے محروم قصبوں کے لئے مطلع شدہ ایریا کمیٹیاں قائم کی جاتی ہے۔ مطلع شدہ ایریا کمیٹی کے تمام اراکین حکومت کی طرف سے نامزد کئے جاتے ہیں۔

4۔ٹاؤن ایریا کمیٹی (Town Area Committee)

ٹاؤن ایریا کمیٹی چھوٹے شہروں میں پائی جاتی ہیں۔ان کو کم سے کم اختیارات ہوتے ہیں۔گلیوں میں بجلی، نکاسی آب کی سڑکیں اور وتحفظ وغیرہ

5۔چھاؤنی بورڈ (Cantonment Board)

یہ عام طور پر فوجی چھاؤنی کے علاقہ میں رہنے والے شہری آبادی کے لئے قائم کیا جاتا ہے۔یہ مرکزی حکومت کے ذریعہ قائم اور چلائی جاتی ہے۔

6۔بستی (Township)

کسی مخصوص علاقہ کے قریب قائم کالونیوں میں رہنے والے عملے اور کارکنوں کو بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لئے ٹاؤنشپ یا مخصوص بستی قائم کی جاتی ہے۔یہ شہری مقامی حکومت کی ایک اہم قسم ہوتی ہے۔اس کا کوئی منتخب رکن یا نمائندہ نہیں ہوتا ہے اور یہ مخصوص دفتر شاہی ڈھانچے کی توسیع ہے۔

7۔پورٹ ٹرسٹ (Port Trust)

بندرگاہ کے علاقوں جیسے ممبئی، چنئی، کولکتہ وغیرہ جگہوں میں بندرگاہ قائم ہیں۔یہ بندرگاہ کی انتظام اور نگرانی کرتا ہے۔یہ اس علاقہ میں رہنے والے لوگوں کو بنیادی شہری سہولیات بھی فراہم کرتا ہے۔

8۔خصوصی اہداف ایجنسی (Special Purpose Agency)

یہ ایجنسیاں میونسپل کارپوریشنوں یا میونسپلٹیوں سے تعلق رکھنے والی نامزد مخصوص کام انجام دیتی ہیں۔

मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
Estd. 1998
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

1.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم نے

- مقامی حکومت کے معنی اور مفہوم کا گہرائی سے مطالعہ کیا۔
- مقامی حکومت کی ضروریات کو سمجھا۔
- مقامی حکومت کی بحث کو جانا۔
- ہندوستان میں مقامی حکومت کی تاریخ کا تفصیل سے مطالعہ کیا۔
- مقامی حکومت کی وسعت کو سمجھنے کی کوشش کی۔

1.8 کلیدی الفاظ (Keywords)

مقامی حکومت : گاؤں اور ضلع سطح کی طرز حکمرانی کو مقامی حکومت کہتے ہیں۔

گرام سبھا یا گرام سمیتی : گاؤں کی حکمرانی کو گرام سبھا یا گرام سمیتی کہتے ہیں۔

گریمکا : گپتا دور حکومت میں گاؤں کے سربراہ کو گریمکا کہتے تھے۔

مقدم : مغلوں کے دور حکومت میں گاؤں کے سربراہ کو مقدم کہتے تھے۔

گرامنی : موریہ سلطنت میں گاؤں کے سربراہ کو گرامنی کہتے تھے۔

پنچایت : کسی گاؤں میں لوگوں کے ذریعہ منتخب اراکین کی اسمبلی۔

1.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

1.9.1۔معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔مقامی حکومت سے کیا مراد ہے؟

(a)گاؤں اور ضلع سطح کی حکمرانی (b)شہری کی خود کی حکمرانی

(c)لوگوں کی اپنی حکمرانی (d)یہ تمام سبھی

2۔مقامی حکومت کیوں ضروری ہے؟

(a)مشیروں کے مفادات کا تحفظ کیا جاتا ہے۔

(b)جمہوری نظام کو مضبوط کرنے کے لئے۔

(c)فیصلہ سازی میں براہ راست شرکت کے لئے مدد کرتی ہے۔

(d)یہ تمام سبھی

3۔مندرجہ ذیل میں سے کون سا بیان درست ہے؟

(a)مقامی حکومت کا قانون ریاستی حکومت بناتی ہے (b)مقامی حکومت کا قانون مرکزی حکومت بناتی ہے

(c)مرکزی حکومت مقامی حکومت کی نگرانی کرتی ہیں (d)ان سے سے کوئی نہیں

4۔ہندوستان میں مقامی حکومت کو دستوری درجہ کب حاصل ہو؟

1992(a) 1993(b)

1994(c) 1995(d)

5۔مقامی حکومت ریاستی سطح کے نظام میں ایک بلاک ہے؟

(a)نچلی ساخت (b)درمیانی ساخت

(c)اعلیٰ ساخت (d)ان میں سے کوئی نہیں

6۔ ضلع پریشد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے؟

(a) تعارفی اور مشاورتی ادارہ　(b) نافذ کرنے والا ادارہ

(c) عدالتی ادارہ　(d) یہ تمام ہیں

7۔ ہندوستان میں مقامی حکومت کا بانی کسے تسلیم کیا جاتا ہے؟

Lord Curzon(a)　Lord Mayo (b)

Lord Wellwsley (c)　Lord Ripon (d)

8۔ مقامی حکومت کی سب سے نچلی اکائی ہے؟

(a) گرام پنچایت　(b) پنچایت سمیتی

(c) ضلع پریشد　(d) گرام سبھا

9۔ عام طور پر گرام سبھا کے اراکین کون ہوتے ہیں؟

(a) تمام خاندان کے سربراہان متعلقہ گاؤں　(b) متعلقہ گاؤں کے تمام ووٹرز

(c) گاؤں کے تمام بالغ مرد　(d) نامزد ارکان

10۔ ترمیمی دستور کے مطابق تمام ریاستوں میں پنچایتوں کی میعاد کتنی ہوتی ہے؟

(a) 3 سال　(b) 4 سال　(c) 5 سال　(d) 6 سال

1.9.2۔ مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. مقامی حکومت سے کیا مراد ہے؟
2. مقامی حکومت کی ضرورت مختصراً بیان کیجیے۔
3. مغلوں کے دور میں مقامی حکومت کی وجہ کو بیان کیجیے۔
4. گرام پنچایت پر مختصر نوٹ لکھیے۔
5. مقامی حکومت کی کوئی پانچ تعریف بیان کیجیے۔

1.9.3۔ طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. مقامی حکومت کی ابتدا کا تاریخی پسمنظر بیان کیجیے۔
2. مقامی حکومت کی وسعت بیان کیجیے۔
3. مقامی حکومت سے کیا مراد ہے اس کی نوعیت بیان کیجیے۔

1.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Mahi Pal, *Rural Local Governance and Development* (New Delhi: Sage India, 2020)
2. A. Avasthi, *Municipal Administration in India* (Agra: Lakshmi Naryan Agarwal, 1972)
3. Kuldeep Mathur, *Oxford India Short Introduction: Panchayti Raj* (New Delhi: Oxford India, 2013).
4. Pradeep Sachdeva, *Local Government in India* (New Delhi: Pearson Education India, 2011).
5. R. M. Jackson, *Machinery of Local Government* (London: Macmillan, 1969).
6. S. P. Jain, *Panchayati Raj Institutions in India: An Appraisal* (Hyderabad: National Institute of Rural Development, 1995)
7. K. K. Puri, *Local Government in India* (Jalandhar: Bharat Prakashan, 1985)
8. V. K. Puri, *Local Government and Administration* (Jalandhar: Modern Publishers, 2005)
9. Bidyut Chakrabarty & Rajendra Kumar Pandey, *Local Governance in India* (New Delhi: Sage India, 2018)
10. M. A. Muttalib, *Theory of local Government* (New Delhi: Sterling Publishers, 1982).

اکائی 2—مقامی حکومت کی خصوصیات اور اہمیت

(Features and Significance of Local Government)

اکائی کے اجزا:

2.0	تمہید
2.1	مقاصد
2.2	مقامی حکومت کی اہم خصوصیات
2.3	مقامی حکومت کے فرائض
2.4	مقامی حکومت کی اہمیت
2.5	مقامی اداروں کی آمدنی کے ذرائع
2.6	مقامی حکومت کے مسائل
2.7	مقامی حکومت کے مسائل کے حل کی تجویز
2.8	اکتسابی نتائج
2.9	کلیدی الفاظ
2.10	نمونہ امتحانی سوالات
2.10.1	معروضی جوابات کے حامل سوالات
2.10.2	مختصر جوابات کے حامل سوالات
2.10.3	طویل جوابات کے حامل سوالات
2.11	تجویز کردہ اکتسابی مواد

2.0 تمہید (Introduction)

عزیز طلبہ اس اکائی میں ہم مقامی حکومت کی خصوصیات اور اہمیت کا مطالعہ تفصیل سے کریں گے۔ قدیم زمانہ میں مقامی حکومت کا نظام ہر دور میں موجود تھا۔ ہندوستان میں پنچایت کا ایک ایسا نظام تھا جس میں پنچایت کے اراکین کو معاشرے میں انصاف کرنے والے لوگوں کی طرح

سمجھا جاتا تھا۔ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا۔ مقامی انتظامیہ امن کے نظام اور ترقی میں گاؤں کی پنچایتوں کا اہم کردار ہوتا تھا۔ برطانیہ حکومت کے دور میں گرام پنچایت، صحت عامہ، صفائی ستھرائی، پانی، سڑکوں، تالابوں، کنوئیں وغیرہ کا خیال رکھتی تھی۔اس کے علاوہ ان کو انصاف سے متعلق کچھ حقوق حاصل تھے ان سب کے باوجود انگریزوں کے دور میں دیہاتوں میں مناسب پنچایتی یا مقامی حکومت نظام کا فقدان تھا۔آزادی کے بعد ہندوستان میں مقامی حکومت کے تصور کو مضبوط کیا گیا۔ ہندوستان میں مرکز اور ریاستی حکومت کے علاوہ تیسرے سطح پر ایک ایسی حکومت ہے جس کے رابطہ میں شہروں اور گاؤں کے رہائشی آتے ہیں۔اس سطح کی حکومت کو مقامی حکومت کہا جاتا ہے۔کیوں کہ یہ نظام مقامی باشندوں کو اپنی اپنی خود انتظامیہ چلانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔اس کے تحت بنیادی طور پر گاؤں والوں کے لئے پنچایت اور شہر والوں کے لئے میونسپلٹی قابل ذکر ہے۔ان اداروں کے ذریعہ مقامی ضروریات کو پورا کرنے اور مقامی مسائل کے حل کے لئے کوشش کی جاتی ہے۔ عملی طور پر وہ تمام فرائض جو فی الحال گاؤں، پنچایتوں، ضلع پنچایتوں، میونسپلٹیوں، میونسپل کارپوریشن وغیرہ کے ذریعہ انجام دئے جاتے ہیں وہ مقامی حکومت کے نگرانی میں اپنے فرائض انجام دئے جاتے ہیں۔

2.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبہ اس اکائی میں ہم

- مقامی حکومت کی اہم خصوصیات کا جائزہ لیں گے۔
- مقامی کومت کے فرائض پر بحث کریں گے۔
- مقامی حکومت کی اہمیت کو سمجھیں گے۔
- مقامی حکومت کے آمدنی کے ذرائع کا مطالعہ کریں گے۔
- مقامی حکومت کے مسائل کو بیان کریں گے۔
- مقامی حکومت کے مسائل کے حل کی تجویز پیش کریں گے۔

2.2 مقامی حکومت کی اہم خصوصیات (Features of Local Government)

مقامی حکومت کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔مقامی حکومتیں ریاستی حکومتوں کے ذریعہ قائم کی جاتی ہیں۔اس کا ایک مخصوص دائرہ اختیار ہوتا ہے۔یہ ایک مستقل ادارہ ہوتا ہے۔

2۔وہ مقننہ کے بنائے ہوئے قانون کے تحت قائم کی جاتی ہے۔ہندوستان میں 73 واں اور 74 واں دستور کی ترمیم کے بعد پنچایتوں اور نگر پالیکاؤں سے متعلق تمام باتوں کا ذکر دستور کی دفعہ 243 اس کے 11 ویں اور 12 ویں شیڈول میں کیا گیا ہے۔اس سے پہلے ان کا ذکر دفعہ 40 میں کیا گیا تھا۔

3۔مقامی حکومت نہ تو آزاد ہیں اور نہ ہی خود مختار ہوتی ہے۔

4۔مقامی حکومت اپنے کچھ محصولات کے لئے مرکزی حکومت پر انحصار کرتی ہیں۔یہ ریاستی حکومتوں کے اجازت کے بغیر نہ تو کوئی ٹیکس لے سکتی ہیں اور نہ قرض لے سکتی ہیں۔مقامی حکومتوں کو اپنا بجٹ بنانے کی آزادی ہوتی ہے۔

5۔یہ حکومت اپنے اختیارات مقامی حکومت سے حاصل کرتی ہیں۔

6۔مقامی حکومت بلدیاتی اداروں کے ساتھ معاملات رکھتی ہیں۔مقامی حکومت کی اکائیوں کو حکومت اور عوام کو جوڑنے والی کڑی تسلیم کیا جاتا ہے۔

7۔مقامی حکومت ریاست کے انتظامی نظام کا ایک حصہ ہوتی ہے۔

8۔اگرچہ ان اداروں کو خود مختاری حاصل ہوتی ہے لیکن پھر بھی یہ ریاستی انتظامیہ کے براہ راست اور مکمل کنڑول میں ہوتی ہے۔مقامی حکومت اپنے علاقہ میں رہنے والے لوگوں کی مجموعی ترقی کے لیے ہے۔اسلئے مقامی حکومت کی ہر سرگرمی کا مقصد مقامی ترقی ہے۔

9۔ریاستی حکومت نوٹیفیکیشن کے ذریعہ اپنے کام کے علاقے میں تبدیلی کرسکتی ہیں۔

10۔مقامی حکومت میں کام انجام دینے والے تمام ملازمین کو سول سروس کا ممبر تسلیم کیا جاتا ہے۔

11۔یہ ادارے ریاستی حکومت کے زیر نگرانی اور حکومتی احکامات اور قواعد کے مطابق اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔مقامی حکومت سبھی سطحوں پر تشکیل شدہ حکومتوں کی بنیاد ہوتی ہیں۔

12۔عوام کے اراکین صرف مشاورتی کمیٹیوں کے ذریعہ اس میں حصہ لیتے ہیں۔

13۔عوامی ضروریات کو پورا کرنے کی ذمہ داری ان اداروں کی ہے لیکن یہ ادارے کاموں سے لاتعلقی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ان داروں کا اہم مقصد مقامی علاقہ میں رہنے والے عوام کو خدمات فراہم کرنا ہے۔

14۔مقامی حکومت کا ایک متعین علاقہ ہوتا ہے۔مقامی حکومت کی ہر اکائی کا دائرہ علاقہ یا متعین علاقہ وسرحد کی ترتیب ریاستی/مرکزی حکومت کرتی ہے۔اس دائرہ علاقہ کے زیر نگرانی رہ کر ہی مقامی حکومت کی اکائی اپنے فرائض انجام دیتی ہے۔ان اداروں کو دستور یا قانون کے تحت اپنے دائرہ اختیار میں اپنے فرائض کو انجام دینا ہوتا ہے۔

15۔مقامی حکومت کے اداروں کی حکمرانی مہارت کے ساتھ چلانے کے لئے وہاں کے شہریوں کے نمائندوں کو اختیار فراہم کرنا ضروری ہوتا ہے۔یہ منتخب مقامی حکومت کے اداروں کی حکمرانی کرتے ہیں اور اپنے علاقہ کے لوگوں کے جوابدہ ہوتے ہیں۔ان نمائندوں کو مقامی مسائل کے متعلق علم ہوتا ہے اور یہ اپنے خیالات مرکزی یا ریاستی حکومت تک موثر طریقہ سے پہنچا سکتے ہیں۔

16۔مقامی حکومت کی مختلف اکائیوں میں ریاستی یا مرکزی حکومتوں کے ذریعہ تفویض کئے گئے اختیارات کا استعمال کیا جاتا ہے۔یہ ایک مخصوص آبادی کے لئے کام کرتی ہیں۔

17۔مقامی حکومت کے ادارے مقامی لوگوں کی ضرورتوں کے لئے قائم کئے جاتے ہے۔اگر ان اداروں پر زیادہ نگرانی اور پابندی عائد کی جائے تو یہ مہارت کے ساتھ اپنے فرائض انجام نہیں دے سکتے۔ان اداروں کو ایک دائرہ کار میں خود مختاری اور پوری آزادی ہوتی ہے لیکن اس

کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ یہ ادارے اپنی خواہش سے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ ریاستی اور مرکزی حکومت کے قانون کے مخالف یہ ادارہ کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں۔

18۔ یہ ادارہ خود مختار نہیں ہوتے ہیں۔ ان اداروں پر مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے احکامات کی نگرانی ہوتی ہے۔ مکمل خود مختاری یا اقتدار اعلیٰ صرف مملکت میں موجود ہوتی ہے۔ مقامی حکومت چلانے کے لئے ان اداروں کو آزادی فراہم کی گئی ہے لیکن صحیح طریقہ سے اپنے فرائض کو نہ انجام دینے پر مرکزی یا ریاستی حکومت ان کے کاموں میں دخل اندازی کر سکتی ہیں۔ یہ حکومت اپنے فرائض اور اختیارات کو صحیح طریقہ سے چلانے کے لئے مالی تعاون، تکنیکی تعاون، قانون کی قبولیت اور ملازموں کی بھرتی و تربیت کے لئے ریاستی حکومت پر انحصار کرتی ہیں۔ ریاستی حکومت مقامی حکومت کے اداروں پر ہر طرح کی نگرانی رکھتی ہیں۔ یہ مکمل طور سے خود مختار نہیں ہوتی ہیں۔

19۔ مقامی حکومت کے عہدیداروں کا انتخاب 5 سال کی میعاد کے لئے کیا جاتا ہے۔ مخصوص وقت پر باقاعدہ انتخاب مقامی حکومتوں کی خصوصیت ہے۔ کسی بھی عہدہ کی نشست خالی ہونے کے بعد 6 ماہ کے اندر انتخاب کرانا لازمی ہوتا ہے۔ ریاست کا گورنر ریاستی انتخاب، کمیشنز کا تقرر 5 سال کے لئے کرتا ہے جو مقامی حکومت اداروں کا انتخاب کراتا ہے۔ مقامی حکومت اداروں کے تمام نمائندوں کا انتخاب براہ راست پر کیا جاتا ہے۔ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائیلوں اور پسماندہ طبقوں ان کی آبادی کے مطابق تحفظات فراہم کئے جاتے ہیں۔ 33% نشست خواتین کے لئے ہوتی ہیں۔

20۔ جمہوریت میں جوابدہی یا احتساب بھی ہوتا ہے۔ مضبوط اور متحرک مقامی حکومتیں فعال شرکت اور بامقصد احتساب دونوں کو یقینی بناتے ہے۔

21۔ جمہوریت میں سرگرم شراکت لازمی ہوتی ہے۔ یہ مقامی حکومت کے ہر سطح پر عام شہری اپنی ترقی کے لئے فیصلہ سازی میں شامل ہو سکتے ہیں۔

22۔ مقامی حکومت موثر اور عوام دوست انتظامیہ کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ یہ لوگوں کے مقامی مفادات کے تحفظ میں بہت موثر ثابت ہو سکتی ہے۔

23۔ تمام مقامی حکومت ادارے معاشی ترقی، بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور سماجی انصاف کو فروغ دینے کے مقصد سے اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔

24۔ مقامی حکومت کمیونٹی کے اثاثے کی دیکھ بھال کرتی ہے اور مختلف سرکاری اسکیموں کے نفاذ کے ذریعہ زرعی ترقی کو فروغ دیتی ہے۔

25۔ مقامی حکومت کو مرکز کے نگرانی سے آزاد ہو کر اپنے فرائض انجام دینے کا اختیار ہوتا ہے۔

ولیم اے دابسن کا خیال ہے کہ "عام طور پر مقامی حکومت میں ایک ایسے علاقائی، بے اختیار معاشرے یا برادری کا تصور موجود ہوتا ہے جن کو اپنے معاملات کو منظم کرنے کا قانونی اختیار ہوتا ہے۔ اس کے لئے ایک ایسی طاقت کا ہونا ضروری ہے جو بیرونی کنٹرول سے آزاد رہ کر اپنے فرائض انجام دے سکے اور مقامی برادری کو اپنے معاملوں کی حکمرانی میں شامل کرے۔ مقامی حکومت میں یہ عناصر کس حد تک موجود ہوتے ہیں اس سے متعلق کم و بیش فرق ہو سکتا ہے"۔

2.3 مقامی حکومت کے فرائض (Functions of Local Government)

مقامی حکومت کے اہم فرائض مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ مقامی حکومت بنیادی انفراسٹرکچر جیسے ٹرانسپورٹ، سڑکیں، بجلی، پانی، اسکول ہسپتال وغیرہ کی تعمیر کرتی ہیں۔

2۔ کمیونٹی کے اثاثوں کی تعمیر اور دیکھ بھال کرنا

3۔ آبپاشی اور پانی کے اسکیموں کے مناسب انتظام، زمین کی بہتری اور مٹی کے تحفظ کے ذریعہ زراعت کی ترقی کو فروغ دینا۔

4۔ اس کے تحت ابتدائی لازمی تعلیم کا انتظام ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کا حتی الامکان انتظام صنعتی تعلیم کا انتظام، مطالعہ مرکز، لائبریری، ریڈنگ روم، میوزیم کا قیام اور ثقافتی ترقی کے دیگر عمومی فرائض مقامی ادارے انجام دیتے ہیں۔

5۔ صحت کی سہولیات کو بہتر کرنا اور صحت سے متعلق بیداری کو فروغ دینا اس کے تحت مقامی ادارے دو طرح کے فرائض انجام دیتے ہیں۔

1) بیماریوں کی روک تھام　　2) بیماریوں کا علاج

یہ ادارے ہسپتال کی تعمیر، صفائی کا انتظام، گلے سڑے پھلوں، میٹھائیوں اور آلودہ اشیاء خوردونوش کی فروخت پر پابندی، ہسپتالوں، میٹرنٹی ہومز، ڈسپنسریوں وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔

6۔ گاؤں میں چھوٹی صنعتوں کو فروغ دینا۔

7۔ مقامی حکومت سڑک، پل، بس اور چھوٹی ریل وغیرہ کا انتظام کرتی ہیں۔ یہ ادارہ عوام کے لئے گھاٹ، حمام، تیرنے کے لئے تالاب، دھرم شالہ، پارک، سینیما، سرکس اور ڈرامے وغیرہ کا انتظام کرتی ہیں۔

8۔ یہ ادارے میلے میں آگ سے بچاؤ، آگ بجھانے اور سیکیورٹی وغیرہ کے انتظامات کرتے ہیں۔

9۔ مقامی ادارے عوام کی بہتری کے لئے کام کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر عوام کے بڑے رجحانات کو ختم کرنا، جرائم کی روک تھام وغیرہ سے متعلق کام یہ ادارے انجام دیتے ہیں۔

10۔ یہ ادارہ جنگلات، ڈیری، پولٹری اور مویشی پالن کو فروغ دیتے ہیں۔

11۔ مقامی حکومت کے ادارے مختلف قسم کی اسکیموں کو نافذ کرنے کے لئے بھی ذمہ دار ہوتے ہیں جو ریاستی حکومت دیہی اور شہری علاقوں کی ترقی کے لئے پیش کرتی ہے۔

12۔ مقامی حکومت عوامی فائدے کے لئے اپنے فرائض انجام دیتی ہے۔ یہ شہریوں کے تجارت کے فرائض انجام دیتی ہیں جس کے ذریعہ روزمرہ استعمال کی اشیاء سستی، خالص اور بہتر طرح کی فراہم کی جاتی ہیں۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے بہت سی مقامی تنظیمیں روٹی، سبزی، انڈے دودھ وغیرہ کا کاروبار کرتی ہیں۔ یہ ادارہ رسوئی گیس، ٹھنڈے مشروب کا بھی کاروبار کرتی ہیں۔ یہ ادارہ زراعت، صنعت، فن وغیرہ سے متعلق نمائش منعقد کرتی ہیں اور ان کے ذریعہ دیہی علاقوں میں بہتر مشاورت سے اچھے بیج اور کھاد، صحت مند اور بہتر

بیلوں اور دیگر سائنسی بنیادوں پر زراعت کی ترقی کے لئے کام کیا جاسکتا ہے۔ مقامی حکومتیں اقتصادی ترقی کی حکمت عملی کی قیادت یا حمایت میں کلیدی حیثیت رکھتی ہیں۔

13۔ مقامی حکومت کے ادارے پیدائش اور موت کا اندراج اور اس کا ریکارڈ رکھتے ہیں۔

14۔ مقامی حکومت کے ادارے گلیوں کے نام اور گھروں کو نمبر فراہم کرتے ہیں۔

15۔ مقامی حکومت عوام کے لئے سیاسی تعلیم اور جمہوری قیادت کے لئے تربیت فراہم کرتی ہیں یہ سیاسی عمل میں سب کو شامل کرتی ہیں لٰہذا یہ شراکتی جمہوریت کی بنیاد رکھتی ہیں۔

16۔ یہ سماجی، اقتصادی اور انفرادی قوت کی بہتری کے لئے قومی حکومت سے زیادہ موثر طریقہ سے منصوبہ بندی کر سکتے ہیں کیوں کہ ان کو مقامی سوجھ بوجھ بہت زیادہ ہوتی ہے۔ لوگوں کی قربت کی وجہ سے یہ رہائشیوں کے لئے عوامی حکام کے بہتر احتساب کو فروغ دے سکتی ہے۔

17۔ مقامی حکومت مرکز اور عوام کے درمیان رابطے کا ایک موثر ذریعہ بن سکتی ہے۔

18۔ مقامی حکومت کے ادارے مختلف فرائض انجام دیتے ہیں اور یہ شہریوں کو شہری خدمات فراہم کرتے ہیں جیسے گلیوں کی صفائی، کچرا اٹھانا، آب نکاسی، بنیادی ڈھانچہ جیسے پانی کی فراہمی، بجلی کی فراہمی، فائر سروسز، اور صحت کی خدمات وغیرہ۔

19۔ مقامی حکومت کے جو مسائل اُبھر رہے ہیں انہیں مرکزی اور ریاستی حکومتیں حل نہیں کرتی بلکہ مقامی حکومت ہی حل کرتی ہیں۔ مقامی سطح پر بہت سے مسائل ہیں اور ان کا حل مقامی سطح پر ہونا ضروری ہے۔

20۔ مقامی حکومت اکثر معمر افراد کے لئے رہائشی انتظامات کرتی ہیں یا معذور طلبہ کے لئے ہاسٹل کی رہائش کا انتظام کرتی ہیں۔ جسے امتیازی خدمات کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔

ٹی لیپاراؤ کے مطابق مقامی حکومت ایک مہذب کمیونٹی کی تمام گھریلو ضروریات پوری کرتی ہیں۔ اس سے شہریوں میں ان کے مشترکہ معاملات میں ذاتی دلچسپی بھی پیدا ہوتی ہے۔ اور ان کی تعمیری اور تخلیقی سرگرمیوں کے لئے میدان کھلا رہتا ہے اور شہریوں کو عوامی امور میں حصہ لینے کے قابل بنا کر ان کے شہری فرائض اور ذمہ داریوں کے لئے موزوں ہوتی ہیں۔

2.4 مقامی حکومت کی اہمیت (Significance of Local Government)

مقامی حکومت کی اہمیت مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ مقامی حکومتیں نچلی سطح پر لوگوں کو وفاق اور ریاستی حکومتوں کی پالیسوں اور اقدامات کے بارے میں تعلیم دینے میں مدد کرتی ہے۔ یہ شہریوں میں سیاسی تعلیم اور سیاسی بیداری پیدا کرتی ہیں۔ مقامی حکومت سیاسی تربیت کا ایک ذریعہ ہیں۔

2۔ یہ مقامی علاقوں میں لوگوں کے روایتی اداروں کو محفوظ رکھنے میں مدد کرتی ہے۔

3۔مقامی حکومتی اداروں کا براہ راست تعلق لوگوں کی روز مرہ زندگی سے ہوتا ہے۔شہریوں کی زندگی کا کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں ہے جو ان اداروں سے منسلک نہ ہو۔یہ ادارہ تعلیم،صفائی، صحت عامہ،صنعت وغیرہ سے متعلق فرائض انجام دیتا ہے اور مقامی لوگوں کے روز مرہ کے مسائل سے نمٹنے کی کوشش کرتا ہے۔

4۔مقامی حکومت مقامی مسائل کو بہتر طریقہ سے حل کرسکتی ہیں۔ہندوستان جیسے بڑے ملک میں مختلف مذاہب،زبانیں،ذاتیں اور رواج ہیں۔ملک کے مختلف حصوں میں طرح طرح کے مسائل ہیں۔مرکزی اور ریاستی حکومتیں شہریوں کے مقامی مسائل کو جاننے سے قاصر ہیں۔صرف مقامی عوام ہی ان مسائل کو جانتے ہیں اور ان کو حل کرسکتے ہیں۔اس طرح عوامی حکومت کے ادارے عوامی مسائل کو حل کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

5۔مقامی حکومت جمہوریت کی بنیاد ہوتی ہے۔ان کی غیر موجودگی میں جمہوریت کی کامیابی ممکن نہیں ہے۔مقامی حکومت کو جمہوریت کی ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ سطح کے جمہوریت کی کامیابی ہمیشہ نچلی سطح کے مضبوط جمہوریت پر منحصر ہوتی ہے۔

6۔مقامی حکومت فلاحی مملکت کے نظریات کے حصول میں مددگار ہوتی ہیں۔مقامی حکومت کے ادارے شہریوں کو مقامی خدمات فراہم نہ کریں تب تک شہری خوشی اور بہتر زندگی نہیں گزار سکتے۔ایک فلاحی مملکت کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ عوام کی زندگی بہتر، صحت مند،مضبوط بن سکے۔مقامی حکومت کے یہ ادارے فلاحی مملکت کے اس اصول کو ایک حقیقی شکل فراہم کرتے ہیں۔یہ ادارہ اس قرارداد کے مطابق سماج کی ترقی میں حکومت کی گرمجوشی سے مدد کرتے ہیں۔مقامی ادارے صفائی، صحت، پانی کا انتظام،خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبود،کمزور لوگوں کی فلاح و بہبود،میلے، بازار، کتب خانہ، ثقافتی سرگرمی، زمینی اصلاحات کو نافذ کر کے فلاحی مملکت کے تصور کے مطابق شہریوں کی زندگی کو خوشحال بنانے میں اپنی خدمات فراہم کرتی ہیں۔

7۔مقامی حکومت جمہوریت کی مضبوطی میں اہم کردار کرتی ہے۔عوام کے قریب رہنے والے مقامی عہدیداروں کے ذریعہ پالیسیاں بہترین طریقہ سے مرتب اور ان پر عمل درآمد کی جاسکتی ہیں۔

8۔یہ ادارے قومی اور ریاستی سطح کے بوجھ کو کم کرتے ہیں۔یہ ادارے اپنے کاموں کے ذریعہ مرکزی اور ریاستی حکومت کے فلاحی کاموں میں بہت زیادہ مدد کرتے ہیں۔مقامی حکومتیں مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو بہت سی ذمہ داریوں سے آزاد کردیتے ہیں۔

9۔یہ قومی اور ریاستی حکومتوں کے درمیان رابطے کے مثالی چینل کے طور پر کام کرتے ہیں۔

10۔یہ نچلی سطح پر اختیارات کے منتقلی کے ذریعہ مقامی حکومتوں کے معاملات میں لوگوں کی شرکت کو یقینی بناتے ہیں۔

11۔یہ نچلی سطح پر معاشرے کے کمزور طبقات کو بااختیار بنانے کو یقینی بناتے ہیں۔

12۔یہ مقامی سطحوں پر انتظامی اور مالی خود مختاری فراہم کرتے ہیں۔

13۔مقامی حکومت شہریوں کو شہری خدمات فراہم کرتی ہیں کیونکہ یہ مقامی عوام کی ضرورتوں کو بہتر طریقہ سے سمجھ سکتی ہیں۔

14۔مقامی حکومت انسانی اور مادی وسائل فراہم کرتی ہے۔یہ کمیونٹی کی ترقی کے لئے انسانی اور وسائل دونوں کو متحرک کرتی ہیں۔مقامی حکومت سماجی ترقی کے منصوبوں کو نافذ کرنے میں بہت زیادہ مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

15۔مقامی حکومت مقامی علاقہ میں امن وامان قائم کرتی ہیں۔یہ امن وامان کی بحالی میں مدد کرتی ہیں۔

16۔مقامی حکومت مقامی علاقوں میں ملازمت کے مواقع پیدا کرنے میں مدد کرتی ہیں۔

17۔مقامی حکومت اپنے دائرہ اختیار میں معاملات میں فوری فیصلہ کرنے میں سہولت فراہم کرتی ہیں۔

18۔مقامی حکومت مقامی علاقوں میں تیزی سے ترقی لاتی ہیں۔

19۔مقامی حکومت ریاستی حکومتوں اور مرکزی حکومت کو سبھی دیہی اور شہری علاقوں کے عوام سے متعلق ضروری اعداد و شمار فراہم کرتی ہیں۔

20۔مقامی حکومت مقامی مسائل کو بہتر طریقہ سے کم خرچ میں حل کرلیتی ہیں۔

مندرجہ بالا بحث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مقامی حکومت کے ادارے نہ صرف جمہوریت کے لئے مضبوط اور ترقی کے لئے ضروری ہیں بلکہ شہریوں کے بہتر زندگی کے لئے بھی ضروری ہیں۔یہ ادارے جتنے سرگرم ہونگے مقامی زندگی اتنی ہی خوشحال اور مکمل ہوگی۔مقامی حکومتوں کے ذریعہ جمہوریت کو حقیقی شکل فراہم کی جاسکتی ہے کیوں کہ ادارے عوام کو سیاسی اور انتظامی شراکت میں حصہ دار بناتے ہیں تاکہ جمہوری نظام مضبوط ہوسکے اور اسکی اہمیت قائم رہے۔

2.5 مقامی اداروں کی آمدنی کے ذرائع (Sources of Income of Local Bodies)

مقامی اداروں کی آمدنی کے ذرائع درج ذیل ہیں۔

1۔ریاستی حکومت کی طرف سے گرانٹس۔مقامی حکومت اپنی رقم کا بڑا حصہ مرکزی حکومت کی کھاتوں کی تقسیم سے وصول کرتی ہیں۔

2۔یہ حکومت عوام سے ہاؤس ٹیکس وصول کرتی ہیں۔

3۔مقامی حکومت کے آمدنی کا ایک اور ذریعہ مرکزی اور ریاستی حکومت سے ملنے والے خصوصی گرانٹس ہیں۔تاہم زیادہ تر معاملات میں یہ گرانٹس مخصوص منصوبہ کے لئے دئے جاتے ہیں۔

4۔مقامی اداروں کی جائیداد سے آمدنی حاصل کرنا۔

5۔حالیہ دور میں کچھ حکومتیں تجارتی منصوبوں جیسے نقل وحمل، تفریحی مراکز، پانی، بجلی، ٹرام اور بسوں وغیرہ سے آمدنی حاصل کرنا۔

6۔منڈی اور میلوں میں جانوروں کی فروخت پر ٹیکس۔

7۔مقامی شرح جو کہ زمینی محصول کے ساتھ وصول کی جاتی ہے۔ریڈیو اور ٹیلی ویژن بازار کی دکانوں، موٹر پارکس وغیرہ کی وصولی کے ذریعہ محصولات یکساں طور پر حاصل کئے جاتے ہیں۔

8۔میونسپل کی دکانوں اور بازاروں سے آمدنی۔

9۔مقامی حکومتیں عوام پر لیوی نافذ کے ذریعہ بھی فنڈز حاصل کرتی ہیں۔لیوی کسی خاص منصوبہ کے لئے ہو سکتی ہے جس کا مقصد عوام کی فلاح وبہبود کو بہتر بنانے کے لئے ہوتا ہے۔

10۔میلوں میں عوام سے ٹیکس کے ذریعہ مقامی اداروں کی آمدنی میں اضافہ کرنا۔

2.6 مقامی حکومت کے مسائل (Problems of Local Government)

مقامی حکومت کے مختلف مسائل مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔مقامی حکومت کا سب سے بڑا مسئلہ فنڈ کی کمی ہوتی ہے۔مقامی حکومت کو جو فنڈ دیا جاتا ہے ان کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کافی نہیں ہوتا ہے۔مقامی حکومتوں کو اتنے فنڈ نہیں دیئے جاتے کہ وہ اپنا کام کر سکیں۔ان کے سامنے بہت زیادہ ذمہ داریاں ہوتی ہیں لیکن ان کے فنڈ کی بہت کمی ہوتی ہے۔

2۔تربیت یافتہ اہلکاروں کی کمی ہوتی ہے۔تربیت یافتہ اور تجربہ کار افراد کی شدید کمی مقامی حکومتوں کی کارکردگی کو متاثر کرتی ہے۔

3۔مقامی حکومت کی سرگرمیوں میں بہت زیادہ سیاسی مداخلت کی جاتی ہے۔سویلین اور فوجی حکومتوں نے مختلف اوقات میں مقامی حکومت کی سرگرمیوں میں مداخلت کی ہے۔

4۔مقامی حکومت کے دفتری کاموں میں رشوت اور بدعنوانی موجود ہوتی ہے۔کچھ اہلکار اپنے دفتری کاموں کو انجام دینے سے پہلے رشوت مانگتے اور لیتے ہیں۔

5۔کچھ مقامی حکومت کے عہدیدار اپنے عہدہ کا غلط استعمال کرتے ہوئے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کی طرف داری کرتے ہیں،مثال کے طور پر ٹھیکا دینا۔

6۔مالگزاری یا ٹیکس حصول کرنے میں ملوث کچھ اہلکار اپنے ذاتی مفادات کے لئے عوامی فنڈ کا کچھ حصہ غبن کرتے ہیں۔

7۔مقامی حکومت کے ادارے میں بہت زیادہ اقربا پروری اور طرفداری موجود ہوتی ہے ۔مقامی ادارے اس طرح کا عمل عملے کی تقرری،تبادلے، نظم وضبط اور پرموشن میں کرتی ہیں۔

8۔مقامی حکومت کے ادارے میں کام کرنے کی ترغیب بہت کم ہوتی ہے۔جس کی وجہ سے مقامی حکومت کے عملے کا کام کرنے کا طریقہ خراب ہوتا ہے۔

9۔مقامی حکومت کے ادارے سیاسی طور پر تشدد کا شکار ہوتے ہیں خاص طور پر اگر وہ حکمراں سیاسی جماعت کی حمایتی نہیں ہیں۔

2.7 مقامی حکومت کے مسائل کے حل کی تجویز

(Solution to the Problems of Local Government)

مقامی حکومت کے مسائل کے حل کی تجویز مندرجہ ذیل ہیں۔

- مقامی حکومت کو گرانٹس یا فنڈ پیدا کرنے کے طریقہ میں بہتری لانی ہوگی۔
- ملازمت کے دوران مقامی حکومت کے عہدیداروں کو تربیت دی جانی چاہیئے۔
- مقامی حکومت کو کافی فنڈز فراہم کیا جانا چاہیئے۔اس سے ان کو درپیش زیادہ تر ذمہ داریوں سے نمٹنے میں مدد حاصل ہوگی۔
- مرکزی اور ریاستی حکومتیں ریوینیو اکاؤنٹس سے مقامی حکومتوں کے لئے مختص رقم میں اضافہ کرے۔اس سے ان کی مالی بنیاد کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔
- قبائل پرستی، اقربا پروری اور جانبداری کی حوصلہ شکنی کی جائے۔مقامی حکومتوں میں ملازموں کی بھرتی میرٹ کی بنیاد پر کی جائے۔
- مقامی حکومتوں مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی طرف سے کافی اور باقاعدہ گرانٹس کی فراہمی ہونی چاہیئے۔
- مقامی حکومت کی کارکردگی میں اضافہ کرنے کے لئے اور مالیاتی انتظام کو بہتر بنانے کے لئے آڈیٹنگ باقاعدگی سے کی جانی چاہیئے۔

مقامی حکومتوں کو اپنی آمدنی پیدا کرنے کے لئے مزید تجارتی منصوبوں کو روبہ عمل کرنا چاہیئے۔

2.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی میں ہم نے سیکھا

- مقامی حکومت کی اہم خصوصیت کا گہرائی سے مطالعہ کیا۔
- مقامی حکومت کے فرائض کو جانا۔
- مقامی حکومت کی اہمیت کو سمجھا۔
- مقامی حکومت کے اہم مسائل کو جانا۔
- مقامی حکومت کے مسائل کے حل کی تجویز کو گہرائی سے سمجھا۔

2.9 کلیدی الفاظ (Keywords)

میونسپلٹی

ایک بنیادی طور پر شہری سیاسی اکائی ہے جس میں کارپوریٹ اور خود حکومت کی طاقت ہے۔

میونسپل کارپوریشن

ایک قسم کا شہری مقامی ادارہ ہے جو شہری علاقوں کو کنٹرول اور نگرانی کرتا ہے۔

2.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

2.10.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ مقامی حکومت کس حکومت کے ذریعہ قائم کی جاسکتی ہیں؟

(a) مرکزی (b) ریاستی

(c) یہ دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں

2۔ مقامی حکومت کس کے انتظامی نظام کا حصہ ہوتی ہیں؟

(a) مرکزی (b) ریاستی

(c) یہ دونوں (d) تمام سبھی

3۔ مقامی حکومتوں کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟

(a) انتظامیہ (b) نگرانی

(c) فنڈز (d) یہ تمام سبھی

4۔ مقامی حکومتوں کا سب سے بڑا آمدنی کا ذریعہ کیا ہے؟

(a) ریاستی حکومت کی طرف سے گرانٹس (b) مرکزی حکومت کے کھاتوں

(c) مقامی حکومت کی جائیدار سے (d) یہ تمام سبھی

5۔ مندرجہ ذیل میں کون سا غلط ہے؟

(a) مقامی حکومت جمہوریت کی مضبوطی اہم کردار ادا کرتی ہے۔

(b) مقامی حکومت کے ادارے مقامی لوگوں کی ضرورت کے لئے قائم کئے جاتے ہیں۔

(c) یہ نچلی سطح پر معاشرے کے کمزور طبقات کو بااختیار بناتی ہیں۔

(d) یہ تمام سبھی

6۔ مندرجہ ذیل میں سے مقامی حکومت مددگار ہوتی ہیں۔

(a) فلاحی مملکت (b) سرمایہ دار مملکت

(c) اشتراکی مملکت (d) ان میں سے کوئی نہیں

7۔مندرجہ ذیل مقامی حکومت کے اہم فرائض ہیں؟

(a)سڑکیں، بجلی، پانی وغیرہ کاانتظام کرتی ہیں
(b) کمیونیٹی کے اثاثوں کی تعمیراور دیکھ بھال
(c)گاؤں میں چھوٹی صنعتوں کو فروغ دیتی ہیں
(d)یہ تمام سبھی

8۔ہندوستان میں مقامی حکومت کا بانی کسے تسلیم کیا جاتا ہے۔

(a)مہاتما گاندھی
(b)جواہر لال نہرو
(c)لارڈ رپن
(d)اندرا گاندھی

9۔ہندوستان میں مقامی حکومت کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

(a)لوگوں کو سیاسی شعور فراہم کرنا
(b)زرعی پیداوار میں اضافہ کرنا
(c)روزگار پیدا کرنا
(d)یہ تمام سبھی

10۔کون سی حکومت عام لوگوں کے سب سے قریب ہوتی ہے؟

(a)مرکزی
(b)ریاستی
(c)مقامی
(d)تمام سبھی

2.10.2۔مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. مقامی حکومت کی پانچ اہم خصوصیات بیان کیجیے۔
2. مقامی حکومت کے فرائض مختصراً بیان کیجیے۔
3. مقامی حکومت کے آمدنی کے ذرائع کو واضح کیجیے۔
4. مقامی حکومت کے مسائل بیان کیجیے۔
5. مقامی حکومت کے مسائل کے حل کرنے کی تجویز پیش کیجیے۔

2.10.3۔طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. مقامی حکومت کی اہم خصوصیات کی وضاحت کیجیے۔
2. مقامی حکومت کی اہمیت کو تفصیل سے بیان کیجیے۔
3. مقامی حکومت کے مسائل اور اس کے حل کی تجویز پیش کیجیے۔

2.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Mahi Pal, *Rural Local Governance and Development* (New Delhi: Sage India, 2020)

2. A. Avasthi, *Municipal Administration in India* (Agra: Lakshmi Naryan Agarwal, 1972)
3. Kuldeep Mathur, *Oxford India Short Introduction: Panchayti Raj* (New Delhi: Oxford India, 2013).
4. Pradeep Sachdeva, *Local Government in India* (New Delhi: Pearson Education India, 2011).
5. R. M. Jackson, *Machinery of Local Government* (London: Macmillan, 1969).
6. S. P. Jain, *Panchayati Raj Institutions in India: An Appraisal* (Hyderabad: National Institute of Rural Development, 1995)
7. K. K. Puri, *Local Government in India* (Jalandhar: Bharat Prakashan, 1985)
8. V. K. Puri, *Local Government and Administration* (Jalandhar: Modern Publishers, 2005)
9. Bidyut Chakrabarty & Rajendra Kumar Pandey, *Local Governance in India* (New Delhi: Sage India, 2018)
10. M. A. Muttalib, *Theory of local Government* (New Delhi: Sterling Publishers, 1982).

اکائی 3–73واں دستوری ترمیم قانون، 1992

(The 73rd Constitutional Amendment Act, 1992)

اکائی کے اجزا:

3.0	تمہید
3.1	مقاصد
3.2	ہندوستان میں پنچایتی راج کا ارتقا
3.3	پنچایتی راج اداروں کا جائزہ
3.4	73ویں ترمیم قانون کے مقاصد
3.5	73ویں ترمیم قانون کی نمایاں خصوصیات
3.6	73ویں ترمیم قانون کی لازمی اور رضاکارانہ دفعات
3.7	دستورِ ہند کا 11واں فہرست بند
3.8	73ویں ترمیم قانون کے نفاذ میں درپیش مسائل
3.9	اکتسابی نتائج
3.10	کلیدی الفاظ
3.11	نمونہ امتحانی سوالات
3.11.1	معروضی جوابات کے حامل سوالات
3.11.2	مختصر جوابات کے حامل سوالات
3.11.3	طویل جوابات کے حامل سوالات
3.12	تجویز کردہ اکتسابی مواد

3.0 تمہید (Introduction)

پنچایتی راج ادارے ہندوستان میں دیہی مقامی خود مختار حکومت کے نظام کی تشکیل کرتے ہیں۔ مقامی خود مختار حکومت ایسے بلدیاتی اداروں اور نمائندوں کے ذریعے مقامی معاملات کا انتظام کرتی ہے جنہیں مقامی لوگوں نے منتخب کیا ہو۔ پنچایتی راج اداروں کو 73 ویں دستوری ترمیمی قانون 1992 کے ذریعے نچلی سطح پر جمہوریت کی تعمیر کے لیے دستوری شکل دی گئی تھی اور اسے ملک میں دیہی ترقی کا کام سونپا گیا تھا۔ اپنی موجودہ شکل اور ساخت میں پنچایتی راج اداروں نے اپنے وجود کے تیس سال مکمل کر لیے ہیں۔ تاہم، نچلی سطح پر جمہوریت کو مزید غیر مرکزی اور مضبوط کرنے کے لیے بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

3.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ،

- 73 ویں دستوری ترمیم قانون کا مطالعہ کریں گے۔
- 73 ویں دستوری ترمیم قانون کی اہمیت کو سمجھیں گے۔
- 73 ویں دستوری ترمیم قانون کے تیس سالہ دور کی کامیابی کا جائزہ لیں گے۔
- 73 ویں دستوری ترمیم قانون کے تحت مقامی حکومت کے درپیش مسائل کا مطالعہ کریں گے۔

3.2 ہندوستان میں پنچایتی راج کا ارتقا (Evolution of PRIs in India)

ہندوستان میں پنچایت راج کی تاریخ کو تجزیاتی نقطہ نظر سے درج ذیل ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

قدیم سنسکرت صحیفوں میں لفظ 'پنچایتن' کا ذکر کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے پانچ افراد کا گروہ، بشمول ایک روحانی آدمی۔ رفتہ رفتہ ایسے گروہوں میں روحانی آدمی کی شمولیت کا تصور ختم ہوگیا۔ رگ وید میں سبھا اور سمیتی کا ذکر مقامی خود اکائیوں کے طور پر ملتا ہے۔ یہ مقامی سطح پر جمہوری ادارے تھے۔ بادشاہ بعض معاملوں اور فیصلوں کے سلسلے میں ان اداروں کی منظوری لیتا تھا۔ اس کے علاوہ یہ دور ہندوستان کی دو عظیم کتابوں کی نشاندہی کرتا ہے، یعنی رامائن اور مہابھارت۔ رامائن کا مطالعہ کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس دور کا نظم و نسق دو حصوں میں تقسیم تھا: پور (Pura) اور جنپد (Janapada)۔ پوری ریاست میں ایک مقامی پنچایت بھی تھی اور اس پنچایت کے ذریعے منتخب ہونے والا ایک شخص بادشاہ کی وزراء کونسل کا رکن ہوتا تھا۔ مہابھارت کے 'شانتی پرو' (Shanti Parva) میں بھی دیہی مقامی خود مختار حکومت کا تذکرہ ملتا ہے۔ منوا سمرتی کے ساتھ ساتھ کوٹیلیہ کے ارتھ شاستر میں بھی مقامی خود مختار حکومت کا ذکر ہے۔ مہابھارت کے مطابق، گاؤں کی سطح کے

اوپر 10، 20، 100، اور 1000 گاؤں کے گروہوں کی اکائیاں تھیں۔ 'گرامک' (Gramik) گاؤں کا اعلیٰ افسر تھا، 'دشپ' دس گاؤں کا سردار تھا۔

موریہ سلطنت اور اس کے بعد کے ادوار میں بھی نمائندوں کی ایک کونسل کی مدد سے سربراہ، گاؤں کی زندگی اور نظم ونسق میں نمایاں کردار ادا کرتا تھا۔ یہ نظام گپتا (Gupta) دور تک جاری رہا، حالانکہ نام میں کچھ تبدیلیاں ہوئی تھیں، کیونکہ ضلعی اہلکار کو وِشیاپتی اور گاؤں کے سربراہ کو گرام پتی کہا جاتا تھا۔ اس طرح قدیم ہندوستان میں مقامی حکومت کا ایک منظم نظام موجود تھا جو روایات اور رسم ورواج کے متعین نمونوں پر چلایا جاتا تھا۔ تاہم، یہ نوٹ کرنا اہم ہے کہ خواتین کے پنچایت کی سربراہی کرنے یا پنچایت میں رکن کے طور پر حصہ لینے کا کوئی حوالہ نہیں ہے۔

دہلی سلطنت کے دور میں، دہلی کے سلاطین نے اپنی سلطنت کو مختلف علاقوں میں تقسیم کیا تھا۔ ایک گاؤں کی حکمرانی کے لیے تین اہم اہلکار ہوتے تھے - انتظامیہ کے لیے مکدم، محصولات کی وصولی کے لیے پٹواری اور پنچ کی مدد سے تنازعات کو طے کرنے کے لیے چودھری ہوتا تھا۔ دیہاتوں کو اپنے علاقے میں خود مختاری کے حوالے سے کافی اختیارات حاصل تھے۔

قرون وسطیٰ میں مغلیہ دور میں جاگیردارانہ نظام تھا جس کی وجہ سے حکومت نے آہستہ آہستہ دیہاتوں میں خود مختاری کو ختم کر دیا۔ یہ بات قابل غور ہے کہ قرون وسطیٰ میں بھی گاؤں کے مقامی نظم ونسق میں خواتین کی شرکت کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ انگریزوں کے دور حکومت میں گاؤں کی پنچایتیں اپنی خود مختاری کھو بیٹھیں اور کمزور ہو گئیں۔ 1870 میں ہندوستان میں نمائندہ مقامی اداروں کا آغاز ہوا۔ 1870 کی مشہور میو کی قرارداد (Mayo Resolution) نے مقامی اداروں کے اختیارات اور ذمہ داریوں کو بڑھا کر ان کی ترقی کو فروغ دیا۔ شہری بلدیات میں منتخب نمائندوں کا تصور منظر عام پر آیا۔ 1857 کی بغاوت نے شاہی مالیات کو کافی دباؤ میں ڈال دیا تھا اور مقامی ٹیکس سے باہر مقامی خدمات کو مالی اعانت فراہم کرنا ضروری سمجھا گیا۔ لہذا، یہ مالی مجبوری سے باہر تھا کہ نظم ونسق کی لامرکزیت پر لارڈ میو کے قرارداد کو اپنایا گیا۔

میو کے نقش قدم پر چلتے ہوئے لارڈ رپن (Lord Ripon) نے 1882 میں ان اداروں کو انتہائی ضروری جمہوری ڈھانچہ فراہم کیا۔ اس وقت موجودہ تمام بورڈز کو غیر عہدیداروں کی دو تہائی اکثریت کا پابند کیا گیا تھا جنہیں منتخب کیا جانا تھا اور ان اداروں کا چیئرمین غیر عہدیداروں میں سے منتخب ہونا ضروری تھا۔ اسے ہندوستان میں مقامی جمہوریت کا میگنا کارٹا (Magna Carta) سمجھا جاتا ہے۔

1907 میں CEH Hobhouse کی سربراہی میں مرکزیت پر رائل کمیشن (Royal Commission) کی تقرری سے مقامی خود مختار حکومتی اداروں کو فروغ ملا۔ کمیشن نے گاؤں کی سطح پر پنچایتوں کی اہمیت کو تسلیم کیا۔ یہ اس پس منظر میں ہے کہ 1919 کی مونٹاگو چیلمسفورڈ اصلاحات (Montague Chelmsford Reforms) نے مقامی حکومت کے موضوع کو صوبوں کے دائرہ اختیار میں منتقل کر دیا۔ اصلاحات میں یہ بھی تجویز کی گئی کہ جہاں تک ممکن ہو بلدیاتی اداروں میں مکمل کنٹرول ہونا چاہیے اور ان کے لیے بیرونی کنٹرول سے مکمل آزادی ہونی چاہیے۔ یہ پنچایتیں محدود کاموں کے ساتھ صرف چند دیہاتوں پر محیط تھیں اور تنظیمی اور مالی مجبوریوں کی وجہ سے یہ گاؤں کی سطح پر مقامی خود مختار حکومت کے جمہوری اور متحرک ادارے نہیں بن سکے۔

تاہم، 1925 تک آٹھ صوبوں نے پنچایت قانون پاس کیے تھے اور 1926 تک چھ مقامی ریاستوں نے بھی پنچایتی قوانین منظور کیے۔ بلدیاتی اداروں کو زیادہ اختیارات دیے گئے اور ٹیکس لگانے کے کام کم کیے گئے۔ لیکن مقامی خود مختار حکومتی اداروں کی پوزیشن غیر متاثر رہی۔

آزادی کے بعد دستور کے نافذ ہونے کے بعد، آرٹیکل 40 نے پنچایتوں کا ذکر کیا اور آرٹیکل 246 ریاستی مقننہ کو مقامی خود مختاری سے متعلق کسی بھی موضوع کے حوالے سے قانون سازی کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ تاہم، دستور میں پنچایتوں کی اس شمولیت پر اس وقت کے فیصلہ سازوں نے متفقہ طور پر اتفاق نہیں کیا تھا، جس کی بڑی مخالفت خود دستور بنانے والے یعنی بی آر امبیڈکر کی طرف سے آئی تھی۔

گاؤں کی پنچایت کے حامیوں اور مخالفین کے درمیان کافی بحث کے بعد بالآخر پنچایتوں کو ریاستی پالیسی کے ہدایتی اصولوں کے آرٹیکل 40 کے طور پر دستور میں اپنے لیے جگہ مل گئی۔ چونکہ ہدایتی اصول پابند اصول نہیں ہیں، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پورے ملک میں ان اداروں کے یکساں ڈھانچے کی عدم موجودگی تھی۔ آزادی کے بعد، ایک ترقیاتی پہل کے طور پر، ہندوستان نے 2 اکتوبر 1952 کو گاندھی جینتی کے موقع پر کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام (CDP) کو امریکی ماہر البرٹ مائر کے ذریعے شروع کیے گئے اٹاوہ پروجیکٹ کے بڑے اثر ورسوخ کے تحت لاگو کیا تھا۔

اس میں دیہی ترقی کی تقریباً تمام سرگرمیاں شامل تھیں جنہیں لوگوں کی شرکت کے ساتھ گاؤں کی پنچایتوں کی مدد سے نافذ کیا جانا تھا۔ 1953 میں، نیشنل ایکسٹینشن سروس کو بھی سی ڈی پی کی تجویز کے طور پر متعارف کرایا گیا تھا۔ لیکن اس پروگرام کا زیادہ نتیجہ نہیں نکلا۔ سی ڈی پی کی ناکامی کی مختلف وجوہات تھیں جیسے بیوروکریسی اور ضرورت سے زیادہ سیاست، لوگوں کی شرکت کا فقدان، تربیت یافتہ اور قابل عملہ کی کمی، اور سی ڈی پی کو لاگو کرنے میں بلدیاتی اداروں کی عدم دلچسپی خصوصاً گاؤں کی پنچایتیں۔ 1957 میں، نیشنل ڈیولپمنٹ کونسل نے کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کے کام کاج کا جائزہ لینے کے لیے بلونت رائے مہتا کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی۔ ٹیم نے مشاہدہ کیا کہ سی ڈی پی کی ناکامی کی بڑی وجہ لوگوں کی شرکت میں کمی تھی۔

کمیٹی نے تین سطحی پنچایتی راج اداروں کی تجویز پیش کی، یعنی گاؤں کی سطح پر گرام پنچایتیں (GPs)، بلاک سطح پر پنچایت سمیتی (PSs) اور ضلع سطح پر ضلع پریشد (ZPs)۔ جمہوری لامرکزیت کی اس اسکیم کے نتیجے میں راجستھان میں 2 اکتوبر 1959 کو شروع کیا گیا تھا۔ آندھرا پردیش میں یہ اسکیم یکم نومبر 1959 کو متعارف کرائی گئی تھی۔ آسام، گجرات، کرناٹک، مدھیہ پردیش، مہاراشٹر، اڑیسہ، اور پنجاب وغیرہ میں بھی ضروری قانون سازی کی گئی تھی اور اسے نافذ کیا گیا تھا۔

1977 میں اشوک مہتا کمیٹی کی تقرری نے پنچایت راج کے تصورات اور عمل میں نئی سوچ کو جنم دیا۔ کمیٹی نے ضلع پریشد اور منڈل پنچایت پر مشتمل دو سطحی پنچایت راج ادارہ جاتی ڈھانچہ کی سفارش کی۔ منصوبہ بندی کی مہارت کو استعمال کرنے اور انتظامی مدد حاصل کرنے کے لیے، ضلع کو ریاستی سطح سے نیچے لامرکزیت کے پہلے نقطہ کے طور پر تجویز کیا گیا تھا۔ اس کی سفارش کی بنیاد پر، کچھ ریاستوں جیسے کرناٹک نے انہیں مؤثر طریقے سے شامل کیا۔

بعد کے سالوں میں پنچایتوں کو زندہ کرنے اور ان کو نئی زندگی دینے کے لیے حکومت ہند نے مختلف کمیٹیاں مقرر کی تھیں۔ ان میں سب سے اہم ہنومنت راؤ کمیٹی (1983)، جی وی کے راؤ کمیٹی (1985)، ایل ایم سنگھوی کمیٹی (1986) اور مرکز-ریاست تعلقات پر سرکاریہ کمیشن (1988)، پی کے تھونگن کمیٹی (1989) اور ہر لال سنگھ کھرا کمیٹی (1990) ہیں۔

جی وی کے راؤ کمیٹی (1985) نے "ضلع" کو منصوبہ بندی کی بنیادی اکائی کے طور پر بنانے اور باقاعدہ انتخابات کرانے کی سفارش کی جب کہ ایل ایم سنگھوی کمیٹی نے پنچایتوں کو مضبوط کرنے کے لیے مزید مالی وسائل اور دستوری حیثیت فراہم کرنے کی سفارش کی۔

ترمیم کا مرحلہ 64ویں ترمیمی بل (1989) کے ساتھ شروع ہوا جسے راجیو گاندھی نے پنچائتی راج اداروں کو مضبوط کرنے کے لیے پیش کیا تھا لیکن راجیہ سبھا میں بل منظور نہیں ہو سکا۔

دستور (74ویں ترمیم) بل (پنچایتی راج اداروں اور میونسپلٹیوں کے لیے ایک مشترکہ بل) 1990 میں پیش کیا گیا تھا، لیکن اسے کبھی بحث کے لیے نہیں لیا گیا۔ یہ پی وی نرسمہاراؤ کے پنچایتی راج ادارے میں وزارت کے دوران تھا کہ ستمبر 1991 میں دستور کے 72ویں ترمیمی بل کی شکل میں ایک جامع ترمیم پیش کی گئی تھی۔ 73ویں اور 74ویں دستوری ترامیم کو پارلیمنٹ نے دسمبر 1992 میں منظور کیا تھا۔ گورننس دیہی اور شہری ہندوستان میں متعارف کرائی گئی۔ یہ قانون AP پنچایتی راج ادارہ 24، 1993 پر دستور (73ویں ترمیم) قانون، 1992 اور دستور (74ویں ترمیم) قانون، 1992 کے طور پر یکم جون، 1993 کو نافذ ہوئے۔

سماجی، ثقافتی اور انتظامی تحفظات کی وجہ سے درج ذیل علاقوں کو قانون کے عمل سے مستثنیٰ کیا گیا ہے:

- آندھرا پردیش، بہار، گجرات، ہماچل پردیش، مدھیہ پردیش، مہاراشٹر، اڑیسہ اور راجستھان کی ریاستوں میں V شیڈول کے تحت درج فہرست شدہ علاقے۔
- ناگالینڈ، میگھالیہ اور میزورم کی ریاستیں۔
- ریاست مغربی بنگال کے ضلع دارجلنگ کے پہاڑی علاقے جن کے لیے دارجلنگ گورکھاہل کونسل موجود ہے۔

دستوری ترمیمی قانون کی دفعات کے مطابق، ایک قانون جسے پنچایتوں کی دفعات (شیڈولڈ ایریاز میں توسیع) قانون، 1996 کے نام سے حکومت ہند نے منظور کیا۔

3.3 پنچایتی راج اداروں کا جائزہ (Analysis of PRIs)

پنچایتی راج انسٹی ٹیوشن نے 30 سالوں کے سفر میں بیک وقت ایک قابل ذکر کامیابی اور ایک حیرت انگیز ناکامی کا مشاہدہ کیا ہے جس کا انحصار ان گول پوسٹوں پر ہے جن کے خلاف ان کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اگرچہ پنچایتی راج انسٹی ٹیوشن نچلی سطح پر حکومت اور سیاسی نمائندگی کی ایک اور پرت

بنانے میں کامیاب ہوا ہے، وہ بہتر حکمرانی فراہم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ یہاں تقریباً 250,000 پنچایتی راج ادارے اور شہری بلدیاتی ادارے اور 30 لاکھ سے زیادہ منتخب مقامی حکومت کے نمائندے ہیں۔ 73 ویں اور 74 ویں ترمیم کا تقاضا تھا کہ بلدیاتی اداروں میں کل نشستوں کا ایک تہائی سے کم خواتین کے لیے مختص نہیں ہونا چاہیے۔ 1.4 ملین کے ساتھ، بھارت میں منتخب عہدوں پر سب سے زیادہ خواتین ہیں۔ سیٹیں اور سرپنچ/پردھان کے عہدے بھی SC/ST امیدواروں کے لیے محفوظ تھے۔

پنچایتی راج اداروں کا استعمال کرتے ہوئے تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ مقامی حکومتوں میں خواتین کی سیاسی نمائندگی خواتین کے آگے آنے اور جرائم کی رپورٹ کرنے کا زیادہ امکان رکھتی ہے۔ خواتین سرپنچوں والے اضلاع میں، پینے کے پانی، عوامی سامان میں نمایاں طور پر زیادہ سرمایہ کاری کی جاتی ہے۔ مزید برآں، ریاستوں نے بہت سی منتقلی کی دفعات کے لیے قانونی تحفظات بھی فراہم کیے ہیں، جس نے مقامی حکومتوں کو کافی حد تک بااختیار بنایا ہے۔ یکے بعد دیگرے (مرکزی) مالیاتی کمیشنوں نے بلدیاتی اداروں کے لیے فنڈ مختص کرنے میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے اور گرانٹس میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ 15 واں مالیاتی کمیشن بین الاقوامی معیارات کے مطابق مقامی حکومتوں کے لیے مختص رقم میں مزید اضافہ کرنے پر بھی غور کر رہا ہے۔

پنچایتوں کے کام کاج میں علاقے کے ایم پی اور ایم ایل ایز کی مداخلت نے بھی ان کی کارکردگی کو بری طرح متاثر کیا۔ 73 ویں ترمیم نے صرف مقامی خود کار حکومتی اداروں کی تشکیل کو لازمی قرار دیا، اور اختیارات، افعال اور مالیات ریاستی مقننہ کو سونپنے کا فیصلہ چھوڑ دیا، اس میں پنچایتی راج اداروں کی ناکامی ہے۔ گورننس کے مختلف کاموں کی منتقلی جیسے کہ تعلیم، صحت، صفائی، اور پانی کی فراہمی لازمی نہیں تھی۔ اس کے بجائے ترمیم میں ان کاموں کی فہرست دی گئی جنہیں منتقل کیا جا سکتا تھا، اور اسے ریاستی مقننہ پر چھوڑ دیا گیا تاکہ وہ اصل میں افعال کو منتقل کر سکیں۔ پچھلے 30 سالوں میں اختیارات اور افعال کی بہت کم منتقلی ہوئی ہے۔ چونکہ ان افعال کو کبھی بھی منتقل نہیں کیا گیا تھا، اس لیے ریاستی انتظامی حکام نے ان افعال کو انجام دینے کے لیے بہت زیادہ اضافہ کیا ہے۔ سب سے عام مثال خوفناک ریاستی واٹر بورڈز ہیں۔

ترمیم کی بڑی ناکامی پنچایتی راج اداروں کے لیے مالی وسائل کی کمی ہے۔ مقامی حکومتیں یا تو مقامی ٹیکسوں کے ذریعے اپنی آمدنی بڑھا سکتی ہیں یا بین الحکومتی منتقلی حاصل کر سکتی ہیں۔

ٹیکس لگانے کا اختیار، یہاں تک کہ پنچایتی راج اداروں کے دائرہ کار میں آنے والے مضامین کے لیے، ریاستی مقننہ کے ذریعہ خاص طور پر اختیار کیا جانا چاہیے۔ 73 ویں ترمیم نے اسے ریاستی مقننہ کے لیے کھلا انتخاب رہنے دیا—ایسا انتخاب جسے زیادہ تر ریاستوں نے استعمال نہیں کیا ہے۔ آمدنی پیدا کرنے کا دوسرا ذریعہ بین سرکاری منتقلی ہے، جہاں ریاستی حکومتیں اپنی آمدنی کا ایک خاص فیصد پنچایتی راج اداروں کو منتقل کرتی ہیں۔ دستوری ترمیم نے ریاستی مالیاتی کمیشنوں کے لیے ریاستی اور مقامی حکومتوں کے درمیان محصول میں حصہ داری کی سفارش کرنے کے لیے دفعات تشکیل دیں۔ تاہم، یہ محض سفارشات ہیں اور ریاستی حکومتیں ان کی پابند نہیں ہیں۔ اگرچہ مالیاتی کمیشنوں نے، ہر سطح پر، فنڈز کی زیادہ سے زیادہ منتقلی کی وکالت کی ہے، لیکن ریاستوں کی طرف سے فنڈز کی منتقلی کے لیے بہت کم کارروائی کی گئی ہے۔ پنچایتی راج ادارے

ایسے منصوبوں کو شروع کرنے سے ہچکچاتے ہیں جن کے لیے کسی بھی معنی خیز مالی اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے، اور وہ اکثر مقامی گورننس کی بنیادی ضروریات کو بھی حل کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ پنچایتی راج کے ادارے بھی ساختی کمیوں کا شکار ہیں یعنی کوئی سیکرٹریل سپورٹ نہیں اور تکنیکی علم کی نچلی سطح جس نے نیچے سے اوپر کی منصوبہ بندی کے مجموعے کو محدود کر دیا۔

ایڈہاک ازم کی موجودگی ہے یعنی گرام سبھا، گرام سمیتی میٹنگوں میں ایجنڈے کی واضح ترتیب کا فقدان اور کوئی مناسب ڈھانچہ نہیں۔ اگرچہ خواتین اور SC/STs کو پنچایتی راج اداروں میں 73ویں ترمیم کے ذریعے لازمی ریزرویشن کے ذریعے نمائندگی ملی ہے لیکن خواتین اور SC/STs کے نمائندوں کے معاملے میں بالترتیب پنچ پتی اور پراکسی نمائندگی موجود ہے۔ پنچایتی راج اداروں کے دستوری انتظامات کے 26 سال بعد بھی احتسابی انتظامات بہت کمزور ہیں۔

کاموں اور فنڈز کی تقسیم میں ابہام کے مسئلے نے ریاستوں کے ساتھ اختیارات کے ارتکاز کی اجازت دی ہے اور اس طرح ان انتخابی نمائندوں کو روکا ہے جو کنٹرول حاصل کرنے کے لیے زمینی سطح کے مسائل کے بارے میں زیادہ باخبر اور حساس ہیں۔

مقامی سیلف گورننس کے حقیقی کردار کو مضبوط کرنے کے لیے اس طرح کے طریقوں کو دوسری ریاستوں میں نقل کرنے کی ضرورت ہے۔ مرکز کو ریاستوں کو مالی طور پر ترغیب دینے کی بھی ضرورت ہے تاکہ پنچایتوں کو کاموں، مالیات اور کاموں میں موثر منتقلی کی حوصلہ افزائی کی جا سکے۔ مقامی نمائندوں کو مہارت پیدا کرنے کے لیے تربیت فراہم کی جانی چاہیے تاکہ وہ پالیسیوں اور پروگراموں کی منصوبہ بندی اور نفاذ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکیں۔ پراکسی نمائندگی کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے سماجی بااختیاریت کو سیاسی بااختیار بنانے سے پہلے ہونا چاہیے۔ حال ہی میں راجستھان اور ہریانہ جیسی ریاستوں نے پنچایتی انتخابات کے لیے کچھ کم از کم اہلیت کے معیارات طے کیے ہیں۔ اس طرح کی ضروری اہلیت سے حکمرانی کے طریقہ کار کی تاثیر کو بہتر بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔ یہ معیارات ایم ایل ایز اور ایم پیز پر بھی لاگو ہونے چاہئیں اور اس سمت میں حکومت کو عالمگیر تعلیم کے لیے کوششیں تیز کرنی چاہئیں۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے واضح طریقہ کار ہونا چاہیے کہ ریاستیں دستوری دفعات کی تعمیل کریں، خاص طور پر ریاستی مالیاتی کمیشن (SFCs) کی سفارشات کی تقرری اور نفاذ میں۔

وقت کا تقاضا یہ ہے کہ کمیونٹی، سرکاری اور دیگر ترقیاتی اداروں کے ذریعے موثر روابط کے ذریعے دیہاتیوں کے درمیان فائدہ اٹھانے والوں کی زندگیوں میں ان کی سماجی و اقتصادی اور صحت کی حالت کو بہتر بنایا جائے۔ حکومت کو جمہوریت، سماجی شمولیت اور کوآپریٹو فیڈرلزم کے مفاد میں اصلاحی اقدام کرنا چاہیے۔ پائیدار لامرکزیت اور وکالت کے لیے لوگوں کے مطالبات کو لامرکزیت کے ایجنڈے پر توجہ دینی چاہیے۔ لامرکزیت کی مانگ کو پورا کرنے کے لیے فریم ورک کو تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ کاموں کی تفویض میں واضح ہونا ضروری ہے اور مقامی حکومتوں کے پاس مالیات کے واضح اور آزاد ذرائع ہونے چاہئیں۔

1992 میں 73واں دستوری ترمیم کا قانون منظور کیا گیا۔ اس قانون نے ریاستی حکومتوں کو یہ اختیار دیا کہ وہ گرام پنچایتوں کو باضابطہ بنانے کے لیے ضروری طریقہ کار اختیار کریں اور انہیں خود کار حکومتی اداروں کے طور پر کام کرنے کے قابل بنائیں۔ اس قانون نے ہندوستانی دستور

میں ایک نیا حصہ IX شامل کیا۔اس سیکشن کا عنوان 'پنچایتیں' ہے اور اس میں آرٹیکل 243 سے O243 تک کی دفعات شامل ہیں۔مزید برآں، قانون نے دستور میں ایک نیا گیارہویں شیڈول شامل کیا۔اس شیڈول میں پنچایت کے 29 فنکشنل آئٹمز شامل ہیں۔اس کا تعلق آرٹیکل G-243 سے ہے۔

3.4 73ویں ترمیمی قانون کے مقاصد (Objectives of 73rd Amendment Act)

73ویں ترمیم کے قانون کا بنیادی مقصد مرکز سے نچلی سطح پر منتخب نمائندوں کو اختیارات اور وسائل کی جمہوری لامرکزیت کرنا تھا تاکہ لوگوں کو حکمرانی میں براہ راست حصہ لینے کی اجازت دی جاسکے۔73ویں ترمیم کا مقصد دستور کے آرٹیکل 40 سے متعلق ہے جس کے تحت ریاست کو گاؤں کی پنچایتوں کو منظم کرنے اور انہیں ضروری اختیارات اور اختیار دینے کی ضرورت ہے تاکہ وہ خود کار حکومت کی اکائیوں کے طور پر کام کر سکیں۔

یہ مضمون DPSP کے گاندھیائی (Gandhian) پنچایتی راج ادارے پر مبنی ہے جس نے نچلی سطح کی سیاست کی سفارش کی ہے یعنی لوگوں کو اپنے طور پر معاملات کا فیصلہ کرنا چاہیے۔گاندھی جی نے حکومت کے تیسرے درجے کی وکالت کی جو نچلی سطح پر گاؤں کے لوگوں کے مسائل کو سمجھ سکے۔

73ویں ترمیمی قانون (1992)-دستوری دفعات

مقامی حکومتوں کو 1992 کے 73ویں ترمیمی قانون کے ذریعے دستوری منظوری فراہم کی گئی تھی جسے 24ویں اے پنچایتی راج ادارہ 1993 میں نافذ کیا گیا تھا۔

- اس ترمیم کے ذریعے دستور میں 11ویں شیڈول کو شامل کیا گیا جس میں پنچایتوں کے 29 مضامین شامل تھے۔
- اس قانون نے دستور میں حصہ IX بھی شامل کیا جس میں آرٹیکل 243 سے O243 تک کی دفعات شامل تھیں۔
- اس ترمیم نے ریاستی حکومتوں کو قانون کی دفعات کے مطابق پنچایتی راج کے نئے نظام کو اپنانے کی دستوری ذمہ داری کے تحت لایا۔

3.5 73ویں ترمیمی قانون کی نمایاں خصوصیات (Features of 73rd Amendment Act)

1. گرام سبھا

گرام سبھا پنچایتی راج نظام کی بنیاد تھی جس میں پنچایت کے علاقے کے اندر گاؤں کی انتخابی فہرستوں میں اندراج شدہ لوگوں پر مشتمل تھا۔

2. تین درجے کا نظام

پنچایت کا تین سطحی نظام ہر ریاست میں فراہم کیا گیا تھا یعنی گاؤں، درمیانی اور ضلعی سطح پر پنچایت جس سے پورے ملک میں پنچایتی راج اداروں کے ڈھانچے میں یکسانیت آئی۔

3. اراکین اور چیئر پرسن کا انتخاب

گاؤں، انٹر میڈیٹ اور ضلع کی سطح پر پنچایتوں کے ممبران کا انتخاب براہ راست عوام کے ذریعے کیا جائے گا جب کہ انٹر میڈیٹ اور ضلعی سطح پر پنچایت کے چیئرمین ان کے منتخب اراکین میں سے بالواسطہ طور پر منتخب ہوں گے۔

4. نشستوں کی بکنگ

ہر پنچایت میں ایس سی اور ایس ٹی کے لیے سیٹوں کا ریزرویشن ان کی آبادی کے تناسب سے دیا جاتا ہے۔ خواتین کے لیے کل نشستوں کا ایک تہائی حصہ ریزرویشن کا بھی انتظام ہے۔ ریاستی مقننہ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ پسماندہ طبقے کے حق میں کسی بھی سطح پر پنچایت میں ریزرویشن کا کوئی بندوبست کرے۔

5. پنچایت کی مدت

پنچایتوں کو ہر سطح پر پانچ سال کی مدت کے لیے فراہم کیا گیا ہے۔ تاہم اس کی مدت پوری ہونے سے پہلے اسے تحلیل کیا جا سکتا ہے۔ ایک پنچایت اگر پنچایت کی تحلیل کے بعد منتخب ہو جائے تو وہ باقی مدت کے لیے جاری رہے گی جس کے لیے ریاستی الیکشن کمیشن نے پنچایت کو تحلیل کیا تھا اگر اسے تحلیل نہ کیا گیا ہو تو وہ جاری رہتی۔

6. ریاستی الیکشن کمیشن

ریاستی الیکشن کمیشن کی تشکیل کی گئی ہے اور اسے مختلف کرداروں سے نوازا گیا ہے جیسے کہ انتخابی فہرستوں کی تیاری کی نگرانی، سمت اور کنٹرول۔ پنچایتوں کے انتخابات کے انعقاد کو بھی ریاستی الیکشن کمیشن ہینڈل کرے گا۔

7. فنانس کمیشن

پنچایتوں کی مالی حالت کا جائزہ لینے کے لیے گورنر کی طرف سے فنانس کمیشن تشکیل دیا گیا ہے۔ یہ کمیشن گورنر کو پنچایتی راج اداروں کا فیصلہ کرنے کی سفارش کرتا ہے جو ریاست اور پنچایتوں کے درمیان ٹیکسوں کی تقسیم کو کنٹرول کریں۔ یہ ٹیکس، ڈیوٹی، ٹولز اور فیسوں کا بھی تعین کرتا ہے جو پنچایتوں کو تفویض کیے جا سکتے ہیں۔ پنچایتوں کے ذریعہ کھاتوں کی دیکھ بھال اور اس طرح کے کھاتوں کا آڈٹ کرنے کے حوالے سے انتظامات ریاستی مقننہ کے ذریعہ طے شدہ دفعات کے مطابق کیے جاتے ہیں۔

8. پنچایتوں کے اختیارات اور فرائض

پنچایتوں کے اختیارات اور افعال ریاستی مقننہ کی طرف سے عطا کیے گئے ہیں۔

پنچایتیں لوگوں کے لیے اقتصادی ترقی اور سماجی انصاف کے لیے ایک منصوبہ تیار کرتی ہیں۔

یہ زمینی سطح پر لوگوں کی بہتری کے لیے مرکزی اور ریاستی حکومت کی اسکیم کو نافذ کرتا ہے۔

پنچایتوں کے پاس علاقے میں روزگار کی سہولیات کو بڑھانے اور ترقیاتی سرگرمیاں شروع کرنے کا اختیار ہے۔

9. مالیات

مالیاتی امور میں ریاستی مقننہ درج ذیل فرائض ادا کر سکتی ہے:

- پنچایت کو ٹیکس، اور فیسیں لگانے اور جمع کرنے کا اختیار دینا؛
- ریاستی حکومت کی طرف سے وصول کیے جانے والے اور جمع کیے جانے والے پنچایت ٹیکس، اور فیسوں کو تفویض کرنا؛
- ریاست کے کنسولیڈیٹڈ فنڈ سے پنچایتوں کو امداد فراہم کرنا؛ اور
- پنچایتوں کے تمام پیسوں کو کریڈٹ کرنے کے لیے فنڈز کے قیام کا بندوبست کرنا۔

10. اکاؤنٹس کا آڈٹ

ریاستی مقننہ پنچایت کے کھاتوں کی دیکھ بھال اور آڈیٹنگ سے متعلق انتظامات کر سکتی ہے۔

11. مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے لیے درخواست

اس حصے کی دفعات یونین کے علاقوں پر لاگو ہوتی ہیں۔ تاہم، صدر ضرورت کے مطابق ترمیم کی کسی بھی استثناء کی وضاحت اور ہدایت کر سکتا ہے۔

12. مستثنیٰ ریاستیں اور علاقے

- یہ قانون ناگالینڈ، میگھالیہ اور میزورم کے ساتھ ساتھ بعض دیگر علاقوں پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔ ان علاقوں میں شامل ہیں:
- ریاستوں میں طے شدہ علاقے اور قبائلی علاقے؛
- ضلع کونسلوں کے ساتھ منی پور کے پہاڑی علاقے؛ اور
- دارجلنگ گورکھا کونسل کے ساتھ مغربی بنگال کا دارجلنگ ضلع۔

تاہم، پارلیمنٹ کی طرف سے بیان کردہ مستثنیات اور ترمیمات کے ساتھ، اس حصے کی دفعات کو طے شدہ علاقوں اور قبائلی علاقوں تک بڑھایا جا سکتا ہے۔

پارلیمنٹ نے اس پروویژن کے تحت "پنچایتوں کی توسیع کے لیے شیڈیولڈ ایریاز قانون "1996 کو نافذ کیا، جسے پی ای ایس اے قانون یا توسیعی قانون بھی کہا جاتا ہے۔

13. موجودہ قوانین اور پنچایتوں کا تسلسل

پنچایتوں سے متعلق تمام ریاستی قوانین اس قانون کے شروع ہونے کے ایک سال بعد تک نافذ العمل رہیں گے۔

تاہم، تمام پنچایتیں جو پنچایتی راج انسٹی ٹیوشن یا قانون کو نافذ کرنے کے لیے موجود تھیں، اپنی مدت کے اختتام تک جاری رہیں گی، جب تک کہ ریاستی مقننہ کے ذریعے پہلے تحلیل نہ کر دیا جائے۔ اس کے نتیجے میں، ریاستوں کی اکثریت نے 1992 کے 73 ویں دستوری ترمیمی قانون کے مطابق 1993 اور 1994 میں پنچایتی راج قانون پاس کیا۔

14. انتخابی معاملات میں عدالتوں کی مداخلت پر پابندی

یہ قانون عدالتوں کو پنچایتی انتخابات میں مداخلت سے روکتا ہے۔ یہ اعلان کرتا ہے کہ حلقوں کی حد بندی یا ایسے حلقوں میں نشستوں کی تقسیم سے متعلق کسی بھی قانون کی دستوری حیثیت کو کسی بھی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پنچایت کے کسی بھی انتخاب کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اس کے ساتھ پنچایتی راج انسٹیٹیوٹ اتھارٹی کے پاس اور ریاستی مقننہ کے تجویز کردہ طریقے سے انتخابی عرضی دائر نہ کی جائے۔

3.6 لازمی اور رضاکارانہ دفعات (Essential and Voluntary Provisions)

قانون کی لازمی دفعات

- گاؤں میں گرام سبھا کی تنظیم
- پنچایتوں کی تمام سیٹوں پر براہ راست الیکشن۔
- انٹرمیڈیٹ اور ضلعی سطح پر چیئرمین کے عہدے کے لیے بالواسطہ انتخاب۔
- براہ راست یا بالواسطہ طور پر منتخب ہونے والے پنچایت کے چیئرپرسن اور دیگر ممبران کے ووٹنگ کے حقوق۔
- پنچایت الیکشن لڑنے کے لیے کم از کم عمر 21 سال مقرر کی گئی ہے۔
- SC-ST (آبادی کے مطابق) اور ۳۳ فیصد خواتین کے لیے سیٹوں کا ریزرویشن

- پنچایتوں کی میعاد پانچ سال کے لیے مقرر کی گئی ہے۔
- پنچایتوں کی مالی حالت کا جائزہ لینے کے لیے ہر پانچ سال بعد ریاستی مالیاتی کمیشن کا قیام۔
- تینوں سطحوں پر ایس سی اور ایس ٹی (آبادی کے مطابق) اور خواتین (3/1 نشستیں) کے لیے سیٹوں کا ریزرویشن۔
- پنچایتوں کی میعاد پانچ سال کے لیے مقرر کی گئی ہے اور کسی بھی پنچایت کی برطرفی کی صورت میں چھ ماہ کے اندر نئے انتخابات کرائے جائیں گے۔
- پنچایتوں کے انتخابات کرانے کے لیے ریاستی الیکشن کمیشن کا قیام۔

قانون کی رضاکارانہ دفعات

- اپنے حلقہ کے اندر مختلف سطحوں پر پنچایتوں میں ایم پی اور ایم ایل ایز کو نمائندگی مختص کرنا
- تمام سطحوں پر پنچایتوں میں پسماندہ طبقات کے لیے سیٹوں کا تحفظ فراہم کرنا۔
- پنچایتوں کو طاقت اور اختیار دینا تاکہ وہ خود کار حکومتی اداروں کے طور پر کام کر سکیں۔
- پنچایتوں کو مالی طاقت دینا اور انہیں پنچایتی راج ادارہ جاتی ٹیکس، ڈیوٹیز وغیرہ لگانے، جمع کرنے اور منظور کرنے کا اختیار دینا۔
- گرام سبھا کو گاؤں کی سطح کے اختیارات اور کام دینا۔
- گاؤں کی پنچایت کے چیئر پرسن کے انتخاب کے لیے طریقہ کار کا انتخاب۔
- انٹر میڈیٹ پنچایتوں میں یا کسی ریاست میں انٹر میڈیٹ پنچایتوں کی عدم موجودگی میں، ضلع پنچایتوں میں گاؤں کی پنچایتوں کے چیئر پرسنوں کو نمائندگی دینا۔
- ضلع پنچایتوں میں درمیانی پنچایتوں کے چیئر پرسنوں کی نمائندگی کرنا۔
- اراکین پارلیمنٹ (دونوں ایوانوں) اور ریاستی مقننہ (دونوں ایوان) کی نمائندگی مختلف سطحوں پر پنچایتوں میں ہوتی ہے جو ان کے حلقوں میں آتی ہیں۔
- پسماندہ طبقات کے لیے کسی بھی سطح پر پنچایتوں میں نشستوں کا ریزرویشن (ممبر اور چیئر پرسن دونوں)۔
- پنچایتوں کو خود مختار اداروں کے طور پر کام کرنے کے قابل بنانے کے لیے اختیارات اور اختیار دینا (مختصر طور پر، انہیں خود مختار ادارے بنانا)۔
- اقتصادی ترقی اور سماجی انصاف کے لیے منصوبے تیار کرنے کے لیے پنچایتوں کو اختیارات اور ذمہ داریوں کی منتقلی، نیز دستور کے گیارہویں شیڈول میں درج 29 میں سے کچھ یا تمام کام انجام دینے کے لیے۔
- پنچایتوں کو مالیاتی اختیارات دینا، یعنی انہیں پنچایتی راج ادارہ جاتی ٹیکس، ڈیوٹی، ٹول، اور فیسیں لگانے، جمع کرنے اور منظور کرنے کی اجازت دینا۔

- ٹیکس، ڈیوٹی، ٹول، اور فیس ریاستی حکومت کی طرف سے وصول کی جاتی ہے اور جمع کی جاتی ہے ایک پنچایت کو تفویض کیا جاتا ہے۔
- ریاست کے کنسولیڈیٹڈ فنڈ سے پنچایتوں کو امداد فراہم کرنا۔
- تمام پنچایت فنڈز کو کریڈٹ کرنے کے لیے فنڈز کے قیام کی فراہمی۔

3.7 دستور کا گیارہواں فہرست بند (11th Schedule of Constitution)

مندرجہ ذیل 29 فعال اشیاء پنچایتوں کے دائرہ کار میں رکھی گئی ہیں:

1. زراعت، بشمول زرعی توسیع
2. زمین کی بہتری، زمینی اصلاحات کا نفاذ، زمین کا استحکام، اور مٹی کا تحفظ
3. معمولی آبپاشی، پانی کا انتظام، اور واٹر شیڈ کی ترقی
4. مویشی پالنا، ڈیری اور پولٹری
5. ماہی پروری
6. سماجی جنگلات اور فارم جنگلات
7. معمولی جنگل کی پیداوار
8. چھوٹے پیمانے کی صنعتیں، بشمول فوڈ پروسیسنگ کی صنعتیں۔
9. کھادی، گاؤں اور کاٹیج انڈسٹریز
10. دیہی رہائش
11. پینے کا پانی
12. ایندھن اور چارہ
13. سڑکیں، پُل، فیری، آبی گزرگاہیں، اور مواصلات کے دوسرے ذرائع
14. دیہی بجلی کاری، بشمول بجلی کی تقسیم
15. غیر روایتی توانائی کے ذرائع
16. غربت کے خاتمے کا پروگرام
17. تعلیم، بشمول پنچایتی راج ادارہ جاتی اور ثانوی اسکول
18. فنی تربیت اور پیشہ ورانہ تعلیم
19. بالغ اور غیر رسمی تعلیم

20. لائبریریاں

21. ثقافتی سرگرمیاں

22. بازار اور میلے۔

23. صحت اور صفائی ستھرائی بشمول ہسپتال، پنچایتی راج ادارہ صحت کے مراکز، اور ڈسپنسریاں

24. فیملی ویلفیئر

25. خواتین اور بچوں کی ترقی

26. سماجی بہبود، بشمول معذور اور ذہنی معذور افراد کی بہبود

27. کمزور طبقات اور خاص طور پر درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی فلاح و بہبود

28. عوامی تقسیم کا نظام

29. کمیونٹی کے اثاثوں کی دیکھ بھال

3.8 73ویں ترمیمی قانون کے نفاذ میں درپیش مسائل

(Problems in Implementation of 73rd Amendment Act)

پنچایتی راج اداروں کے لیے فنڈز کی عدم موجودگی، ترمیم کی سب سے بڑی خامی ہے۔ مقامی حکومتیں اپنے کاموں کو فنڈ دینے کے لیے یا تو مقامی ٹیکسوں یا بین الحکومتی منتقلی پر انحصار کر سکتی ہیں۔ علاقے کے ایم پی اور ایم ایل ایز کی کارروائیوں میں مداخلت سے پنچایت کی کارکردگی کو بھی نقصان پہنچا۔ 73ویں ترمیم میں صرف مقامی خود مختار اداروں کے قیام کی ضرورت تھی، اختیارات، ذمہ داریاں، اور بیسہ ریاستی مقننہ کو سونپنے کا اختیار چھوڑ کر؛ یہیں پر پنچایتی راج ادارے ناکام ہو گئے۔ یہاں تک کہ ایسے مضامین کے لئے جو پنچایتی راج اداروں کے دائرہ کار سے باہر ہیں، ریاستی حکومت کو واضح طور پر ٹیکس لگانے کا اختیار دینا چاہیے۔ 73ویں ترمیم نے اسے ریاستی مقننہ کے لیے ایک ایسا فیصلہ بنا دیا ہے جو زیادہ تر ریاستوں نے نہیں کیا ہے۔

پنچایتی راج اداروں میں ساختی خامیاں بھی ہیں، جیسے کہ سیکرٹریل سپورٹ کی کمی اور تکنیکی قابلیت کا فقدان، جو نیچے سے اوپر کی منصوبہ بندی کے مجموعے کو محدود کرتے ہیں۔ اگرچہ خواتین اور SC/STs کو پنچایتی راج اداروں میں 73ویں ترمیم کے ذریعے لازمی ریزرویشن کے ذریعے نمائندگی ملی ہے لیکن خواتین اور SC/STs کے نمائندوں کے معاملے میں بالترتیب پنچ پتی اور پراکسی نمائندگی موجود ہے۔

قومی حکومت نے آزادی کے بعد پنچایتی راج کو حقیقی معنوں میں ترقی دینے کے لیے کئی کوششیں کیں۔ تاہم، وسیع پیمانے پر ناخواندگی، ریاستی حکومت میں سیاسی ارادے کی کمی، اور فنڈنگ کی کمی کی وجہ سے، پنچایتوں کو دستوری درجہ دینے کے لیے دستور میں ترمیم کرنے میں آزادی

کے 45 سال لگ گئے۔ تب سے لے کر اب تک پنچایتوں نے اختیارات کو مرکزیت دینے اور نچلی سطح پر لوگوں کے لیے لڑنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

3.9۔ اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے،

- 73 ویں دستوری ترمیم قانون کا مطالعہ کیا۔
- 73 ویں دستوری ترمیم قانون کی اہمیت کو سمجھا۔
- 73 ویں دستوری ترمیم قانون کے تیس سالہ دور کی کامیابی کا جائزہ لیا۔
- 73 ویں دستوری ترمیم قانون کے تحت مقامی حکومت کے درپیش مسائل کا مطالعہ کیا۔

3.10۔ کلیدی الفاظ (Keywords)

پنچایتی راج کے تین درجات (Three tiers of Panchayti Raj)

حصہ IX ایک 3 درجے کا پنچایت نظام فراہم کرتا ہے، جو ہر ریاست میں گاؤں کی سطح، درمیانی سطح اور ضلع کی سطح پر تشکیل دیا جائے گا۔ اس دفعہ نے ہندوستان میں پنچایتی راج کے ڈھانچے میں یکسانیت لائی۔ تاہم، جن ریاستوں کی آبادی 20 لاکھ سے کم تھی، انہیں انٹرمیڈیٹ لیول نہ رکھنے کا اختیار دیا گیا تھا۔

ان تینوں سطحوں کے تمام ارکان منتخب ہوتے ہیں۔ مزید یہ کہ انٹرمیڈیٹ اور ضلعی سطح پر پنچایتوں کے چیئرپرسن کا انتخاب بالواسطہ طور پر منتخب اراکین میں سے ہوتا ہے۔ لیکن گاؤں کی سطح پر، پنچایت (سرپنچ) کے چیئرپرسن کا انتخاب براہ راست یا بالواسطہ ہو سکتا ہے جیسا کہ ریاست نے اپنے پنچایتی راج قانون میں فراہم کیا ہے۔۔

ریاستی مالیاتی کمیشن (State Finance Commission)

ریاستی حکومت کو ہر پانچ سال بعد ایک مالیاتی کمیشن مقرر کرنے کی ضرورت ہے، جو پنچایتوں کی مالی حالت کا جائزہ لے گا اور درج ذیل پر سفارشات کرے گا۔ ریاست کی طرف سے لگائے جانے والے ٹیکس، ڈیوٹی، ٹول، فیس وغیرہ کی تقسیم جسے پنچایتوں کے درمیان تقسیم کیا جانا ہے۔

- مختلف درجوں کے درمیان آمدنی کی تقسیم۔

- پنچایتوں کو تفویض کردہ ٹیکس، ٹول، فیس
- امداد میں گرانٹ۔۔

3.11۔ نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

3.11.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ مانٹیگو چیمس فورڈ اصلاحات کب ہوئیں؟

(a)1909 (b)1919 (c)1935 (d)1947

2۔ میئو قرارداد (Mayo Resolution) کب ہوا؟

(a)1857 (b)1860 (c)1870 (d)1947

3۔ ہندوستان میں مقامی حکومت کا بانی کسے تسلیم کیا جاتا ہے؟

(a) لارڈ رپن (b) لارڈ میئو (c) لارڈ ڈینٹک (d) لارڈ ماؤنٹ بیٹن

4۔ 1992 کی 73 ویں دستوری ترمیم سے پہلے پنچایتوں کا ذکر دستور کی کس دفعہ میں ملتا ہے؟

(a) دفعہ 12 (b) دفعہ 21 (c) دفعہ 40 (d) دفعہ 75

5۔ جی وی کے راؤ کمیٹی کب بنی؟

(a)1983 (b)1985 (c)1986 (d)1988

6۔ ہنومنت راؤ کمیٹی کب بنی؟

(a)1983 (b)1985 (c)1986 (d)1988

7۔ ایل۔ ایم۔ سنگھوی کمیٹی کب بنی؟

(a)1983 (b)1985 (c)1986 (d)1988

8۔ سرکاریہ کمیشن کب بنی؟

(a)1983 (b)1985 (c)1986 (d)1988

9۔ 73واں دستوری ترمیم ایکٹ کب لاگو ہوا؟

(a)1991 (b)1992 (c)1993 (d)1994

10۔ 74واں دستوری ترمیم ایکٹ کب لاگو ہوا؟

(a)1991 (b)1992 (c)1993 (d)1994

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
Estd. 1998
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

3.11.2۔ مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. ہندوستان میں پنچایتی راج کے ارتقا پر ایک نوٹ لکھیے۔
2. پنچایتی راج اداروں کے درپیش اہم مسائل کیا ہیں؟
3. 73ویں دستوری ترمیم قانون کی کیا خصوصیات ہیں؟
4. دستور کا 11واں فہرست بند کیا ہے؟
5. برطانوی دور میں مقامی حکومت پر ایک نوٹ لکھیے۔

3.11.3۔ طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. 73ویں دستوری ترمیم قانون کی نمایا خصوصیات بیان کیجیے۔
2. ہندوستان میں پنچایتی راج اداروں کا جائزہ لیجیے۔
3. پنچایتی راج اداروں کے ارتقا پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔

3.12۔ تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

---

1. Mahi Pal, *Rural Local Governance and Development* (New Delhi: Sage India, 2020)
2. A. Avasthi, *Municipal Administration in India* (Agra: Lakshmi Naryan Agarwal, 1972)
3. Kuldeep Mathur, *Oxford India Short Introduction: Panchayti Raj* (New Delhi: Oxford India, 2013).
4. Pradeep Sachdeva, *Local Government in India* (New Delhi: Pearson Education India, 2011).
5. R. M. Jackson, *Machinery of Local Government* (London: Macmillan, 1969).
6. S. P. Jain, *Panchayati Raj Institutions in India: An Appraisal* (Hyderabad: National Institute of Rural Development, 1995)
7. K. K. Puri, *Local Government in India* (Jalandhar: Bharat Prakashan, 1985)
8. V. K. Puri, *Local Government and Administration* (Jalandhar: Modern Publishers, 2005)
9. Bidyut Chakrabarty & Rajendra Kumar Pandey, *Local Governance in India* (New Delhi: Sage India, 2018)
10. M. A. Muttalib, *Theory of local Government* (New Delhi: Sterling Publishers, 1982).

اکائی 4—74واں دستوری ترمیم قانون، 1992

(The 74th Constitutional Amendment Act, 1992)

اکائی کے اجزا:

4.0 تمہید
4.1 مقاصد
4.2 تاریخی پس منظر
4.3 حصہ IX-A کی دستوری توضیعات
4.4 دستور کا بارہواں فہرست بند
4.5 74ویں ترمیم ایکٹ کی خصوصیات
4.6 بلدیاتی ادارے اور دوسری انتظامی اصلاحات کمیشن
4.7 74ویں ترمیم ایکٹ کی ضرورت
4.8 74ویں ترمیم ایکٹ کی اہمیت
4.9 اکتسابی نتائج
4.10 کلیدی الفاظ
4.11 نمونہ امتحانی سوالات
4.11.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
4.11.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات
4.11.3 طویل جوابات کے حامل سوالات
4.12 تجویز کردہ اکتسابی مواد

4.0 تمہید (Introduction)

شہر اور قصبے ملک کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ شہری مراکز دیہی علاقوں کی ترقی میں بھی اہم معاون کردار ادا کرتے ہیں۔ اس معاشی تبدیلی کو نچلی سطح پر ضروریات اور حقائق کے مطابق رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ عوام اور ان کے نمائندے مقامی سطح پر پرو گراموں کی منصوبہ بندی اور ان پر عمل درآمد ہونے میں پوری طرح شامل ہوں۔ اگر پارلیمنٹ اور ریاستی مقننہ میں جمہوریت کو مضبوط اور مستحکم رکھنا ہے تو اس کی جڑیں قصبوں، اور ان شہروں تک پہنچنی چاہئیں جہاں لوگ رہتے ہیں۔

1992 کا 74 واں ترمیمی ایکٹ مختلف سطحوں پر میونسپل اداروں کو اختیارات اور اقتدار کی لامرکزیت کا بنیادی فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ تاہم، اسے عملی شکل دینے کی ذمہ داری ریاستوں پر عائد ہوتی ہے۔ 74 ویں ترمیمی ایکٹ نے ہندوستان کے دستور میں ایک نیا حصہ IX-A شامل کیا ہے۔ اس حصے کا عنوان "The Municipalities" ہے اور یہ آرٹیکل 243-P سے 243-ZG تک کے دفعات پر مشتمل ہے۔

ہندوستانی نظم و نسق کی عمومی ساخت

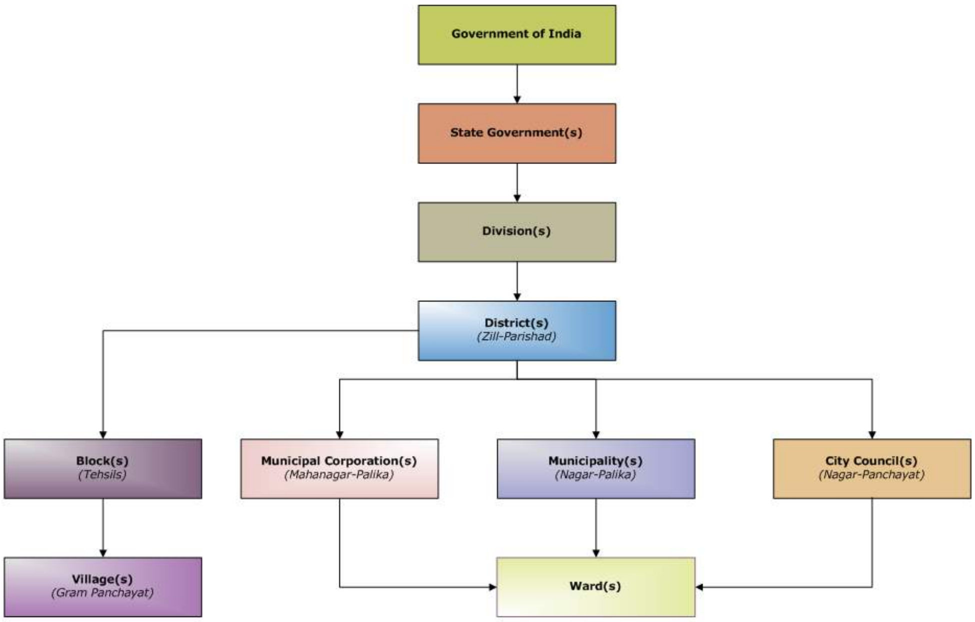

ایکٹ نے دستور میں ایک نیا بارھواں فہرست بند (Schedule) بھی شامل کیا۔ اس شیڈول میں میونسپلٹی کے 18 مضامین شامل ہیں۔ ایکٹ نے میونسپلٹیوں کو دستور کے منصفانہ (justiciable) حصے کے دائرے میں شامل کیا۔ دوسرے لفظوں میں کہا جا سکتا ہے کہ

ریاستی حکومتیں ایکٹ کی دفعہ Q-243 کے مطابق بلدیات کے نئے نظام کو اپنانے کی دستوری ذمہ داری کے تحت پابند ہیں۔اس ایکٹ کا مقصد شہری حکومتوں کو زندہ اور مضبوط بنانا ہے تاکہ وہ مقامی حکومت کی اکائیوں کے طور پر مؤثر طریقے سے کام کر سکیں۔

4.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ،

- 74ویں دستوری ترمیم قانون کا مطالعہ کریں گے۔
- 74ویں دستوری ترمیم قانون کی اہمیت کو سمجھیں گے۔
- تیس سال میں 74ویں دستوری ترمیم قانون کی کامیابی کا جائزہ لیں گے۔
- 74ویں دستوری ترمیم قانون کے تحت شہری مقامی حکومت کے درپیش مسائل کا مطالعہ کریں گے۔

4.2 تاریخی پس منظر (Historical Background)

1989 میں راجیو گاندھی حکومت نے لوک سبھا میں 65واں دستوری ترمیمی بل (نگرپالیکا بل) پیش کیا۔بل کا مقصد میونسپل اداروں کو دستوری درجہ دے کر ان کو مضبوط اور ان کی اصلاح کرنا تھا۔اگرچہ یہ بل لوک سبھا میں پاس ہو گیا تھا، لیکن اکتوبر 1989 میں راجیہ سبھا میں اسے منظوری نہیں مل سکی اور اس وجہ سے یہ ختم ہو گیا۔وی پی سنگھ کی قیادت میں نیشنل فرنٹ حکومت نے ستمبر 1990 میں دوبارہ لوک سبھا میں نظر ثانی شدہ نگرپالیکا بل پیش کیا۔تاہم یہ بل منظور نہیں ہو سکا اور آخر کار لوک سبھا کی تحلیل کی وجہ سے ختم ہو گیا۔

نرسمہاراؤ　　　وی۔پی۔سنگھ　　　راجیو گاندھی

پی وی نرسمہاراؤ کی حکومت نے ستمبر 1991 میں لوک سبھا میں ترمیم شدہ میونسپلٹی بل پیش کیا۔ یہ بالآخر 1992 کے 74 ویں دستوری ترمیمی ایکٹ کے طور پر ابھرا اور 1 جون 1993 کو نافذ ہوا۔

4.3 حصہ IX-A کی دستوری توضیعات (Constitutional Provisions of Part IX-A)

دستور ہند کے حصہ IX-A کی توضیعات درج ذیل ہیں:

نمبر	دفعات	مظامین
1۔	243P	تعریفات۔
2۔	243Q	میونسپلٹیوں کی تشکیل۔
3۔	243R	میونسپلٹیوں کی بناوٹ۔
4۔	243S	وارڈ کمیٹی وغیرہ کی تشکیل اور بناوٹ۔
5۔	243T	نشستوں کا تحفظ۔
6۔	243U	میونسپلٹیوں کی مدت وغیرہ۔
7۔	243V	رکنیت کے لیے نااہلیتیں۔
8۔	243W	میونسپلٹیوں وغیرہ کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں۔
9۔	243X	میونسپلٹیوں وغیرہ کے ذریعہ ٹیکس لگانے کا اختیار اور فنڈ۔
10۔	243Y	مالیاتی کمیشن۔
11۔	243Z	میونسپلٹیوں کے حسابات کا آڈٹ۔
12۔	243ZA	میونسپلٹیوں کے لیے انتخابات۔
13۔	243ZB	یونین علاقوں پر اطلاق۔
14۔	243ZC	اس حصے کا بعض علاقوں پر اطلاق نہ ہونا۔
15۔	243ZD	ضلعی منصوبہ بندی کے لیے کمیٹی۔
16۔	243ZE	میٹروپولیٹن منصوبہ بندی کے لیے کمیٹی۔
17۔	243ZF	موجودہ قوانین اور میونسپلٹیوں کا جاری رہنا۔
19۔	243ZG	انتخابی معاملات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔

4.4 دستور کا بارہواں فہرست بند (12TH Schedule of Constitution)

دستور کی دفعہ 243W میں میونسپلٹیوں وغیرہ کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں درج ہیں جس کی تفصیل دستور کے 12 ویں فہرست بند موجود ہے۔اس فہرست بند میں 18 مظامین درج ہیں جو اس طرح ہیں:

1. منصوبہ بندی بشمول شہری قصبات۔
2. استعمال زمین اور تعمیر مکانات کی ضابطہ بندی۔
3. معاشی اور معاشرتی ارتقاء کا منصوبہ۔
4. سڑکیں اور پُل۔
5. گھریلو صنعتی اور تاجرانہ اغراض کے لیے پانی کی فراہمی۔
6. صحت عامہ، تحفظ حفظان صحت اور انتظام منجمد فضول۔
7. فائر سروس۔
8. شہری جنگل بانی، ماحول کی حفاظت اور ماحولیاتی نقطہ نگاہ کا ارتقاء۔
9. سماج کے کمزور طبقات، بشمول معذور اور دماغی طور سے کمزور افراد کے مفاد کی حفاظت۔
10. گندی بستیوں کو بہتر بنانا اور ان کا درجہ بڑھانا۔
11. شہروں میں غریبی کم کرنا۔
12. شہری آسائشوں اور سہولتوں مثلاً پارک، باغات اور کھیل کے میدانوں کے لیے توضیع کرنا۔
13. ثقافتی، تعلیمی اور جمالیاتی ارتقاء۔
14. تدفین، قبرستان، داہ کرم (cremation)، شمشان گھاٹ اور برقی مسان۔
15. کانجی ہاؤس، جانوروں کے تیئں بے رحمانہ رویہ روکنا۔
16. اہم اعداد و شمار جس میں پیدائش و موت کا رجسٹر کیا جانا شامل ہے۔
17. آسائش عامہ بشمول شہری اسٹریٹ لائٹ، پارکنگ قطعات، بس اسٹاپ نیز عوامی سہولتیں۔
18. کارخانوں کی ضابطہ بندی۔

4.5 74 ویں ترمیم ایکٹ کی خصوصیات (Features of 74th Amendment Act)

مندرجہ بالا ایکٹ کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

بلدیات کی توضیعات

یہ ایکٹ ہر ریاست کے سائزاور رقبے کی بنیاد پر تین مختلف قسم کی میونسپلٹی قائم کرتا ہے۔

- نگر پنچایت (دیہی سے شہری علاقے میں منتقلی کے علاقے کے لیے)؛
- چھوٹے شہری علاقے کے لیے میونسپل کونسل؛اور
- بڑے شہری علاقے کے لیے میونسپل کارپوریشن۔

بلدیات کی تشکیل

نشستیں پُر کرنے کے لیے براہ راست انتخابات کا سہارا لیا جائے گا۔اس مقصد کے لیے ہر میونسپل علاقہ کو علاقائی حلقوں میں تقسیم کیا جائے گا جنھیں وارڈز کے نام سے جانا جاتا ہے۔

میونسپلٹی کے چیئرپرسن کو منتخب کرنے کا طریقہ ریاستی مقننہ کے ذریعہ طے کیا جا سکتا ہے۔

یہ اس بات کو بھی یقینی بنا سکتا ہے کہ میونسپلٹی میں درج ذیل افراد کی نمائندگی ہو۔

- میونسپل ایڈمنسٹریشن میں منفرد مہارت اور تجربہ رکھنے والے افراد جنھیں میونسپل میٹنگز میں ووٹ دینے کا حق نہیں ہے۔
- لوک سبھا اور ریاستی مقننہ کے اراکین جو ان حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو میونسپل ایریا کو مکمل یا جزوی طور پر گھیرے ہوئے ہیں۔
- میونسپل ایریا کے اندر، راجیہ سبھا اور ریاستی قانون ساز کونسل کے ممبران بطور ووٹر رجسٹر ہوتے ہیں۔
- کمیٹی کے چیئرپرسن وہ ہوتے ہیں جو لوگوں کے ایک گروپ (وارڈ کمیٹیوں کے علاوہ) کے انچارج ہوتے ہیں۔

وارڈز کمیٹیوں کی تشکیل

اس قانون کے مطابق 3 لاکھ یا اس سے زیادہ آبادی والی تمام بلدیات میں وارڈ کمیٹیاں تشکیل دی جانی چاہئیں۔

نشستوں کا رزرویشن

یہ ایکٹ لازمی قرار دیتا ہے کہ ہر میونسپلٹی میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے ان کی آبادی کے فیصد کی بنیاد پر بلدیہ کی مجموعی آبادی کے لیے نشستیں مخصوص کی جائیں۔

اس میں یہ بھی شرط رکھی گئی ہے کہ نشستوں کی کل تعداد میں سے کم از کم ایک تہائی خواتین کے لیے مختص کی جائے (بشمول ایس سی اور ایس ٹی سے تعلق رکھنے والی خواتین کے لیے مخصوص نشستوں کی تعداد)۔

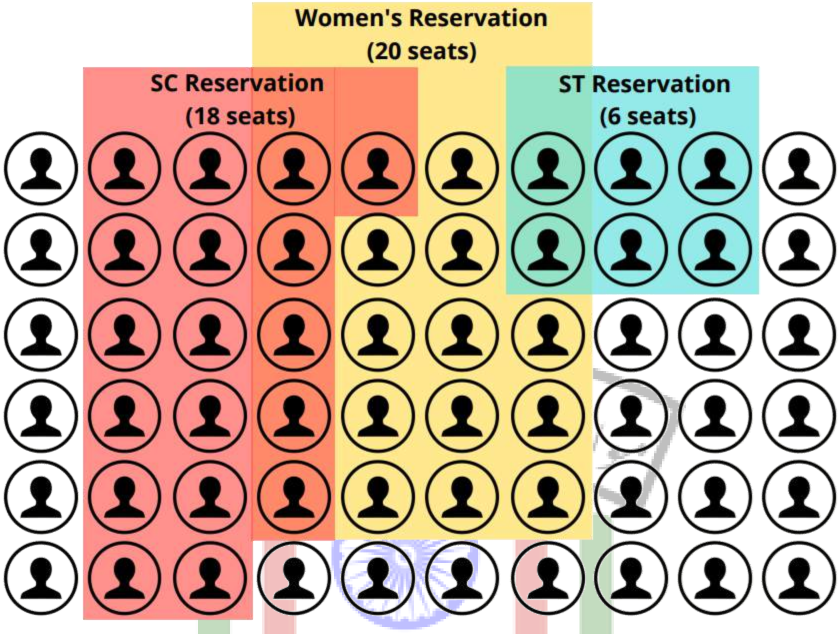

نشستوں کے رزرویشن کی اسکیم

ریاستی مقننہ SCs،STs اور خواتین کے لیے بلدیات میں چیئرپرسن کی نشستوں کو محفوظ کرنے کا طریقہ قائم کرسکتی ہے۔

یہ پسماندہ طبقات کے ارکان کے لیے بلدیات میں نشستوں یا چیئرپرسن کی نشستوں کے ریزرویشن کے لیے بھی کوئی بندوبست کرسکتا ہے۔

بلدیات کی مدت

- اپنی پہلی میٹنگ کی تاریخ سے، میونسپلٹی کی مدت 5 سال ہے۔
- میونسپلٹی کی میعاد ختم ہونے سے پہلے میونسپلٹی بنانے کے لیے انتخابات کرائے جائیں۔
- اگر میونسپلٹی کو 5 سال کی مدت ختم ہونے سے پہلے تحلیل کردیا جاتا ہے، تو تحلیل کی تاریخ کے 6 ماہ کے اندر ایک نئی میونسپلٹی بنانے کے لیے انتخابات کرائے جائیں۔

بلدیات کے اختیارات اور فرائض

تمام میونسپلٹیوں کو وہ حکام اور ذمہ داریاں دی جائیں گی جن کی انہیں موثر خود حکومتی تنظیموں کے طور پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

ریاستی مقننہ قانون کے ذریعہ یہ طے کر سکتی ہے کہ میونسپلٹیوں کو اقتصادی ترقی اور سماجی انصاف کے منصوبے بنانے کے ساتھ ساتھ ان کے سپرد کردہ اسکیموں کو نافذ کرنے میں کیا احکام اور ذمہ داریاں ہوں گی۔

دستور کے بارہویں شیڈول میں ان کاموں کی ایک مثال کی فہرست ہے جو بلدیات کو سونپے جا سکتے ہیں۔

بلدیات کا مالی انصرام

فنانس کمیشن جو کہ آرٹیکل I-243 کے تحت پنچایتی راج اداروں کی مالی حالت کا جائزہ لینے کے لیے قائم کیا گیا تھا، اب میونسپلٹیوں کی مالی حیثیت کا جائزہ لے گا اور گورنر کو سفارشات پیش کرے گا۔

مالیاتی کمیشن کی سفارشات میں درج ذیل امور شامل ہوں گے۔

- ریاست کے لگائے گئے ٹیکسز، چارجز، ٹولز، اور فیسوں کی خالص آمدنی ریاستی حکومت اور میونسپلٹیز کے درمیان تقسیم کی جاتی ہے۔
- ریاست میں حکومت کی تمام سطحوں پر میونسپلٹیوں میں آمدنی کے ایک حصے کی تقسیم۔
- میونسپلٹیز ٹیکس، ڈیوٹی، ٹولز، اور فیس تفویض یا طے کرتی ہیں۔
- ریاست کے کنسولیڈیٹڈ فنڈ سے میونسپلٹیوں کو گرانٹ ان ایڈ۔
- بلدیات کو اپنی مالی حالت بہتر بنانے کے لیے اقدامات کرنے چاہییں۔

گورنر کو کمیشن کی سفارشات کے ساتھ ساتھ کارروائی کی رپورٹ ریاستی مقننہ کو پیش کرنی ہوگی۔

بلدیاتی انتخابات

ریاستی الیکشن کمیشن پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے تمام انتخابات کے لیے انتخابی فہرستوں کی تیاری، اور ان کے انعقاد کی نگرانی، ہدایت اور کنٹرول کے انچارج ہیں۔

آڈٹ اور اکاؤنٹس

میونسپل اکاؤنٹنگ کو تازہ ترین رکھا جانا چاہیے، اور ریاستی قانون سازی کے مطابق اضافی آڈٹ کیے جانے چاہئیں۔ ریاستی مقننہ کو مقامی ضروریات اور دستیاب ادارہ جاتی ڈھانچے کی بنیاد پر اس سلسلے میں مناسب قوانین بنانے کی اجازت ہوگی۔

کمیٹی برائے ضلعی منصوبہ بندی

ہر ریاست کو ضلع کی سطح پر ایک ضلعی منصوبہ بندی کمیٹی قائم کرنی چاہیے تاکہ ضلع میں پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے ذریعے تیار کیے گئے منصوبوں کو اکٹھا کیا جا سکے اور ضلع بھر میں ترقیاتی منصوبے کا مسودہ تیار کیا جا سکے۔ ضلع پریشد ضلعی سطح پر پنچایتی راج اداروں کے لیے منصوبہ بندی اور وسائل مختص کرنے کا انچارج ہے۔

میٹروپولیٹن پلاننگ کمیٹیاں

ترقیاتی منصوبہ کا مسودہ تیار کرنے کے لیے ہر میٹروپولیٹن علاقے میں میٹروپولیٹن پلاننگ کمیٹی کی ضرورت ہوتی ہے۔

موجودہ قوانین اور بلدیات کا تسلسل

میونسپلٹیز سے متعلق تمام ریاستی قانون سازی اس ایکٹ کے نفاذ کی تاریخ کے بعد ایک سال تک موثر رہے گی۔

دوسرے لفظوں میں، ریاستوں کو اس قانون سازی کی بنیاد پر نئے بلدیاتی نظام کو اس کے نفاذ کی تاریخ کے ایک سال کے اندر اپنانا چاہیے، جو کہ 1 جون، 1993 ہے۔

تمام میونسپلٹی جو اس ایکٹ کی منظوری سے پہلے موجود تھیں اس وقت تک موجود رہیں گی جب تک کہ ان کی میعاد ختم نہ ہو جائے جب تک کہ ریاستی مقننہ انہیں جلد تحلیل نہ کر دے۔

انتخابی معاملات میں عدالتوں کی مداخلت پر پابندی

یہ ایکٹ ججوں کو بلدیاتی انتخابات کے معاملات میں مداخلت سے روکتا ہے۔

یہ اعلان کرتا ہے کہ حلقوں کی حد بندی یا ان حلقوں کے لیے نشستوں کی تقسیم سے متعلق کسی بھی قانون کی دستوری حیثیت کو کسی بھی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔

اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ کسی بھی میونسپلٹی کے انتخاب کو اس وقت تک چیلنج نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ مناسب اتھارٹی کے ساتھ اور ریاستی مقننہ کے ذریعہ تجویز کردہ طریقے سے انتخابی عرضی دائر نہ کی جائے۔

4.6 بلدیاتی ادارے اور دوسری انتظامی اصلاحات کمیشن (2nd ARC and Urban Local Bodies)

دوسرے انتظامی اصلاحات کمیشن کی چھٹی رپورٹ کی متعدد سفارشات بعنوان "مقامی حکمرانی۔ مستقبل میں ایک متاثر کن سفر" حکومت ہند نے قبول کر لی ہیں۔

حکومت ہند کی طرف سے درج ذیل سفارشات کو قبول کیا گیا ہے: شہری لوکل باڈیز (ULBs) کے لیے اکاؤنٹنگ سسٹم جیسا کہ نیشنل میونسپل اکاؤنٹس مینول (NMAM) میں فراہم کیا گیا ہے ریاستی حکومتوں کو اپنایا جانا چاہیے۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू विश्वविद्यालय Estd. 1998
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

شہری بلدیاتی اداروں کے مالیاتی گوشواروں اور بیلنس شیٹ کا آڈیٹر کے ذریعہ کمپنیز ایکٹ 1956 کے تحت سرکاری کمپنیوں کے آڈٹ کے لیے مقرر کردہ طریقے سے آڈٹ کیا جانا چاہیے، اس فرق کے ساتھ کہ ان بلدیاتی اداروں کے آڈٹ کی صورت میں، C&AG کو تجویز کرنا چاہیے۔ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس کی فہرست سازی کے لیے رہنما خطوط اور ان رہنما خطوط کے اندر ریاستی حکومتیں انتخاب کر سکتی ہیں۔

لوکل فنڈ آڈٹ یا سی اینڈ اے جی اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے جو آڈٹ کرے گا وہ ایسے آڈٹ کے علاوہ ہوگا۔

ہندوستان کے C&AG اور ریاستی حکومتوں کے درمیان کھاتوں کی دیکھ بھال اور PRIs اور ULBs کے آڈٹ سے متعلق تکنیکی رہنمائی اور نگرانی فراہم کرنے کے سلسلے میں موجودہ انتظامات کو مقامی اداروں پر حکومت کرنے والے ریاستی قوانین میں دفعات بنا کر ادارہ جاتی بنایا جانا چاہئے۔

اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ پنچایتوں کے لیے آڈٹ اور اکاؤنٹنگ کے معیارات اور فارمیٹس اس طریقے سے تیار کیے جائیں جو PRIs کے منتخب نمائندوں کے لیے آسان اور قابل فہم ہوں۔

4.7 74ویں دستوری ترمیم قانون کی ضرورت (Need for 74th Amendment Act)

اس قانون کی ضرورت درج ذیل وجوہات کی بنیاد پر محسوس کی گئی:

- بلدیات پر توجہ کا فقدان۔
- بلدیاتی اداروں کی دستوری شناخت نہ ہونا۔
- بلدیاتی اداروں کو مالیاتی آزادی نہ ہونا۔

بلدیات پر توجہ کا فقدان

شہری لامرکزیت پر توجہ کا فقدان ایک ایسا پہلو تھا جسے قومی پالیسی سازوں نے ہندوستان کی آزادی کے بعد سے اپنایا، لیکن شہری اداروں کے مقابلے دیہی خود حکومتی اداروں پر زیادہ توجہ مرکوز کی۔ اگرچہ پنچایتوں کو اختیارات کی منتقلی ریاستی پالیسی کے ہدایتی اصولوں کا ایک پہلو تھا، لیکن شہری علاقوں، یعنی شہری بلدیاتی اداروں کے لیے اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔ شہری بلدیاتی اداروں کو شیڈول 7 کے تحت ریاستی فہرست میں حوالہ دیا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ ریاستی حکومتوں کا مقامی حکومتوں پر کنٹرول ہے۔ آزادی کی پہلی پانچ دہائیوں میں شہری حکمرانی کو ترجیح نہیں دی گئی۔ ریاستی حکومتوں نے شہروں پر کنٹرول برقرار رکھا کیونکہ مقامی حکومت ریاست کا موضوع بنی ہوئی تھی۔ گورننس کے حوالے سے قومی پالیسیوں میں شہری علاقوں کو دیہی علاقوں کی نسبت کم اہمیت دی گئی۔

1951 میں، شہری علاقے ہندوستان کی کل آبادی کا 17.3 فیصد تھے، جو 1991 میں بڑھ کر 25.7 فیصد ہو گئے۔ شہری آبادی میں اس اضافے نے زیادہ بااختیار شہری مقامی حکومتوں کی ضرورت پر زور دیا۔

بلدیاتی اداروں کی دستوری شناخت نہ ہونا

74ویں دستوری ترمیم قانون سے پہلے شہری سیلف گورننس کی کوئی دستوری شناخت نہیں تھی اور میونسپل حکومتوں کے پاس کوئی دستوری شناخت نہیں تھی اور وہ اپنے قیام کے ساتھ ساتھ انتظامی اور مالیاتی فیصلوں کے لیے ریاستی حکومتوں پر انحصار کرتی تھیں۔ بلدیاتی حکومت کا تصور 74ویں سی اے اے کے متعارف ہونے سے پہلے ایک خود مختار ادارہ کے طور پر موجود نہیں تھا۔ اس تسلیم کی کمی کا مطلب یہ تھا کہ ریاستوں کو شہری حکومتیں قائم کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا جبکہ پنچایتوں کی تشکیل کا مینڈیٹ موجود تھا۔ اس کے نتیجے میں میونسپل حکومتوں کے لیے شہروں میں بے ترتیب یا کوئی انتخابات نہیں ہوئے۔

جب کہ اس سے پہلے شہری لوکل گورننگ باڈیز کو دستوری طور پر تسلیم کرنے کی کوششیں کی گئی تھیں انہوں نے ایکٹ میں تبدیل نہیں کیا۔ 1989 میں 65ویں دستوری ترمیمی بل لوک سبھا میں پاس ہوا، لیکن راجیہ سبھا میں پاس نہیں ہو سکا۔ 74واں سی اے اے کچھ ترامیم کے ساتھ بل کی تجویز کردہ دفعات پر بنایا گیا ہے۔

بلدیاتی اداروں کو مالیاتی آزادی نہ ہونا

مقامی حکومتوں کے لیے ریاستی مالیاتی کمیشن (SFCs) جیسا کوئی طریقہ کار نہیں تھا۔ SFCs کے بغیر، میونسپل حکومتیں مکمل طور پر مالی امداد کے لیے ریاستی حکومتوں کی صوابدید پر منحصر تھیں۔

باقاعدگی سے انتخابات کو یقینی بنانے اور میونسپلٹیوں کے لیے مالیاتی خود مختاری کو یقینی بنانے کے لیے دستوری تحفظات کی ضرورت محسوس کی گئی۔ ریاستی حکومتوں کے ہاتھوں میں غیر متناسب صوابدیدی اختیارات کے ساتھ، شہری علاقوں میں جمہوریت کی مقامی سطح کو نقصان پہنچا۔

4.8 74ویں دستوری ترمیم قانون کی اہمیت (Importance for 74th Amendment Act)

74ویں دستوری ترمیم قانون کی اہمیت درج ذیل ہیں:

- 74ویں ترمیمی ایکٹ نے میونسپل حکومتوں کے لیے اہم تبدیلیاں متعارف کرائی ہیں۔ یہ تبدیلیاں وسیع پیمانے پر ہیں اور ان میں سیٹوں کے تحفظات، وارڈ لیول کمیٹیوں کی تشکیل، اور SFCs کے علاوہ دیگر شامل ہیں۔ ذیل میں ہونے والی بحث میں، ہم 74ویں ترمیم کے ایکٹ میں متعارف کرائی جانے والی چند اہم ترین تبدیلیوں کو دیکھتے ہیں۔
- اس نے ریاستی اور میونسپل حکومتوں کے درمیان تعلقات کو بہتر کیا۔

- 74 ویں ترمیمی ایکٹ نے ریاست اور میونسپل حکومتوں کے درمیان تعلقات میں واضح ڈھانچہ قائم کیا۔
- 74 ویں ترمیمی ایکٹ نے انتخابی فہرستوں کی تیاری اور بلدیاتی انتخابات کی ذمہ داری ریاستی الیکشن کمیشنوں کو دے دی۔ انہوں نے نہ صرف انتخابات کرائے بلکہ یہ بھی یقینی بنایا کہ متعلقہ ریاست کے بلدیاتی انتخابات کے قوانین میں وضع کردہ قواعد پر عمل کیا جائے۔
- اس ایکٹ نے کمزور طبقات اور مقامی تحفظات کی نمائندگی کو یقینی بنایا۔ 74 ویں CAA دفعہ 243T کے تحت انتخابات میں خواتین اور درج فہرست ذات (SC) اور درج فہرست قبائل (ST) زمروں سے تعلق رکھنے والی خواتین اور افراد کی نمائندگی کو یقینی بنانے کا ذمہ دار تھا۔ یہ ایکٹ ریاستی حکومتوں کو اپنی صوابدید کے مطابق مزید سیٹیں ریزرو کرنے کے مزید اختیارات دیتا ہے۔
- اس ایکٹ سے میونسپلٹیز کے مالی حالات بہتر ہوئے۔ ایکٹ نے SFCs کے قیام کو لازمی قرار دیا اور انہیں میونسپل حکومتوں کے مالی معاملات کی نگرانی کا ذمہ دار بنایا۔ وہ ریاستی حکومتوں کے خود مختار تھے اور ریاستی اور میونسپل حکومتوں کے درمیان 'ٹیکس، ڈیوٹی، ٹول اور فیس' کی تقسیم کے بارے میں متعلقہ ریاستی گورنروں کو سفارشات پیش کرتے تھے، ریاستوں کے کنسولیڈیٹڈ فنڈز سے میونسپلٹیوں کے لیے امداد فراہم کرتے تھے۔
- کمزور طبقات کے تحفظات نے بلدیاتی حکومتوں میں مقامی نمائندوں کی تعداد بڑھانے میں مدد کی ہے جو پسماندہ پس منظر سے آتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ان خدشات اور مسائل کو سامنے لانے میں مدد ملی جو ان گروپوں کے لیے خاص ہیں اور جن کی پہلے نمائندگی نہیں کی گئی تھی۔

4.9۔ اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے،

- 74 ویں دستوری ترمیم قانون کا مطالعہ کیا۔
- 74 ویں دستوری ترمیم قانون کی اہمیت کو سمجھا۔
- تیس سال میں 74 ویں دستوری ترمیم قانون کی کامیابی کا جائزہ لیا۔
- 74 ویں دستوری ترمیم قانون کے تحت مقامی حکومت کے درپیش مسائل کا مطالعہ کیا۔
- 74 ویں دستوری ترمیم قانون کی اہمیت کو سمجھا۔
- 74 ویں دستوری ترمیم قانون کے دائرے کا احاطہ کیا۔

4.10۔ کلیدی الفاظ (Keywords)

ریاستی مالیاتی کمیشن (State Finance Commission)

ریاستی حکومت کو ہر پانچ سال بعد ایک مالیاتی کمیشن مقرر کرنے کی ضرورت ہے، جو پنچایتوں کی مالی حالت کا جائزہ لے گا اور درج ذیل پر سفارشات کرے گا۔ ریاست کی طرف سے لگائے جانے والے ٹیکس، ڈیوٹی، ٹول، فیس وغیرہ کی تقسیم جسے پنچایتوں کے درمیان تقسیم کیا جانا ہے۔

- مختلف درجوں کے درمیان آمدنی کی تقسیم۔
- پنچایتوں کو تفویض کردہ ٹیکس، ٹول، فیس
- امداد میں گرانٹ۔

4.11۔ نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

4.11.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ ہندوستان کی انتظامی اسکیم میں بلدیات کس سطح کے ادارے ہیں؟

(a) پہلی (b) دوسری (c) تیسری (d) چوتھی

2۔ بلدیات کو دستوری حیثیت کس دستوری ترمیم قانون سے حاصل ہوئی؟

(a) 73ویں (b) 74ویں (c) یہ دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں۔

3۔ بلدیات کا ذکر دستور ہند کے کس حصے میں ہے؟

(a) IX-A (b) X-A (c) XI-A (d) XII

4۔ 74ویں دستوری ترمیم قانون نے دستور میں کس فہرست بند کا اضافہ کیا؟

(a) 9ویں فہرست بند (b) 10ویں فہرست بند (c) 11ویں فہرست بند (d) 12ویں فہرست بند

5۔ 74ویں دستوری ترمیم قانون کے تحت بلدیاتی انتخابات کرانے کی ذمہ داری کس ادارے کی ہے؟

(a) ریاستی انتخابی کمیشن (b) ہندوستانی انتخابی کمیشن (c) دفتر وزیر اعلیٰ (d) ان میں سے کوئی نہیں۔

6۔ 74ویں دستوری ترمیم قانون پارلیمنٹ میں کب منظور ہوا؟

(a) 1991 (b) 1992 (c) 1993 (d) 1994

7۔74ویں دستوری ترمیم قانون کب نافذ ہوا؟

1991(a)	1992(b)	1993(c)	1994(d)

8۔74ویں دستوری ترمیم قانون کے تحت خواتین کا رزرویشن کتنا ہے؟

(a)ایک تہائی	(b)دو تہائی	(c)50 فیصد	(d)75 فیصد

9۔میونسپلٹی کی مدت کتنی ہوتی ہے؟

(a)4سال	(b)5سال	(c)6سال	(d)7سال

10۔74ویں دستوری ترمیم قانون کی ضرورت کے عناصر ہیں:

(a)بلدیات پر توجہ کا فقدان۔ (b)بلدیاتی اداروں کی دستوری شناخت نہ ہونا۔

(c)بلدیاتی اداروں کو مالیاتی آزادی نہ ہونا۔ (d)یہ سبھی۔

4.11.2۔مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. 74ویں دستوری ترمیم قانون کا تاریخی پس منظر کیا ہے؟
2. 74ویں دستوری ترمیم قانون کی کوئی 5 خصوصیات لکھیے۔
3. 74ویں دستوری ترمیم قانون کی کیا اہمیت ہے؟ واضح کیجیے۔
4. 74ویں دستوری ترمیم قانون کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟
5. 74ویں دستوری ترمیم قانون کے حوالے سے دوسرے انتظامی اصلاحات کمیشن کی سفارشات پر ایک نوٹ لکھیے۔

4.11.3۔طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. 74ویں دستوری ترمیم قانون کی نمایا خصوصیات بیان کیجیے۔
2. 74ویں دستوری ترمیم قانون کی ضرورت اور اہمیت کو واضح کیجیے۔
3. دستور کے حصہ IX-A کی وضاحت کیجیے۔

4.12۔ تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Learning Resources)

1. Mahi Pal, *Rural Local Governance and Development* (New Delhi: Sage India, 2020)
2. A. Avasthi, *Municipal Administration in India* (Agra: Lakshmi Naryan Agarwal, 1972)
3. Kuldeep Mathur, *Oxford India Short Introduction: Panchayti Raj* (New Delhi: Oxford India, 2013).
4. Pradeep Sachdeva, *Local Government in India* (New Delhi: Pearson Education India, 2011).
5. R. M. Jackson, *Machinery of Local Government* (London: Macmillan, 1969).

6. S. P. Jain, *Panchayati Raj Institutions in India: An Appraisal* (Hyderabad: National Institute of Rural Development, 1995)
7. K. K. Puri, *Local Government in India* (Jalandhar: Bharat Prakashan, 1985)
8. V. K. Puri, *Local Government and Administration* (Jalandhar: Modern Publishers, 2005)
9. Bidyut Chakrabarty & Rajendra Kumar Pandey, *Local Governance in India* (New Delhi: Sage India, 2018)
10. M. A. Muttalib, *Theory of local Government* (New Delhi: Sterling Publishers, 1982).

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी
Estd. 1998
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

اکائی 5—مقامی حکومت کا ارتقاء: عہدِ قدیم

(Evolution of Local Government: Ancient Period)

اکائی کے اجزا:

5.0 تمہید

5.1 مقاصد

5.2 قدیم ہندوستان میں پنچایتی نظام

5.3 مقامی سطح پر انتظامی مشینری

5.4 انصاف کا نظم ونسق

5.5 اکتسابی نتائج

5.6 کلیدی الفاظ

5.7 نمونہ امتحانی سوالات

5.7.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

5.7.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

5.7.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

5.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी
Estd. 1998
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

5.0 تمہید (Introduction)

عزیز طلباء، ہندوستانی تاریخ کا مطالعہ تین ادوار میں کیا جاسکتا ہے۔

1. قدیم ہندوستان (Ancient India)
2. قرون وسطی کا ہندوستان (Medieval India)
3. جدید ہندوستان (Modern India)

قدیم ہندوستان قبل از تاریخی دور سے AD700 تک پھیلا ہوا ہے جبکہ قرون وسطی کے ہندوستان کا مطالعہ AD700 سے AD1857 تک کیا جاسکتا ہے۔ 1857 کے بعد سے عصر حاضر کے دور کو جدید ہندوستان کہا جاتا ہے۔ اس یونٹ میں ہم قدیم ہندوستان میں مقامی حکومت کے ارتقاء کا مطالعہ کریں گے۔ قدیم ہندوستانی تاریخ کو درج ذیل ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

- Palaeolithic Period (2 million BC-10000 BC)
- Mesolithic Period (10000 BC-8000 BC)
- Neolithic Period (8000 BC-4000 BC)
- Chalcolithic Period (4000 BC-1500 BC)
    - Indus Valley Civilization (BC 2700 -BC 1900)
- Iron Age (BC 1500-BC 200)
- Mauryan Empire (321BC-185 BC)
- Post-Mauryan Kingdoms
    - Sunga (181-71 BC), Kanva (71-27 BC), Satavahanas (235-100BC), Indo-Greeks, Parthians (19-45AD), Sakas (90BC-150AD), Kushanas(78AD), and South Indian Kingdoms like Chola, Chera, Pandyas (BC 300)
- Gupta Kingdom (300AD-800AD)

ہندوستانی نظم ونسق کے ارتقاء کا اندازہ 5000 سال پرانی وادی سندھ کی تہذیب (BC 2700 - BC 1900) سے لگایا جاسکتا ہے جس میں بادشاہ مکمل طور پر طاقتور تھا اور بادشاہت میں سب کچھ اس کے نام پر کیا جاتا تھا۔ اس کی مدد وزراء کی ایک کونسل نے کی، اور بادشاہت کے انتظامی حلقے میں دیگر عہدیداروں اور افسران نے بھی۔ دوسرے لفظوں میں، قدیم زمانے میں بادشاہت کے انتظام کے اختیارات بادشاہ کے ادارے میں مرکزی حیثیت رکھتے تھے۔

اس کے بعد ویدک دور آیا۔ ابتدائی ویدک آریائی ریاستوں کے بجائے قبائل میں منظم تھے۔ ایک قبیلے کے سردار کو 'راجن' کہا جاتا تھا۔ راجن کی بنیادی ذمہ داری قبیلے کی حفاظت کرنا تھی۔ ان کی مدد کئی کارکنوں نے کی، جن میں پروہیت (پادری)، سینانی (آرمی چیف)، دوتاس (سفیر) اور سپاش (جاسوس) شامل ہیں۔

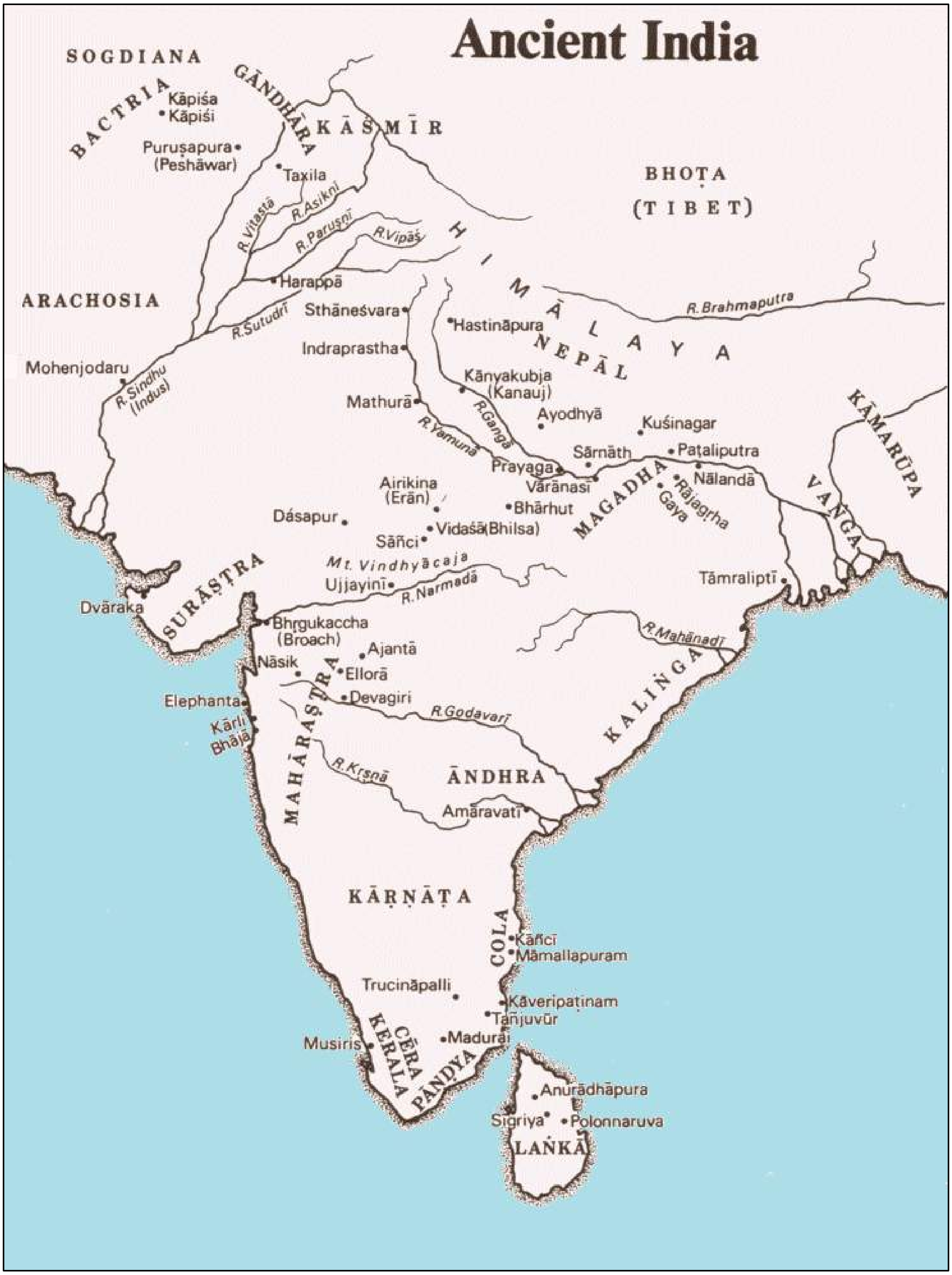
Ancient India
SOGDIANA
BACTRIA
Kāpiśa
Kāpiśi
GĀNDHĀRA
KĀŚMĪR
Puruṣapura
(Peshāwar)
Taxila
R.Asikni
R.Vitastā
R.Paruṣṇī
R.Vipāś
BHOṬA
(TIBET)
HIMĀLAYA
Harappā
ARACHOSIA
R.Śutudrī
Sthāneśvara
Hastināpura
R.Brahmaputra
NEPĀL
Indraprastha
Mohenjodaru
R.Sindhu
(Indus)
Kānyakubja
(Kanauj)
Mathurā
R.Gaṅgā
R.Yamunā
Ayodhyā
Kuśinagar
KĀMARŪPA
Sārnāth
Pataliputra
Prayaga
Vārānasī
Nālandā
MAGADHA
Rājagṛha
Gaya
VAṄGA
Airikina
(Erān)
Bhārhut
Dásapur
Vidaśā(Bhilsa)
Sāñci
Mt. Vindhyācala
Ujjayinī
R.Narmadā
SURĀṢṬRA
Dvāraka
Tāmraliptī
Bhṛgukaccha
(Broach)
R.Mahānadī
Ajantā
Nāsik
Ellorā
Devagiri
Elephanta
Kārli
Bhājā
R.Godavarī
KALIṄGA
MAHĀRĀṢṬRA
R.Kṛṣṇā
ĀNDHRA
Amāravatī
KĀRṆĀṬA
COLA
Kāñcī
Māmallapuram
Trucināpalli
Kāveripaṭinam
Tañjuvūr
Musiris
CĒRA
KERALA
Madurai
PĀṆḌYA
Anurādhapura
Sigriya
Polonnaruva
LAṄKĀ

تاہم، موریہ اور گپتا خاندانوں کے آنے کے ساتھ انتظامیہ کا ایک منظم نمونہ سامنے آیا۔ دونوں خاندانوں کے پاس وسیع سرکاری مشینری موجود تھی جو ریاستی کاموں کو انتہائی منظم انداز میں انجام دیتی تھیں۔

5.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ،

- قدیم ہندوستان میں مقامی حکومت کے پس منظر کو سمجھیں گے۔
- قدیم ہندوستان میں میونسپلٹی نظام کا مطالعہ کریں گے۔
- مقامی حکومت کے ارتقاء کے 4 ادوار کا مطالعہ کریں گے۔
- قدیم ہندوستان میں انصاف کے نظم و نسق کو سمجھیں گے۔

5.2 قدیم ہندوستان میں پنچایتی نظام (Panchayati System in Ancient India)

قدیم ادوار میں ہندوستانی انتظامیہ کی اہم خصوصیات یہ تھیں:

- ادشاہ مرکزی اتھارٹی تھا اور نظم و نسق کا عمومی طریقہ مطلق العنان تھا۔
- بادشاہ کے ساتھ پوری انتظامی مشینری کے محور کے طور پر انتظامیہ کو انتہائی مرکزیت حاصل تھی۔
- بادشاہت ہونے کے باوجود انتظامیہ فطرت میں مطلق العنان نہیں تھی۔ انتظامیہ کا مقصد رعایا کی فلاح و بہبود تھا۔
- اگرچہ انتظامیہ صحیح سائنسی اصولوں پر مبنی نہیں تھی، لیکن یہ اخلاقی پابندیوں کے تحت چلتی تھی۔
- قدیم ہندوستان میں انتظامیہ زیادہ عملی اور کم نظریاتی تھی۔ یہ اس حقیقت سے عیاں ہے کہ انتظامیہ کو رخشنا اور پالنا کے دو اصولوں کے تحت چلایا جاتا تھا۔ رخشنا کا مطلب بادشاہ کی سلطنت کو اندرونی اور بیرونی خطرات سے بچانا اور سلطنت کی طاقت میں اضافہ کرنا تھا۔ پالنا کا مطلب ہے رعایا کی فلاح و بہبود اور ان پر طرح طرح کے احسانات کرنا۔

گاؤں کی سطح پر مقامی حکومت کے ایک ادارے کے طور پر پنچایتوں کی ابتدا قدیم ہندوستان میں ہوئی تھی۔ گاؤں کی کونسل یا گاؤں کے رہائشیوں کی ایک انجمن جس میں گاؤں کے بزرگ، پنچایت یا گرام سنگھا شامل ہوتے ہیں انتظامی اور عدالتی کام انجام دیتے ہیں۔ کبھی کبھی، گرام سنگھ یا پنچایتیں گاؤں والوں میں سے ہوتی تھیں جو ان اداروں کے ذریعے اپنی زندگیوں کو منظم کرتی تھیں۔

ہمیں گرام سنگھوں کا حوالہ منو سمیرتی، کوٹیلیا میں ملتا ہے۔ ارتھ شاستر (400 قبل مسیح) اور مہابھارت۔ مہابھارت کے شانتی پروا سے مراد 'سنسد' نامی سبھا بھی ہے۔ یہ عام لوگوں پر مشتمل تھا اور اس لیے اسے 'جن سنسد' کہا جاتا تھا۔ والمیکی کی رامائن گنا پاد کے بارے میں بتاتی ہے، جو گاؤں کی جمہوریہ کا ایک قسم تھا۔ صرف وہی لوگ ممبر بن سکتے ہیں جن کے دلوں میں عوام کی فلاح و بہبود تھی۔

شمال مغرب سے حملوں کے بعد مقامی خود مختار اداروں کو درہم برہم کر دیا گیا۔ قرون وسطی کے دور میں اسے دوبارہ قائم کرنے کے لیے زیادہ کوششیں نہیں کی گئیں۔ مغل حکومت انتہائی مرکزیت پر مبنی تھی۔ دیہاتوں میں صرف محصولات کی وصولی کے مقاصد کے لیے داخل کیا جاتا تھا، انتظامی مقاصد کے لیے اتنا زیادہ نہیں۔ جب کہ شہنشاہ کے پاس حتمی کنڑول تھا، اس کی جاگیر داروں، زمینداروں کی ٹیم، جنھوں نے مغلوں کے اشرافیہ کو تشکیل دیا، کسانوں کے ساتھ بات چیت کی، لیکن استحصالی مقاصد کے لیے۔

اس نے دیہی علاقوں میں زرعی تعلقات کو پیچیدہ بنادیا۔ برطانوی دور سے پہلے کے مغل نظام انتظامیہ میں افسروں کی اعلیٰ درجہ بندی تھی۔ انگریزوں نے اپنی ضرورت کے مطابق ضروری تبدیلیاں لاتے ہوئے انتظامیہ کے اس آلے کا بھرپور استعمال کیا۔ انگریزوں کے زمانے میں انتظامی اور سیاسی اصلاحات کی بڑی حد تک تجارتی بنیادوں پر رہنمائی کی گئی۔ تجارت اور نجی املاک کو بڑھانے کے لیے قانون کی حکمرانی اور معاہدہ کی ذمہ داریوں کو نافذ کرنے کے لیے ایک سرکاری مشینری کی ضرورت ہے۔ لہٰذا، وقتاً فوقتاً سیاسی اور انتظامی اصلاحات کی گئیں، جن میں برطانوی نظریہ اور عمل کی طرز پر مقامی خود مختار اداروں کا قیام بھی شامل ہے۔ ان میں مقامی رنگ کی کمی تھی۔ اس کے باوجود، وہاں تھے۔

ہندوستان کی 'جاگیر داری' کو بنیادی طور پر گپتا دور سے منسوب کیا جاتا ہے، جب سابقہ موری دور کی مرکزی اتھارٹی نے ایک غیر مرکزی نظام کو راستہ دیا جہاں اشرافیہ کو زمینی حقوق حاصل ہوئے اور بعد میں رعایا پر اقتدار حاصل ہوا۔ اولیگر کی نے بادشاہ پر کافی اثر و رسوخ ڈالا جو جنگ کے دوران فوجی سامان اور تعاون کے لیے ان پر انحصار کرتا تھا۔ یہ رجحان ہرشا کے دور حکومت میں جاری رہا اور بعد میں مزید خراب ہوا۔

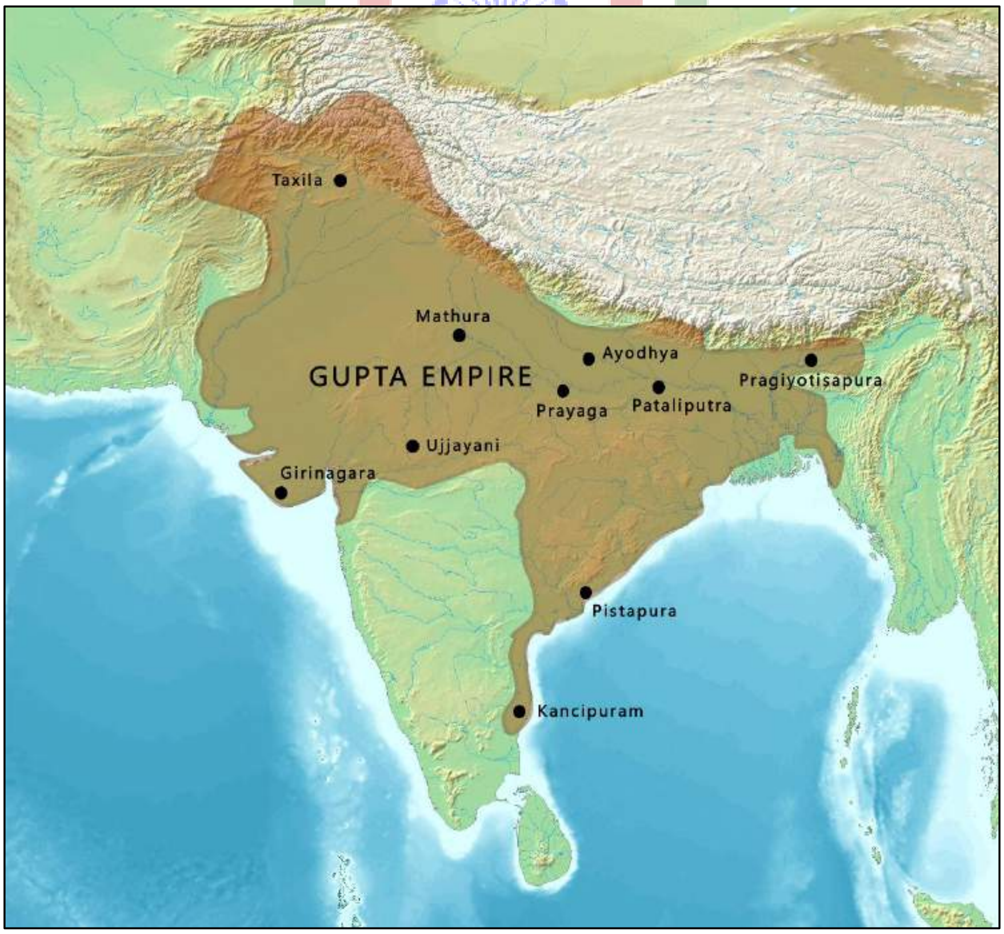

5.3 مقامی سطح پر انتظامی مشینری (Administrative Machinery at Local Level)

مقامی خود مختاری کے حوالے سے جیسا کہ اس نے ہندوستان میں ترقی کی، تاہم، ہم دیکھیں گے کہ ہندوستانی ادارے عملی طور پر سوئی جنریس ہیں، جو ایک ایسی قسم کی نمائندگی کرتے ہیں جسے جدید سیاست میں متعلقہ اداروں کی طرف سے نمائندگی کرنے والی قسم سے واضح طور پر ممتاز کیا جا سکتا ہے۔ بنیادی فرق یہ ہے کہ بعد کے معاملے میں، ریاست، ایک مکمل ترقی یافتہ اور مکمل طور پر تشکیل شدہ ادارے کے طور پر، شعوری طور پر اپنے اندر خود مختار مراکز بناتی ہے اور اپنے افعال کی تقسیم اور حد بندی کے ذریعے، سابقہ فرقہ وارانہ اداروں، گلڈز اور مقامی اداروں میں۔ قبائلی زندگی اور تنظیم کی روانی اور غیر متزلزل حالات سے جسموں کی ایک آزاد اصل اور نشو و نما ہوتی ہے۔

جب ریاست ان کی نگرانی کرنے یا ان پر مسلط ہونے پر آتی ہے، تو اسے ان کے ساتھ کم و بیش برابری کی شرائط پر برتاؤ کرنا پڑتا ہے اور کنونشنوں اور معاہدوں کے ذریعے ان کے پہلے سے موجود حقوق کو تسلیم کرنا پڑتا ہے جو ان کے باہمی تعلقات کو منظم کرنے والے چارٹر کے طور پر کام کرتے ہیں۔ اس طرح اجتماعی زندگی کے مختلف مفادات، جیسے کہ انتظامی، عدالتی، شہری، تجارتی، یا صنعتی کوئی ایک مشترکہ سیاسی جماعت کی آزاد اور اٹوٹ اکائیوں کے رضاکارانہ تعاون سے یقینی بنایا جاتا ہے۔

ضلعی انتظامیہ 'راجوکاس' کے انچارج میں تھی، جن کی حیثیت اور کام آج کے ضلع کلکٹروں کی طرح ہیں۔ اس کی مدد 'یکتاس' یا ماتحت اہلکاروں نے کی۔ شہروں میں ایک میونسپل بورڈ تھا جس کے 30 ارکان تھے۔ شہروں کی انتظامیہ کو منظم کرنے کے لیے چھ کمیٹیاں تھیں جن میں ہر ایک میں پانچ بورڈ ممبر تھے۔ چھ کمیٹیاں یہ تھیں:

- صنعتی فنون پر کمیٹی
- غیر ملکیوں کی کمیٹی
- پیدائش اور اموات کے اندراج کی کمیٹی
- تجارت اور تجارت پر کمیٹی
- مینوفیکچررز کی نگرانی پر کمیٹی
- ایکسائز اور کسٹم ڈیوٹی کی وصولی پر کمیٹی

گاؤں کا انتظام 'گرامانی' کے ہاتھ میں تھا اور اس کا اعلیٰ افسر 'گوپا' کہلاتا تھا، جو دس پندرہ گاؤں کا انچارج تھا۔ مردم شماری ایک باقاعدہ سرگرمی تھی اور گاؤں کے عہدیداروں کو لوگوں کی تعداد کے ساتھ دیگر تفصیلات جیسے کہ ان کی ذاتوں اور پیشوں کو بھی شامل کرنا تھا۔ انہیں ہر گھر میں جانوروں کی گنتی بھی کرنی تھی۔ شہروں میں مردم شماری میونسپل حکام کے ذریعہ کی گئی تھی، خاص طور پر غیر ملکی اور مقامی آبادی دونوں کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے کے لیے۔ جمع کیے گئے ڈیٹا کو جاسوسوں نے کراس چیک کیا۔ ایسا لگتا ہے کہ موریوں کے دور حکومت میں مردم شماری ایک مستقل ادارہ بن گیا تھا۔

اس شہر پر ایک پریشد کی حکومت تھی اور اس کا سربراہ ناگارار کشا کے نام سے جانا جاتا تھا۔ پورا پالا پاریکا ایک اور افسر تھا اور ناگارار کشا کا اس کے ماتحت کام کرتا تھا۔ اس کے علاوہ، وہاں ایک خاص افسر تھا، جسے اواستھیکا کے نام سے جانا جاتا تھا، جو دھرم شالوں کے سپر نٹنڈنٹ کے طور پر کام کرتا تھا۔ پیشہ ورانہ اداروں کو کافی توجہ دی گئی۔ کاریگروں، تاجروں اور بینکاروں نے اپنے اپنے گروہوں کو منظم کیا اور اپنے معاملات خود سنبھالے۔ گلڈ تاجر شہروں میں تجارت کی دیکھ بھال کرتے تھے۔

کوٹیلیہ نے خزانے پر زیادہ زور دیا، کیونکہ انتظامیہ کا ہموار اور کامیاب کام اس پر منحصر تھا۔ آمدنی کے اہم ذرائع زمینی محصول، ٹیکس اور کرایہ تھے۔ زمین کی آمدنی کل پیداوار کا 6/1 تھا، لیکن حقیقت میں کسانوں کے معاشی اور مقامی حالات کے مطابق اس سے کہیں زیادہ رقم وصول کی جاتی تھی۔ لینڈ ریونیو کے علاوہ ایکسائز ڈیوٹی، فارسٹ ٹیکس، واٹر ٹیکس، مائنز پر ٹیکس، کوانٹج پر ٹیکس وغیرہ ریونیو کے دوسرے ذرائع کے طور پر تھے۔ موریا کی آمدنی کا زیادہ تر حصہ فوج، شاہی حکومت کے عہدیداروں، خیراتی اداروں اور مختلف عوامی کاموں جیسے آبپاشی کے منصوبوں، سڑکوں کی تعمیر وغیرہ پر خرچ ہوتا تھا۔

بادشاہ عدلیہ کا سربراہ تھا۔ وہ اپیل کی اعلیٰ ترین عدالت تھا اور ذاتی طور پر لوگوں کی اپیلیں سنتا تھا۔ تاہم، چونکہ موری سلطنت بہت بڑی تھی، اس لیے بادشاہ کے لیے ہر معاملے کو حل کرنا ممکن نہیں تھا۔ لہذا، اس نے مقصد کے لئے ججوں کو مقرر کیا. وہ عام مقدمات کی سماعت کرتے تھے۔ تاہم اشوک کے دور حکومت میں عدالتی نظام میں بہت سی اصلاحات متعارف کروائی گئیں۔ مثال کے طور پر معافی دینے کا رواج ان کے دور میں رائج تھا۔

سپریم کورٹ دارالحکومت میں واقع تھی اور چیف جسٹس کو 'دھرما تھیکارن' کہا جاتا تھا۔ صوبائی دارالحکومتوں اور اضلاع میں 'اماتیوں' کے ماتحت عدالتیں بھی تھیں۔ دیہاتوں اور قصبوں میں، 'گرام وڑا' اور 'ناگراویہار یکماماترا' کے ذریعے مقدمات کا بالترتیب فیصلہ کیا جاتا تھا۔

مجرموں کو مختلف قسم کی سزائیں جیسے جرمانے، قید، مسخ کرنے اور موت کی سزائیں دی گئیں۔ شہر کے تمام اہم مقامات پر تھانے لگے ہوئے تھے۔ کوٹیلیہ اور اشوک دونوں کے فرمان میں جیلوں اور جیل کے اہلکاروں کا ذکر ہے۔ اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ کسی بے گناہ کو سزا نہ ملے۔ اشوک نے اس کو دیکھنے کے لیے ایک خاص طبقے کے افسروں کا تقرر کیا، جسے دھما مہاتر اس کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اشوک کے نوشتہ جات میں بھی جملوں کی معافی کا ذکر ملتا ہے۔

مالیاتی نظم ونسق کے فرائض ونیوکتکا، راجوکا، اپاریکا، داشپرادھیکا، اور اس طرح کے دیگر افسران انجام دیتے تھے۔ آمدنی کے 18 ذرائع میں سے، لینڈ ریونیو سرفہرست تھا۔ اسے عام طور پر کل پیداوار کے چھٹے حصے پر مقرر کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ، زمین کی دوبارہ قیمت آمدنی کا ایک اہم ذریعہ تھا۔ حاصل ہونے والی آمدنی کا بڑا حصہ عوامی فلاح و بہبود پر خرچ کیا گیا۔

کاشتکاروں پر لینڈ ٹیکس لگایا گیا، جن کے پاس زمین کا کوئی حق نہیں تھا۔ یہ کل پیداوار کا چھٹا حصہ تھا۔ آمدنی کے دوسرے ذرائع بھی تھے جیسے انکم ٹیکس، جسے بھاگا، کسٹم ڈیوٹی، منٹ ڈیوٹی، وراثت ٹیکس، اور تحفہ ٹیکس کہا جاتا ہے۔ ان ٹیکسوں کے علاوہ، جرمانہ جیسا کہ داسپردھا جو مجرموں پر عائد کیا جاتا تھا، آمدنی کا ذریعہ تھا۔

تنخواہیں عام طور پر زمینی گرانٹ (نقدی کے بدلے) کی شکل میں ادا کی جاتی تھیں۔ اس طرح کی زمین کی گرانٹس نے فائدہ اٹھانے والوں کو زمین پر موروثی حق دیا ہے۔ تاہم، بادشاہ کو زمین واپس لینے کا اختیار حاصل تھا۔ برہمنوں کو دی گئی زمینوں پر کوئی ٹیکس نہیں تھا۔

بنجر زمینوں کو زیر کاشت لایا گیا اور چراگاہوں کی حفاظت کی گئی۔ گپتا حکمرانوں نے آبپاشی کی سہولیات کو فروغ دیا اور اس سے زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا۔

گاؤں انتظامیہ کی سب سے چھوٹی اکائی تھی۔ گرامیکا گاؤں کا سربراہ تھا۔ دوتاس یا قاصد، ہیڈ مین اور کرتاری کے نام سے مشہور دیگر اہلکار بھی وہاں موجود تھے۔ گرامیکا کی مدد گاؤں کی ایک اسمبلی نے کی۔ گپتا کے دور میں، دیہی اداروں جیسے پنچایتیں گاؤں والوں کی فلاح و بہبود کے انچارج تھیں۔ یہ دیہی تنظیمیں دیہات کے سربراہ اور بزرگوں پر مشتمل تھیں۔ لہٰذا، کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ گپت نے انتظامیہ کی تمام سطحوں پر مقامی شراکت کو فروغ دیا۔

یہ بات کافی حد تک تسلیم نہیں کی جاتی کہ قدیم زمانے میں ہندوستان جنگلوں اور کچرے کی سرزمین نہیں تھا بلکہ بہت ساری زراعت، تیز تجارت، بے شمار فنون و دستکاری، کنوئیں اور آرام گاہوں کے ساتھ آسان سڑکیں اور تجارتی راستے، سایہ دار باغات کی سرزمین تھی۔ اور باقاعدگی سے پھل دار درخت، اور خوشحال شہر۔ سکندر کی مہمات پر یونانی مصنفین صرف پنجاب میں 2000 باقاعدہ قصبوں کی بات کرتے ہیں۔ لیکن یہ مادّی عوامل، اگرچہ وہ کافی حد تک آگے بڑھتے ہیں، خود بخود ختم نہیں ہوتے اور نہ ہی ایسے حالات کا مجموعہ تشکیل دیتے ہیں جو اتنی بڑی جہتوں کی سلطنتوں کی حکمرانی کو ہرگز ممکن بنا دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس حیران کن واقعہ کی مناسب وضاحت کے لیے ہمیں مادّی اور معروضی، طبعی اور فطری، حالات کے موضوعی اور روحانی پہلوؤں سے آگے دیکھنا ہوگا۔ انسان کی اختراع کا مقصد اپنے قدرتی ماحول کی مشکلات پر فتح حاصل کرنا ہے۔

برھاسپتی کے مطابق انہیں کمیونٹی کے بہترین مردوں میں سے منتخب کردہ دو سے پانچ افراد پر مشتمل بورڈ کے ذریعے چلایا جائے گا۔ وہ کہتے ہیں: 'دیانت دار افراد، ویدوں سے واقف اور فرض شناس، قابل، خود پر قابو پانے والے، شریف خاندانوں سے نکلے، اور ہر کاروبار میں ہنر مند، کو (ایک انجمن کا) سربراہ مقرر کیا جائے گا۔ ایک بار پھر، 'دو، تین، یا پانچ افراد کو انجمن کی فلاح و بہبود کی دیکھ بھال کے لیے مقرر کیا جائے گا۔ ان ایگزیکٹو افسران کو سنیہا-ہتا-ودینا اور کاریہ چنتکہ کہا جاتا تھا۔ یاجنوالکیا کے مطابق ان گورنروں کو مذہب میں اچھی طرح سے (جیسا کہ سروتس اور اسمرتیوں میں مجسم ہے)، جسم اور دماغ میں خالص، اور لالچ سے پاک ہونا چاہیے۔ وہ کارپوریشن کے ممبران کی اطاعت کے حقدار تھے۔ بادشاہ کو جرمانے کے ذریعے اپنے اختیار کو نافذ کرنے کی ضرورت تھی، اور نافرمان رکن کو پہلے معاہدے کے ذریعے جرمانہ عائد کیا گیا تھا۔ لیکن

اس طرح ان کے اختیارات کا اسمبلی پر پابند ہونا خود بادشاہ بھی احترام کرتا تھا۔ برہسپتی کے طور پر بیان کیا گیا ہے، 'جو کچھ بھی انجمن کے ان سربراہوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے، بادشاہ کی طرف سے بھی منظور ہونا ضروری ہے، کیونکہ انہیں معاملات کے مقرر کردہ مینیجر قرار دیا جاتا ہے۔ یہ یقینی طور پر اس موضوع پر پہلے کے قانون پر ایک پیش قدمی ہے۔تاہم، ان سربراہوں اور ان کی انجمنوں کے درمیان تنازعات کی صورت میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ بادشاہ ان کے درمیان امپائر کی حیثیت سے کام کرے گا اور انہیں ان کی ڈیوٹی پر واپس لے آئے گا۔ آخر میں، انجمنوں کے سربراہان کو خود بھی گلڈ کے تمام مجرموں کو سزا دینے کا اختیار دیا گیا تھا۔ یہ بھی واضح رہے کہ جیسے ان افسران کی تقرری عوامی اداروں کے پاس تھی، اسی طرح ان کو سزا دینے کا اختیار بھی تھا۔اس کے بارے میں ان کے فیصلوں کو باضابطہ طور پر بادشاہ کو مطلع کیا گیا تھا جس نے ان کو نافذ کیا، اگر وہ نہیں کر سکتے تھے۔

اسمرتیوں میں کچھ دلچسپ ثبوت موجود ہیں۔ اس طرح منو کہتا ہے: 'کوئی بھی اسمبلی، جس میں کم از کم دس، یا کم از کم تین افراد شامل ہوں جو اپنے مقررہ پیشوں کی پیروی کرتے ہیں، قانون ہونے کا اعلان کرتی ہے، وہ قانونی (طاقت) جس سے کسی کو تنازع نہیں کرنا چاہیے' ایک بار پھر، تین افراد جو ہر ایک تین پر نسپل ویدوں میں سے ایک کو جانتا ہے، ایک منطق دان، ایک میمساکا، ایک جو نروکت کو جانتا ہے، ایک جو مقدس قانون کی تلاوت کرتا ہے، اور پہلے تین حکموں سے تعلق رکھنے والے تین آدمی کم از کم ایک اسمبلی تشکیل دیں گے۔ دس ارکان 'گوتم بھی یہی بیان کرتے ہیں، وہ اعلان کرتے ہیں کہ ایک اسمبلی یا پیرساد، کم از کم دس ارکان پر مشتمل ہوگی، چار آدمی جنہوں نے چار ویدوں کا مکمل مطالعہ کیا ہے، تین آدمی جو پہلے شمار کیے گئے تین حکموں سے تعلق رکھتے ہیں، اور تین آدمی جو تین کو جانتے ہیں۔ اسی طرح بودھیان کا کہنا ہے کہ 'چار آدمی جو چار ویدوں میں سے ہر ایک کو جانتے ہیں، ایک میمساکا، ایک جو انگوں کو جانتا ہے، ایک جو مقدس قانون کی تلاوت کرتا ہے، اور تین مختلف حکموں سے تعلق رکھنے والے تین برہمن کم از کم ایک اسمبلی تشکیل دیتے ہیں۔ دس ارکان۔ مندرجہ بالا اقتباسات میں تین مختلف حکموں سے مراد طالب علم، گھر والے، اور متولی، یا بعض مصرین کے مطابق، سنیاسی ہیں، کیونکہ ہرمیات کے ارکان کے طور پر کام نہیں کر سکتے، جیسا کہ وہ جنگل میں رہتے ہیں، جب کہ طالب علم کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ شامل ہیں کیونکہ 'انہیں دھرمسکندا برہمن میں خاص طور پر مقدس قرار دیا گیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان اسمبلیوں میں تینوں دو بار پیدا ہونے والی ذاتوں، برہمن، کستریہ اور واسیوں کی نمائندگی کی گئی تھی، لیکن نمائندوں کو اس طرح کا ہونا چاہیے کہ وہ جس ذات سے تعلق رکھتے ہیں، اس کے لیے 'مقررہ پیشوں کی پیروی کریں'، جیسا کہ مانو کی طرف سے رکھی گئی۔

5.4 انصاف کا نظم ونسق (Administration of Justice)

اداروں کے سب سے اہم کاموں میں سے ایک، بلاشبہ، انصاف کی انتظامیہ ہے۔ برہاسپتی کے مطابق 'عدالتی اسمبلیاں چار طرح کی ہوتی ہیں: ساکن، ساکن نہیں، بادشاہ کے دستخط کی انگوٹھی سے آراستہ، اور بادشاہ کی ہدایت پر۔

ایک اسٹیشنری عدالت کسی قصبے یا گاؤں میں ملتی ہے۔ جو ساکن نہیں ہے اسے حرکت پذیر کہا جاتا ہے۔ بادشاہ کے دستخط کی انگوٹھی سے لیس ایک کو چیف جج کے سپرنٹنڈ کیا جاتا ہے۔ ایک بادشاہ کی طرف سے ہدایت بادشاہ کی موجودگی میں منعقد کیا جاتا ہے. انصاف کی ان مختلف قسم کی عدالتوں کے درمیان تعلقات کی نشاندہی نردانے اس طرح کی ہے: 'خاندانی میٹنگز (کولا)، کارپوریشنز (سرینی)، گاؤں کی اسمبلیاں (گانہ)، جن کا تقرر بادشاہ کرتا ہے، اور بادشاہ خود اس کے اختیارات کے ساتھ سرمایہ کاری کرتا ہے۔ قانونی مقدمات کا فیصلہ اور ان میں سے ہر ایک کامیاب ترتیب میں اس سے پہلے والے سے برتر ہے۔

ایک گاؤں میں فیصلہ ہونے والا مقدمہ شہر (عدالت) میں اپیل پر جاتا ہے۔ شہر (عدالت) میں جو فیصلہ ہوا ہے وہ بادشاہ (یعنی بادشاہ کے دربار) کے سامنے (اپیل پر) جاتا ہے۔ لیکن بادشاہ کے فیصلے سے کوئی اپیل نہیں ہوتی، خواہ وہ صحیح ہو یا غلط۔ تاہم، ہم اعلیٰ یا بادشاہ کی عدالتوں سے متعلق نہیں ہیں (برہسپتی کی عدالتوں کی درجہ بندی میں آخری دو قسمیں تشکیل دیتے ہیں) بلکہ صرف نچلی اور مقامی عدالتوں سے تعلق رکھتے ہیں (عدالتوں کے پہلے دو طبقات جن کا ذکر برھاسپتی نے کیا ہے)۔ یہ نچلی اور مقامی عدالتیں، سمرتس کے مطابق، کٹ لا، سریم، گانہ، یا پیلاگا کے ذریعہ تشکیل دی گئی تھیں۔ عدالتوں کی درجہ بندی کا اشارہ نارداکے ذریعہ دوسرے قانون دینے والوں نے بھی کیا ہے۔ برھاسپتی بیان کرتا ہے، 'رشتہ دار، کمپنیاں (کاریگروں کی)، اسمبلیاں (ساتھ رہنے والوں کی) اور بادشاہ کے ذریعہ مجاز دیگر افراد کو مردوں کے درمیان قانونی مقدمات کا فیصلہ کرنا چاہیے، سوائے پر تشدد جرائم سے متعلق وجوہات کے۔ رشتہ داروں، کمپنیوں (کاریگروں کی) اسمبلیوں (ساتھیوں کی) اور چیف ججوں کی ملاقاتوں کو سزا سنانے کے لیے ریزورٹ قرار دیا جاتا ہے جس کے لیے وہ جس کی وجہ سے پہلے مقدمہ چلایا جا چکا ہو، یکے بعد دیگرے اپیل کر سکتا ہے۔ اس کی مزید وضاحت اس طرح کی گئی ہے: 'جب رشتہ داروں کی ملاقاتوں کے ذریعہ کسی وجہ کی جانچ نہیں کی گئی ہے تو اس کا فیصلہ کمپنیوں (کاریگروں کی) کے ذریعہ مناسب غور وخوض کے بعد کیا جانا چاہئے۔ جب کمپنیوں کے ذریعہ اس کا صحیح طور پر جائزہ نہیں لیا گیا ہے (کاریگروں کی طرف سے اس کا فیصلہ کیا جانا چاہئے) اسمبلیوں (ساتھیوں کی) کے ذریعہ؛ اور جب اس طرح کی اسمبلیوں کے ذریعہ (کافی طور پر) نہیں بنایا گیا ہے (اسے مقرر ججوں کے ذریعہ آزمایا جانا چاہئے)۔ یا جنوالکیا نے مقامی عدالتوں کی بھی اسی طرح کی درجہ بندی کا ذکر کیا ہے جس کا اہتمام اہمیت کے چڑھتے ہوئے ترتیب میں کیا گیا ہے، کولہ چھوٹے معاملات میں ثالثی کے لیے رشتہ داروں پر مشتمل سب سے نچلی عدالت ہے، جہاں سے اگلی اعلیٰ عدالتوں میں اپیل کی جاتی ہے۔

مٹاکسرا2 کے ذریعہ سرینی کی تعریف تاجروں یا کاریگروں کے ذریعہ قائم کی گئی عدالت کے طور پر کی گئی ہے جس میں مختلف ذاتوں کے مرد شامل ہیں لیکن معاش کے یکساں ذرائع کی پیروی کرتے ہیں، اور پگا کو عدالت کے طور پر مختلف ذاتوں اور پیشوں کے مردوں کے ذریعہ تشکیل دیا گیا ہے لیکن ایک ہی گاؤں یا شہر میں رہتے ہیں۔ . یہ فیصلہ دیا گیا کہ اگر اپیل ہار جاتی ہے تو اپیل کنندہ کو نچلی عدالت کی طرف سے جرمانے کی رقم سے دگنا ادا کرنا ہوگا۔ متکسارا نے مختلف عدالتوں کے لیے جو مفہوم دیا ہے اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ان کی درجہ بندی کا تعین ان کی عددی طاقت اور اس ڈگری سے ہوتا ہے جس میں وہ متعلقہ کمیونٹی میں مختلف مفادات، طبقات یا ذاتوں کی نمائندگی کرتے تھے۔ اس طرح پیلگا اعلیٰ ترین عدالت تھی کیونکہ یہ عددی اعتبار سے سب سے بڑی اسمبلی تھی، جس پر نہ صرف مختلف ذاتوں کی نمائندگی کی جاتی تھی، جیسا کہ سریم

میں، بلکہ گاؤں یا بستی میں مختلف دستکاریوں، تجارتوں یا پیشوں کے مفادات بھی۔ سنکر انلٹی نے ان نچلی اور مقامی عدالتوں کے اصول کو قابل ستائش طریقے سے پیش کیا ہے۔ تنازعات کے معاملات میں متعلقہ علاقے کے بہترین آدمی ہی مناسب جج ہو سکتے ہیں۔

مسخرے کے اس اصول کا اطلاق مندرجہ ذیل حوالے میں دکھایا گیا ہے: 'جنگلات کو جنگل والوں کی مدد سے، سوداگروں کو سوداگروں کی مدد سے، سپاہیوں کو سپاہیوں کے ذریعے، اور گاؤں میں دونوں فریقوں کے ساتھ رہنے والے افراد کی مدد سے'۔ یہ واقعی اسمرتی کے پہلے کاموں کی بازگشت ہے۔ برھاسپتی کہتے ہیں: 'جنگل میں گھومنے والوں کے لیے، جنگجوؤں کے لیے کیمپ میں ایک عدالت کا انعقاد کیا جانا چاہیے۔ اور کارواں میں تاجروں کے لیے۔ ایک بار پھر: کاشتکار، کاریگر (جیسے بڑھئی اور دیگر)، فنکار، ساہوکار، کمپنیاں (تجارتی)، رقاص، مذہبی حکم کا نشان پہننے والے افراد اور ڈاکوؤں کو اپنے تنازعات کو اس کے مطابق ایڈجسٹ کرنا چاہیے۔ ان کے اپنے پیشے کے اصول۔ مزید: (بادشاہ) سنیاسیوں اور جادو ٹونے میں مہارت رکھنے والے افراد کے جھگڑوں کو صرف تین ویدوں سے واقف افراد کے ذریعہ طے کرے اور خود ان کا فیصلہ نہ کرے۔ زیر کاشت زمین کی حدود سے متعلق تنازعات میں آس پاس کے دیہاتوں میں رہنے والے افراد، بوڑھے مرد اور دیگر (قابل افراد)، گائے کے ریوڑ، سرحدی زمینوں پر کاشت کرنے والے افراد اور جنگل کی پیداوار پر رہنے والے تمام افراد کو ان حدود کا تعین کرنا چاہیے (تنازعات)/دوبارہ: 'یا پڑوسی دیہات کے افراد برابر تعداد میں (یعنی دو یا چار دیہاتی) چار، آٹھ، یا دس سرحدی لکیروں کو طے کریں دس گاؤں، اور ایک ہی گاؤں میں پڑوس یا گاؤں کے بزرگوں کے درمیان پیدا ہونے والے جھگڑے (گراموردھ جی) یہ بھی کہا گیا ہے کہ تمام قسم کے تنازعات ان کے حل کے لیے پڑوسیوں کی طرف سے پیش کیے جانے والے ثبوتوں پر منحصر ہوں گے۔ ہم وسستھ کی رائے کا حوالہ بھی دے سکتے ہیں: 'گھر یا کھیت کے تنازعہ میں پڑوسیوں پر انحصار (کی جمع پر رکھا جا سکتا ہے)۔

جیسا کہ کوٹیلیہ نے وضاحت کی ہے کہ ان عدالتوں کا فیصلہ عدالت کی تشکیل کرنے والے افراد کی اکثریت کا تھا۔

مقامی عدالتوں نے دیوانی اور فوجداری دونوں مقدمات کا نوٹس لیا۔ گاؤں کے سربراہ کو باہر نکالنے کے لیے یہ چوری یا زانی کی طرح مجرم ہے۔ جنوبی ہند کے بعض نوشتہ جات میں فوجداری قانون کے انتظام کے حوالے سے دلچسپ تفصیلات دی گئی ہیں۔ 'ایک خاص شخص نے غلطی سے اپنے ہی گاؤں کے ایک شخص پر تیر مارا۔ اس کے بعد گورنر اور اس ضلع کے لوگ جس سے گاؤں کا تعلق تھا، اکٹھے ہوئے اور فیصلہ کیا کہ مجرم کو اس جرم کے لیے نہیں مرنا چاہیے جو اس نے لاپرواہی سے کیا تھا/تاہم اسے اسکوٹ فری سے فرار ہونے کی اجازت نہیں دی گئی تھی، بلکہ اسے بنا دیا گیا تھا۔ مندر میں ایک دائمی مقدس چراغ فراہم کرنے کے جرمانے سے اپنے عمل کا کفارہ ادا کیا، جس کے لیے اسے گاؤں کی اسمبلی کو سولہ گائیں تفویض کرنی پڑیں۔ شوٹنگ کے حادثات یا غیر ارادی قتل سے جڑے اسی طرح کے مقدمات کی دو اور مثالیں ہیں جن میں اسمبلی نے گورنر کو پریشان کیے بغیر انصاف کا انتظام کیا، اس طرح یہ ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں نے اس طرح کے مقدمات میں خود گورنر سے بھی زیادہ اہم کردار ادا کیا۔ تقریباً 1054 عیسوی کے ایک نوشتہ میں ایک خاتون کی خودکشی کا ریکارڈ ہے جسے گاؤں کے ایک افسر نے بعض ٹیکسوں کے خلاف مزاحمت کی وجہ سے آزمائش سے دوچار کیا تھا جس کے لیے اس نے خود کو ذمہ دار نہیں ٹھہرایا تھا۔ چار حلقوں، اٹھارہ اضلاع اور مختلف ممالک کے لوگوں کا اجلاس منعقد ہوا۔ افسر کو مجرم قرار دے کر جرمانہ عائد کیا گیا۔

5.5۔اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبا،اس اکائی میں آپ نے،

- قدیم ہندوستان میں مقامی حکومت کا پس منظر کو سمجھا۔
- قدیم ہندوستان میں میونسپلٹی نظام کا مطالعہ کیا۔
- مقامی حکومت کے ارتقاء کے 4ادوار کا مطالعہ کیا۔
- قدیم ہندوستان میں انصاف کے نظم ونسق کو سمجھا۔

5.6۔کلیدی الفاظ (Keywords)

ارتھ شاستر (Arthashastra)

ارتھ شاستر، کوٹلیہ کی لکھی گئی ایک بہت ہی مشہور کتاب کا نام ہے۔ کوٹلیہ اپنی اس کتاب کی وجہ سے کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ کوٹلیہ نے اس آفاقی تصنیف میں قدیم ہندوستانی تمدن کے ہر پہلو کو اپنی تحریر کا موضوع بنایا ہے۔علوم وفنون، معیشت، ازدواجیات، سیاسیات، صنعت و حرفت، قوانین، رسم ورواج، توہمات، ادویات، فوجی مہمات، سیاسی و غیر سیاسی معاہدات اور ریاست کے استحکام سمیت ہر وہ موضوع چانکیہ کی فکر کے وسیع دامن میں سما گیا ہے، جو ہم سوچ سکتے ہیں۔

5.7۔نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

5.7.1۔معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔موریہ سلطنت کب قائم کی گئی تھی؟

312 BC(a) 321 BC(b) 158 BC(c) 185 BC(d)

2۔گپتا سلطنت کب قائم کی گئی تھی؟

300 BC(a) 300 AD(b) 800 BC(c) 800 AD(d)

3۔وادی سندھ کی تہذیب کا دورانیہ کیا ہے؟

2500 BC-700 BC(a) 2700 BC-1900 BC(b)

1500 BC-200 BC(c) 1500 BC-1200 BC(d)

4۔قدیم ہندوستان میں حکومت کا طرز کیا تھا؟

(a)جمہوریت (b)بادشاہت (c)یہ دونوں (d)ان میں کوئی نہیں

5۔درج ذیل میں گپتا سلطنت کا حصہ تھا:

(a)متھرا (b)اجدھیا (c)کانچی پورم (d) یہ سبھی۔

6۔ارتھ شاستر کا مصنف کون ہے؟

(a)چرک (b)آچاریہ درون (c)کوٹلیہ (d)ان میں سے کوئی نہیں۔

7۔گُپتا سلطنت کا حصہ نہیں تھا:

(a)متھرا (b)کاشی (c)پاٹلی پُتر (d)وجے نگر

8۔درج ذیل میں جنوبی ہند کی سلطنت ہے:

(a)چول سلطنت (b)چیلا سلطنت (c)پنڈیا سلطنت (d)یہ سبھی۔

9۔درج ذیل میں شمالی ہند کی سلطنت نہیں ہے:

(a)چول سلطنت (b)چیلا سلطنت (c)پنڈیا سلطنت (d)یہ سبھی۔

10۔کوٹلیہ کس سلطنت میں مشیر تھا؟

(a)موریہ (b)گپتا (c)پنڈیا (d)یہ سبھی۔

5.7.2۔مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. قدیم ہندوستان میں پنچایتی راج نظام پر ایک نوٹ لکھیے۔
2. قدیم ہندوستان میں مقامی سطح پر انتظامی مشینری کی خصوصیات بیان کیجیے۔
3. قدیم ہندوستان میں انصاف کا نظام کیسا تھا۔
4. گپتا دور میں مقامی حکومت پر ایک نوٹ لکھیے۔
5. موریہ دور میں مقامی حکومت کی ساخت کو واضح کیجیے۔

5.7.3۔طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. موریہ اور گپتا سلطنت میں مقامی حکومت پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔
2. قدیم ہندوستان میں انصاف کا نظام کی وضاحت کیجیے۔
3. قدیم ہندوستان میں مقامی سطح کے نظم ونسق کی وضاحت کیجیے۔

5.8۔ تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Mahi Pal, *Rural Local Governance and Development* (New Delhi: Sage India, 2020)
2. A. Avasthi, *Municipal Administration in India* (Agra: Lakshmi Naryan Agarwal, 1972)
3. Kuldeep Mathur, *Oxford India Short Introduction: Panchayti Raj* (New Delhi: Oxford India, 2013).
4. Pradeep Sachdeva, *Local Government in India* (New Delhi: Pearson Education India, 2011).
5. R. M. Jackson, *Machinery of Local Government* (London: Macmillan, 1969).
6. S. P. Jain, *Panchayati Raj Institutions in India: An Appraisal* (Hyderabad: National Institute of Rural Development, 1995)
7. K. K. Puri, *Local Government in India* (Jalandhar: Bharat Prakashan, 1985)
8. V. K. Puri, *Local Government and Administration* (Jalandhar: Modern Publishers, 2005)
9. Bidyut Chakrabarty & Rajendra Kumar Pandey, *Local Governance in India* (New Delhi: Sage India, 2018)
10. M. A. Muttalib, *Theory of local Government* (New Delhi: Sterling Publishers, 1982).

اکائی 6—مقامی حکومت کاارتقاء: عہدِ وسطیٰ

(Evolution of Local Government: Medieval Period)

اکائی کے اجزا:

6.0 تمہید

6.1 مقاصد

6.2 دہلی سلطنت میں مقامی حکومت

- عمومی انتظامیہ
- مرکزی انتظامیہ
- صوبائی انتظامیہ
- مقامی انتظامیہ
- سماجی اور معاشی نظام

6.3 مغلیہ سلطنت میں مقامی حکومت

- انتظامی اکائیاں
- بادشاہ کا کردار
- ضلعی اور مقامی حکومت
- انصاف کا انتظامیہ

6.4 اکتسابی نتائج

6.5 کلیدی الفاظ

6.6 نمونہ امتحانی سوالات

6.6.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

6.6.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

6.6.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

6.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد

6.0 تمہید (Introduction)

عزیز طلباء، گزشتہ اکائی میں آپ نے ہندوستان میں عہد قدیم میں مقامی حکومت کا مطالعہ کیا۔اسی تسلسل میں آپ اس اکائی میں ہندوستان میں عہد وسطیٰ میں مقامی حکومت کے ارتقاء کا مطالعہ کریں گے۔ ہمارا یہ مطالعہ ہندوستان میں دہلی سلطنت اور مغلیہ حکومت پر مرکوز رہے گا۔

6.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبا،اس اکائی میں آپ،

- عہد وسطیٰ میں مقامی حکومت کا پس منظر کو سمجھیں گے۔
- عہد وسطیٰ میں دہلی سلطنت اور مغلیہ دور میں مقامی نظام کا مطالعہ کریں گے۔
- مقامی حکومت سے متعلق دیگر پہلوؤں کا مطالعہ کریں گے۔

6.2 دہلی سلطنت میں مقامی حکومت (Local Govt in Delhi Sultanate)

دہلی سلطنت کا دور تقریباً 320 سال تک 1206 عیسوی سے 1526 عیسوی تک پھیلا۔ سلاطین کے دور میں دہلی کے سلاطین نے اپنی سلطنت کو 'ولایت' کے نام سے صوبوں میں تقسیم کیا۔ایک گاؤں کی حکمرانی کے لیے تین اہم اہلکار ہوتے تھے-انتظامیہ کے لیے مکدم، محصول کی وصولی کے لیے پٹواری،اور چوہدری پنچ کی مدد سے تنازعات کو طے کرنے کے لیے۔

دیہاتوں کو اپنے علاقے میں خود حکمرانی کے حوالے سے کافی اختیارات حاصل تھے۔

قرون وسطیٰ میں مغلیہ دور حکومت میں ذات پات اور جاگیر دارانہ نظام حکومت نے آہستہ آہستہ دیہاتوں میں خود مختاری کو ختم کر دیا۔

یہ بات پھر قابل غور ہے کہ قرون وسطیٰ میں بھی مقامی گاؤں کی انتظامیہ میں خواتین کی شمولیت کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

انتظامیہ (Administration)

دہلی سلطنت کے تحت موثر انتظامی نظام نے ہندوستانی صوبائی سلطنتوں اور بعد میں مغل انتظامی نظام پر بہت زیادہ اثر ڈالا۔اپنے عروج پر، دہلی سلطنت نے مدورائی تک جنوب کے علاقوں کو کنٹرول کیا۔

غزنی کے ترک حکمران محمود نے سب سے پہلے سلطان کا لقب اختیار کیا۔ دہلی سلطنت ایک اسلامی ریاست تھی جس کا مذہب اسلام تھا۔ سلطانوں کو خلیفہ کا نمائندہ سمجھا جاتا تھا۔ خلیفہ کا نام خطبہ (نماز) میں شامل تھا اور ان کے سکوں پر بھی کندہ تھا۔ یہ عمل بلبن نے بھی کیا، جو خود کو "خدا کا سایہ" کہتے تھے۔ التمش، محمد بن تغلق اور فیروز تغلق نے خلیفہ سے 'منصور' (خط نامہ) حاصل کیا۔

قانونی، فوجی اور سیاسی سرگرمیوں کا حتمی اختیار سلطان کے پاس تھا۔ سلطان کے تمام بیٹوں کا تخت پر مساوی دعویٰ تھا کیونکہ اس وقت جانشینی کا کوئی غیر واضح قانون نہیں تھا۔ التمش نے تو اپنی بیٹی رضیہ کو بھی اپنے بیٹوں پر نامزد کیا تھا۔ تاہم ایسی نامزدگیوں کو امرا کو قبول کرنا پڑا۔ بعض اوقات، علمائے کرام نے بھی رائے عامہ کو سازگار بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کے باوجود جب جانشینی کی بات آئی تو فوجی طاقت اہم عنصر تھی۔

مرکزی انتظامیہ (Central Administration)

بہت سے محکمے اور اہلکار تھے جنھوں نے انتظامیہ میں سلطان کی مدد کی۔ نائب سب سے زیادہ بااثر عہدہ تھا اور اس نے عملی طور پر سلطان کے تمام اختیارات حاصل کیے تھے۔ باقی تمام محکموں پر ان کا کنٹرول تھا۔ وزیر کا عہدہ نائب کے ساتھ تھا اور وہ محکمہ مالیات کا سربراہ تھا جسے دیوانِ ولایت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اخراجات کی جانچ کے لیے ایک آڈیٹر جنرل اور آمدنی کی جانچ کے لیے ایک اکاؤنٹنٹ جنرل وزیر کے ماتحت کام کرتا تھا۔ فیروز شاہ تغلق خان کے وزیر جہاز کے دور کو عام طور پر وزیر کے اثرات کا اعلیٰ آبی نشان سمجھا جاتا ہے۔

دیوانِ عریز ایک فوجی محکمہ تھا جس کی کمان عریض الملک کے پاس تھی۔ وہ فوجیوں کو بھرتی کرے گا اور فوجی محکمے کا انتظام کرے گا۔ تاہم، سلطان نے خود فوج کے کمانڈر انچیف کے طور پر کام کیا۔ علاؤالدین کے دور میں خلجی، محکمے میں سپاہیوں کی تعداد تقریباً تین لاکھ تھی۔ موثر فوج نے دکن کی توسیع کے ساتھ ساتھ منگول حملوں پر قابو پانے میں مدد کی۔ ترکوں کے پاس جنگی مقاصد کے لیے مناسب طریقے سے تربیت یافتہ ہاتھیوں کی ایک بڑی تعداد بھی تھی۔ گھڑ سواروں کو اولین اہمیت دی جاتی تھی اور اسے زیادہ باوقار سمجھا جاتا تھا۔

شعبہ مذہبی امور، دیوانِ رسالت نے تقویٰ کی بنیادوں پر کام کیا اور مستحق علماء اور اہل تقویٰ کو وظیفے دیے۔ اس محکمے نے مدارس، مقبروں اور مساجد کی تعمیر کے لیے فنڈز دیے۔ اس کی سربراہی چیف صدر کرتے تھے جو عدالتی نظام کے سربراہ چیف قاضی کے طور پر بھی کام کرتے تھے۔ سلطنت کے مختلف حصوں میں دوسرے قاضی اور قاضی مقرر کیے گئے۔ سول معاملات میں شریعت یا مسلم پرسنل لا کی پیروی کی جاتی تھی۔ ہندوؤں پر ان کے اپنے پرسنل لاء کی حکومت تھی اور ان کے مقدمات گاؤں کی پنچایت کے ذریعے نمٹائے جاتے تھے۔ فوجداری قانون سلطانوں کے قائم کردہ قواعد وضوابط کے تحت وضع کیا گیا تھا۔ دیوان انشاء خط وکتابت کا شعبہ تھا۔ دوسری ریاستوں کے حکمرانوں اور بادشاہوں کے ساتھ ساتھ اس کے چھوٹے افسروں کے ساتھ تمام خط وکتابت اس محکمے کے زیر انتظام تھی۔

صوبائی حکومت (Provincial Government)

دہلی سلطنت کے تحت آنے والے صوبے شروع میں امرا کے زیر تسلط تھے۔ مقتس یا ولی وہ نام تھا جو صوبوں کے گورنروں کو دیا جاتا تھا اور امن وامان برقرار رکھنے اور زمینی محصولات جمع کرنے کے ذمہ دار تھے۔ صوبوں کو مزید شقوں میں تقسیم کر دیا گیا جو کہ شقدار کے کنٹرول میں تھا۔ شیقوں کو مزید پرگنہ میں تقسیم کیا گیا تھا، جس میں متعدد دیہات شامل تھے اور ان کی سربراہی امل کے پاس تھی۔ گاؤں انتظامیہ کی بنیادی اکائی رہا اور اس کے سربراہ کو چوہدری یا مقدم کہا جاتا تھا۔ پٹواری گاؤں کا کھاتہ دار تھا۔

دہلی سلطنتی معیشت (Economy in Delhi Sutanate)

دہلی سلطنت کے تحت، محکمہ محصولات میں کچھ زمینی اصلاحات متعارف کرائی گئیں۔ زمینوں کو تین طبقات میں تقسیم کیا گیا۔

اقتاز مین- وہ زمینیں جو اہلکاروں کو ان کی خدمات کی ادائیگی کے بجائے بطور اقطاء الاٹ کی گئی تھیں۔

خالصہ زمین- یہ براہ راست سلطان کے کنٹرول میں تھی اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کو شاہی دربار اور شاہی خاندان کی دیکھ بھال کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔

انعام کی زمین- یہ مذہبی اداروں یا مذہبی رہنماؤں کو الاٹ کی گئی تھی۔

کسانوں نے اپنی پیداوار کا 3/1 حصہ زمینی محصول کے طور پر ادا کیا اور بعض اوقات پیداوار کا نصف بھی۔ انہیں دوسرے ٹیکس بھی ادا کرنے پڑتے تھے اور دکھی زندگی گزارتے تھے۔ تاہم، محمد بن تغلق اور فیروز جیسے سلطان تغلق نے آبپاشی کی بہتر سہولیات فراہم کیں اور تکاوی قرضے بھی فراہم کیے جس سے زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ انہوں نے جو کی بجائے گندم جیسی فصلوں کی کاشت کو بھی فروغ دیا۔ ایک علیحدہ محکمہ زراعت، دیوان کوہی محمد بن تغلق نے قائم کیا تھا۔ فیروز تغلق نے باغبانی کے شعبے کی ترقی کو فروغ دیا۔

اس عرصے کے دوران متعدد شہروں اور قصبوں کی ترقی ہوئی جس کی وجہ سے تیزی سے شہری کاری ہوئی۔ اہم شہر تھے- ملتان، لاہور (شمال مغرب)، انہیلواڑہ، کیمبے، بروچ (مغرب)، لکھنوتی اور کارا (مشرق)، جونپور، دولت آباد اور دہلی۔ دہلی مشرق کا سب سے بڑا شہر تھا۔ بڑی تعداد میں اشیاء خلیج فارس کے ممالک اور مغربی ایشیا اور جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کو بھی برآمد کی گئیں۔ بیرون ملک تجارت پر خراسانیوں (افغان مسلمان) اور ملتانیوں (زیادہ تر ہندو) کا غلبہ تھا۔ اندرون ملک تجارت گجراتی، مارواڑی اور مسلم بوہرہ تاجروں کے کنٹرول میں تھی۔ یہ تاجر امیر تھے اور عیش وعشرت کی زندگی بسر کرتے تھے۔

ہموار نقل وحمل اور مواصلات کی سہولت کے لیے سڑکیں تعمیر اور دیکھ بھال کی گئیں۔ شاہی سڑکوں کو خاص طور پر اچھی حالت میں رکھا گیا تھا۔ پشاور سے سونار گاؤں تک شاہی سڑک کے علاوہ، محمد بن تغلق نے دولت آباد تک ایک سڑک بنائی۔ شاہراہوں پر مسافروں کی سہولت کے لیے سرائیں یا ریسٹ ہاؤ سز بنائے گئے۔

دہلی سلطنت کے دوران، ریشم اور کپاس کی صنعت نے ترقی کی۔ بڑے پیمانے پر سیر یکلچر کے تعارف نے ہندوستان کو خام ریشم کی درآمد کے لئے دوسرے ممالک پر کم انحصار کر دیا۔ 14 ویں اور 15 ویں صدیوں سے کاغذ کا وسیع پیمانے پر استعمال کیا جاتا تھا جس کی وجہ سے کاغذ کی صنعت کی ترقی ہوئی۔ دیگر دستکاری جیسے قالین کی بُنائی، چمڑے کی تیاری اور دھاتی دستکاری بھی ان کی مانگ میں اضافے کی وجہ سے پروان چڑھی۔ سلطان اور اس کے گھر والوں کی ضرورت کا سامان شاہی کارخانے فراہم کرتے تھے۔ سونے اور چاندی کے مہنگے سامان شاہی کارخانوں نے تیار کیے تھے۔ امرا کو اچھی تنخواہ ملتی تھی اور وہ سلاطین کے طرز زندگی کی نقل کرتے تھے اور خوشگوار زندگی گزارتے تھے۔

سکہ بندی کا نظام بھی دہلی سلطنت کے دور میں عروج پر تھا۔ التمش نے کئی قسم کے ٹینک جاری کیے تھے۔ خلجی کے دور میں ایک ٹانکا 48 جیتلوں اور تغلق دور میں 50 جیتلوں میں تقسیم تھا۔ علاؤالدین کی جنوبی ہند کی فتوحات کے بعد خلجی، سونے کے سکے یا دینار مشہور ہوئے۔ تانبے کے سکے تعداد میں کم اور بے تاریخ تھے۔ محمد بن تغلق نے ٹوکن کرنسی کا تجربہ کیا اور مختلف قسم کے سونے اور چاندی کے سکے بھی جاری کیے۔ سکے مختلف جگہوں پر تراشے گئے تھے۔ کم از کم پچیس مختلف قسم کے سونے کے سکے اس نے جاری کیے تھے۔

ترکوں نے بہت سے دستکاریوں اور تکنیکوں کو مقبول بنایا جیسے لوہے کی رکاب کا استعمال، زرہ بکتر کا استعمال (سوار اور گھوڑے دونوں کے لیے)، راحت کی بہتری (فارسی وہیل جو پانی کو گہری سطح سے اٹھانے میں مدد کرتا تھا)، چرخہ اور قالین کی بُنائی کے لیے ایک بہتر لوم، اعلیٰ مارٹر کا استعمال، جس نے محراب اور گنبد وغیرہ کی بنیاد پر شاندار عمارتیں کھڑی کرنے میں مدد کی۔

دہلی سلطنت کا سماجی نظام (Social System in Delhi Sultanate)

دہلی سلطنت کے دوران ہندو سماج کے ڈھانچے میں شاید ہی کوئی تبدیلی آئی ہو۔ برہمن سماجی طبقے میں اعلیٰ مقام حاصل کرتے رہے۔ سب سے سخت پابندیاں چنڈالوں اور دیگر خارجیوں کے ساتھ گھل مل جانے پر لگائی گئیں۔ اس عرصے کے دوران، عورتوں کو تنہائی میں رکھنے اور باہر کے لوگوں کی موجودگی میں ان سے چہرے پر پردہ ڈالنے کا رواج (پردہ کا نظام) اعلیٰ طبقے کے ہندوؤں (خاص طور پر شمالی ہندوستان میں) میں رائج ہو گیا۔ عربوں اور ترکوں نے ہندوستان میں پردہ کا نظام لایا اور یہ معاشرے میں اعلیٰ طبقات کی علامت بن گیا۔ ستی کا رواج ملک کے مختلف علاقوں میں بڑے پیمانے پر رائج تھا۔ ابن بطوطہ کا ذکر ہے کہ ستی کے لیے سلطان سے اجازت لینی پڑتی تھی۔

سلاطین کے دور میں مسلم معاشرہ نسلی اور نسلی گروہوں میں منقسم رہا۔ افغانوں، ایرانیوں، ترکوں اور ہندوستانیوں نے خصوصی گروہوں کے طور پر ترقی کی اور شاذ و نادر ہی ایک دوسرے سے شادی کی۔ ہندوؤں کے نچلے طبقوں سے مذہب تبدیل کرنے والوں کے ساتھ بھی امتیازی سلوک کیا جاتا تھا۔

ذمیوں یا تحفظ یافتہ لوگوں کا درجہ دیا گیا تھا، یعنی وہ لوگ جنہوں نے مسلم حکمرانی کو قبول کیا اور جزیہ نامی ٹیکس ادا کرنے پر راضی ہو گئے۔ پہلے تو زمینی محصول کے ساتھ جزیہ بھی وصول کیا جاتا تھا۔ بعد میں فیروز تغلق نے جزیہ کو ایک الگ ٹیکس بنایا اور اسے برہمنوں پر بھی لگایا، جو پہلے جزیہ سے مستثنیٰ تھے۔

غلامی ہندوستان میں ایک طویل عرصے سے موجود تھی، تاہم، اس دور میں یہ پروان چڑھی۔ مردوں اور عورتوں کے لیے غلاموں کے بازار موجود تھے۔ غلاموں کو عام طور پر گھریلو خدمت کے لیے، کمپنی کے لیے یا ان کی خاص مہارت کے لیے خریدا جاتا تھا۔ فیروز شاہ تغلق کے پاس تقریباً 1,80,000 غلام تھے۔

آرٹ اور فن تعمیر اسلامی اور ہندوستانی طرزوں کا مجموعہ تھا جس نے دہلی سلطنت کے دوران ایک نئی سمت اختیار کی۔ گنبد، محراب، بلند مینار، مینار، اسلامی رسم الخط ترکوں نے متعارف کروایا۔ گنبد ہندو مندروں کے شکارا کے برعکس مساجد کی نمایاں خصوصیت ہے۔

دہلی کے سلطانوں کو فن تعمیر کا بڑا ذوق تھا۔ فن تعمیر ہندوستانی اور اسلامی طرزوں کا امتزاج تھا۔

قطب مینار ایک 73 میٹر اونچا مینار ہے جسے قطب الدین ایبک نے تعمیر کیا تھا اور التمش نے صوفی بزرگ قطب الدین بختیار کاکی کی یاد میں مکمل کیا تھا۔ بعد میں علاؤالدین خلجی نے قطب کے لیے ایک دروازہ بنایا مینار کو علی دروازہ کہتے ہیں۔

تغلق آباد کا محل کمپلیکس غیاث الدین کے دور میں بنایا گیا تھا۔ تغلق محمد بن تغلق نے غیاث الدین کا مقبرہ بنوایا تغلق ایک اونچے چبوترے پر۔ اس نے دہلی کے شہروں میں سے ایک جہانپناہ بھی تعمیر کیا۔ فیروز شاہ تغلق نے حوز تعمیر کیا۔ خاص، ایک تفریحی مقام اور فیروز شاہ کوٹلہ قلعہ بھی بنایا۔ تغلق حکمرانوں نے ایک اونچے چبوترے پر مقبروں کی تعمیر شروع کی۔ دہلی کا لودھی گارڈن لودھیوں کے فن تعمیر کا ایک نمونہ ہے۔

6.3 مغلیہ سلطنت میں مقامی حکومت (Local Government in Mughal Empire)

قرون وسطیٰ اور مغلیہ ادوار میں، گاؤں کے ادارے انتظامیہ کا محور تھے۔ مغل دور میں، خاص طور پر شیر شاہ کے دور حکومت میں، دیہاتوں پر ان کی اپنی پنچایتیں چلتی تھیں۔ ہر پنچایت گاؤں کے بزرگوں پر مشتمل تھی جو لوگوں کے مفاد کا خیال رکھتے تھے اور انصاف کا انتظام کرتے تھے اور نادہندگان کو سزا دیتے تھے۔ گاؤں کا سربراہ، ایک نیم سرکاری اہلکار، گاؤں کی پنچایت اور اعلیٰ انتظامی درجہ بندی کے درمیان رابطہ کار کے طور پر کام کرتا تھا۔

اکبر نے اس نظام کو قبول کیا اور اسے سول انتظامیہ کا ناگزیر حصہ بنا دیا۔ اس دور میں ہر گاؤں میں بزرگوں کی اپنی پنچایت تھی۔ یہ اپنے دائرے میں خود مختار تھا اور مقامی ٹیکس لگانے، انتظامی کنٹرول، انصاف اور سزا کے اختیارات استعمال کرتا تھا۔

مغلوں نے وسیع پیمانے پر انتظامی مشینری متعارف کروائی جس میں عہدیداروں کے درجہ بندی، خاص طور پر محصولات کے شعبے میں۔ مغلوں کا مقامی انتظامی نظام صدیوں پر محیط رہا۔ مغلوں کی مضبوط گرفت کے خاتمے کے ساتھ ہی انگریزوں نے ہندوستان میں اپنا تسلط قائم کیا۔

انتظامی یونٹس (Administrative Units)

اپنی بڑی انتظامی اکائیوں کے طور پر سبھا، پرگنہ اور سرکار کے نظام کی پیروی کی۔

سبھا سب سے اوپر کی انتظامی اکائی تھی، جسے مزید ذیلی سرکار میں تقسیم کیا گیا تھا۔ سرکار (ضلع کے برابر) پرگنوں کی مخصوص تعداد پر مشتمل تھی اور پرگنہ چند گاؤں کی اجتماعی انتظامی اکائی تھی۔

سبھا کا چیف آفیسر صوبیدار تھا۔

سرکار کے اعلیٰ افسران فوجدار اور املگزار تھے۔

فوجدار امن وامان کا انچارج تھا، اور املگزار زمین کی آمدنی کی تشخیص اور وصولی کا ذمہ دار تھا۔

سلطنت کے علاقوں کو جاگیر، خالصہ اور انعام میں تقسیم کیا گیا تھا۔ خالصہ گاؤں کی آمدنی براہ راست شاہی خزانے میں جاتی تھی۔

Iqtas (Province) ⇒ Muqtis or Walis (governor)

⇓

Shiqs (District) ⇒ Shiqdar

⇓

Pargana (Sub districts) ⇒ Amil

⇓

Village ⇒ Muqaddam or Chaudhri.

انعامی زمینیں وہ جائیدادیں تھیں، جو اہل علم اور مذہبی لوگوں کو دی جاتی تھیں۔

جاگیر کی زمینیں رئیسوں اور شاہی خاندان کے افراد بشمول ملکہ کو الاٹ کی گئیں۔

امل گزار کو شاہی اصول وضوابط اور زمینی محصولات کی یکساں تشخیص اور وصولی کے مقصد کے لیے ہر قسم کی زمینوں پر عمومی نگرانی کا کام سونپا گیا تھا۔

اکبر نے مختلف محکموں کے درمیان اختیارات کی تقسیم کی بنیاد پر انتظامیہ کی مرکزی مشینری کو دوبارہ منظم کیا۔

وزیر، حاکم کے مشیر کا کردار بہت اہم تھا، لیکن اکبر نے الگ الگ محکمے بنا کر وزیر کی ذمہ داریوں کو کم کر دیا۔

اکبر نے وزیر کو محکمہ محصولات کا سربراہ مقرر کیا۔ اس طرح اب وہ حکمران کے اہم مشیر نہیں رہے بلکہ محصولاتی امور کے ماہر (صرف) تھے۔ تاہم، وزیر کی اہمیت پر زور دینے کے لیے، اکبر نے عام طور پر دیوان یا دیوانِ اعلیٰ کا لقب استعمال کیا۔

دیوان تمام آمدنی اور اخراجات کا ذمہ دار تھا، اور خالصہ، جاگیر اور انعام کی زمینوں پر اس کا کنٹرول تھا۔

فوجی محکمے کے سربراہ کو میر کے نام سے جانا جاتا تھا۔ بخشی _ یہ میر تھا۔ بخشی (اور دیوان نہیں) جو شرافت کا سربراہ سمجھا جاتا تھا۔

عہدہ داروں کی تقرریوں یا ترقیوں وغیرہ کی سفارشات میر کے ذریعے شہنشاہ کو کی جاتی تھیں۔ بخشی _

میر _ بخشی سلطنت کی انٹیلی جنس اور انفارمیشن ایجنسیوں کے سربراہ بھی تھے۔ انٹیلی جنس افسران اور خبر نگاروں کو سلطنت کے تمام خطوں میں تعینات کیا گیا اور ان کی رپورٹیں میر کے ذریعے شہنشاہ کے دربار میں پیش کی گئیں۔ بخشی _

میر _ سمن مغل سلطنت کا تیسرا اہم افسر تھا۔ وہ شاہی گھرانے کا انچارج تھا، جس میں حرم کے قیدیوں یا زنانہ اپارٹمنٹس کے استعمال کے لیے تمام انتظامات اور اشیاء کی فراہمی بھی شامل تھی۔

عدالتی محکمے کی سربراہی چیف قاضی کرتے تھے۔ اس عہدے کو بعض اوقات چیف صدر کے ساتھ جوڑ دیا جاتا تھا جو تمام خیراتی اور مذہبی اوقاف کے ذمہ دار تھے۔

اپنے آپ کو لوگوں کے ساتھ ساتھ وزراء کے لیے قابل رسائی بنانے کے لیے، اکبر نے عقلمندی سے اپنا وقت تقسیم کیا۔ دن کا آغاز شہنشاہ کے محل کے جھاڑوکا میں پیشی سے ہوا جہاں روزانہ بڑی تعداد میں لوگ حاکم کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے جمع ہوتے تھے اور ضرورت پڑنے پر اس کے سامنے درخواستیں پیش کرتے تھے۔

قرون وسطیٰ ہندوستان سے مراد برصغیر پاک وہند کی تاریخ میں قدیم ہندوستان اور جدید ہندوستان کے درمیان ایک طویل عرصہ ہے۔ 6ویں سے 13ویں صدی تک کا عرصہ قرون وسطی کے ابتدائی دور کے طور پر جانا جاتا ہے، اور 13ویں سے 16ویں صدی تک کا عرصہ قرون وسطی کے آخری دور کے طور پر جانا جاتا ہے۔ مغل سلطنت، جو ہندوستان میں 1526 عیسوی میں قائم ہوئی تھی، کو اکثر قرون وسطیٰ کے آخری دور کے اختتام اور ابتدائی جدید دور کے آغاز کے طور پر کہا جاتا ہے۔

اس اکائی میں اب ہم مغلیہ دور کے پورے سیاسی اور انتظامی نظام پر بحث شروع کریں گے۔ ہندوستان کی سیاسی زندگی میں 8ویں سے 12ویں صدی کا عرصہ خاص طور پر بڑی تعداد میں ریاستوں کی موجودگی کا غلبہ تھا۔ بڑے لوگوں نے شمالی ہند اور دکن میں اپنی بالادستی قائم کرنے کی کوشش کی۔ بالادستی کی اس جدوجہد کے اہم دعویدار پر تیہار، پالاس اور راشٹر کوٹ تھے۔ جنوب میں، اس دور میں ابھرنے والی سب سے طاقتور سلطنت چولوں کی تھی۔ چولوں نے ملک کے بڑے حصوں میں سیاسی اتحاد پیدا کیا۔ تاہم، شمالی ہندوستان کی تصویر سیاسی تقسیم کی تھی۔ اسی دور میں ہندوستان کا نئے مذہب اسلام سے رابطہ شروع ہوا۔ یہ روابط ساتویں صدی کے آخر میں عرب تاجروں کے ذریعے شروع ہوئے۔

آٹھویں صدی کے شروع میں عربوں نے سندھ کو فتح کر لیا تھا۔ ترک 10ویں صدی میں وسطی اور مغربی ایشیا میں ایک طاقتور قوت کے طور پر ابھرے اور انہوں نے فارس کو فتح کر لیا۔ ان کی زندگی فارسی ثقافت اور روایت سے بہت متاثر تھی۔ 10ویں صدی کے آخر تک ترکوں نے ہندوستان پر حملہ کر کے پنجاب پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد 12ویں صدی کے اواخر اور 13ویں صدی کے اوائل میں ترکی کے حملوں کا سلسلہ شروع ہوا جو بالآخر سلطانی خاندان کے قیام کا باعث بنا۔ عرب میں اسلام کے عروج کے بعد چند صدیوں کے اندر، یہ ملک کے ہر حصے میں اپنے پیروکاروں کے ساتھ ہندوستان کا دوسرا بڑا مذہب بن گیا۔

سلطنت کے قیام نے قرون وسطی کے ہندوستان کی تاریخ میں ایک نئے دور کا آغاز کیا۔ سیاسی طور پر، اس کی وجہ سے تقریباً ایک صدی تک شمالی ہندوستان اور دکن کے کچھ حصوں کو ملایا گیا۔ سلطنت 14ویں صدی کے آخر میں ٹوٹ گئی جس کے نتیجے میں ملک کے مختلف حصوں میں کئی سلطنتیں وجود میں آئیں۔ ان میں سے کچھ بہمنی اور وجے نگر کی سلطنتیں بہت طاقتور ہو گئیں۔ ترک، فارسی، منگول، افغان اور عرب ہندوستان میں نئے سماجی گروہوں کے طور پر آباد ہوئے۔ معاشی زندگی میں بھی اہم تبدیلیاں آئیں۔ تجارت اور دستکاری کو ایک محرک ملا اور بہت سے نئے قصبے تجارت اور دستکاری کے مراکز کے طور پر وجود میں آئے۔

مغل سلطنت، جو ہندوستان میں 1526 عیسوی میں قائم ہوئی تھی، کو اکثر قرون وسطیٰ کے آخری دور کے اختتام اور ابتدائی جدید دور کے آغاز کے طور پر کہا جاتا ہے۔ مغل انتظامیہ سب سے زیادہ منظم اور دیرپا تھی اور یہاں تک کہ جدید دور تک جاری رہی۔ اس استحکام کی وجہ مغلیہ سلطنت کی دیرپا (تین صدیوں سے زائد) حکمرانی تھی۔ اکبر اس نظام کا معمار تھا۔ مغل انتظامیہ نے موری حکمرانوں کی سیاسی اور انتظامی زندگی میں بہت سی روایات کو آگے بڑھایا۔ لیکن، موری حکمرانوں کے مقابلے میں، انہوں نے زیادہ مرکزیت اور ایک سخت ڈھانچے کو ترجیح دی اور صحت اور عوامی زندگی میں اخلاقیات جیسے سماجی پہلوؤں پر زیادہ توجہ نہیں دی، جو موری بادشاہوں کے لیے خاص تشویش کے شعبے تھے۔ حکومت کے کام کرنے کے اصولوں، ٹیکسوں کے قوانین، محکمانہ انتظامات، اور عہدیداروں کو عطا کیے جانے والے القابات سے لے کر یہ سب کچھ ایران اور مصر کی خلافت سے درآمد کیا گیا تھا۔ اس سے ایک اسلامی ریاست قائم ہوئی۔ مغلوں نے یک سنگی حکومت قائم کی۔ مغل شہنشاہ تمام طاقتور تھا اور انتظامیہ بہت زیادہ مرکزی تھی۔ بادشاہ ریاست کی علامت تھا اور تمام طاقت اور اختیار کا منبع اور مرکز تھا۔ صوبائی حکومتیں انتظامی اداروں کی فطرت میں زیادہ تھیں۔ مغلوں کے پاس ایک موثر سول سروس تھی۔ انہوں نے قابلیت کو تسلیم کیا اور اعلیٰ سول سروس میں ہندو دانشوروں کو قبول کیا۔ یہ ایک انتہائی شہری ادارہ تھا۔ بیوروکریسی میں بھرتی رشتہ داری، وراثت اور بادشاہ سے ذاتی وفاداری کے

اصولوں پر مبنی تھی۔ حکام بنیادی طور پر امن وامان کی بحالی، اندرونی بغاوتوں اور بغاوتوں سے بادشاہ کے مفادات کی حفاظت، سلطنت کی حدود کے دفاع اور توسیع اور محصولات اور ٹیکسوں کی وصولی میں مصروف تھے۔

بادشاہ کا کردار (Role of King)

مغل انتظامیہ تھی، جیسا کہ ڈاکٹر جے این سرکار نے "ہندوستانی ترتیب میں فارسی عربی نظام" کا ذکر کیا ہے۔ بادشاہ خود مختار تھا، جس کی حکمرانی فطرت میں پدرانہ تھی۔ حکام کے اہم کام سلطنت میں امن وامان کو برقرار رکھنا، بادشاہوں کے مفادات کو اندرونی بغاوتوں اور بغاوتوں سے بچانا، سلطنت کی حدود کا دفاع اور توسیع کرنا اور محصولات جمع کرنا تھے۔ پوری انتظامی مشینری بادشاہ کے گرد گھومتی تھی، جسے زیادہ تر ایک مہربان ڈسپوٹ کے طور پر دیکھا جاتا تھا، جو لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتا تھا۔ یہ مطلق العنان بادشاہت تھی جس کی بنیاد خدائی حق حکمرانی پر تھی۔ بادشاہ اپنی قوم کے لیے سب کچھ تھا۔ وہ تمام طاقتور اور اعلیٰ اور تمام اختیارات کا سرچشمہ اور انصاف کا سرچشمہ تھا۔ پہلا مغل حکمران، یعنی بابر لڑائیوں میں اس قدر مشغول تھا کہ وہ انتظامی مشینری میں اصلاحات لانے میں وقت نہیں نکال سکتا تھا۔ ہمایوں کا معاملہ بھی ایسا ہی تھا۔ شیر شاہ سوری، جو کہ وہاں تھوڑے عرصے کے لیے تھے، نے کچھ انتظامی اصلاحات متعارف کروائیں، جو مستقبل کے حکمرانوں کی رہنمائی کرتی رہیں۔ اس کے باوجود، مغل بادشاہوں نے بعض روایات اور روایات کی پیروی کی، جو لوگوں کو بہت پسند تھیں۔ وہ عوام کے لیے قابل رسائی تھے اور شہری زندگی سے آگاہی کے لیے شہر کے دورے کرتے تھے۔

مغل انتظامیہ زیادہ تر شہنشاہ اکبر کی تخلیق تھی اور اس کے بعد اس کے دو جانشین شہنشاہ جہانگیر اور شہنشاہ شاہ جہاں نے اسی طرز پر عمل کیا۔ تاہم، حکمران اورنگزیب نے انتظامی نظام میں تبدیلیاں کیں اور رجعتی پالیسیاں اپنائیں۔ مغلوں کا نظام حکومت اس وقت تک جاری رہا جب تک ایسٹ انڈیا کمپنی تجارت اور تجارت کے شعبے میں داخل نہیں ہوئی اور جلد ہی اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لیے۔ آنے والے حصے میں، ہم مرکزی، صوبائی، ضلعی اور مقامی سطحوں پر پورے مغل انتظامی نظام پر بحث کریں گے۔

ضلعی اور مقامی انتظامیہ (District and Local Administration)

صوبے کو مزید اضلاع میں تقسیم کیا گیا، جسے 'سرکار' بھی کہا جاتا ہے۔ درج ذیل اہلکار تھے، جو ضلعی سطح پر مختلف کاموں کی دیکھ بھال کر رہے تھے۔

ضلعی انتظامیہ (District Administration)

1) فوجدار

ضلع کا انتظامی سربراہ فوجدار تھا، جو وہی فرائض انجام دیتا تھا، جیسا کہ صوبائی سطح پر صوبیدار نے انجام دیا تھا۔ بلاشبہ اسے شہنشاہ نے مقرر کیا تھا لیکن وہ ہمیشہ صوبیدار کے ماتحت کام کرتا تھا۔ اس کے اہم فرائض امن وامان کی بحالی اور مقامی جاگیرداروں (زمینداروں) کی بغاوتوں کو کنٹرول کرنا تھے۔

عامل کے فرائض بھی انجام دیے جو کہ ضلعی سطح پر ریونیو کلیکشن آفیسر کے فرائض انجام دیتے تھے۔اس نے اس مقصد کے لیے دیوان کی براہ راست نگرانی میں کام کیااور ضلع کے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا انچارج تھا۔اس نے کسانوں سے براہ راست رابطہ رکھااور پیداوار بڑھانے کے لیے ان کی ہر ممکن مدد کی۔اس نے کسانوں کو بیل، کیڑے مار ادویات، بیج، کھاد اور اس طرح کی دیگر متعلقہ چیزوں کی خریداری کے لیے قرض فراہم کیا۔اسی کو آسان اقساط میں حاصل کیا گیا۔وہ اپنے زیر قبضہ زمین کے بارے میں دیوان کو اطلاع دیتے تھے۔اس نے بادشاہ کو سالانہ رپورٹ پیش کی جس میں اس کی رعایا کی معاشی حالت، اناج کی دستیابی اور قیمتوں اور جاگیرداروں کی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات تھیں۔

2)کوتوال

ضلعی سطح پر ایک اور اہلکار کوتوال تھا۔وہ امن وامان کی بحالی کے ذمہ دار تھے اور ضلع کے عدالتی سربراہ بھی تھے۔انہوں نے فوجداری مقدمات کی سماعت کی اور ان لوگوں کے خلاف کارروائی کی، جو اناج کی ذخیرہ اندوزی، ناقص وزن اور پیمائش کے استعمال اور اس سے متعلقہ سرگرمیوں میں ملوث تھے۔بادشاہ سے ملنے آنے والوں پر اس کی گہری نظر رہتی تھی۔وہ اس بات کو یقینی بناتے تھے کہ مسلمان ہر جمعہ کو نماز ادا کریں۔اس نے شادی کا سرٹیفکیٹ فراہم کیا۔مغل بادشاہ اورنگ زیب غیر مسلموں سے جزیہ اور زکوۃ وصول کرتا تھا۔

مقامی انتظامیہ (Local Administration)

اضلاع کو مزید پرگنہ میں تقسیم کیا گیااور مزید دیہاتوں میں تقسیم کیا گیا۔درج ذیل اہلکار تھے، جو پرگنہ کی سطح اور گاؤں کی سطح پر مختلف کاموں کی دیکھ بھال کر رہے تھے۔

1)مقدم

مقامی انتظامیہ کی سطح پر، اضلاع کو 'پرگنہ 'میں تقسیم کیا گیا تھا۔یہ ریونیو اکٹھا کرنے والے یونٹ تھے، جن میں سے ہر ایک مکدم کے کنٹرول میں تھا۔مکدم نے ریونیو اکٹھا کیااور اسے ریٹری میں جمع کرایا۔کسانوں کو محصولات براہ راست خزانے میں جمع کرنے کی بھی اجازت تھی۔پرگنہ کی سطح پر دوسرے ریونیو اہلکار امل اور کانگو تھے، جنہوں نے زمین کی آمدنی جمع کی۔قاضی بھی تھے جو مقامی تنازعات طے کرتے تھے۔اسی سے متعلق.

2)سرپنچ

گاؤں انتظامیہ کی سب سے نچلی اکائی تھی۔حکومتی مداخلت کے بغیر اسے عوامی حکمرانی کے ساتھ خود مختاری حاصل تھی۔ہر گاؤں کی ایک پنچایت ہوتی تھی۔پنچایت کی سربراہی سرپنچ کرتا تھا، جسے براہ راست عوام منتخب کرتے تھے۔اس نے گاؤں اور ضلعی انتظامیہ کے درمیان ایک کڑی کے طور پر کام کیا۔اس نے کسانوں سے محصول وصول کیااور اسے حکومت کے خزانے میں جمع کرایا۔ریونیو جمع کرنے میں کسی تاخیر کی صورت میں، اسے ضلعی انتظامیہ کے سامنے جوابدہ ٹھہرایا جاتا تھا۔سرپنچ کل وصولی کا ڈھائی فیصد وصول کرتا تھا، جسے اس کی آمدنی کے طور پر

سمجھا جاتا تھا۔ اس کی مدد ایک پٹواری اور ایک ویلیج اکاؤنٹنٹ نے کی۔ پٹواری کھیتوں سے ریونیو اکٹھا کرتے تھے اور اکاؤنٹنٹ اس کا حساب رکھتا تھا۔

پنچایت آبپاشی، صحت، تعلیم اور ترقیاتی پروگراموں کے لیے ضروری انتظامات کرنے کی بھی ذمہ دار تھی۔ یہ مذہبی فرائض کی دیکھ بھال کرتا تھا اور گاؤں کے لوگوں کی اخلاقی ترقی کا بھی ذمہ دار تھا۔ اس نے مختلف تہواروں کو منانے کے لیے ضروری انتظامات کیے اور اپنے دائرہ اختیار میں امن وامان کی بحالی کا ذمہ دار تھا۔ پنچایت کو کچھ عدالتی اختیارات بھی حاصل تھے اور معمولی تنازعات پر فیصلہ کیا جاتا تھا۔

انصاف کی نظم ونسق (Administration of Justice)

مغل ریاست، ایک مسلم ریاست ہونے کے ناطے، سول انصاف کا انتظام مکمل طور پر قرآن کے احکام پر مبنی تھا۔ قاضی (جج) انصاف کی فراہمی میں قرآنی احکامات پر عمل کرتے تھے۔ وہ پہلے کے فیصلوں کے ساتھ ساتھ اس سلسلے میں مختلف شہنشاہوں کے جاری کردہ آرڈیننس سے بھی رہنمائی حاصل کرتے تھے۔ قاضیوں کو روایتی قوانین پر قائم رہنا پڑتا تھا اور ان سے مساوات کے اصولوں پر عمل کرنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ اگرچہ، شہنشاہ اصل اور اپیل دونوں دائرہ اختیار کے لحاظ سے حتمی اتھارٹی تھا، لیکن وہ انصاف کی فراہمی میں قرآن کے مقدس قوانین کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا تھا۔

سول جسٹس کی طرح فوجداری انصاف کی انتظامیہ بھی قرآن کے احکام پر مبنی تھی۔ فوجداری مقدمات کو تین اہم عنوانات کے تحت درجہ بندی کیا گیا تھا، یعنی خدا کے خلاف جرائم، خود مختار کے خلاف جرائم، اور رعایا کے خلاف جرائم۔ 'حد' یا انتقامی کارروائی اور 'تعزیر' (جج کی طرف سے دی گئی سزا) مجرموں کو دی گئی۔

سزائیں بہت سخت لگ رہی تھیں۔ مغل ریاست کے خلاف غداری اور سازش کے لیے کوڑے مارنا اور زندہ جلانا عام تھا۔ اورنگ زیب کے دور میں کسی مسلمان کو غیر مسلم کے ثبوت پر کبھی سزا نہیں دی جا سکتی تھی لیکن ایسا اس کے برعکس نہیں ہوا۔

اورنگ زیب کے علاوہ کوئی دوسرا ایسا شہنشاہ نہیں تھا، جو سلطنت کو برقرار رکھ سکے۔ مغل ریاست انتظامیہ، انصاف، تجارت و تجارت، محصولات وغیرہ میں کمی کے ساتھ مرجھانے لگی۔ 1600 عیسوی تک ایسٹ انڈیا کمپنی نے ایسا قدم جمایا جس نے سلطنت کو مزید بگاڑ دیا۔

6.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے،

- عہد وسطیٰ میں مقامی حکومت کا پس منظر کو سمجھا۔
- عہد وسطیٰ میں دہلی سلطنت اور مغلیہ دور میں مقامی نظام کا مطالعہ کیا۔

- مقامی حکومت سے متعلق دیگر پہلوؤں کا مطالعہ کیا۔

6.5 کلیدی الفاظ (Keywords)

پنچایتی راج کے تین درجات (Three tiers of Panchayti Raj)

حصہ IX ایک 3 درجے کا پنچایت نظام فراہم کرتا ہے، جو ہر ریاست میں گاؤں کی سطح، درمیانی سطح اور ضلع کی سطح پر تشکیل دیا جائے گا۔ اس دفعہ نے ہندوستان میں پنچایتی راج کے ڈھانچے میں یکسانیت لائی۔ تاہم، جن ریاستوں کی آبادی 20 لاکھ سے کم تھی، انہیں انٹرمیڈیٹ لیول نہ رکھنے کا اختیار دیا گیا تھا۔

ان تینوں سطحوں کے تمام ارکان منتخب ہوتے ہیں۔ مزید یہ کہ انٹرمیڈیٹ اور ضلعی سطح پر پنچایتوں کے چیئرپرسن کا انتخاب بالواسطہ طور پر منتخب اراکین میں سے ہوتا ہے۔ لیکن گاؤں کی سطح پر، پنچایت (سرپنچ) کے چیئرپرسن کا انتخاب براہ راست یا بالواسطہ ہو سکتا ہے جیسا کہ ریاست نے اپنے پنچایتی راج ایکٹ میں فراہم کیا ہے۔۔

6.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

6.6.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ دہلی سلطنت کب ختم ہوئی؟

(a) 1520 (b) 1522

(c) 1524 (d) 1526

2۔ دہلی سلطنت کب قائم ہوئی؟

(a) 1203 (b) 1204

(c) 1206 (d) 1524

3۔ غزنی کی کس حکمران نے سب سے پہلے سلطان کا لقب اختیار کیا؟

(a) محمود (b) بلبن

(c) احمد (d) خلجی

4۔ دہلی سلطنت میں حکومتی نظام کی کتنی سطح تھیں؟

(a) ایک (b) دو

(c)تین (d)چار

5۔دہلی سلطنت میں زمینوں کو کتنے طبقات میں تقسیم کیا گیا تھا؟

(a)ایک (b)دو

(c)تین (d)چار

6۔مغلیہ دور میں مقامی اکائی کا اعلیٰ افسر کون تھا؟

(a)صوبے دار (b)کوتوال

(c)میر بخشی (d)ان میں سے کوئی نہیں

7۔مغلیہ دور میں دیہی علاقے کا اعلیٰ افسر کون تھا؟

(a)مقدم (b)چودھری

(c)یہ دونوں (d)ان میں سے کوئی نہیں

8۔مغلیہ سلطنت کب قائم ہوئی؟

1526(a) 1527(b)

1528(c) 1530(d)

9۔مغلیہ سلطنت کب ختم ہوئی؟

1751(a) 1851(b)

1857(c) 1885(d)

10۔مغلیہ دور میں ضلعی انتظامیہ کا اعلیٰ افسر کون تھا؟

(a)صوبے دار (b)کوتوال

(c)میر بخشی (d)فوجدار

6.6.2۔مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. دہلی سلطنت میں مقامی حکومت کی ساخت کیا تھی؟
2. دہلی سلطنت میں صوبائی حکومت مقامی حکومت سے کس طرح مختلف تھی؟
3. مغلیہ حکومت میں انتظامی اکائیوں پر ایک نوٹ لکھیے۔
4. مغلیہ حکومت میں مقامی سطح پر انصاف کا انتظامیہ کیا تھا؟
5. مغلیہ حکومت میں ضلعی اور مقامی حکومت کی ساخت کیا تھی؟

6.6.3۔طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. مغلیہ دور میں مقامی حکومت کے ارتقاء کی وضاحت کیجیے۔
2. دہلی سلطنت میں مقامی حکومت کے ارتقا کو تفصیل سے بیان کیجیے۔
3. دہلی سلطنت اور مغلیہ دور کی مقامی حکومت کے نظام میں کیا فرق تھا؟

6.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Learning Resources)

1. Mahi Pal, *Rural Local Governance and Development* (New Delhi: Sage India, 2020)
2. A. Avasthi, *Municipal Administration in India* (Agra: Lakshmi Naryan Agarwal, 1972)
3. Kuldeep Mathur, *Oxford India Short Introduction: Panchayti Raj* (New Delhi: Oxford India, 2013).
4. Pradeep Sachdeva, *Local Government in India* (New Delhi: Pearson Education India, 2011).
5. R. M. Jackson, *Machinery of Local Government* (London: Macmillan, 1969).
6. S. P. Jain, *Panchayati Raj Institutions in India: An Appraisal* (Hyderabad: National Institute of Rural Development, 1995)
7. K. K. Puri, *Local Government in India* (Jalandhar: Bharat Prakashan, 1985)
8. V. K. Puri, *Local Government and Administration* (Jalandhar: Modern Publishers, 2005)
9. Bidyut Chakrabarty & Rajendra Kumar Pandey, *Local Governance in India* (New Delhi: Sage India, 2018)
10. M. A. Muttalib, *Theory of local Government* (New Delhi: Sterling Publishers, 1982).

اکائی 7—مقامی حکومت کا ارتقاء: دور جدید

(Evolution of Local Government: Modern Period)

اکائی کے اجزا:

7.0 تمہید

7.1 مقاصد

7.2 برطانوی دور میں مقامی حکومت کا پس منظر

7.3 برطانوی دور میں میونسپلٹی نظام

7.4 مقامی حکومت کے ارتقاء کے 4 ادوار

7.5 اکتسابی نتائج

7.6 کلیدی الفاظ

7.7 نمونہ امتحانی سوالات

7.7.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

7.7.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

7.7.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

7.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد

7.0 تمہید (Introduction)

عزیز طلباء، گزشتہ دو اکائیوں میں آپ نے ہندوستان میں عہد قدیم اور عہد وسطیٰ میں مقامی حکومت کا مطالعہ کیا۔ اسی تسلسل میں آپ اس اکائی میں ہندوستان میں دور جدید میں مقامی حکومت کے ارتقاء کا مطالعہ کریں گے۔ ہمارا یہ مطالعہ ہندوستان میں برطانوی حکومت کے دور تک ہی محدود رہے گا۔ اس اکائی میں ہم آزاد ہندوستان میں مقامی حکومت کے ارتقاء کا مطالعہ نہیں کریں گے۔ آزاد ہندوستان میں مقامی حکومت کے ارتقاء کا مطالعہ آپ آئندہ اکائی میں کریں گے۔

7.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ،

- برطانوی دور میں مقامی حکومت کے پس منظر کو سمجھیں گے۔
- برطانوی دور میں میونسپلٹی نظام کا مطالعہ کریں گے۔
- مقامی حکومت کے ارتقاء کے 4 ادوار کا مطالعہ کریں گے۔

7.2 برطانوی حکومت میں مقامی حکومت کا پس منظر (Background of Local Govt in British Era)

برطانوی ہندوستان میں مقامی خود مختاری کا نظام بڑی حد تک ایک غیر ملکی ادارہ تھا۔ شہری اور دیہی علاقوں کو نہ صرف الگ الگ تشکیل دیا گیا تھا بلکہ ان کے مختلف نام بھی تھے۔ شہری علاقوں کے مقامی خود حکومتی بورڈز کو میونسپلٹی کہا جاتا تھا، جب کہ دیہی علاقوں کے بورڈز کو ڈسٹرکٹ بورڈ کہا جاتا تھا، اور پہلے والے بورڈز کی اصل بعد کے مقابلے بہت پہلے تھی۔ مطالعہ کی سہولت کے لیے پہلے میونسپلٹی کو لیا جاسکتا ہے۔ انگریزی طرز کی میونسپل گورنمنٹ سب سے پہلے مدراس کے اس وقت کے گورنر سر جوشیہ چائلڈ کے اصرار کی وجہ سے اس قصبے کی حفاظت کے مشکل مسئلے کے حل کے لیے وجود میں آئی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ 1687 میں جیمز دوم، انگلینڈ کے بادشاہ نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو چارٹر کے ذریعے مدراس میں کارپوریشن اور میئر کی عدالت قائم کرنے کا اختیار عطا کیا۔ یہ نئی سول حکومت ایک میئر، بزرگوں اور برگسز کے مکمل سامان کے ساتھ قائم کی گئی تھی، جنہیں گلڈ ہال، ایک جیل اور اسکول ہاؤس کی تعمیر اور عوامی افادیت اور زیور کے دیگر کاموں کے لیے ٹیکس لگانے کا اختیار حاصل تھا۔ میونسپل افسران کی تنخواہیں، بشمول ایک اسکول ماسٹر۔ میئر اور عمائدین کو دیوانی اور فوجداری مقدمات کی سماعت کے لیے کورٹ آف ریکارڈ بنایا گیا۔

میونسپل زندگی کی آرائشی خصوصیات کو لندن سے قریب سے نقل کیا گیا تھا، اور خاص مواقع پر میئر اپنے سامنے چاندی کی دو گدیاں، گلٹ، جس کی لمبائی ساڑھے تین فٹ سے زیادہ نہیں ہوتی تھی، لے جاتے تھے، اور وہ اور بزرگ سواری کرتے تھے، کپڑے پہنتے تھے۔ سرخ رنگ کے سرج گاؤن میں، گھوڑوں پر مختلف تراشوں سے آراستہ۔ لیکن، اس سارے ہنگامے اور حالات کے باوجود، لوگوں نے براہ راست ٹیکس کے نفاذ کی سختی سے مخالفت کی، اور اس لیے نئے کارپوریشن کا کام اس وقت تک شروع نہیں ہو سکا جب تک کہ میئر کی جانب سے سڑکوں کے لیے فنڈز فراہم کرنے کے لیے ڈیوٹی لگانے کی اجازت نہ مل جائے۔ صفائی اس کے بعد، 1796 میں، ایک رائل چارٹر کے ذریعے کلکتہ، مدراس اور بمبئی کے تین پریزیڈنسی قصبوں میں سے ہر ایک میں ایلڈر مین کے ساتھ میئر کی عدالت قائم کی گئی تھی، لیکن ان عدالتوں کا مقصد انتظامی کاموں کے بجائے عدالتی کام کرنا تھا۔ اس کے طویل عرصے بعد، 1793 کے چارٹر ایکٹ میں حقیقی میونسپل ایڈمنسٹریشن کا پہلا قانونی نفاذ عمل میں آیا۔ یہ ایکٹ ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہندوستان میں سیاسی ذمہ داریاں قبول کرنے کے فوراً بعد برطانوی پارلیمنٹ نے منظور کر لیا۔ اس ایکٹ کے ذریعے ہندوستان کا ایک گورنر جنرل مقرر کیا گیا تھا اور اسے ایوان صدر کے قصبوں کے لیے جسٹس آف دی پیس مقرر کرنے کا اختیار دیا گیا تھا، جنہیں ان کے عدالتی فرائض کے علاوہ قصبوں میں زمینوں اور مکانات کا جائزہ لے کر فنڈز اکٹھا کرنے کا اختیار بھی دیا گیا تھا۔ سڑکوں کی صفائی، دیکھنے اور دیکھ بھال کے لیے۔

تقریباً نصف صدی بعد (53-1850) ان تینوں پریزیڈنسی قصبوں کے بلدیاتی آئین کو وسیع کر دیا گیا اور انتخابی اصول کو بہت محدود حد تک متعارف کرایا گیا، لیکن بہت ہی کم عرصے میں، 1856 میں، ایک انتہائی رجعتی پالیسی کا سہارا لیا گیا، اور میونسپل کے کام تین نامزد اور تنخواہ دار ممبران کے باڈی کارپوریٹ میں مرکوز تھے۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ 1793 سے میونسپل کی بہتری کے لیے قرعہ اندازی کے ذریعے رقم اکٹھی کرنے کا رواج تھا، جس کی آمدنی کلکتہ میں ٹاؤن امپرووومنٹ کمیٹی کو دی جاتی تھی، جسے لارڈ ویلزلی نے مقرر کیا تھا۔ 1803 میں۔ ان لاٹریوں سے اچھی خاصی آمدنی ہوئی، جس کے ساتھ بہت سے مفید عوامی کام اور خدمات انجام دی گئیں۔ یہ طریقہ اس قدر مقبول ہوا کہ 1817 میں ایک لاٹری کمیٹی بنائی گئی، جس نے 20 سال تک بڑی افادیت اور بہتری کے کام کیے، یہاں تک کہ انگلستان میں رائے عامہ نے میونسپل مقاصد کے لیے فنڈز فراہم کرنے کے اس طریقہ کار کی مذمت کی، کمیٹی نے اس کی مخالفت کی۔ 1836 میں ختم ہوا۔ کلکتہ کا ٹاؤن ہال، عوامی خدمت کے دیگر عظیم کاموں کے علاوہ، ان سالوں کے دوران لاٹری فنڈز سے حاصل ہونے والی رقم سے تعمیر کیا گیا تھا۔

یہ 1861 میں کونسلز ایکٹ کی منظوری کے بعد تھا کہ میونسپل ایڈمنسٹریشن کے نظام کو صوبائی مقننہ کے ذریعے دوبارہ تشکیل دیا گیا تھا جسے اس کے بعد وجود میں بلایا گیا تھا، اور اس کے بعد تینوں پریزیڈنسی ٹاؤنز میں سے ہر ایک میں میونسپل امور کی ترقی اور ترقی کی تاریخ تھی۔ مختلف مقامی قانون سازی کے ذریعے بمبئی، کلکتہ اور مدراس نے بالترتیب 1872، 1876 اور 1878 میں پہلی بار ریٹ دہندگان کے ذریعے نمائندوں کے انتخاب کا نظام حاصل کیا، لیکن یہ خیال نہیں کیا جانا چاہیے کہ کوئی بھی چیز ایک مکمل مقامی کے قریب پہنچ جائے۔ خود حکومت، ان ایکٹ کے ذریعے انہیں عطا کی گئی تھی۔ تقریباً نصف صدی کے بعد، حکومت کی پالیسی یہ رہی ہے کہ ان میونسپلٹیوں پر سرکاری چیئرمینوں کے ذریعے غیر ضروری طور پر سخت کنٹرول رکھا جائے اور ان کو حقیقی مقبول کنٹرول سے محروم کرنے کے لیے حساب کی گئی دیگر متعدد سازشیں۔

مختلف اقدامات کے ذریعے، تاہم، کچھ کردار میں مثبت طور پر پیچھے ہٹ گئے، ان تینوں میونسپلٹیوں نے بالآخر کم و بیش ترقی یافتہ حقیقی خود مختار حکومت حاصل کر لی۔ عملی خود مختاری کلکتہ کی کارپوریشن (III of 1993) اور بمبئی (III of 1888) اور مدراس (IV of 1919) نے بھی حاصل کی تھی اگرچہ کچھ حد تک کم تھی۔

7.3 برطانوی دور میں میونسپلٹیز (Municipalities in British Era)

پریزیڈنسی کے شہروں سے باہر، 1842 سے پہلے بلدیات کے قیام کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ بنگال پہلا صوبہ تھا جہاں ایک قانون کے ذریعے یہ کوشش کی گئی جو کہ زمانے سے بہت پہلے تھا۔ تاہم، یہ خالصتاً رضاکارانہ کردار کا تھا، جو گھر کے دو تہائی افراد کی درخواست پر نافذ کیا جا سکتا تھا، اور فراہم کردہ فنڈز براہ راست ٹیکس کی آمدنی تھی۔ ان تمام وجوہات کی بنا پر یہ عوامی ذہنوں کو متاثر کرنے میں ناکام رہی۔ اسے صرف ایک قصبے میں متعارف کرایا گیا تھا، اور جب ٹیکس کی وصولی کا وقت آیا تو پورے شہر نے نہ صرف ادا کرنے سے انکار کر دیا، بلکہ کلکٹر کے خلاف جب وہ ٹیکس لگانے کے لیے آگے بڑھا تو اس کے خلاف مقدمہ چلایا۔ 1850 میں، اگلی کوشش پورے برطانوی ہندوستان کے لیے ایک ایکٹ کے ذریعے کی گئی۔ یہ بھی ایک قابل اجازت ایکٹ تھا، لیکن یہ زیادہ کامیاب تھا، کیونکہ بالواسطہ طریقوں سے ٹیکس لگانے کی سہولت فراہم کی گئی تھی۔ یہ ایکٹ بڑے پیمانے پر اس وقت کے شمال مغربی صوبوں اور بمبئی میں لاگو کیا گیا تھا لیکن بنگال اور مدراس میں اس کا بہت کم استعمال کیا گیا تھا، جہاں بلدیاتی کوششوں کے دوسرے طریقے آزمائے گئے تھے۔

اس کے بعد، رائل آرمی سینیٹری کمیشن کی رپورٹ 1863 میں شائع ہوئی، اور کاؤنٹی کے علاقوں میں میونسپل اقدامات کی ضروریات پر فوری توجہ دی گئی، وہاں سے 1864 اور 1868 کے درمیان، بنگال، مدراس کے لیے ایکٹ پاس ہوا۔ پنجاب اور شمال مغربی صوبے۔ 1850 کا ایکٹ، بعض ترمیمات کے ساتھ، بمبئی اور وسطی صوبوں میں قبول کیا گیا، اور اودھ نے پنجاب ایکٹ کو قبول کیا۔ اس سرگرمی میں جس کے بعد بہت بڑی تعداد میں میونسپلٹیز تشکیل دی گئیں، اور بہت سے معاملات میں جوش نے اپنی صوابدید پر قابو پالیا اور غیر معمولی دیہی علاقوں کو میونسپلٹیوں کے ساتھ جوڑ دیا گیا جو بعد میں واپس لے لیا گیا۔ بنگال، شمال مغربی صوبوں اور پنجاب کے ایکٹ نے انتخابی اصول کو جائز بنایا، لیکن تقریباً تمام جگہوں پر کمشنروں کو نامزد کیا گیا۔ اگرچہ مقامی خود مختار حکومت کے نقطہ نظر سے یہ ایکٹ زیادہ آگے نہیں بڑھے، پھر بھی یہ یقینی طور پر بہت سے ملکی قصبوں کی صفائی کے حالات کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوئے۔

عظیم وائسرائے کی طرف سے اٹھائے گئے دو اہم اقدامات، یعنی: لارڈ میو اور لارڈ رپن، بعد کے سالوں میں ہندوستان میں مقامی خود مختاری کو زبردست حوصلہ ملا۔ لارڈ میو کی حکومت کی قرارداد نے صوبائی مالیات کا نظام متعارف کرایا، جس کا واضح طور پر مقصد خود مختار حکومت کی ترقی کے مواقع فراہم کرنا تھا اور مقامی معاملات کے انتظام میں بڑا حصہ لینے میں ہندوستانیوں اور یورپیوں کی انجمن کے لیے بھی۔ اس فائدہ مند پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تقریباً تمام صوبوں کے لیے نئے ایکٹ منظور کیے گئے، اور اسے برما تک بھی بڑھایا گیا۔ ایکٹ نے میونسپل افادیت

کے دائرے کو وسیع کیا اور انتخاب کے اصول کو بھی بڑھایا۔ تاہم انتخابی اصول کو مرکزی صوبوں کے علاوہ کسی بھی صوبے میں کامیابی سے متعارف نہیں کرایا جاسکا، کیونکہ خود لوگوں کے اعتراضات تھے۔

تقریباً دس سال بعد، 1881-82 میں، لارڈ رپن کی حکومت نے ایسے احکامات جاری کیے جس کا نتیجہ مقامی خود مختاری کی ترقی کی مزید حوصلہ افزائی کا تھا۔ انہوں نے اس معاملے میں گہری اور مدبرانہ دلچسپی لی، کیونکہ ان کا ماننا تھا کہ مقامی خود مختار حکومت مقبول اور سیاسی تعلیم کا ایک ذریعہ ہے۔ اس کے بعد ہونے والی پیشرفت میں بہت تیزی لائی جاسکتی تھی اگر بیوروکریسی، جس کے ہاتھ میں اصل ادارہ سونپا جانا تھا، کم نظری اور زیادہ سیاست دان ہوتی۔ تاہم، ایکٹ 1883-84 میں منظور کیے گئے جس نے میونسپل اداروں کے آئین میں بہت زیادہ تبدیلی کی اور ان کے اختیارات اور افعال میں بھی اضافہ کیا۔ انتخابی نظام کو وسیع پیمانے پر توسیع دینے کی کوشش کی گئی تھی، اور کچھ قصبوں کو ایگزیکٹو عہدیداروں کی جگہ چیئر مینوں کو منتخب کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ لارڈ رپن کی طرف سے میونسپلٹیوں کو ٹاؤن پولیس کے اخراجات کی ادائیگی کے بوجھ سے آزاد کر کے ایک بہت بڑی تبدیلی بھی کی گئی جس پر ان کا کوئی کنٹرول نہیں تھا۔ اس طرح کے اخراجات کی جگہ، بلدیات سے تعلیم، طبّی امداد، اور مقامی عوامی کاموں میں تعاون کرنے کے لیے کہا گیا، اور ساتھ ہی صوبائی محصولات کے کچھ حصے مقامی خود مختار حکومت کو متناسب ذمہ داری کے ساتھ مختص کیے گئے۔ مقامی خود مختاری کے لیے لارڈ رپن کے وضع کردہ اصول بعد کے ایکٹ (1901 کا بمبئی III، 1884 کا بنگال III، 1920 کا مدراس پنجم، 1911 کا پنجاب III، 1916 کا متحدہ صوبہ II، وسطی صوبے 1922 II کا اور برما III آف 1898)، حالانکہ انہوں نے ماضی کے تجربے اور جدید میونسپل طریقوں کی روشنی میں، ان عوامی اداروں کے اختیارات اور ذمہ داریوں میں ضروری تبدیلیاں کی ہیں۔

میونسپل گورنمنٹ ایک باڈی کارپوریٹ میں شامل ہے، جو ممبران پر مشتمل ہے جو جزوی طور پر شرح دہندگان سے منتخب ہوتے ہیں اور جزوی طور پر حکومت کی طرف سے نامزد بھی ہوتے ہیں۔ ایکٹ کے تحت میونسپلٹی کا چیئرمین ہوتا ہے اور ترقی یافتہ صوبوں میں وہ عام طور پر باڈی کا منتخب رکن ہوتا ہے۔ میونسپل فنڈز اور جائیدادیں ان اداروں کے پاس ہیں۔ کام کا کافی حصہ کمیٹیوں میں کیا جاتا ہے۔

انتخابات عام طور پر ہر تین سال بعد ہوتے ہیں، اور انتخابات کے لیے قواعد متعلقہ صوبائی حکومتیں وضع کرتی ہیں۔ رائے دہندگان کو ایک خاص جائیداد یا حیثیت کی اہلیت کا ہونا ضروری ہے۔ بڑے اداروں میں انتخابات عام طور پر کمیونٹی کے وارڈز یا کلاسز یا دونوں کے ذریعے ہوتے ہیں۔ خواتین کا حق رائے دہی قاعدے کے بجائے مستثنیٰ ہے، لیکن اس کی خواہش کو بتدریج تسلیم کیا جا رہا ہے۔ میونسپلٹیوں پر حکومتی کنٹرول کی تاریخ بہت خوش کن نہیں ہے۔ اگرچہ یہ لارڈ رپن کی پالیسی تھی کہ میونسپل معاملات میں اندرونی مداخلت کے لیے باہر کے کنٹرول کو تبدیل کیا جائے، پھر بھی بیوروکریسی کی جانب سے کارکردگی کے نام پر ان بلدیاتی اداروں کو مستقل طور پر اپنے قبضے میں رکھنے کی خواہش پوری طرح نمایاں رہی۔ اس بدقسمت حالات نے لارڈ رپن کے زمانے کے بعد تقریباً ایک صدی کے ایک تہائی تک حقیقی مقامی خود مختاری کی ترقی کو ناکام بنا دیا۔ جیسا کہ یہ ہے، یہ کنٹرول عام طور پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ڈویژنل کمشنر کے ذریعے استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم، اصلاحات کے آغاز کے بعد سے، اب حتمی کنٹرول مختلف صوبوں میں مقامی خود مختار حکومت کے انچارج وزیر کے پاس ہے، جو صوبائی قانون ساز کونسلوں کے منتخب

اراکین میں سے منتخب کیا جاتا ہے۔ مالیات اور اہم تقرریوں پر خصوصی کنٹرول استعمال کیا جاتا ہے، اور سالانہ بجٹ کو حکومت کی طرف سے منظور کرنا ہوتا ہے۔ میونسپلٹیوں کے کام بتدریج بڑھ رہے ہیں، ہر میونسپلٹی سے مطالبہ کیا جارہا ہے کہ وہ ایسے فرائض کو پورا کرے جو اس کے ذرائع اجازت دیں گے۔

1687 میں مدراس میں میونسپل کارپوریشن کا قیام عمل میں آیا۔ ٹاؤن کونسل کے برطانوی ماڈل پر قائم، اس باڈی کو گلڈ ہالز اور اسکولوں کی تعمیر کے لیے ٹیکس لگانے کا اختیار دیا گیا تھا۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا، اسی طرح کی تنظیمیں دوسرے بڑے قصبوں میں بھی قائم کی گئیں اور یہ ماڈل رائج ہو گیا، جس سے انگریزوں کو ٹیکس لگانے کی طاقت کو وسیع کرنے میں مدد ملی۔ یہ ماڈل ایسے نامزد ارکان پر مشتمل رہا جس میں کوئی منتخب عناصر شامل نہیں تھے۔

یہ لارڈ میو تھے، جو اس وقت کے ہندوستان کے وائسرائے (1869 سے 1872) تھے، جنہوں نے انتظامی کارکردگی کو لانے کے لیے اختیارات کو لامرکزی کرنے کی ضرورت محسوس کی اور سال 1870 میں شہری بلدیات میں منتخب نمائندوں کا تصور متعارف کرایا۔ 1857 کی بغاوت جس نے سامراجی مالیات کو کافی دباؤ میں ڈال دیا تھا اور اسے مقامی ٹیکس سے باہر مقامی خدمات کو مالی اعانت فراہم کرنا ضروری سمجھا گیا تھا۔ لہٰذا، یہ مالی مجبوری سے باہر تھا کہ لامرکزیت کے بارے میں لارڈ میو کی قرارداد کو منظور کیا گیا۔

7.4 مقامی حکومت کے ارتقا کے 4 ادوار (Four Stages of Evolution of Local Govt.)

ہندوستان میں برطانوی راج کی آمد کے بعد سے میونسپل حکومت کی ترقی کو جمہوری عمل کے تعارف اور اس میں تیزی لانے اور شہری مقامی حکومتوں کو اختیارات کی منتقلی کی بنیاد پر درج ذیل ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1. 1687 سے 1881 تک
2. 1882 سے 1919 تک
3. 1920 سے 1937 تک
4. 1937 سے 1947 تک

پہلا دور (1687–1881)

ہندوستان میں میونسپل ایڈمنسٹریشن کی ابتدا 1687 میں ہوئی جب مدراس میں ایک میونسپل کارپوریشن قائم کی گئی تھی جس کے تحت اس وقت کے برطانوی بادشاہ جیمز II نے مقامی انتظامیہ کا مالی بوجھ مقامی سٹی کونسل کو منتقل کیا تھا۔ 28 ستمبر 1687 کو مدراس کونسل کو تحریری طور پر، ڈائریکٹرز نے ولی عہد کی رضامندی سے کہا تھا، 'لوگ اپنی طرف سے عائد کیے گئے چھ پنس سے زیادہ خوشی سے اور آزادانہ طور پر پانچ شلنگ عوامی بھلائی کے لیے تقسیم کریں گے۔ ہماری غاصب طاقتیں 1720 کے ایک رائل چارٹر نے مدراس، بمبئی اور کلکتہ کے تین

پریزیڈنسی شہروں میں سے ہر ایک میں میئر کی عدالت قائم کی۔ یہ عدالتیں انتظامی اداروں سے زیادہ عدالتی تھیں۔ شہری مقامی حکومت کی ایک قانونی بنیاد 1793 تک فراہم نہیں کی گئی تھی جب گورنر جنرل ان کونسل کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ صدارتی قصبوں کے لیے تبدیل شدہ شہریوں اور برطانوی رعایا میں سے امن کے ججوں کا تقرر کرے، جنہیں ٹیکس لگانے کا اختیار حاصل تھا۔ شہروں کی صفائی کے لیے مکانات اور زمینیں۔ 1842 میں، سینٹری مقاصد کے لیے ٹاؤن کمیٹیاں قائم کرنے کے لیے بنگال ایکٹ منظور کیا گیا لیکن یہ ایکٹ کام کرنے میں ناکام رہا کیونکہ یہ رضاکارانہ اصول پر مبنی تھا، اور اس کے تحت لاگو ٹیکس براہ راست نوعیت کا تھا۔ 1850 میں، پورے ملک کے لیے ایک ایکٹ منظور کیا گیا جس میں شہریوں کی درخواست پر مقامی کمیٹیوں کی تشکیل کی اجازت دی گئی تاکہ صحت عامہ اور سہولت کے لیے بہتر انتظامات کیے جا سکیں۔ اگرچہ ایکٹ نے رضاکارانہ اصول کو برقرار رکھا، لیکن یہ زیادہ قابل عمل تھا کیونکہ اس نے بالواسطہ ٹیکسوں کی وصولی کا بندوبست کیا تھا جس کے لوگ عادی تھے۔

1863 میں، حکومت کی توجہ رائل آرمی سینی ٹیشن کمیشن نے ملک بھر کے قصبوں کی خوفناک، غیر صحت بخش اور تیزی سے بگڑتی صفائی کی صورتحال کی طرف مبذول کرائی۔ انتباہ کے اس نوٹ کے نتیجے میں، حکومت ہند نے مختلف صوبوں کے لیے متعدد میونسپل ایکٹ منظور کیے جو گورنروں کو صوبے کے کسی بھی شہری علاقے میں میونسپلٹی کی تشکیل کا حکم دیتے ہیں۔ وہ کسی بھی تعداد میں افراد کو نامزد کر سکتا ہے—کم از کم پانچ—اس کے ممبر کے طور پر، یا تو سابقہ یا دوسری صورت میں، یا انتخابات کے ذریعے تقرری کی ہدایت کر سکتا ہے۔ میونسپل کمیٹیوں کو میونسپل فنڈز کا انتظام کرنے کا اختیار دیا گیا تھا لیکن وہ پہلے ٹیکس کی آمدنی کو پولیس کی دیکھ بھال کے لیے خرچ کرنے کی پابند تھیں، اور اگر کوئی اضافی رقم ہو تو اسے شہر کی صفائی کی بہتری کے لیے استعمال کیا جا سکتا تھا۔

اگلا قدم 1870 میں لارڈ میئر کی قرارداد کی اشاعت کے ذریعے اٹھایا گیا جس میں 1870 میں مرکز سے صوبوں کو لامرکزیت کا ایک پیمانہ فراہم کرتے ہوئے انتظامیہ میں ہندوستانیوں کی بڑھتی ہوئی وابستگی کے خیال پر زور دیا گیا اور میونسپل خود مختاری کی توسیع کا اشارہ دیا۔ حکومت اس کے حصول کے لیے سب سے زیادہ امید افزا میدان ہے۔ اس قرارداد میں انتخابی اصول کے عمومی اطلاق کی حوصلہ افزائی کی گئی جس میں خود مختار حکومت کی ترقی کے واضح مقصد کے ساتھ عمل کیا گیا۔ قرارداد میں کہا گیا کہ 'تعلیم، طبّی امداد اور عوامی کاموں کے لیے وقف فنڈز کے انتظام میں کامیابی کے لیے مقامی دلچسپی، نگرانی اور دیکھ بھال ضروری ہے۔ اس قرارداد کا اپنے مکمل معنی اور دیانت کے ساتھ عمل درآمد خود مختار حکومت کی ترقی، میونسپل اداروں کو مضبوط بنانے اور مقامی امور کے انتظام میں پہلے سے زیادہ حد تک مقامی باشندوں اور یورپیوں کے اتحاد کے مواقع فراہم کرے گا۔ صوبوں کو مرکزی گرانٹس اصل اخراجات سے بہت کم تھیں۔ لہٰذا، انہیں مقامی ٹیکس کے ذریعہ توازن کو پورا کرنے کی ضرورت تھی۔

اس پالیسی کی پیروی میں، میونسپل ایکٹ منظور کیے گئے جس نے نہ صرف بلدیاتی اختیارات کو وسعت دی اور انتخابی نظام میں توسیع کی بلکہ مقامی مالیاتی نظام کا آغاز بھی کیا۔ لیکن عملی طور پر انتخابات کا اصول مکمل یا جزوی طور پر صرف چند ایک جگہوں پر متعارف کرایا گیا اور اکثر میونسپل کمیٹیوں میں ممبران کی نامزدگی ہوتی رہی۔ اس طرح میونسپلٹی کی آبادی، کسی بھی لحاظ سے، خود مختار حکومت نہیں کرتی تھی، سوائے

اس کے کہ اس کے کچھ سرکردہ افراد، جو حکومت کی طرف سے نامزد کیے گئے تھے، میونسپل باڈی پر رکھے گئے تھے۔ایک میونسپلٹی کی حکومت درحقیقت ایک اعلیٰ طاقت پر انحصار کرنے والی ایک اولیگر کی تھی جو اس کے عمل کو تقریباً کسی بھی قابل فہم حد تک کنٹرول کر سکتی ہے۔بلدیات پر حکومت کا کنٹرول اور نگرانی مکمل تھی اور انہوں نے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے حکم کے اندراج کے علاوہ کوئی کام نہیں کیا۔

اس عرصے کے دوران میونسپل گورنمنٹ کی ترقی اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ یہ بنیادی طور پر ملک میں خود مختار اداروں کو فروغ دینے کے بجائے برطانوی مفادات کی خدمت کے لیے متعارف کرایا گیا تھا۔کہ مقامی حکومتوں کے اداروں پر انگریزوں کا غلبہ تھا اور ہندوستانی آبادی کی اکثریت ان کے کام کاج میں حصہ لینے سے محروم رہی۔اور یہ کہ ہندوستان میں مقامی حکومت کے ادارے کے پیچھے غالب مقصد سامراجی مالیات کو ریلیف دینا تھا۔

دوسرا دور(1882-1909)

لارڈ رپن کی قرارداد(1882) (Lord Ripon Resolution)

ہندوستان میں میونسپل گورنمنٹ کی ترقی کا اگلا مرحلہ لارڈ رپن کی 18 مئی 1882 کی مشہور قرارداد تھی۔اس تاریخی قرارداد کو مقامی حکومت کی ترقی میں ایک سنگ میل سمجھا جاتا ہے اور اسے اس کا میگنا کارٹا کہا جاتا ہے۔یہ مقامی حکومت کی بنیاد بن گئی اور اپنے بانی کے لیے 'فادر آف لوکل سیلف گورنمنٹ ان انڈیا' کا خطاب حاصل کیا۔اس کا مقصد واضح طور پر خود مختاری کے لیے قومی خواہش کو پورا کرنا تھا،اور مقامی اداروں کو سیاسی اور عوامی تعلیم کے ایک آلہ کے طور پر تصور کیا گیا،اور اس مقصد کے لیے،اس نے وکالت کی کہ (a) مقامی خود مختار اداروں کے نیٹ ورک کا قیام،(b) سرکاری عنصر کی کل رکنیت کے ایک تہائی سے زیادہ تک کمی،(c) باہر سے اور اندر سے کنٹرول کا استعمال،(d) مالیاتی لا مرکزیت کا ایک بڑا پیمانہ،اور (e) انتخابات کے ذریعے بلدیاتی اداروں کی تشکیل کو اپنانا۔

لارڈ رپن کی سفارشات کو مختلف صوبائی حکومتوں نے قبول کیا اور اس میں تجویز کردہ اصلاحات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے صوبائی حکومتوں کی صوابدید پر انتخابی اصول متعارف کرانے کے لیے بلدیاتی ایکٹ منظور کیے گئے تاکہ سرکاری اراکین کی تعداد کو کل کے ایک تہائی تک محدود کیا جا سکے۔میونسپل کمیٹیوں کو حکومت کی منظوری سے مشروط اپنے صدور کا انتخاب کرنے کا اختیار دینا۔لارڈ رپن کی طرف سے مقامی خود مختاری کی بحالی کے لیے جو اصلاحات کی گئی تھیں وہ ابتدائی طور پر کافی حد تک کامیاب ہوئیں جیسا کہ منتخب اراکین اور بلدیاتی اداروں کے صدور کے اعداد و شمار سے ثابت ہوتا ہے۔

لیکن اس کے بعد ان میں ایک قدامت پسند پدرانہ انتظامیہ نے رکاوٹ ڈالی جو کارکردگی کے فرقے سے منسلک تھی۔جیسا کہ پروفیسر ہیو ٹنکر نے اشارہ کیا،میونسپل چیئر مینوں کی تعداد کم کر دی گئی تھی، سبھی چھوٹی میونسپلٹیوں کی صدارت کر رہے تھے۔لارڈ رپن کی اصلاحات کا حقیقی نفاذ اس طرح آدھا دل تھا اور اسے بہت کم کامیابی حاصل ہوئی۔اس کی وجہ کئی عوامل سے منسوب کیا جا سکتا ہے جیسے (a) بیوروکریسی کی رکاوٹیں ڈالنے والے ہتھکنڈوں کو اپنانا،(b) لارڈ کرزن کا مخالفانہ رویہ، لارڈ رپن کے جانشین، جنہوں نے اصلاحات کو نافذ کرنے اور ترجیح

دینے کے لیے بہت زیادہ بنیاد پرست سمجھا۔ سیاسی تعلیم کے لیے انتظامی کارکردگی، (c) ڈپٹی کمشنر نے ان اداروں پر غلبہ حاصل کیا کیونکہ اسے نگرانی اور کنٹرول کے وسیع اختیارات حاصل تھے، اور (d) انتخابات بھی غیر مقبول ثابت ہوئے تھے کیونکہ یہ بالغ رائے دہی پر مبنی نہیں تھے۔ ووٹر کل شہری آبادی کا صرف 2 فیصد پر مشتمل ہے۔

اس طرح تعلیمی اصول کو فوری نتائج کے تابع کر دیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر کی مرضی اضلاع میں سرگرمی کے تمام شعبوں میں کام کرتی ہے۔ 'نگرانی کا ایک سخت نظام بنایا گیا جو سب سے چھوٹی میونسپلٹی سے لے کر سیکریٹری آف اسٹیٹ تک چلا گیا۔' اس کے علاوہ، لوگوں میں شہری شعور نہیں تھا اور ان کی مذہبی اور ذات پات کی بنیاد مضبوط تھی جس کے نتیجے میں فرقہ وارانہ ووٹر کا ظہور ہوا۔ اصل میں فرقہ وارانہ نمائندگی کا مقصد مسلمانوں کو ان کی تعلیمی اور معاشی پسماندگی کی وجہ سے مقامی اداروں میں نمائندگی دینا تھا، لیکن بعد میں اسے مختلف مذہبی برادریوں کی نمائندگی کے ذریعہ تسلیم کر لیا گیا۔

رائل کمیشن آن ڈی سینٹرلائزیشن (Royal Commission on Decentralisation) (1907)

رپن کی قرارداد کے بعد سے ایک اہم پیش رفت 1907 میں سامنے آئی، جب ہندوستانی عوام میں بڑھتی ہوئی عدم اطمینانی نے حکومت ہند، اور صوبائی حکومتوں اور حکام کے مالی اور انتظامی تعلقات کی تحقیقات کے لیے رائل کمیشن آن ڈی سینٹرلائزیشن کی تقرری کی۔ ان کے ماتحت.

کمیشن نے مقامی خود مختاری کے پورے موضوع کا جائزہ لیا اور اپنی ناکامی کو اس سے منسوب کیا:

(a) ضرورت سے زیادہ سرکاری کنٹرول، (b) تنگ فرنچائز، (c) کم وسائل، (d) تعلیم اور تربیت کی کمی، (e) قابل اور پر عزم افراد کی کمی، اور (f) خدمات پر مقامی اداروں کا ناکافی کنٹرول۔

اختیارات کی منتقلی اور بلدیاتی اداروں کی بتدریج جمہوریت کو بڑھانے کے لیے کمیشن نے سفارش کی تھی: (a) چیئرمین کا انتخاب غیر سرکاری طور پر ہونا چاہیے، (b) اراکین کی اکثریت کا انتخاب غیر سرکاری طور پر ہونا چاہیے، (c) بلدیاتی بجٹ پر ٹیکس لگانے اور کنٹرول کے مزید اختیارات دیئے جائیں، اور (d) بڑی میونسپلٹیوں کو زیادہ اختیارات سے نوازا جائے اور انہیں ایگزیکٹو افسران کے ساتھ قابل صحت افسران کی تقرری کی ضرورت ہو۔ حکومت ہند نے 28 اپریل 1915 کی اپنی قرارداد میں ان سفارشات کو بتدریج نافذ کرنے کی تجویز دی جو بڑی حد تک لارڈ رپن کی 1883 کی تجاویز کی نقل تھیں۔ لیکن ایک پروگرام جو 1883 میں نمایاں تھا 1915 میں ناامیدی سے پرانا ہو گیا۔ صوبہ اپنے میونسپل ایکٹ 1911 میں رائل کمیشن کی سفارشات کو شامل کرے گا۔ اس کے بعد دیگر صوبوں نے بھی اسی طرح کے ایکٹ پاس کیے تھے۔

میونسپل اداروں پر سرکاری کنٹرول کو کم کرنے کے لیے فراہم کردہ اقدامات؛ صوبائی حکومتیں کسی بھی بلدیہ میں انتخابی نظام متعارف کرواسکتی ہیں اور غیر سرکاری چیئرمین کے انتخاب کی اجازت دے سکتی ہیں۔ لیکن عملی طور پر، میونسپل اداروں کے ڈھانچے اور طرز عمل میں کوئی مادی تبدیلی ممکن نہیں تھی کیونکہ ایکٹ کا مقصد سابقہ ایکٹ کی دفعات کو جہاں تک ممکن ہو برقرار رکھنا تھا۔ اس لیے میونسپل انتظامیہ میں کوئی حقیقی

پیش رفت نہیں ہوئی۔ انتخابی نظام ایک ابتدائی مرحلے پر رہا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ 1918 میں منتخب غیر سرکاری صدور کی تعداد 1908 میں ان کی تعداد کے مقابلے میں کم ہوگئی تھی۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1909 نے قانون ساز کونسلوں کے لیے مسلمانوں کے لیے فرقہ وارانہ انتخابی حلقے متعارف کرائے تھے۔ 1910 میں مسلم لیگ نے بلدیاتی اداروں میں بھی الگ ووٹرز نمائندوں کا مطالبہ کیا تھا۔ نتیجتاً، کچھ میونسپلٹیوں کی تشکیل فرقہ وارانہ انتخابی حلقوں کی بنیاد پر کی گئی تھی۔ میونسپل گورنمنٹ میں فرقہ وارانہ انتخابی حلقوں کا تعارف اس کی صحت مند ترقی میں ایک بڑی رکاوٹ بن گیا تھا۔ مونٹیگ–چیمس فورڈ رپورٹ نے بجا طور پر فرقہ وارانہ انتخابی نظام کو خود مختاری کے اصولوں کی راہ میں ایک انتہائی سنگین رکاوٹ قرار دیا تھا۔ سائمن کمیشن نے مشاہدہ کیا تھا کہ فرقہ وارانہ جہت نے بلدیاتی اداروں کی کارکردگی کو متاثر کیا ہے اور یہ واضح طور پر مشترکہ شہریت کے احساس کے فروغ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے جو کہ صحت مند شہری زندگی کے لیے ضروری بنیاد ہے۔

مندرجہ بالا حقائق سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اس دور میں جمہوریت کی جڑیں ہندوستانی ذہن پر اپنی گرفت کرنے لگیں اور شہری بلدیاتی اداروں کے آئین میں منتخب عنصر کو وسیع کرنے، افعال کی وسعت اور اختیارات میں اضافے میں کچھ پیش رفت درج کی گئی۔ مالی ذمہ داری اور مالی وسائل۔ لیکن جیسا کہ سائمن کمیشن نے ریمارکس دیے، سیاسی اور مقبول تعلیم میں خود مختار حکومت کے فن میں کوئی خاطر خواہ پیش رفت نہیں ہوئی کیوں کہ مقامی خود مختار حکومت ماضی کی طرح جاری رہی، ڈسٹرکٹ آفیسر کے کاموں میں سے ایک کام ہے اور یہ اس کی مرضی تھی نہ کہ لوگوں کی مرضی جو میونسپل ایڈمنسٹریشن کے دائرے میں چلتی تھی۔

تیسرا دور (1927–1937)

حکومت ہند کی قرارداد، 1918

آزادی کی قومی تحریک زور پکڑ رہی تھی، جس کی وجہ سے برطانیہ اور ہندوستان میں حکومت کو شدید تشویش تھی۔ پہلی جنگ عظیم (1918-1914) کے شروع ہونے کے ساتھ ہی، برطانوی حکومت نے ہندوستان کے لوگوں سے حمایت اور تعاون طلب کرنا ضروری محسوس کیا۔ لہذا، یہ 20 اگست 1917 کے تاریخی اعلان کے ساتھ سامنے آیا تاکہ انتظامیہ کی ہر شاخ میں ہندوستانیوں کی بڑھتی ہوئی وابستگی اور ہندوستان میں ذمہ دار حکومت کے ترقی پسند احساس کے پیش نظر خود مختار اداروں کی بتدریج ترقی کی کوشش کی جاسکے۔ مونٹیگ–چیمسفورڈ رپورٹ (1918)، مقامی خود مختار حکومت کو مکمل طور پر نمائندہ اور ذمہ دار بنانے کے لیے، تجویز کیا گیا تھا، 'مقامی اداروں پر جہاں تک ممکن ہو، مکمل مقبول کنٹرول ہونا چاہیے اور ان کے لیے باہر کے کنٹرول سے سب سے زیادہ ممکنہ آزادی ہونی چاہیے۔' اسی مناسبت سے حکومت ہند نے اپنی قرارداد مورخہ 16 مئی 1918 میں صوبوں سے سفارش کی تھی کہ میونسپل بورڈز میں منتخب اراکین کی اکثریت ہونی چاہیے، حق رائے دہی کو کم کیا جانا چاہیے اور سرکاری چیئرمینوں کی جگہ غیر سرکاری چیئرمینوں کو تعینات کیا جانا چاہیے۔ اس وقت شہر کے صرف 6 فیصد لوگوں کو حق رائے دہی حاصل تھی اور دو تہائی میونسپل بورڈز کی صدارت اہلکار کرتے تھے، اور بورڈ کی ایگزیکٹو کو سرکاری قیادت سے دستبردار ہونے کے لیے مضبوط کیا جانا تھا۔ بورڈز کو قانونی حدود میں مقامی ٹیکس بڑھانے کے لیے بھی آزاد ہونا چاہیے تھا، تاہم، وہ انفرادی بلدیاتی اداروں کے

لیے مقرر کردہ بجٹ کے توازن سے زیادہ خرچ نہیں کر سکتے تھے۔ وہ اپنی آمدنی کا کوئی بھی حصہ اپنی پسند کے مضامین کو الاٹ کرنے کے لیے آزاد تھے۔ لوکل گورنمنٹ سروسز میں سینئر تقرریاں حکومت کی منظوری سے مشروط تھیں۔ باہر کا کنٹرول انتہائی نااہل بورڈز کی معطلی یا سپر سیشن تک کم کر دیا گیا اور ڈویژنل کمشنر یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ہنگامی صورت حال میں کام کرنے کے لیے کچھ اختیارات فراہم کیے گئے، اگر کوئی مقامی اتھارٹی ضروری کارروائی کرنے میں ناکام ہو جاتی ہے۔ قرارداد میں یہ بھی کہا گیا کہ اقلیتوں کی نمائندگی الگ الگ انتخابی حلقوں کے بجائے نامزدگی کے ذریعے کی جائے۔ پنجاب حکومت نے اس پالیسی کی توثیق کی لیکن مختلف برادریوں کو علیحدہ نشستیں الاٹ کیے بغیر عملی طور پر اس پر عمل درآمد ناممکن پایا۔ اسی مناسبت سے مزید اٹھائیس قصبوں میں فرقہ وارانہ نمائندگی متعارف کرائی گئی۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1919

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1919 نے نظام حکومت کو متعارف کرایا۔ لوکل سیلف گورنمنٹ کا محکمہ، ایک منتقل شدہ موضوع ہونے کی وجہ سے، صوبائی مقننہ کے ذمہ دار ایک مقبول وزیر کے تحت آیا۔ ایکٹ نے ٹیکسوں کا ایک شیڈول مرتب کیا جو صرف بلدیاتی اداروں کے ذریعے یا ان کے لیے لگایا جا سکتا ہے۔ اس نے نہ صرف ٹیکس کے موثر دائرے کو وسعت دی بلکہ مقامی اداروں کو نسبتاً خود مختار محسوس کرنے کے قابل بنایا۔ مقامی خود مختار حکومت کے دائرہ کار میں صوبائی مقننہ کی جانب سے سرگرمیاں بڑھی ہوئی تھیں۔ مختلف صوبوں میں میونسپل ایکٹ میں ترمیم کی گئی جس نے میونسپل کونسلوں کے اختیارات اور آزادی میں مزید اضافہ کیا، حق رائے دہی کو کم کیا اور نامزد عنصر کو کم کیا، اور غیر سرکاری صدور اور نائب صدر کے انتخاب کی حوصلہ افزائی کی۔ مثال کے طور پر پنجاب میں صرف پانچ بلدیاتی حلقے مکمل طور پر نامزد رہے۔ آٹھ میونسپلٹیوں کو چھوڑ کر جہاں یہ 75 فیصد سے کم تھی انتخابی عنصر 75 فیصد اور 85 فیصد کے درمیان تھا۔ مسلمانوں کی کم نمائندگی کے پیش نظر، بلدیاتی اداروں میں ان کی آبادی کے مقابلے میں، فرقہ وارانہ رائے دہندگان کو بڑی تعداد میں بلدیات تک بڑھا دیا گیا۔

بلاشبہ ان اقدامات نے بلدیاتی ڈھانچے کو جمہوری رنگ دیا لیکن انتظامی عمل اور کارکردگی بگڑ گئی۔ بعض بلدیاتی اداروں کو بدعنوانی اور نااہلی کے الزام میں برطرف کر دیا گیا۔ سائمن کمیشن کو پنجاب حکومت کے میمورنڈم میں میونسپل ایڈمنسٹریشن میں بڑھتی ہوئی بگاڑ کی وجہ اندر سے سرکاری کنٹرول میں نرمی کو قرار دیا گیا تھا۔ یہ محسوس کیا گیا کہ ماہرانہ مشورے، رہنمائی اور ضلعی حکومت کی مدد کو ایسے وقت میں مسترد کر دیا گیا جب ان کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ حکومت اور ان کے اہلکاروں کو تادیبی اختیارات صرف اس وقت استعمال کرنے کے لیے چھوڑے گئے جب بلدیاتی ادارے مکمل افراتفری کا شکار تھے۔ سائمن کمیشن نے اس کے مطابق ان اداروں پر کافی کنٹرول کی سفارش کی تھی کیونکہ ان کے خیال میں سرکاری ہاتھوں سے اقتدار کی منتقلی کے نتیجے میں کارکردگی کی سطح میں کافی کمی واقع ہوئی تھی۔ انتظامی کارکردگی کو بحال کرنے اور حکومتی کنٹرول کو بحال کرنے کے لیے صوبائی حکومتوں سے کہا گیا کہ وہ میونسپل ایگزیکٹو افسران کے لیے انتظامات کریں۔ اسی کے مطابق پنجاب میونسپل (ایگزیکٹو آفیسرز) ایکٹ 1931 منظور ہوا۔ ایکٹ نے حکومت کو اختیار دیا کہ وہ میونسپلٹی میں ایک ایگزیکٹو آفیسر کا تقرر کرے جو اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طریقے سے ادا کرنے میں ناکام رہا ہو۔ پنجاب میونسپل ترمیمی ایکٹ، 1933، میونسپل کمیٹیوں پر زیادہ سے زیادہ کنٹرول

استعمال کرنے کے لیے مقامی خود حکومتی بورڈ یا بلدیاتی اداروں کے انسپکٹر کے قیام کے لیے فراہم کرتا ہے۔ ان کارروائیوں کے ذریعے حکومت کو دی گئی طاقت کے استعمال کے نتیجے میں، 1930 کی دہائی کے وسط تک مزید میونسپلٹیوں کو ختم کر دیا گیا۔

اس عرصے کے دوران میونسپل اداروں کی ترقی کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ مونٹیگ— چیمسفورڈ رپورٹ میں بیان کردہ جمہوری اصولوں اور حکومت ہند کی قرارداد میں تجویز کردہ ان پر عمل درآمد کیا گیا تھا، اور اس طرح میونسپل حکومت جمہوری خطوط پر قائم ہوئی تھی۔ جواہر لال نہرو، سردار ولبھ بھائی پٹیل، اور پرشوتم داس ٹنڈن جیسے نامور افراد نے میونسپل کونسلوں میں داخلہ لیا اور ان جمہوری اداروں کے کام کاج کے بارے میں بصیرت حاصل کی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جمہوریت سازی کے اقدام کے ساتھ مقامی امور کی انتظامیہ میں کارکردگی میں کمی واقع ہوئی تھی۔ بدامنی کے دور میں بلدیاتی اداروں کا کام نہ تو لاوارث ناکامی کی تصویر پیش کرتا ہے اور نہ ہی نااہلی کی کامیابی کی تصویر۔ 'ہر صوبے میں، جب کہ چند بلدیاتی اداروں نے بلاشبہ کامیابی کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھائی ہیں اور دیگر اتنی ہی واضح ناکامی کا شکار ہیں، ان انتہاؤں کے درمیان زیادہ تر ہے۔' میونسپل اداروں کی بہت سی ناکامیاں ہائبرڈ فریم ورک کی وجہ سے تھیں جس کے اندر انہیں کام کرنا تھا۔ یہ نہ جمہوری تھا نہ آمرانہ۔ انتخابی اراکین میں انتظامی تجربے کی کمی اور ماہرین کی رہنمائی اور تربیت یافتہ انتظامی اہلکاروں کی شدید کمی نے بھی ان ناکامیوں میں اہم کردار ادا کیا۔

چوتھا دور (1937-1947)

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کے تحت صوبائی خود مختاری کے افتتاح نے ہندوستان میں میونسپل حکومت کی ترقی کو مزید تقویت دی۔ اس ایکٹ نے ڈائی آرکی (Diarchy) کے نظام کو ختم کیا اور صوبوں میں مقبول حکومتیں متعارف کرائیں۔ مقامی حکومت کو صوبائی مضمون کے طور پر درجہ بند کیا گیا تھا۔ لیکن ایکٹ کے تحت بلدیاتی اداروں کے لیے کوئی ٹیکس مختص نہیں کیا گیا۔ ٹیکس جو صوبائی حکومتیں عائد کر سکتی ہیں انہیں صوبائی فہرست (ایکٹ کے ساتویں شیڈول) میں بلدیاتی اداروں کے لیے مخصوص ٹیکسوں کے بارے میں کوئی اشارہ کیے بغیر شامل کر دیا گیا۔ یہ تبدیلی مقامی حکام کے لیے کافی ناگوار ثابت ہوئی تھی کیونکہ ریاستی حکومتوں نے بعض علاقوں میں ان چیزوں کو استعمال کیا تھا جنہیں پہلے خالصتاً مقامی ٹیکس کے طور پر تسلیم کیا جاتا تھا اپنے مقاصد کے لیے۔ تقریباً تمام صوبوں نے قانون سازی کی جس کا مقصد بلدیاتی اداروں کو مزید جمہوری بنانا اور انتظامی مشینری میں بہتری لانا تھا۔ صوبوں میں مقبول وزارتوں کی تنصیب کے ساتھ میونسپل اداروں کو بحال کرنے کی تجویز دی گئی تھی لیکن 1939 میں دوسری جنگ عظیم شروع ہونے کی وجہ سے کوئی پیش رفت نہ ہو سکی۔ کانگریس کے زیر تسلط تمام صوبوں کی مقبول وزارتوں نے استعفیٰ دے دیا۔

اگرچہ مقبول وزارتیں دوسرے صوبوں میں جاری تھیں، لیکن ان کی پوری توانائی بنیادی طور پر دفاعی سرگرمیوں پر مرکوز تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ مقامی حکومتوں کے اداروں پر توجہ دینے کا وقت نہیں تھا۔ میونسپل باڈیز شہری سہولیات فراہم کرنے کے بجائے ضلعی انتظامیہ کی رہنمائی اور براہ راست نگرانی میں بلیک آؤٹ، دفاع کے لیے رضاکارانہ تنظیموں کی تشکیل، ابتدائی طبّی امداد میں اضافہ وغیرہ سے متعلق کام انجام دے

رہی تھیں۔ یہ میونسپل حکومت کی ترقی کے لیے ایک یقینی دھچکا تھا۔اس طرح صوبائی خود مختاری کے دور میں بلدیاتی حکومت میں اصلاحات لانے کے لیے کوئی قابل ذکر کوششیں نہیں کی جاسکیں۔انگریزوں نے 1947 میں بلدیاتی حکومت کا خود انحصار، صحت منداور موثر نظام قائم کیے بغیر وہاں سے چلے گئے۔لارڈ رپن نے لوکل گورنمنٹ کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا۔1882 میں،اس نے سرکاری طور پر نامزد لوگوں کے ذریعہ مقامی حکومت کے موجودہ نظام کو ترک کر دیا۔اس کے مقامی خود مختار حکومتی منصوبے کے مطابق،زیادہ کارکردگی کے حصول کے لیے مقامی بورڈز کو چھوٹے یونٹوں میں تقسیم کیا گیا۔عوام کی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے انہوں نے لوکل بورڈز کے لیے انتخابی نظام متعارف کرایا۔

18 مئی 1882 کی حکومتی قرارداد مقامی حکومتوں کے ڈھانچہ جاتی ارتقاء میں ایک سنگ میل کے طور پر کھڑی ہے۔اس نے مقامی بورڈز کے لیے مہیا کیا جو منتخب غیر سرکاری اراکین کی ایک بڑی اکثریت پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کی صدارت ایک غیر سرکاری چیئر پرسن کرتا ہے۔اسے ہندوستان میں مقامی جمہوریت کا میگنا کارٹا سمجھا جاتا ہے۔اس قرارداد میں دیہی لوکل بورڈز کے قیام کی تجویز پیش کی گئی جس کی رکنیت کا 3/2 حصہ منتخب نمائندوں پر مشتمل تھا۔انہوں نے شہری میونسپلٹیوں میں خود مختاری کا تصور پیش کیا۔ان کے ساتھ شہری مقامی حکومت کا بانی سمجھا جاتا ہے۔رپن کی قراردادوں نے اس سلسلے میں کمیٹیوں، کمیشنوں اور ایکٹ کی ایک سیریز کی پیروی کی۔1909 میں رائل کمیشن آن ڈی سینٹر لائزیشن نے رپن ریزولوشن کے اصولوں کو مزید واضح کیا۔لیکن یہ محض کاغذ پر ہی رہ گیا۔رپن کی اسکیم نے مقامی خود مختار اداروں کی ترقی میں زیادہ پیش رفت نہیں کی۔

1919 کی مونٹاگو۔چیلمسفورڈ اصلاحات

اس پس منظر میں 1919 میں مونٹاگو چیلمسفورڈ اصلاحات منظور کی گئیں۔اصلاحات میں یہ بھی تجویز کیا گیا کہ جہاں تک ممکن ہو بلدیاتی اداروں میں مکمل عوامی کنٹرول ہونا چاہیے اور ان کے لیے باہر کے کنٹرول کی سب سے بڑی آزادی ہونی چاہیے۔1925 تک، آٹھ صوبوں نے گاؤں پنچایت ایکٹ پاس کر لیے تھے۔تاہم، ان پنچایتوں نے محدود کاموں کے ساتھ صرف چند دیہاتوں کا احاطہ کیا۔لیکن جہاں تک پنچایتوں کو جمہوری بنانے کا تعلق ہے اس اصلاحات کا زیادہ نتیجہ نہیں نکل سکا اور اس سے بہت ساری تنظیمی اور مالی رکاوٹیں پیدا ہوئیں۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ (1935)

اسے برطانوی ہندوستان میں پنچایتوں کے ارتقا کا ایک اور اہم مرحلہ سمجھا جاتا ہے۔صوبوں میں عوامی منتخب حکومت کے ساتھ، تقریباً تمام صوبائی انتظامیہ نے یہ فرض محسوس کیا کہ وہ مقامی خود مختار حکومتی اداروں بشمول گاؤں کی پنچایتوں کو مزید جمہوری بنانے کے لیے قانون سازی کریں۔

اگرچہ 1939 میں دوسری جنگ عظیم کے اعلان کے بعد کانگریس کے زیر انتظام صوبوں میں مقبول حکومت نے دفتر خالی کر دیا تھا، لیکن مقامی حکومتوں کے اداروں کے حوالے سے پوزیشن اگست 1947 تک برقرار رہی، جب ملک نے آزادی حاصل کی۔اگرچہ برطانوی حکومت

کو گاؤں کی خود مختاری میں کوئی دلچسپی نہیں تھی، لیکن وہ ہندوستان میں اپنی حکمرانی جاری رکھنے اور مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایسا کرنے پر مجبور ہوئے۔ ہندوستانی دیہی جمہوریہ انگریزوں کی آمد تک پروان چڑھی تھی۔ انگریزوں کے دور حکومت میں اسے ایک جھٹکا لگا۔ ان کی جگہ گاؤں کی انتظامیہ کے باضابطہ طور پر تشکیل شدہ اداروں نے لے لی۔ برطانوی حکمرانی کے انتہائی مرکزی نظام میں، گاؤں کی خود مختاری ختم ہوتی دکھائی دیتی ہے۔

7.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے،

- برطانوی دور میں مقامی حکومت کے پس منظر کو سمجھا۔
- برطانوی دور میں میونسپلٹی نظام کا مطالعہ کیا۔
- مقامی حکومت کے ارتقاء کے 4 ادوار کا مطالعہ کیا۔

7.6 کلیدی الفاظ (Keywords)

رپن ریزولیوشن (Ripon Resolution)

1882 کا رپن ریزولیوشن ہندوستان میں مقامی خود مختاری کے موثر آغاز کو ظاہر کرتا ہے۔ بلدیاتی اداروں کی ترقی کو نہ صرف انتظامیہ کی ترقی کے نقطہ نظر سے فروغ دیا گیا بلکہ اسے سیاسی اور قابل تعریف تعلیم کے ذریعہ بھی بنایا گیا۔ پورے ملک میں لوکل بورڈز بنائے گئے اور انہیں مخصوص فرائض اور آمدنی کے مناسب وسائل سونپے گئے۔ ان بلدیاتی اداروں کو عام انتخابات کے نظام کے ساتھ، جہاں بھی مقامی حالات کی اجازت ہو، غیر سرکاری اکثریت رکھنے کی تجویز دی گئی تھی۔ سرکاری مداخلت کو کم سے کم کرنے کی تجویز دی گئی۔

7.7 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

7.7.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ ہندوستان میں میونسپل ایڈ منسٹریشن کی شروعات کب ہوئی؟

(a) 1680 (b) 1687 (c) 1740 (d) 1871

2۔ بنگال چوکیدارا ایکٹ کب نافذ ہوا؟

(a) 1680 (b) 1687 (c) 1740 (d) 1871

3۔Ripon Resolution کب وجود میں آیا؟

(a)1870 (b)1871 (c)1882 (d)1886

4۔Royal Commission on Decentralisation کب بنی؟

(a)1871 (b)1882 (c)1905 (d)1907

5۔ برطانوی دور میں ہندوستان میں مقامی حکومت کے ارتقاء کا پہلا دور ہے:

(a)1687 سے 1881 تک (b)1882 سے 1919 تک

(c)1920 سے 1937 تک (d)1937 سے 1947 تک

6۔ برطانوی دور میں ہندوستان میں مقامی حکومت کے ارتقاء کا دوسرا دور ہے:

(a)1687 سے 1881 تک (b)1882 سے 1919 تک

(c)1920 سے 1937 تک (d)1937 سے 1947 تک

7۔ برطانوی دور میں ہندوستان میں مقامی حکومت کے ارتقاء کا تیسرا دور ہے:

(a)1687 سے 1881 تک (b)1882 سے 1919 تک

(c)1920 سے 1937 تک (d)1937 سے 1947 تک

8۔ برطانوی دور میں ہندوستان میں مقامی حکومت کے ارتقاء کا چوتھا دور ہے:

(a)1687 سے 1881 تک (b)1882 سے 1919 تک

(c)1920 سے 1937 تک (d)1937 سے 1947 تک

9۔ مانٹیگو چیمس فورڈ کی اصلاحات کب ہوئیں؟

(a)1919 (b)1935 (c)1942 (d)1947

10۔ دور جدید میں مقامی حکومت کا بانی کس کو تسلیم کیا جاتا ہے؟

(a)لارڈ ڈبینٹک (b)لارڈ ہیسٹنگز (c)لارڈ رپن (d)ان میں کوئی نہیں

7.7.2۔ مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. رپن رزولیوشن کی خصوصیات بیان کیجیے۔
2. Royal Commission on Decentralisation کی کیا سفارشات تھیں؟
3. بنگال چوکیدارا ایکٹ پر ایک نوٹ لکھیے۔
4. مقامی حکومت کے ارتقاء میں مانٹیگو چیمس فورڈ کی اصلاحات کا کیا رول ہے؟

5. برطانوی دور میں میونسپلٹی نظام کو بیان کیجیے۔

7.7.3۔طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. برطانوی دور میں مقامی حکومت کے ارتقاء کی وضاحت کیجیے۔
2. برطانوی دور میں مقامی حکومت کے ارتقاء کے پہلے اور دوسرے دور میں کیا تبدیلیاں رونما ہوئیں؟
3. برطانوی دور میں مقامی حکومت کے ارتقاء کے تیسرے اور چوتھے دور میں کیا تبدیلیاں رونما ہوئیں؟

7.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Learning Resources)

1. Mahi Pal, *Rural Local Governance and Development* (New Delhi: Sage India, 2020)
2. A. Avasthi, *Municipal Administration in India* (Agra: Lakshmi Naryan Agarwal, 1972)
3. Kuldeep Mathur, *Oxford India Short Introduction: Panchayti Raj* (New Delhi: Oxford India, 2013).
4. Pradeep Sachdeva, *Local Government in India* (New Delhi: Pearson Education India, 2011).
5. R. M. Jackson, *Machinery of Local Government* (London: Macmillan, 1969).
6. S. P. Jain, *Panchayati Raj Institutions in India: An Appraisal* (Hyderabad: National Institute of Rural Development, 1995)
7. K. K. Puri, *Local Government in India* (Jalandhar: Bharat Prakashan, 1985)
8. V. K. Puri, *Local Government and Administration* (Jalandhar: Modern Publishers, 2005)
9. Bidyut Chakrabarty & Rajendra Kumar Pandey, *Local Governance in India* (New Delhi: Sage India, 2018)
10. M. A. Muttalib, *Theory of local Government* (New Delhi: Sterling Publishers, 1982).

اکائی 8—مقامی حکومت کا ارتقاء: آزادی کے بعد

(Evolution of Local Government: Post-Independence)

اکائی کے اجزا:

8.0 تمہید

8.1 مقاصد

8.2 دیہی علاقوں میں مقامی حکومت کا ارتقاء

8.3 پنچایتی راج ادارے: مابعد آزادی

8.4 73ویں دستوری ترمیم

8.5 شہری علاقوں میں مقامی حکومت کا ارتقاء

8.6 74ویں دستوری ترمیم

8.7 اکتسابی نتائج

8.8 کلیدی الفاظ

8.9 نمونہ امتحانی سوالات

8.9.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

8.9.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

8.9.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

8.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد

8.0 تمہید (Introduction)

ہندوستان میں مقامی حکومت کا مطالعہ دو سطحوں پر کیا جاسکتا ہے: (1) دیہی علاقوں کی مقامی حکومت اور (2) شہری علاقوں کی مقامی حکومت۔ پنچایتی راج ادارہ ہندوستان میں دیہی مقامی خود کار حکومت کا ایک نظام ہے۔ لوکل سیلف گورنمنٹ ایسے بلدیاتی اداروں کے ذریعے مقامی معاملات کا انتظام ہے جنھیں مقامی لوگوں نے منتخب کیا ہے۔ پنچایتی راج انسٹی ٹیوشن کو 73ویں دستوری ترمیمی ایکٹ 1992 کے ذریعے نچلی

سطح پر جمہوریت کی تعمیر کے لیے دستوری شکل دی گئی تھی اور اسے ملک میں دیہی ترقی کا کام سونپا گیا تھا۔اپنی موجودہ شکل اور ساخت میں پنچایتی راج انسٹی ٹیوشن نے اپنے وجود کے تیس سال مکمل کر لیے ہیں۔تاہم، نچلی سطح پر جمہوریت کو مزید لامرکزیت اور مضبوط کرنے کے لیے بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

شہر اور قصبے ملک کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ شہری مراکز دیہی علاقوں کی ترقی میں بھی نمایاں معاون کردار ادا کرتے ہیں۔ اس معاشی تبدیلی کو نچلی سطح پر ضروریات اور حقائق کے مطابق رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ عوام اور ان کے نمائندے مقامی سطح پر پروگراموں کی منصوبہ بندی اور ان پر عمل درآمد ہونے میں پوری طرح شامل ہوں۔اگر پارلیمنٹ اور ریاستی مقننہ میں جمہوریت کو مضبوط اور مستحکم رکھنا ہے تو اس کی جڑیں قصبوں، اور ان شہروں تک پہنچنی چاہئیں جہاں لوگ رہتے ہیں۔

1992 کا 74 واں ترمیمی ایکٹ مختلف سطحوں پر میونسپل اداروں کو اختیارات اور اقتدار کی لامرکزیت کا بنیادی فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ تاہم، اسے عملی شکل دینے کی ذمہ داری ریاستوں پر عائد ہوتی ہے۔74 ویں ترمیمی ایکٹ نے ہندوستان کے دستور میں ایک نیا حصہ IX-A شامل کیا ہے۔اس حصے کا عنوان "The Municipalities" ہے اور یہ آرٹیکل 243-P سے 243-ZG تک کے دفعات پر مشتمل ہے۔

8.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ،

- دیہی علاقوں میں مقامی حکومت کے ارتقاء کا مطالعہ کریں گے۔
- شہری علاقوں میں مقامی حکومت کے ارتقاء کا مطالعہ کریں گے۔
- 73 ویں اور 74 ویں دستوری ترمیم قانون کی اہمیت کو سمجھیں گے۔
- 73 ویں اور 74 ویں دستوری ترمیم قانون کے تحت مقامی حکومت کے درپیش مسائل کا مطالعہ کریں گے۔

8.2 دیہی علاقوں میں مقامی حکومت کا ارتقا (Evolution of Local Govt. in Village Area)

ہندوستان میں پنچایت راج کی تاریخ کو تجزیاتی نقطۂ نظر سے درج ذیل ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔پرانے سنسکرت صحیفوں میں، لفظ 'پنچایتن' کا ذکر کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے پانچ افراد کا گروہ، بشمول ایک روحانی آدمی۔ رفتہ رفتہ ایسے گروہوں میں روحانی آدمی کی شمولیت کا تصور ختم ہوتا گیا۔ رگ وید میں سبھا، سمیتی اور وداتھا کا ذکر مقامی خود کار اکائیوں کے طور پر ملتا ہے۔ یہ مقامی سطح پر جمہوری ادارے تھے۔ بادشاہ بعض کاموں اور فیصلوں کے سلسلے میں ان اداروں کی منظوری لیتا تھا۔ مہاکاوی دور ہندوستان کے دو عظیم مہاکاوی ادوار کی نشاندہی کرتا ہے، یعنی

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी
Estd. 1998
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

رامائن اور مہابھارت۔ رامائن کا مطالعہ بتاتا ہے کہ انتظامیہ دو حصوں میں تقسیم تھی- پور اور جنپد یا شہر اور گاؤں۔ پوری ریاست میں ایک ذات پنچایت بھی تھی اور ذات پنچایت کے ذریعے منتخب ہونے والا شخص بادشاہ کی وزراء کونسل کا رکن ہوتا تھا۔

مہابھارت کے 'شانتی پروا' میں گاؤں کی خود کار حکومت کا کافی اظہار ملتا ہے۔ منواسمرتی کے ساتھ ساتھ کوٹیلیہ کے ارتھ شاستر میں۔ مہابھارت کے مطابق، گاؤں کے اوپر اور اوپر، 10، 20، 100، اور 1000 گاؤں کے گروپوں کی اکائیاں تھیں۔ 'گرامک' گاؤں کا چیف افسر تھا، 'دشپ' دس گاؤں کا سردار تھا، ونشیا ادھی پتی، شات گرام ادھیکشا اور شات گرام پتی بالترتیب 20، 100 اور 1000 گاؤں کے سردار تھے۔ وہ مقامی ٹیکس جمع کرتے تھے اور اپنے گاؤں کے دفاع کے ذمہ دار تھے۔ کوٹیلہ کے ارتھ شاستر میں گاؤں کی پنچایتوں کا ذکر ملتا ہے۔ اس قصبے کو پور کہا جاتا تھا اور اس کا سردار ناگارک تھا۔ بلدیاتی ادارے کسی بھی شاہی مداخلت سے پاک تھے۔

موریہ اور موریہ کے بعد کے ادوار میں بھی، بزرگوں کی ایک کونسل کی مدد سے سربراہ، گاؤں کی زندگی میں نمایاں کردار ادا کرتا رہا۔ یہ نظام گپتا دور تک جاری رہا، حالانکہ نام میں کچھ تبدیلیاں ہوئی تھیں، کیونکہ ضلعی اہلکار کو وِشیاپتی اور گاؤں کے سربراہ کو گرام پتی کہا جاتا تھا۔ اس طرح قدیم ہندوستان میں مقامی حکومت کا ایک منظم نظام موجود تھا جو روایات اور رسم و رواج کے متعین نمونوں پر چلایا جاتا تھا۔ تاہم، یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ پنچایت کی سربراہی کرنے والی یا پنچایت میں رکن کے طور پر حصہ لینے والی خواتین کا کوئی حوالہ نہیں ہے۔

سلطانی دور میں، دہلی کے سلاطین نے اپنی سلطنت کو 'ولایت' نامی صوبوں میں تقسیم کیا۔ ایک گاؤں کی حکمرانی کے لیے تین اہم اہلکار ہوتے تھے - انتظامیہ کے لیے مکدم، محصولات کی وصولی کے لیے پٹواری اور پنچ کی مدد سے تنازعات کو طے کرنے کے لیے چودھری مقرر تھے۔ دیہاتوں کو اپنے علاقے میں خود مختاری کے حوالے سے کافی اختیارات حاصل تھے۔

قرون وسطیٰ میں مغلیہ دور حکومت میں ذات پات اور جاگیردارانہ نظام حکومت نے آہستہ آہستہ دیہاتوں میں خود مختاری کو ختم کر دیا۔ یہ بات یہاں بھی قابل غور ہے کہ قرون وسطیٰ میں بھی مقامی گاؤں کی انتظامیہ میں خواتین کی شرکت کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ انگریزوں کے دور حکومت میں گاؤں کی پنچایتیں اپنی خود مختاری کھو بیٹھیں اور کمزور ہو گئیں۔

ہندوستان نے 1870 سے ہی نمائندہ مقامی اداروں کا آغاز دیکھا۔ 1870 کی مشہور میو کی قرارداد نے مقامی اداروں کے اختیارات اور ذمہ داریوں کو بڑھا کر ان کی ترقی کو تحریک دی۔ سال 1870 نے شہری بلدیات میں منتخب نمائندوں کے تصور سے متعارف کرایا۔ 1857 کی بغاوت نے شاہی مالیات کو کافی دباؤ میں ڈال دیا تھا اور مقامی ٹیکس سے باہری مقامی خدمات کو مالی اعانت فراہم کرنا ضروری سمجھا گیا تھا۔ لہذا، یہ مالی مجبوری سے باہر تھا کہ لامرکزیت پر لارڈ میو کی قرارداد کو اپنایا گیا۔ میو کے نقش قدم پر چلتے ہوئے لارڈ رپن Lord Ripon نے 1882 میں ان اداروں کو انتہائی ضروری جمہوری ڈھانچہ فراہم کیا۔ تمام بورڈز (اس وقت موجودہ) کو غیر عہدیداروں کی دو تہائی اکثریت کا پابند کیا گیا تھا جنہیں منتخب کیا جانا تھا، اور ان اداروں کا چیئرمین غیر منتخب عہدیداروں میں سے ہونا ضروری تھا۔ اسے ہندوستان میں مقامی جمہوریت کا میگنا کارٹا سمجھا جاتا ہے۔

1907 میں CEH Hobhouse کی سربراہی میں مرکزیت پر رائل کمیشن کی تقرری سے مقامی خود کار حکومتی اداروں کو فروغ ملا۔ کمیشن نے گاؤں کی سطح پر پنچایتوں کی اہمیت کو تسلیم کیا۔ یہ اس پس منظر میں ہے کہ 1919 کی مونٹا گو چیلمسفورڈ اصلاحات Montague Chelmsford Reforms نے مقامی حکومت کے موضوع کو صوبوں کے دائرہ اختیار میں منتقل کر دیا۔ اصلاحات میں یہ بھی تجویز کیا گیا کہ جہاں تک ممکن ہو بلدیاتی اداروں میں خود مختاری ہونی چاہیے اور ان کے لیے بیرونی کنٹرول سے مکمل آزادی ہونی چاہیے۔ یہ پنچایتیں اپنے محدود کاموں کے ساتھ صرف چند دیہاتوں پر محیط تھیں اور تنظیمی اور مالی مجبوریوں کی وجہ سے یہ گاؤں کی سطح پر مقامی خود کار حکومت کے جمہوری اور متحرک ادارے نہیں بن سکیں۔

تاہم، 1925 تک، آٹھ صوبوں نے پنچایت ایکٹ پاس کیے تھے اور 1926 تک، چھ مقامی ریاستوں نے بھی پنچایتی قوانین منظور کیے تھے۔ بلدیاتی اداروں کو زیادہ اختیارات دیے گئے اور ٹیکس لگانے کے کام کم کیے گئے۔ لیکن، مقامی خود کار حکومتی اداروں کی پوزیشن غیر متاثر رہی۔ آزادی کے بعد کا دور: دستور کے نافذ ہونے کے بعد، آرٹیکل 40 نے پنچایتوں کا ذکر کیا اور آرٹیکل 246 ریاستی مقننہ کو مقامی خود مختاری سے متعلق کسی بھی موضوع کے حوالے سے قانون سازی کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ تاہم، دستور میں پنچایتوں کی اس شمولیت پر اس وقت کے فیصلہ سازوں نے متفقہ طور پر اتفاق نہیں کیا تھا، جس کی بڑی مخالفت خود دستور بنانے والے یعنی بی آر امبیڈکر کی طرف سے آئی تھی۔

گاؤں کی پنچایت کے حامیوں اور مخالفین کے درمیان کافی بحث کے بعد بالآخر پنچایتوں کو ریاستی پالیسی کے ہدایتی اصولوں کے آرٹیکل 40 کے طور پر دستور میں اپنے لیے جگہ مل گئی۔ چونکہ ہدایتی اصول پابند اصول نہیں ہیں، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پورے ملک میں ان اداروں کے یکساں ڈھانچے کی عدم موجودگی تھی۔ آزادی کے بعد، ایک ترقیاتی پہل کے طور پر، ہندوستان نے 2 اکتوبر 1952 کو گاندھی جینتی کے موقع پر کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام (CDP) کو امریکی ماہر البرٹ مائر کے ذریعے شروع کیے گئے اٹاوہ پروجیکٹ کے بڑے اثر ورسوخ کے تحت لاگو کیا تھا۔

اس میں دیہی ترقی کی تقریباً تمام سرگرمیاں شامل تھیں، جنہیں لوگوں کی شرکت کے ساتھ گاؤں کی پنچایتوں کی مدد سے نافذ کیا جانا تھا۔ 1953 میں، نیشنل ایکسٹینشن سروس کو بھی سی ڈی پی کی تجویز کے طور پر متعارف کرایا گیا تھا۔ لیکن اس پروگرام کا زیادہ کچھ نتیجہ نہیں نکلا۔ سی ڈی پی کی ناکامی کی مختلف وجوہات تھیں جیسے بیوروکریسی اور ضرورت سے زیادہ سیاست، لوگوں کی شرکت کا فقدان، تربیت یافتہ اور قابل عملہ کی کمی، اور سی ڈی پی کو لاگو کرنے میں بلدیاتی اداروں کی عدم دلچسپی، خصوصاً گاؤں کی پنچایتیں۔ 1957 میں، نیشنل ڈیولپمنٹ کونسل نے کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کے کام کاج کا جائزہ لینے کے لیے بلونت رائے مہتا کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی۔ ٹیم نے مشاہدہ کیا کہ سی ڈی پی کی ناکامی کی بڑی وجہ لوگوں کی شرکت میں کمی ہے۔

کمیٹی نے تین سطحی پنچایتی راج اداروں کی تجویز پیش کی، یعنی گاؤں کی سطح پر گرام پنچایتیں (GPs)، بلاک سطح پر پنچایت سمیتی (PSs) اور ضلع سطح پر ضلع پریشد (ZPs)۔ جمہوری لامرکزیت کی اس اسکیم کے نتیجے میں راجستھان میں 2 اکتوبر 1959 کو شروع کیا گیا تھا۔ آندھرا

پردیش میں یہ اسکیم یکم نومبر 1959 کو متعارف کرائی گئی تھی۔ آسام، گجرات، کرناٹک، مدھیہ پردیش، مہاراشٹر، اڑیسہ، اور پنجاب وغیرہ میں بھی ضروری قانون سازی کی گئی تھی اور اسے نافذ کیا گیا تھا۔

1977 میں اشوک مہتا کمیٹی کی تقرری نے پنچایت راج کے تصورات اور عمل میں نئی سوچ کو جنم دیا۔ کمیٹی نے ضلع پریشد اور منڈل پنچایت پر مشتمل دو سطحی پنچایت راج ادارہ جاتی ڈھانچہ کی سفارش کی۔ منصوبہ بندی کی مہارت کو استعمال کرنے اور انتظامی مدد حاصل کرنے کے لیے، ضلع کو ریاستی سطح سے نیچے لامرکزیت کے پہلے نقطہ کے طور پر تجویز کیا گیا تھا۔ اس کی سفارش کی بنیاد پر، کچھ ریاستوں مثلاً کرناٹک نے انہیں مؤثر طریقے سے شامل کیا۔

بعد کے سالوں میں پنچایتوں کو زندہ کرنے اور ان کو نئی زندگی دینے کے لیے حکومت ہند نے مختلف کمیٹیاں مقرر کی تھیں۔ ان میں سب سے اہم ہنومنت راؤ کمیٹی (1983)، جی وی کے راؤ کمیٹی (1985)، ایل ایم سنگھوی کمیٹی (1986) اور مرکز-ریاست تعلقات پر سرکاریہ کمیشن (1988)، پی کے تھونگن کمیٹی (1989) اور ہرلال سنگھ کھرا ہیں۔ کمیٹی (1990)۔

جی وی کے راؤ کمیٹی (1985) نے "ضلع" کو منصوبہ بندی کی بنیادی اکائی کے طور پر بنانے اور باقاعدہ انتخابات کرانے کی سفارش کی جب کہ ایل ایم سنگھوی کمیٹی نے پنچایتوں کو مضبوط کرنے کے لیے مزید مالی وسائل اور دستوری حیثیت فراہم کرنے کی سفارش کی۔

ترمیم کا مرحلہ 64ویں ترمیمی بل (1989) کے ساتھ شروع ہوا جسے راجیو گاندھی نے پنچائتی راج اداروں کو مضبوط کرنے کے لیے پیش کیا تھا، لیکن راجیہ سبھا میں بل منظور نہیں ہو سکا۔

دستور (74ویں ترمیم) بل (پنچایتی راج اداروں اور میونسپلٹیوں کے لیے ایک مشترکہ بل) 1990 میں پیش کیا گیا تھا، لیکن اسے کبھی بحث کے لیے نہیں لیا گیا۔ یہ پی وی نرسمہا راؤ کے پنچایتی راج ادارے میں وزارت کے دوران تھا کہ ستمبر 1991 میں دستور کے 72ویں ترمیمی بل کی شکل میں ایک جامع ترمیم پیش کی گئی تھی۔ 73ویں اور 74ویں دستوری ترامیم کو پارلیمنٹ نے دسمبر 1992 میں منظور کیا تھا جو گورننس دیہی اور شہری ہندوستان میں متعارف کرائی گئی۔ یہ ایکٹ AP پنچایتی راج ادارہ 24،1993 پر دستور (73ویں ترمیم) ایکٹ، 1992 اور دستور (74ویں ترمیم) ایکٹ، 1992 کے طور پر یکم جون، 1993 کو نافذ ہوئے۔

سماجی، ثقافتی اور انتظامی تحفظات کی وجہ سے درج ذیل علاقوں کو ایکٹ کے عمل سے مستثنیٰ کیا گیا ہے:

- آندھرا پردیش، بہار، گجرات، ہماچل پردیش، مدھیہ پردیش، مہاراشٹر، اڑیسہ اور راجستھان کی ریاستوں میں V شیڈول کے تحت درج فہرست شدہ علاقے۔
- ناگالینڈ، میگھالیہ اور میزورم کی ریاستیں۔
- ریاست مغربی بنگال کے ضلع دار جلنگ کے پہاڑی علاقے جن کے لیے دار جلنگ گورکھا ہل کونسل موجود ہے۔

دستوری ترمیمی ایکٹ کی دفعات کے مطابق، ایک ایکٹ جسے پنچایتوں کی دفعات (شیڈولڈ ایریاز میں توسیع) ایکٹ، 1996 کے نام سے حکومت ہند نے منظور کیا۔

ہندستان میں قدیم زمانے سے خود کفیل، خود مختار دیہی نظم ونسق کے نقوش ملتے ہیں۔ اس دور میں سوائے محصول ادا کرنے اور اطاعت کے تمام دیگر معاملات جیسے مقامی ضرورتوں کی تکمیل، انصاف رسانی اور نظم ونسق میں مقامی ادارے مرکزی حکومت سے آزاد تھے۔ البتہ ان پر طبقاتی ذات پات پر مبنی نظام کا غلبہ تھا۔ رگ ویدا، مہابھارتا اور منوسمریتی میں مقامی انتظامیہ اور انصاف رسانی کے لئے ذمہ دار گرام سنگھا کا ذکر ملتا ہے۔ شانتی پروا میں گاؤں کے نظم ونسق کی نگرانی کرنے والوں کے لئے 'پنچ' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ویدک دور میں سبھا اور سمیتی کے ذریعے دیہی نظم ونسق چلایا جاتا تھا۔ یہ ادارے گاؤں کے سربراہ کے ماتحت کام کرتے تھے جسے 'گرامنی' کہا جاتا تھا۔

کوٹلیہ کے ارتھ شاستر کے مطابق گاؤں کے سربراہ کو ادھیکشا کہا جاتا تھا۔ محصول وصول کرنا اور خاطیوں کو سزا دینا اس کی ذمہ داری تھی۔ موریا سلطنت میں گاؤں بنیادی سطح کا انتظامی اکائی تھا، جو مقامی نظم ونسق، انصاف رسانی، عوامی جائداد کی حفاظت اور تفریح کے کام انجام دیتا تھا۔ گپتا دور میں ان دیہی اداروں کو پنچ منڈلا اور گراما جنپدا کہا جاتا تھا۔

جنوبی ہند میں چولا راجاوں کے دور میں جمہوری طرز پر قائم ایک منظم دیہی نظم ونسق پایا جاتا ہے۔ اترمیرور کتبہ میں دی گئی تفصیل سے پتہ چلتا ہے کہ اس دور میں دیہی اسمبلی اور انتظامی کمیٹیوں کے لئے نمائندوں کا انتخاب کیا جاتا تھا۔ اس میں انتخاب میں حصہ لینے کی اہلیت اور نااہلیتوں کی تفصیل دی گئی ہے۔

دور وسطی میں پنچایتی راج ادارے (Panchayats in Medieval Period)

مغلیہ دور میں بھی بڑی حد تک مقامی انتظامیہ گاؤں کے اکابرین کے ہاتھ میں ہی ہوا کرتا تھا۔ ہر گاؤں میں اکابرین کی پنچایت کے تحت انتظامی عملہ ہوا کرتا تھا جو محصول وصول کرتا تھا اور دیگر انتظامی امور انجام دیتا تھا۔ مگر ان کو عدالتی اختیارات نہیں تھے۔ گاؤں کا سربراہ پنچایت اور مرکزی حکومت کے درمیان رابطہ کا کام کرتا تھا۔ انگریزوں کی آمد تک ہندوستان کے گاؤں میں یہی نظام رائج تھا۔

برطانوی دور میں پنچایتی راج ادارے (Panchayats in British Period)

برطانوی دور میں مقامی نظم ونسق میں بڑی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ خود کفیل دیہی نظام کی جگہ دیہی نظم ونسق کے لئے مرکزی حکومت کے ماتحت کام کرنے والے ادارے قائم کئے گئے۔ اس سے جوابدہ اور ذمہ دار مقامی حکومتوں کی شروعات ہوئی۔ ابتدا میں برطانوی حکمرانوں نے تجارتی مراکز اور بڑے شہروں میں نامزد اراکین کے ساتھ بلدیاتی ادارے قائم کئے۔ 1687 میں مدراس میں ایک میونسپل کارپوریشن کا قیام عمل میں آیا۔ 1870 میں لوکل سیلف گورنمنٹ کے بارے میں منظور کردہ مشہور مایو قرارداد کے ذریعے مقامی حکومت میں نمائندوں کے انتخاب کا جمہوری عنصر پہلی بار متعارف ہوا۔ اس قرارداد کے نتیجے میں بنگال میں روایتی پنچایتی نظام کو 1870 میں بنگال چوکیداری ایکٹ کے

ذریعے بحال کیا گیا۔اور اضلاع میں مجسٹریٹ کو پنچایتیں قائم کرنے اور اراکین کو نامزد کرنے کا اختیار دیا گیا۔ یہ نامزد پنچایتوں کو ٹیکس عائد کرنے اور وصول کرنے کا اختیار دیا گیا۔1880 کے قحط کمیشن نے مقامی اداروں کی عدم موجودگی کو قحط زدہ لوگوں تک امدادی سامان پہنچانے میں رکاوٹ قرار دیا اور ان اداروں کو وسعت دینے کی سفارش کی۔18 مئی 1882 کو لارڈ رپنؔ نے مقامی سطح پر منتخب نمائندوں کی اکثریت والے بورڈ قائم کئے جس سے باقائدہ مقامی سطح پر جمہوری اداروں کی شروعات ہوئی۔

اس حکم نامے کو ہندوستان میں مقامی حکومت کا Magna Carta سمجھا جاتا ہے۔البتہ اس کے ذریعہ صرف میونسپل ادارے اور ضلع بورڈ ہی قائم ہوئے۔ پنچایتی اداروں کا اس میں ذکر نہیں تھا۔1909 میں Royal Commission on Decentralization نے مقامی انتظامیہ میں غیر مرکزیت کو فروغ دینے اور عوام کو حکومت سے جوڑنے کے مقصد سے دیہی سطح پر پنچایتی ادارے قائم کرنے کی سفارش کی۔1919 کے مانٹیگو۔چمسفورڈ اصلاحات میں مقامی حکومت کو جمہوری طرز پر جوابدہ بنانے پر زور دیا گیا۔

اس کے نتیجہ میں 1925 میں آٹھ صوبوں میں پنچایتی ادارے قائم کرنے کے لیے قانون بنائے گئے جس پر پوری طرح سے عمل نہیں ہوا۔ 1935 کے قانون حکومت ہند میں بھی مقامی اداروں کو مضبوط کرنے پر زور دیا گیا۔ مگر 1939 میں شروع ہونے والی دوسری جنگ عظیم کی وجہ سے یہ منصوبے عمل میں نہیں لائے جاسکے۔

8.3 پنچایتی راج ادارے-مابعد آزادی (Panchayats in Independent India)

گاندھی جی نے دیہی علاقوں کو جدّوجہد آزادی کا حصہ بنایا اور خود کفیل گاؤں کے تصور کو پیش کیا۔ہریجن میں اپنے مضمون 'My Vision of Village Swaraj' میں گاندھی جی نے جمہوری طرز پر پنچایت کو فروغ دینے کی وکالت کی اور ان کو Little Republics سے تعبیر کیا۔

8.3.1 دستوری توضیحات (Constitutional Provisions)

گاندھی جی کے نظریات کے مطابق دستور ساز اسمبلی نے دیہی سطح پر پنچایتی راج نظام کو دستور میں شامل کیا۔ چنانچہ مملکت کے رہنمائی اصولوں میں دفع 40 کے مطابق مملکت دیہی سطح پر پنچایتی اداروں کو قائم کرے گی اور ان اداروں کو آزادانہ طور پر کام کرنے کے لئے ضروری اختیارات بھی عطا کرے گی۔

اسی کے ساتھ دستور کی ساتویں شیڈول میں ریاستی فہرست کے ایٹم نمبر 5 میں مقامی حکومتیں بشمول دیہی پنچایتوں کو شامل کیا گیا۔اس کے باوجود پنچایتی اداروں کو قائم کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی، البتہ سال 1993 میں 73 ویں دستوری ترمیم کے ذریعے دفعات 243تا243س کو شامل کرتے ہوئے پنچایتی اداروں کو دستوری حیثیت عطا کی گئی۔

8.3.2 کمیونٹی ڈولپمنٹ پروگرام 1952 (Community Development Programme)

مرکزی حکومت نے دیہی علاقوں کی سماجی اور معاشی ترقی کے لئے 1952 میں Community Development Programme اور 1953 میں National Extension Service شروع کیا۔ مگر عوامی شرکت نہ ہونے کی وجہ سے یہ پروگرام کامیاب نہیں ہوئے۔

8.3.3 بلونت رائے مہتا کمیٹی 1957 (Balwantroy Mehta Committee)

1957 میں کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کی ناکامی کے وجوہات کا پتہ لگانے کے لئے ممبر پارلیمنٹ، بلونترائے مہتا کی قیادت میں ایک کمیٹی قائم کی گئی۔ اس کمیٹی نے دیہی سطح پر منصوبوں کو روبہ عمل لانے کے لئے عوامی شراکت کو لازمی قرار دیا اور دیہی سطح سے ضلع کی سطح تک ایک تین درجاتی پنچایتی نظام کی سفارش کی کہ مقامی سطح پر ترقیاتی کام انجام دینے کے لئے ضروری اختیارات اور وسائل ان اداروں کو منتقل کرنا چاہئے۔

اس کمیٹی کے سفارشات پر عمل کرتے ہوئے راجستھان نے ملک میں پہلی مرتبہ پنچایتی راج اداروں کو قائم کیا۔ 2 اکتوبر 1959 کو اس وقت کے وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے ناگور میں پنچایتی راج کا افتتاح کیا۔ اسی سال انھوں نے آندھرا پردیش کے شادنگر میں بھی اس کا افتتاح کیا۔ اس کے بعد ملک کی مختلف ریاستوں نے بھی پنچایتی راج اداروں کو قائم کیا۔ اس سے ملک کے دیہی نظم ونسق میں جمہوری عنصر کو شامل کیا گیا اور مقامی سطح پر جمہوری اقدار سے سرشار نئی قیادت کو فروغ دینے کا موقع ملا۔

البتہ دفتر شاہی کی بالادستی اور مرکزیت کے رجحان ان اداروں کی ترقی میں اہم رکاوٹ بن گئے۔ ریاستی حکومتوں نے پنچایتی اداروں کو فنڈس فراہم کرنے اور فرائض کو منتقل کرنے میں تساہل سے کام لیا اور انتخابات کو پانچ سال میں ایک مرتبہ منعقد کرنے کے بجائے اپنی سہولت اور سیاسی اغراض کے تحت کرائے۔ اس کے علاوہ زمینداروں اور ذات پات کا غلبہ، آبا پروری، رشوت خوری اور نااہل انتظامیہ نے اس نئے نظام کو ناکارہ بنادیا۔

8.3.4 اشوک مہتا کمیٹی 1978 (Ashok Mehta Committee)

پنچایتی راج اداروں کے مسائل کا مطالعہ کرنے اور ان کی بہتر کارکردگی کے لئے تجاویز پیش کرنے کے لئے جنتا پارٹی کی حکومت نے 1977 میں اشوک مہتا کی قیادت میں ایک کمیٹی قائم کی۔ اس کمیٹی نے ضلع اور سمیتی یا بلاک کی سطح پر دو درجاتی پنچایتی نظام کی سفارش کی۔ کمیٹی نے پنچایتی اداروں کو دستوری حیثیت دینے اور ان اداروں کو مزید اختیارات دینے کی بھی بات کی۔ اس کے علاوہ باقاعدہ انتخابات ،انتخابات میں سیاسی جماعتوں کی شراکت، خواتین اور کمزور طبقات کو تحفظات اور معقول معاشی وسائل فراہم کرنے کی بھی سفارش کی۔

ابتدا میں کرناٹک، مغربی بنگال، آندھرا پردیش اور جموں کشمیر نے ان سفارش کے مطابق پنچایتی راج اداروں کو قائم کیا۔ پھر دیگر ریاستوں نے بھی اسے اپنایا۔ سیاسی جماعتوں کی شراکت نے ان اداروں کو بااختیار بنایا اور منتخبہ نمائندے افسر شاہی کے مقابلہ میں زیادہ طاقت ور بن گئے۔ البتہ دستوری حیثیت نہ ہونے اور ریاستی حکومتوں کی طرف سے نظر انداز کئے جانے کی وجہ سے یہ ادارے اپنے متعین مقاصد کو حاصل کرنے میں ناکام رہے۔

منصوبہ بندی کمیشن نے دیہی ترقی اور غربت کے خاتمہ پر مبنی پروگراموں کا جائزہ لینے کے لئے 1985 میں جی وی کے راو کی قیادت میں ایک کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی نے افسر شاہی کی بیجا مداخلت کو جمہوری اداروں کے لئے نقصاندہ قرار دیا۔ منصوبہ بندی کے عمل میں پنچایتوں کو شریک کرنے کے لئے ضلع کو منصوبہ بندی کی اہم اکائی بنایا اور تمام ترقیاتی کاموں کی نگرانی کی ذمہ داری بھی ضلع پریشد کو سونپنے کی بات کی۔

اس کے علاوہ ایک اور کمیٹی ایل۔ ایم۔ سنگھوی کی قیادت میں قائم کی گئی۔ اس کمیٹی کے سفارشات میں پنچایتی راج اداروں کو دستوری حیثیت دینا، باقائدہ انتخابات منعقد کرنا اور ریاستی فینانس کمیشن کا قیام شامل ہے۔ خاص طور پر پنچایتی راج اداروں کی دستوری حیثیت کی مانگ کو ہر طرف سے تائید حاصل ہونے لگی۔

8.4 73 ویں دستوری ترمیم (73rd Constitutional Amendment)

پنچایتی راج اداروں کی تاریخ میں 73 ویں دستوری ترمیم ایک اہم سنگ میل ہے۔ پنچایتی اداروں کو حقیقی معنی میں جمہوری اور شراکتی ادارے بنانے کے لئے اس ترمیم کے ذریعے کئی اقدامات کئے گئے۔ 1992 میں پی۔ وی۔ نرسمہا راو کی قیادت میں کانگریس حکومت نے پارلیمنٹ میں پنچایتی راج اداروں کو مضبوط کرنے کے لئے باقائدہ انتخابات، خواتین اور کمزور طبقات کو تحفظات، اختیارات اور فنڈس کے متعلق کئی دفعات کو دستور میں شامل کیا۔

8.4.1 تین درجاتی نظام (Three Tier System)

73 ویں دستوری ترمیم نے تین درجاتی پنچایتی نظام کی تجویز کی جس کے تحت ضلع، بلاک یا سمیتی اور گاوں کے سطح پر پنچایتی راج ادارے قائم کئے گئے۔ البتہ 20 لاکھ سے کم آبادی والے ریاستوں کو دو درجاتی پنچایتی نظام قائم کرنے کی چھوٹ دی گئی۔

تمام رائے دہندوں پر مشتمل گرام سبھا کی تشکیل اس ترمیم کی اہم خصوصیت ہے جو کہ راست جمہوریت کی ایک علامت ہے۔

8.4.2 درج فہرست ذات و قبائل اور خواتین کے لئے تحفظات (Reservations for SC, ST and Women)

عوامی شراکت کو یقینی بنانے کے لئے اس ترمیم کے ذریع پنچایتی راج اداروں کے تین درجوں کے تمام عہدوں میں درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کو ان کی آبادی کے مطابق تحفظات فراہم کئے گئے ہیں۔ خواتین کو ان اداروں میں ایک تہائی تحفظات دئے گئے ہیں۔ کئی ریاستوں نے اس میں اضافہ کرتے ہوئے اسے 50 فیصد کردیا ہے۔

اس کے علاوہ ریاستی حکومتوں کو دیگر پسماندہ طبقات کی مناسب نمائندگی کے لئے قانون بنانے کی بھی اجازت دی گئی ہے اور کئی ریاستوں نے پسماندہ طبقات کو بھی پنچایتی راج اداروں میں تحفظات فراہم کی ہیں۔

8.4.3 ریاستی انتخابی کمیشن (State Election Commission)

پنچایتی راج اداروں کی مدت پانچ سال مقرر کی گئی اور ہر پانچ سال میں باقاعدہ انتخابات کرانے کے لئے ہر ریاست میں ایک ریاستی الیکشن کمیشن قائم کیا گیا۔ یہ کمیشن مقامی اداروں کے انتخابات کے لئے رائے دہندوں کی فہرست تیار کرنے، انتخابات کا انتظام اور نگرانی کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔

8.4.4 ریاستی مالی کمیشن (State Finance Commission)

پنچایتی اداروں کا ایک اور اہم مسئلہ مالی وسائل کی دستیابی ہے۔ اس ترمیم کے ذریعے ہر ریاست میں ایک ریاستی مالی کمیشن قائم کیا گیا۔ یہ کمیشن ریاستوں کی محصول سے ہونے والی آمدنی میں پنچایتی راج ادروں کا حصہ طے کریگا اور پنچایتی اداروں کے مالی وسائل کو بڑھانے کے لئے ضروری تجاویز بھی پیش کرے گا۔

8.4.5 ضلع پلاننگ بورڈ (District Planning Board)

ہندوستان میں منصوبہ بندی کا عمل پوری طرح سے مرکزی حکومت کے ماتحت تھا۔ اس ترمیم نے پہلی بار مقامی حکومتوں کو منصوبہ بندی کے عمل میں شامل کیا۔ اس کے لئے ہر ضلع میں ایک ضلع پلاننگ بورڈ قائم کیا گیا۔ یہ ضلع سطح کے بورڈ مقامی ضرورتوں کے مطابق منصوبہ تیا کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔

8.4.6 پنچایتی اداروں کے اختیارات اور 11واں جدول (Powers of PRIs and XI Schedule)

اس ترمیم کے ذریعہ پنچایتی اداروں کے اختیارات کو دستور میں شامل کیا گیا۔اس کے لئے دستور میں دفعہ 243G کے تحت 11ویں شیڈول میں 29اختیارات پنچایتی راج اداروں کو عطا کئے گئے۔یہ اختیارات حسب ذیل ہیں؛

1۔ زراعت بشمول توسیع زراعت
2۔ زرعی ترقی،زرعی اصلاحات کی تعمیل،چک بندی اور زرعی اراضی کا تحفظ
3۔ چھوٹی سیچائی،انصرام آب اور ترقئی فاضل آب
4۔ افزائش حیوانات،ڈیری اور مرغی پالنا
5۔ ماہی/ مچھلی پالنا
6۔ معاشری جنگل بانی اور فارم جنگل بانی
7۔ چھوٹے جنگل کی پیداوار
8۔ چھوٹے پیمانے پر چلنے والی صنعتیں بشمول اشیاء خوردنی کو محفوظ کرنے کی صنعتیں
9۔ کھادی،دیہی اور گھریلو صنعتیں
10۔ دیہی رہائشی مکانات کا انتظام کرنا
11۔ پینے کا پانی
12۔ ایندھن اور چارہ
13۔ سڑکیں،زمیں دوز نالیاں
14۔ دیہات میں بجلی کی فراہمی اور اس کی تقسیم
15۔ توانائی کے غیر روایتی ذرائع
16۔ غریبی کم کرنے کے پروگرام
17۔ تعلیم بشمول ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے مدارس
18۔ تکنیکی تربیت اور پیشہ ورانہ تعلیم
19۔ تعلیم بالغان اور غیر رسمی تعلیم
20۔ لائبریریاں
21۔ ثقافتی سرگرمیاں
22۔ بازار اور میلے

23۔ صحت اور حفظان صحت بشمول ہسپتال، صحت کے ابتدائی مراکز اور دواخانے

24۔ بہبودی خاندان

25۔ عورتوں اور بچّوں کی نشو نما

26۔ سماجی بہبود بشمول معذور اور دماغی طور سے کمزور افراد کی ترقی

27۔ کمزور طبقات کی بہبودی خصوصی طور پر درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی ترقی

28۔ نظام تقسیم عامہ

29۔ کمیونٹی اثاثوں کی خبر گیری

8.5 شہری علاقوں میں مقامی حکومت کا ارتقا (Evolution of Local Govt. in Urban Areas)

1989 میں راجیو گاندھی حکومت نے لوک سبھا میں 65 واں دستوری ترمیمی بل (نگر پالیکا بل) پیش کیا۔ بل کا مقصد میونسپل اداروں کو دستوری درجہ دے کر ان کو مضبوط اور ان کی اصلاح کرنا تھا۔ اگرچہ یہ بل لوک سبھا میں پاس ہو گیا تھا، لیکن اکتوبر 1989 میں راجیہ سبھا میں اسے منظوری نہیں مل سکی، اور اس وجہ سے یہ ختم ہو گیا۔ وی پی سنگھ کی قیادت میں نیشنل فرنٹ حکومت نے ستمبر 1990 میں دوبارہ لوک سبھا میں نظر ثانی شدہ نگر پالیکا بل پیش کیا۔ تاہم یہ بل منظور نہیں ہو سکا اور آخر کار لوک سبھا کی تحلیل کی وجہ سے ختم ہو گیا۔ پی وی نرسمہا راؤ کی حکومت نے ستمبر 1991 میں لوک سبھا میں ترمیم شدہ میونسپلٹی بل پیش کیا۔ یہ بالآخر 1992 کے 74 ویں دستوری ترمیمی ایکٹ کے طور پر ابھرا اور 1 جون 1993 کو نافذ ہوا۔

دستور کی دفعہ 243W میں میونسپلٹیوں وغیرہ کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں درج ہیں جس کی تفصیل دستور کے 12 ویں فہرست بند موجود ہے۔ اس فہرست بند میں 18 مضامین درج ہیں جو اس طرح ہیں:

1. منصوبہ بندی بشمول شہری قصبات۔
2. استعمال زمین اور تعمیر مکانات کی ضابطہ بندی۔
3. معاشی اور معاشرتی ارتقاء کا منصوبہ۔
4. سڑکیں اور پُل۔
5. گھریلو صنعتی اور تاجرانہ اغراض کے لیے پانی کی فراہمی۔
6. صحت عامہ، تحفظ حفظان صحت اور انتظام منجمد فضول۔
7. فائر سروس۔
8. شہری جنگل بانی، ماحول کی حفاظت اور ماحولیاتی نقطہ نگاہ کا ارتقاء۔

9. سماج کے کمزور طبقات، بشمول معذور اور دماغی طور سے کمزور افراد کے مفاد کی حفاظت۔

10. گندی بستیوں کو بہتر بنانا اور ان کا درجہ بڑھانا۔

11. شہروں میں غریبی کم کرنا۔

12. شہری آسائشوں اور سہولتوں مثلاً پارک، باغات اور کھیل کے میدانوں کے لیے توضیع کرنا۔

13. ثقافتی، تعلیمی اور جمالیاتی ارتقاء۔

14. تدفین، قبرستان، داہ کرم، شمشان گھاٹ اور برقی مسان۔

15. کانجی ہاؤس، جانوروں کے تئیں بے رحمانہ رویہ روکنا۔

16. اہم اعداد و شمار، جس میں پیدائش و موت کا رجسٹر کیا جانا شامل ہے۔

17. آسائش عامہ بشمول شہری اسٹریٹ لائٹ، پارکنگ قطعات، بس اسٹاپ نیز عوامی سہولتیں۔

18. کارخانوں کی ضابطہ بندی۔

8.6 74ویں ترمیم ایکٹ کی خصوصیات (Features of 74th Amendment Act)

مندرجہ بالا ایکٹ کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

بلدیات کی توضیعات

یہ ایکٹ ہر ریاست کے سائز اور رقبے کی بنیاد پر تین مختلف قسم کی میونسپلٹی قائم کرتا ہے۔

- نگر پنچایت (دیہی سے شہری علاقے میں منتقلی کے علاقے کے لیے)؛
- چھوٹے شہری علاقے کے لیے میونسپل کونسل؛اور
- بڑے شہری علاقے کے لیے میونسپل کارپوریشن۔

بلدیات کی تشکیل

نشستیں پُر کرنے کے لیے براہ راست انتخابات کا سہارا لیا جائے گا۔اس مقصد کے لیے ہر میونسپل علاقہ کو علاقائی حلقوں میں تقسیم کیا جائے گا ، جنہیں وارڈز کے نام سے جانا جاتا ہے۔

میونسپلٹی کے چیئرپرسن کو منتخب کرنے کا طریقہ ریاستی مقننہ کے ذریعہ طے کیا جاسکتا ہے۔

یہ اس بات کو بھی یقینی بناسکتا ہے کہ میونسپلٹی میں درج ذیل افراد کی نمائندگی ہو۔

- میونسپل ایڈمنسٹریشن میں منفرد مہارت اور تجربہ رکھنے والے افراد، جنھیں میونسپل میٹنگز میں ووٹ دینے کا حق نہیں ہے۔
- لوک سبھا اور ریاستی مقننہ کے اراکین، جو ان حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو میونسپل ایریا کو مکمل یا جزوی طور پر گھیرے ہوئے ہیں۔
- میونسپل ایریا کے اندر، راجیہ سبھا اور ریاستی قانون ساز کونسل کے ممبران بطور ووٹر رجسٹر ہوتے ہیں۔
- کمیٹی کے چیئرپرسن وہ ہوتے ہیں جو لوگوں کے ایک گروپ (وارڈ کمیٹیوں کے علاوہ) کے انچارج ہوتے ہیں۔

وارڈز کمیٹیوں کی تشکیل

اس قانون کے مطابق 3 لاکھ یا اس سے زیادہ آبادی والی تمام بلدیات میں وارڈ کمیٹیاں تشکیل دی جانی چاہئیں۔

نشستوں کا رزرویشن

یہ ایکٹ لازمی قرار دیتا ہے کہ ہر میونسپلٹی میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے ان کی آبادی کے فیصد کی بنیاد پر بلدیہ کی مجموعی آبادی کے لیے نشستیں مخصوص کی جائیں۔

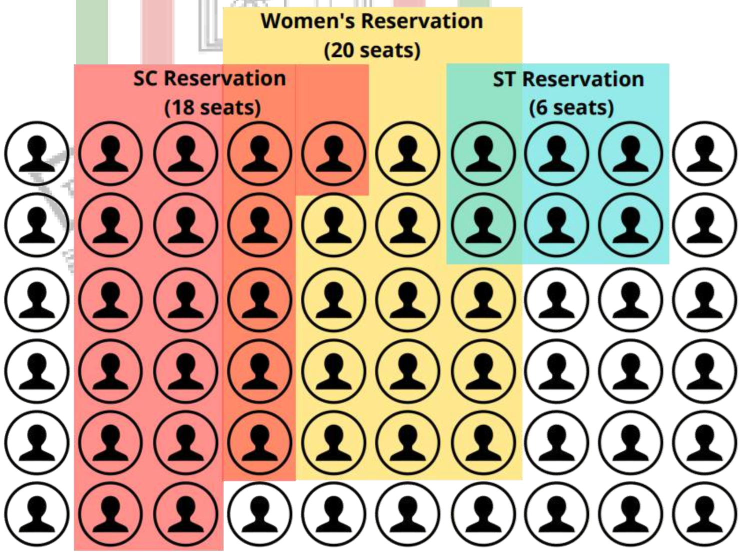

نشستوں کے رزرویشن کی اسکیم

اس میں یہ بھی شرط رکھی گئی ہے کہ نشستوں کی کل تعداد میں سے کم از کم ایک تہائی خواتین کے لیے مختص کی جائے (بشمول ایس سی اور ایس ٹی سے تعلق رکھنے والی خواتین کے لیے مخصوص نشستوں کی تعداد)۔

ریاستی مقننہ SCs،STsاور خواتین کے لیے بلدیات میں چیئرپرسن عہدے کو محفوظ کرنے کا طریقہ قائم کرسکتی ہے۔

یہ پسماندہ طبقات کے لیے بلدیات میں نشستوں یا چیئرپرسن عہدے کے ریزرویشن کے لیے بھی کوئی بندوبست کرسکتا ہے۔

بلدیات کی میعاد

- اپنی پہلی میٹنگ کی تاریخ سے، میونسپلٹی کی مدت 5 سال ہے۔
- میونسپلٹی کی میعاد ختم ہونے سے پہلے میونسپلٹی بنانے کے لیے انتخابات کرائے جائیں۔
- اگر میونسپلٹی کو 5 سال کی مدت ختم ہونے سے پہلے تحلیل کردیا جاتا ہے، تو تحلیل کی تاریخ کے 6 ماہ کے اندر ایک نئی میونسپلٹی بنانے کے لیے انتخابات کرائے جائیں۔

بلدیات کے اختیارات اور فرائض

تمام میونسپلٹیوں کو وہ حکام اور ذمہ داریاں دی جائیں گی جن کی انہیں موثر خود حکومتی تنظیموں کے طور پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

ریاستی مقننہ قانون کے ذریعہ یہ طے کرسکتی ہے کہ میونسپلٹیوں کو اقتصادی ترقی اور سماجی انصاف کے منصوبے بنانے کے ساتھ ساتھ ان کے سپرد کی گئی اسکیموں کو نافذ کرنے میں کیا احکام اور ذمہ داریاں ہوں گی۔

دستور کے بارہویں شیڈول میں ان کاموں کی بہ طور مثال ایک فہرست ہے جو بلدیات کو سونپے جاسکتے ہیں۔

بلدیات کا مالی انصرام

فنانس کمیشن جو کہ آرٹیکل 243-I کے تحت پنچایتی راج اداروں کی مالی حالت کا جائزہ لینے کے لیے قائم کیا گیا تھا، اب میونسپلٹیوں کی مالی حیثیت کا جائزہ لے گا اور گورنر کو سفارشات پیش کرے گا۔

مالیاتی کمیشن کی سفارشات میں درج ذیل امور شامل ہوں گے۔

- ریاست کے لگائے گئے ٹیکسز، چارجز، ٹولز، اور فیسوں کی خالص آمدنی ریاستی حکومت اور میونسپلٹیز کے درمیان تقسیم کی جاتی ہے۔
- ریاست میں حکومت کی تمام سطحوں پر میونسپلٹیوں میں آمدنی کے ایک حصے کی تقسیم۔
- میونسپلٹیز ٹیکس، ڈیوٹی، ٹولز، اور فیسیں تفویض یا مناسب کرتی ہیں۔
- ریاست کے کنسولیڈیٹڈ فنڈ سے میونسپلٹیوں کو گرانٹ ان ایڈ۔
- بلدیات کو اپنی مالی حالت بہتر بنانے کے لیے اقدامات کرنے چاہییں۔

گورنر کو کمیشن کی سفارشات کے ساتھ ساتھ کارروائی کی رپورٹ ریاستی مقننہ کو پیش کرنی ہوگی۔

بلدیاتی انتخابات

ریاستی الیکشن کمیشن پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے تمام انتخابات کے لیے انتخابی فہرستوں کی تیاری، اور ان کے انعقاد کی نگرانی، ہدایت اور کنٹرول کے انچارج ہیں۔

آڈٹ اور اکاؤنٹس

میونسپل اکاؤنٹنگ کو تازہ ترین رکھا جانا چاہیے، اور ریاستی قانون سازی کے مطابق اضافی آڈٹ کیے جانے چاہئیں۔ ریاستی مقننہ کو مقامی ضروریات اور دستیاب ادارہ جاتی ڈھانچے کی بنیاد پر اس سلسلے میں مناسب قوانین بنانے کی اجازت ہوگی۔

کمیٹی برائے ضلعی منصوبہ بندی

ہر ریاست کو ضلع کی سطح پر ایک ضلعی منصوبہ بندی کمیٹی قائم کرنی چاہیے تاکہ ضلع میں پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے ذریعے تیار کیے گئے منصوبوں کو اکٹھا کیا جاسکے اور ضلع بھر میں ترقیاتی منصوبے کا مسودہ تیار کیا جاسکے۔ ضلع پریشد ضلعی سطح پر پنچایتی راج اداروں کے لیے منصوبہ بندی اور وسائل مختص کرنے کا انچارج ہے۔

میٹروپولیٹن پلاننگ کمیٹیاں

ترقیاتی منصوبہ کا مسودہ تیار کرنے کے لیے ہر میٹروپولیٹن علاقے میں میٹروپولیٹن پلاننگ کمیٹی کی ضرورت ہوتی ہے۔

موجودہ قوانین اور بلدیات کا تسلسل

میونسپلٹیز سے متعلق تمام ریاستی قانون سازی اس ایکٹ کے نفاذ کی تاریخ کے بعد ایک سال تک موثر رہے گی۔

دوسرے لفظوں میں، ریاستوں کو اس قانون سازی کی بنیاد پر نئے بلدیاتی نظام کو اس کے نفاذ کی تاریخ کے ایک سال کے اندر اپنانا چاہیے، جو کہ 1 جون، 1993 ہے۔

تمام میونسپلٹی جو اس ایکٹ کی منظوری سے پہلے موجود تھیں اس وقت تک موجود رہیں گی جب تک کہ ان کی میعاد ختم نہ ہو جائے، جب تک کہ ریاستی مقننہ انہیں جلد تحلیل نہ کر دے۔

انتخابی معاملات میں عدالتوں کی مداخلت پر پابندی

یہ ایکٹ ججوں کو بلدیاتی انتخابات کے معاملات میں مداخلت سے روکتا ہے۔

یہ اعلان کرتا ہے کہ حلقوں کی حد بندی یا ان حلقوں کے لیے نشستوں کی تقسیم سے متعلق کسی بھی قانون کی دستوری حیثیت کو کسی بھی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ کسی بھی میونسپلٹی کے انتخاب کو اس وقت تک چیلنج نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ مناسب اتھارٹی کے ساتھ اور ریاستی مقننہ کے ذریعہ تجویز کردہ طریقے سے انتخابی عرضی دائر نہ کی جائے۔

8.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے،

- دیہی علاقوں میں مقامی حکومت کے ارتقاء کا مطالعہ کیا۔
- شہری علاقوں میں مقامی حکومت کے ارتقاء کا مطالعہ کیا۔
- 73 ویں اور 74 ویں دستوری ترمیم قانون کی اہمیت کو سمجھا۔
- 73 ویں اور 74 ویں دستوری ترمیم قانون کے تحت مقامی حکومت کے درپیش مسائل کا مطالعہ کیا۔

8.8 کلیدی الفاظ (Keywords)

ریاستی مالیاتی کمیشن (State Finance Commission)

ریاستی حکومت کو ہر پانچ سال بعد ایک مالیاتی کمیشن مقرر کرنے کی ضرورت ہے، جو پنچایتوں کی مالی حالت کا جائزہ لے گا اور درج ذیل سفارشات کرے گا۔ ریاست کی طرف سے لگائے جانے والے ٹیکس، ڈیوٹی، ٹول، فیس وغیرہ کی تقسیم جسے پنچایتوں کے درمیان تقسیم کیا جانا ہے۔

- مختلف درجوں کے درمیان آمدنی کی تقسیم۔
- پنچایتوں کو تفویض کردہ ٹیکس، ٹول، فیس
- امداد میں گرانٹ۔

پنچایتی راج کے تین درجات (Three tiers of Panchayti Raj)

حصہ IX ایک 3 درجے کا پنچایت نظام فراہم کرتا ہے، جو ہر ریاست میں گاؤں کی سطح، درمیانی سطح اور ضلع کی سطح پر تشکیل دیا جائے گا۔ اس دفعہ نے ہندوستان میں پنچایتی راج کے ڈھانچے میں یکسانیت لائی۔ تاہم، جن ریاستوں کی آبادی 20 لاکھ سے کم تھی، انہیں انٹرمیڈیٹ لیول نہ رکھنے کا اختیار دیا گیا تھا۔

ان تینوں سطحوں کے تمام ارکان منتخب ہوتے ہیں۔مزید یہ کہ انٹر میڈیٹ اور ضلعی سطح پر پنچایتوں کے چیئر پرسن کا انتخاب بالواسطہ طور پر منتخب اراکین میں سے ہوتا ہے۔ لیکن گاؤں کی سطح پر، پنچایت (سرپنچ) کے چیئر پرسن کا انتخاب براہ راست یا بالواسطہ ہو سکتا ہے جیسا کہ ریاست نے اپنے پنچایتی راج ایکٹ میں واضح کیا ہے۔

8.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

8.9.1۔معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔دستور ہند کے کس حصے میں وفاقی عاملہ سے متعلق توضیحات درج ہیں؟

(a)پنجم (b)ششم (c)ہفتم (d)ہشتم

2۔درج ذیل میں پارلیمنٹ کا حصہ نہیں ہے:

(a)لوک سبھا (b)راجیہ سبھا (c)صدر جمہوریہ (d)یہ تمام پارلیمنٹ کا حصہ ہیں

3۔بہ حیثیت صدر منتخب ہونے کے لئے ہندوستان کے کسی شہری کی عمر کی اہلیت کیا ہے؟

(a)18سال (b)25سال (c)35سال (d)40سال

4۔2018میں صدر جمہوریہ کی ماہوار تنخواہ کتنی کی گئی؟

(a)1لاکھ روپے (b)3لاکھ روپے (c)5لاکھ روپے (d)7لاکھ روپے

5۔پارلیمنٹ میں مالیاتی بل پیش کرنے کے لئے کس کی پیشگی اجازت درکار ہوتی ہے۔

(a)سپریم کورٹ (b)مالیاتی وزیر (c)وزیر اعظم (d)صدر جمہوریہ

6۔74ویں دستوری ترمیم قانون پارلیمنٹ میں کب منظور ہوا؟

(a)1991 (b)1992 (c)1993 (d)1994

7۔74ویں دستوری ترمیم قانون کب نافذ ہوا؟

(a)1991 (b)1992 (c)1993 (d)1994

8۔74ویں دستوری ترمیم قانون کے تحت خواتین کا رزرویشن کتنا ہے؟

(a)ایک تہائی (b)دو تہائی (c)50فیصد (d)75فیصد

9۔میونسپلٹی کی مدت کتنی ہوتی ہے؟

(a)4سال (b)5سال (c)6سال (d)7سال

10۔ 74ویں دستوری ترمیم قانون کی ضرورت کے عناصر ہیں:

(a) بلدیات پر توجہ کا فقدان۔

(b) بلدیاتی اداروں کی آئینی شناخت نہ ہونا۔

(c) بلدیاتی اداروں کو مالیاتی آزادی نہ ہونا۔

(d) یہ سبھی۔

8.9.2۔ مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. ہندوستان میں پنچایتی راج کے ارتقا پر ایک نوٹ لکھیے۔
2. 73ویں دستوری ترمیم ایکٹ کی کیا خصوصیات ہیں؟ بیان کیجیے۔
3. 74ویں دستوری ترمیم قانون کی کیا اہمیت ہے؟ واضح کیجیے۔
4. 74ویں دستوری ترمیم قانون کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟
5. دستور کا 11واں فہرست بند کیا ہے؟

8.9.3۔ طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. پنچایتی راج اداروں کے ارتقا پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔
2. 74ویں دستوری ترمیم قانون کی ضرورت اور اہمیت کو واضح کیجیے۔
3. دستور کے حصہ IX-A کی وضاحت کیجیے۔

8.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Mahi Pal, *Rural Local Governance and Development* (New Delhi: Sage India, 2020)
2. A. Avasthi, *Municipal Administration in India* (Agra: Lakshmi Naryan Agarwal, 1972)
3. Kuldeep Mathur, *Oxford India Short Introduction: Panchayti Raj* (New Delhi: Oxford India, 2013).
4. Pradeep Sachdeva, *Local Government in India* (New Delhi: Pearson Education India, 2011).
5. R. M. Jackson, *Machinery of Local Government* (London: Macmillan, 1969).
6. S. P. Jain, *Panchayati Raj Institutions in India: An Appraisal* (Hyderabad: National Institute of Rural Development, 1995)
7. K. K. Puri, *Local Government in India* (Jalandhar: Bharat Prakashan, 1985)
8. V. K. Puri, *Local Government and Administration* (Jalandhar: Modern Publishers, 2005)
9. Bidyut Chakrabarty & Rajendra Kumar Pandey, *Local Governance in India* (New Delhi: Sage India, 2018)
10. M. A. Muttalib, *Theory of local Government* (New Delhi: Sterling Publishers, 1982).

اکائی 9—میونسپل کارپوریشن: ساخت اور فرائض

(Municipal Corporation: Composition and Functions)

اکائی کے اجزا:

9.0 تمہید

9.1 مقاصد

9.2 میونسپل کارپوریشن کی ساخت

9.3 میونسپل کارپوریشن انتخاب میں حصہ لینے کی اہلیت

9.4 میونسپل کارپوریشن کی میعاد

9.5 میئر

9.6 میونسپل کارپوریشن کے میئر کے اختیارات اور فرائض

9.7 میونسپل کارپوریشن کے فرائض

9.8 میونسپل کارپوریشن کے آمدنی کے ذرائع

9.9 میونسپل کمشنر کے اختیارات اور فرائض

9.10 اکتسابی نتائج

9.11 کلیدی الفاظ

9.12 نمونہ امتحانی سوالات

9.12.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

9.12.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

9.12.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

9.13 تجویز کردہ اکتسابی مواد

MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY Estd. 1998

9.0 تمہید (Introduction)

میونسپل کارپوریشن مقامی حکومت کی شہری علاقہ میں انتظامیہ کی اعلیٰ اکائی ہے۔ ہندوستان میں سب سے پہلے میونسپل کارپوریشن کو برطانیہ دور میں مدارس میں قائم کیا گیا تھا۔ آزادی کے بعد سب سے پہلے 1951 میں کولکتہ میں میونسپل کارپوریشن قائم کیا گیا۔ 74ویں دستوری ترمیم 1994 میں بڑے شہری علاقوں کے لئے ایک میونسپل کارپوریش قائم کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ میونسپل کارپوریشن ریاستوں میں ریاستی حکومت اور مرکز زیر ریاستوں میں مرکزی حکومت کے مخصوص قانون کے تحت قائم کی جاتی ہیں۔ ان کا وجود اور اختیار ریاست یا مرکزی حکومت پر انحصار کرتا ہے۔ اگر ہندوستان میں کسی شہری علاقہ کی آبادی 10 لاکھ یا اس سے زیادہ ہے تو اسے میونسپل کارپوریشن قرار دیا جاتا ہے۔ میونسپل کارپوریشن ایک انتظامیہ کے طور پر اپنے علاقہ کے شہریوں کو بہتر اور مؤثر شہری سہولیات فراہم کرتی ہے۔

9.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبہ اس اکائی میں ہم:

- میونسپل کارپوریشن کے ساخت کا گہرائی سے مطالعہ کریں گے۔
- میونسپل کارپوریشن کے انتخاب میں حصہ لینے کو جانیں گے۔
- میونسپل کارپوریشن کی میعاد کو واضح کریں گے۔
- میونسپل کارپوریشن کے اختیارات اور فرائض کا جائزہ لیں گے۔
- میونسپل کارپوریشن کے فرائض کا تفصیل سے مطالعہ کریں گے۔
- میونسپل کارپوریشن کے آمدنی کے ذرائع کو جانیں گے۔
- میونسپل کارپوریشن کے اختیارات اور فرائض پر بحث کریں گے۔

9.2 میونسپل کارپوریشن کی ساخت (Composition of Municipal Corporation)

میونسپل کارپوریشن چار اداروں پر مشتمل ہے۔

- جنرل کونسل (General Council)
- میئر (Mayor)
- میونسپل کمشنر (Municipal Commissioner)
- قائمہ کمیٹیاں (Standing Committee)

جنرل کونسل(General Council)

یہ اراکین پر مشتمل ہوتی ہے جو مختلف وارڈز سے منتخب ہوتے ہیں۔ان ارکان کو کونسلر کہا جاتا ہے۔یہ براہ راست طور پر شہر کے بالغ شہریوں کے ذریعہ منتخب کئے جاتے ہیں۔اس میں ایسے اراکین بھی شامل ہوتے ہیں جو شہر کے معزز اور مقبول شہری ہوتے ہیں۔

میئر(Mayor)

میونسپل کارپوریشن کی سربراہی میر کرتا ہے۔میر اور ڈپٹی میر کا انتخاب میونسپل کارپوریشن کے اراکین اپنے درمیان کرتے ہیں۔میر کارپوریشن کے اجلاسوں کی صدارت کرتا ہے۔وہ 5 سال کی میعاد کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔میونسپل کارپوریشن کی ترقی کا منصوبہ تشکیل کرنے سے متعلق پروگراموں کی نگرانی اور نافذ کرنے کا کام میر اور کونسلر کے ساتھ انتظامی آفیسر کا بھی ہوتا ہے۔

میونسپل کمشنر(Municipal Commissioner)

میونسپل کمشنر کو چیف ایگزیکیٹو آفیسر کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔وہ میونسپل کارپوریشن کی پوری انتظامیہ کا انچارج ہوتا ہے۔اور افسران کے کام کی نگرانی بھی کرتا ہے۔ان کا تقرر ریاستی حکومت کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔اس کے عہدہ کی میعاد 5 سال کے درمیان ہوتی ہے۔عام طور پر آئی اے ایس افسران کو میونسپل کمشنر کے طور پر مقرر کیا جاتا تھا۔وہ کونسل اور قائمہ کمیٹیوں کے فیصلوں پر عمل درآمد کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

قائمہ کمیٹیاں(Standing Committee)

مختلف کمیٹیاں جو کارپوریشن کو بہت سے کام انجام دینے میں مدد کرتی ہیں انہیں قائمہ کمیٹیاں کے نام سے جانا جاتا ہے۔قائمہ کمیٹیاں مختلف شعبہ جیسے عوامی کام، تعلیم، صحت، ٹیکس وغیرہ کے حوالے سے فیصلے کرتی ہیں۔میونسپل کارپوریشن کا انتخاب انتخابی کمیشن کے رہنمائی، قیادت، کنٹرول اور نگرانی میں منعقد کیا جاتا ہے۔کارپوریشن، ریاستی کمیشن کے دائرہ اختیار میں ہوتی ہیں اس لئے میونسپل کمیٹی کے انتخابات کے لئے کوئی یکساں انتظام نہیں ہے۔کچھ ریاستوں میں یہ انتخابات ریاستی حکومتوں کے ذریعہ منعقد کئے جاتے ہیں جب کہ کچھ ریاستوں میں یہ ایگزیکیٹو اتھارٹی کے ذریعہ کرائے جاتے ہیں۔

میونسپل کارپوریشن کے اراکین براہ راست عوام کی ووٹنگ کے ذریعہ منتخب ہوتے ہیں۔یہ انتخابات شہر کے ایک مخصوص وارڈ میں منعقد کئے جاتے ہیں۔اپنے وارڈ کے لئے نمائندہ یا کونسلر کا انتخاب ایک مخصوص وارڈ کی انتخابی فہرست کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

ہر وارڈ میں ووٹر لسٹ کو اسی وارڈ کے علاقہ کی بنیاد پر ایک یا کئی حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ ہر حصہ میں شامل ووٹرز کا تعلق کسی گلی یا محلہ سے ہے یا اس وارڈ کے اندر کسی مخصوص علاقہ سے ہے۔تمام حصوں کے ووٹر مل کر مخصوص وارڈ کی انتخابی فہرستیں بناتے ہیں۔

9.3 میونسپل کارپوریشن کے انتخاب میں حصہ لینے کی اہلیت

(Eligibility to Contest Municipal Elections)

میونسپل انتخاب میں حصہ لینے کے لیے درج ذیل شرائط پر پورا اترتا ہے۔

- وہ ہندوستان کا شہری ہونا چاہیے۔
- اس کی عمر 21 سال ہونی چاہیے۔
- اس کا نام وارڈ کی ووٹر لسٹ میں درج ہونا چاہیے۔
- اسے میونسپل کارپوریشن کے انتخاب میں حصہ لینے کے لئے پہلے کبھی نااہل نہیں قرار دیا گیا ہو۔
- اسے ہندوستان میں کسی میونسپل کارپوریشن کا ملازم نہیں ہونا چاہیے۔
- حکومت کے تحت کسی فائدہ مند بخش عہدہ پر قائم نہیں ہونا چاہیے۔
- کارپوریشن کے تحت کسی منافعہ بخش عہدہ پر نہیں ہونا چاہیے۔
- غیر اخلاقی طرز عمل کی وجہ سے سزایافتہ یا حراست میں نہیں لیا گیا ہو۔

میونسپل کارپوریشن کی کچھ ایسی بھی نشستیں ہیں جو درج ذیل فہرست قبائل، درج فہرست ذات، پسماندہ طبقات اور خواتین کے لئے مخصوص ہیں۔ ہر امیدوار کی نامزدگی فارم میں اس زمرے، ذات یا قبیلہ کی تفصیلات بھی بھرنا لازمی ہے جس سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر نشست کسی خواتین امیدوار کے لئے مخصوص ہے تو یہ اعلان کیا جانا چاہئے کہ یہ نشست خاتون امیدوار کے لیے مختص ہے۔

9.4 میونسپل کارپوریشن کی میعاد (Tenure of Municipal Corporation)

میونسپل کارپوریشن کا دفتر اپنی پہلی میٹنگ کے آغاز سے 5 سال کی میعاد تک ہوتا ہے۔ صرف تحلیل کی حالت میں اس کی میعاد ختم ہو جاتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے کارپریشن کو تحلیل کر دیا گیا ہو تو تحلیل ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ کی میعاد میں دوبارہ انتخاب کرانے ہونگے۔

ذیل میں دی گئی وجوہات کی بنیاد پر منسپل کارپوریشن کو تحلیل کیا جا سکتا ہے:

- اگر ریاست کارپوریشن کے فرائض میں غفلت برتتی نظر آئے۔
- اگر ریاست محسوس کرتی ہے کہ کارپوریشن اپنے اختیارات کا غلط استعمال کر رہی ہے۔

ریاست میں میونسپل انتخابات منسوخ کرنے ہوں۔

9.5 میئر (Mayor)

میئر اور ڈپٹی میئر کا انتخاب میونسپل کارپوریشن کے اراکین کرتے ہیں جنہیں میونسپل کونسلر کہتے ہیں۔ کونسلرز عوام کے ذریعہ منتخب ہوتے ہیں۔ میونسپل کارپوریشن کا حقیقی سربراہ میئر ہوتا ہے۔ تاہم زیادہ تر ہندوستانی ریاستوں اور علاقوں میں میونسپل کمشنر کے پاس انتظامی اختیار ہوتا ہے۔ جو میئر کے عہدہ کو رسمی بناتا ہے۔ یہ شہر کا پہلا یا اول شہری تصور کیا جاتا ہے۔ کارپوریشن کے اجلاسوں کی صدارت میئر کرتا ہے۔ نائب میئر کا انتخاب میئر کی صدارت میں ہوتا ہے۔ میئر اور ڈپٹی میئر کی میعاد 5 سال ہوتی ہے۔ میئر شہر کا لیڈر ہوتا ہے۔ وہ شہری حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔ جس طرح ایک صدر ایک ملک کی قیادت کرتا ہے اسی طرح ایک میئر شہر کی قیادت کرتا ہے۔ میئر شہر کی فلاح بہبود کے لئے ذمہ دار ہوتا ہے۔ میئر عاملہ کردار ادا کرتے ہوئے دیکھتا ہے کہ قانون صحیح طرح سے نافذ کیا جارہا ہے کہ نہیں اور اعلیٰ عہدیدار اور دیگر ملازمین اپنے فرائض صحیح سے انجام دے رہے ہیں کہ نہیں۔ ڈویژنل کمشنر جنرل کونسل کے کل اراکین میں سے 3/1 اراکین کو تحریری درخواست پر اگروہ مطمئن ہیں تو 14 دن کا نوٹس دے کر میئر ڈپٹی میئر کو برطرف کرنے کی غرض سے اجلاس بلا سکتا ہے۔ اس اجلاس میں اگر جنرل کونسل 2/3 اراکین کی حمایت کر دے تو میئر، ڈپٹی میئر کو اپنے عہدہ سے برطرف ہونا پڑ سکتا ہے۔ میئر میونسپل کارپوریشن کے اجلاس کی صدارت کرتا ہے۔ میئر شہر کا اول شہری ہوتا ہے۔

9.6 میونسپل کارپوریشن کے میئر کے اختیارات اور فرائض

(Powers and Functions of Mayor of Municipal Corporation)

میونسپل کارپوریشن کے میئر کے مندرجہ ذیل اختیارات اور فرائض ہیں۔

- میئر میونسپل کارپوریشن کا پریذائیڈنگ آفیسر ہوتا ہے۔ کارپوریشن کے اجلاسوں کی صدارت کرتا ہے۔
- کارپوریشن کا شہری سربراہ ہونے کی وجہ سے رسمی مواقع پر شہر کی نمائندگی کرتا ہے۔
- میئر عام لوگوں کی شکایات سنتا ہے اور ان کی شکایتوں کو حل کرتا ہے۔
- کارپوریشن کے تمام ریکارڈنگ تک رسائی ہوتی ہے۔
- کارپوریشن کے تمام کاموں کی نگرانی اور معائنہ کرتا ہے۔
- میونسپل کمشنر اور ریاستی حکومت کے درمیان رابطہ کے چینل کے طور پر کام کرتا ہے۔
- کارپوریشن کے تمام قائمہ کمیٹیوں کا سابقہ رکن کے طور پر کام کرتا ہے۔
- میئر میونسپل کارپوریشن میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور تمام عاملانہ اختیارات کا استعمال کر سکتا ہے۔
- میئر کارپوریشن کی عاملہ کا سربراہ ہوتا ہے۔

- میئر کارپوریشن کی مخصوص اجلاس بلا سکتا ہے۔
- وہ بحران کے وقت رکے ہوئے تمام کاموں کی شروعات کرا سکتا ہے۔

9.7 میونسپل کارپوریشن کے فرائض (Functions of Municipal Corporation)

میونسپل کارپوریشن کے مندرجہ ذیل فرائض ہیں۔

- عوامی سڑکوں اور نالوں کی صفائی کرانا۔ سڑکوں پر جمع کوڑے کرکٹ وغیرہ کی صفائی کرانا اور ان پر دوائیاں چھڑکوانا تاکہ کوئی خطرناک بیماری نہ پھیلے۔
- عوامی بیت الخلاء اور پیشاب خانوں کی صفائی اور دیکھ بھال کرنا۔
- میونسپل کارپوریشن اپنے علاقہ کی عوام کے سہولیات اور ضرورتوں کے مطابق شہر میں صاف پینے کے پانی کا انتظام کرتی ہے۔ کارپوریشن علاقہ میں پانی کے استعمال کو دیکھتے ہوئے ان علاقوں میں ٹیوب ویل اور ٹینکوں کا انتظام کرتی ہے۔ گندے پانی کی صفائی کراتی ہے۔ کارپوریشن کے ملازم پانی میں جراثیم کش دوائیں ڈالتے ہیں تاکہ لوگوں کو صاف پانی حاصل ہو سکے۔
- میونسپل کارپوریشن سڑکوں پر روشنی کا انتظام کرتی ہے۔ یہ شہر کی سڑکوں، بازاروں، گلیوں میں بجلی اور روشنی کا مناسب بندوبست کرتی ہے۔ کارپوریشن اپنے علاقہ میں خراب بجلی کے ٹرانسفارمروں کو تبدیل کرتی ہے اور ضرورت کے مطابق نئے ٹرانسفارمروں کا انتظام کرتی ہے۔
- میونسپل کارپوریشن میونسپلٹی کے حدود کا سروے اور نشان لگاتی ہے۔
- جارحانہ، خطرناک یا قابل اعتراض تجارت، معاش یا مشق کو منظم کرنا۔
- صحت کے لئے نقصاندہ پیشوں کو کنٹرول کرنا۔
- آوارہ و خطرناک جانوروں کو شہری علاقوں سے پکڑنا۔
- مردہ جانوروں کی لاشوں کو ٹھکانے لگانا۔
- کارپوریشن کی جائیدادوں اور زمین وغیرہ پر ناجائز قبضہ کو ختم کرنا۔
- غیر ترقی یافتہ باغات کی ترقی کرنا۔
- ترقی یافتہ باغ کی دیکھ بھال کرنا۔
- کارپوریشن ماحولیاتی تحفظ کرتی ہے۔

- پارکنگس کی جگہوں کا ٹینڈر پر مبنی ٹھیکا دے کر پارکنگ کا ضابطہ اور کنٹرول کرنا۔ کارپوریشن اپنے علاقہ میں موجود گندی بستیوں میں بہتری کے لئے کوشش کرتی ہے۔ گندی بستیوں میں رہنے والے غریب بے سہارا لوگوں کے لئے کارپوریشن آباد کاری کا انتظام کرتی ہے۔ ان کے رہنے کے لئے کم خرچ اور سستے مکان تیار کرتی ہے تاکہ شہر کی گندی بستیوں میں کچھ بہتری ہو سکے۔
- مردہ کی تدفین کے لئے جگہ کا انتظام کرتی ہے اور ان کی دیکھ بھال کرنا کارپوریشن کے ذمہ داری ہوتی ہے۔
- گھریلو، صنعتی اور تجارتی مقاصد کے لئے پانی کی فراہمی۔
- سڑک کے اطراف اور عوامی مقامات پر درخت لگانا اور ان کی حفاظت کرنا۔
- پیدائش اور موت کا اندراج کرنا۔ کارپوریشن اپنے علاقہ میں پیدا ہونے والے بچوں کا اندراج 4 دن کے دوران کرنا ضروری ہے۔ کسی فرد کی موت ہو جانے پر اس کا 10 دن کے درمیان اندراج کرنا لازمی ہوتا ہے۔
- کارپوریشن اپنے شہریوں کے لئے تعلیم کا بھی بندوبست کرتی ہے۔ تعلیم کی توسیع اور فروغ کے لئے کارپوریشن اپنے علاقہ میں پرائمری ،ثانوی ،اعلیٰ تعلیمی ادارہ قائم کرتی ہے اور ان کا انتظام کرتی ہے۔ کارپوریشن یتیم خانوں ،نابینا اسکولوں ، بالغ آشرموں ،خواتین نیکیتن میں بھی تعلیم کا مناسب انتظام کراتی ہے۔
- کارپوریشن اپنے شہریوں کی صحت کا پورا پورا خیال رکھتی ہے۔ کارپوریشن کی طرف سے شہریوں کے لئے بہتر صحت کے لئے ہسپتال قائم کرنا، دیکھ بھال اور مدد کرنا اور آبادی پر قابو پانے خاندانی بہبود اور چھوٹے خاندانی میعارات کو فروغ دینا۔
- عوامی ویکسینیشن نظام کا قیام اور دیکھ بھال۔
- کارپوریشن جانوروں کا ہسپتال قائم کرتی ہے اور ان کی دیکھ بھال میں مدد کرتی ہے۔
- معذور اور ذہنی معذور افراد سمیت معاشرے کے کمزور طبقات کے مفادات کے تحفظ کرنا۔
- شہری غربت کو کم کرنا اور شہری سہولیات جیسے پارکس، باغات اور کھیل کے میدانوں کا بندوبست کرنا۔
- خطرناک عمارتوں یا جگہوں کو محفوظ بنانا۔
- کارپوریشن اپنے شہریوں کے لئے اجازت نامہ جاری کرتی ہے چلنے والے تانگوں، ٹھیلا رکشاں اور چھوٹے دکانوں کو اجازت نامہ جاری کرتی ہے۔ یہ اجازت نامہ ایک سال کے لئے ہوتے ہیں۔
- کارپوریشن اپنے شہریوں کے لئے نقل و حمل کی سہولیات فراہم کرتی ہے۔
- کارپوریشن اپنے شہر کے حالات بہتر کرنے کے لئے مرکز اور ریاست کے علاوہ اپنے شہریوں سے مختلف قسم کے ٹیکس وصول کر سکتی ہے۔
- یہ شہریوں کے تفریح کے طرف خیال کرتی ہے اس کے لئے وہ اپنے شہر میں سنیما ہال، نمائشوں، میلوں اور کھیلوں وغیرہ مناسب بندوبست کرتی ہے۔
- کارپوریشن اپنے شہر میں کتب خانہ، اکھاڑے اور اسٹیڈیم کی تعمیر کرواتی ہے تاکہ لوگوں کی جسمانی و ذہنی ترقی ہو سکے۔

- کارپوریشن مستقل اور غیر مستقل بازاروں کا بندوبست کراتی ہے۔
- یہ شہر میں ہونے والی شادیوں کا اندراج کراتی ہے۔
- کارپوریشن اپنے علاقہ کے بزرگوں، بے سہارا لوگوں، معذوروں کے کھانے کا انتظام کراتی ہے۔

یہ شہر میں مختلف علاقوں میں غریبوں کے لئے دواخانہ کا انتظام کراتی ہے۔

9.8 میونسپل کارپوریشن کے آمدنی کے ذرائع

(Sources of Income of Municipal Corporation)

میونسپل کارپوریشن مندرجہ ذیل طریقوں سے مالیات کا نظم کرتی ہے۔

a) ٹیکس لگاکر b) غیر ٹیکس کے ذریعہ

c) منافع بخش منصوبہ d) عطیہ یا گرانٹس

a) ٹیکس لگاکر: میونسپل کارپوریشن مختلف طرح کے ٹیکس وصول کرتی ہے جیسے:

1) مکانات اور زمین وغیرہ پر پراپرٹی ٹیکس کارپوریشن مکانات اور زمین وغیرہ پر ریاستی حکومت کے ذریعہ تعین پر اپرٹی ٹیکس لگاتی ہے۔

2) تجارت اور کاروبار پر ٹیکس

3) میونسپل کارپوریشن پانی پر ٹیکس وصول کرتی ہے۔

4) بجلی کے استعمال پر ٹیکس وصول کرتی ہے۔

5) گاڑی اور جانوروں وغیرہ پر ٹیکس۔

6) کچھ ریاستوں کی میونسپل کارپوریشن دکانداروں وغیرہ سے ٹیکس وصول کرتی ہیں۔

7) میونسپل کارپوریشن اپنے شہر میں شائع ہونے والے اخبارات کے علاوہ دیگر سبھی طرح کے اشتہاروں پر حکومت کی اجازت سے ٹیکس عائد کر سکتی ہے۔

8) میونسپل کارپوریشن اپنے علاقہ کے شہریوں سے مختلف طرح کے چنگی ٹیکس (Toll Tax) وصول کرتی ہے۔

9) کارپوریشن اپنے شہر میں تعمیر ہونے والی ہر عمارت کا نقشہ پاس کرتی ہے اور اس کے لئے شہریوں سے ٹیکس وصول کرتی ہے۔

10) کارپوریشن اپنے شہریوں سے تفریح کے لئے قائم کئے گئے سنیما گھروں، تھیٹر، دنگل وغیرہ پر بھی ٹیکس وصول کر سکتی ہے۔

11) کارپوریشن خانگی کالجوں/اسکولوں سے ضرورت پڑنے پر تعلیمی ٹیکس وصول کر سکتی ہے۔

12) میونسپل کارپوریشن اپنے شہریوں سے مختلف قسم کے ٹیکس وصول کر سکتی ہے۔

b) غیر ٹیکس کے ذریعہ۔ میونسپل کارپوریشن گھریلو ٹیکس: ترسیل عامہ سے حاصل ٹیکس، میونسپل کارپوریشن کے علاقہ میں آنے والے خطرناک کارخانے، نفرت انگیز تجارت وغیرہ۔

c) منافع بخش منصوبہ: میونسپل کارپوریشن اپنے علاقہ میں پولٹری کی صنعت، سنیما گھر اور دیگر منافع بخش ادارہ قائم کر سکتی ہے۔ ان تجارتی اداروں سے بھی میونسپل کارپوریشن کو آمدنی حاصل ہوتی ہے۔

d) ریاستی حکومت کی طرف سے گرانٹس یا امداد یا عطیہ: میونسپل کارپوریشن اپنے آمدنی کا ایک اہم حصہ ریاستی حکومت سے امداد کے طور پر حاصل کرتی ہے۔ ریاستی حکومت یہ امداد یا عطیہ کارپوریشن کی مالی اعانت سدھارنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

9.9 میونسپل کمشنر کے اختیارات اور فرائض

(Powers and Functions of Commissioner of Municipal Corporation)

میونسپل کمشنر میونسپل کارپوریشن انتظامیہ کا اعلیٰ ترین عہدیدار ہوتا ہے جو میونسپل کارپوریشنوں اور میونسپلٹیوں کو مؤثر شہری انتظامیہ کے حصول کے لئے میونسپل ایڈمنسٹریشن اور شہری ترقی کی طرف سے فراہم کردہ پالیسیوں، طریقہ کار اور رہنما خطوط پر عمل کرتے ہوئے اپنی روز مرہ کی سرگرمیاں انجام دینے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

- میونسپل کارپوریشن کے انتظامی اختیارات میونسپل کمشنر کو حاصل ہوتے ہیں۔
- میونسپل کمشنر کارپوریشن کا چیف ایگزیکٹیو آفیسر ہوتا ہے۔
- میونسپل کمیٹیوں کے اجلاس میں شرکت کا اختیار ہوتا ہے۔
- ضمنی قوانین کی تجویز اور دیگر اہم فیصلہ کی تجویز ان کی طرف سے شروع کی جاتی ہے۔
- ضمنی قوانین کی تشکیل۔
- کارپوریشن کی طرف سے منظور شدہ قراردادوں پر عمل درآمد۔
- قرارداد کی کاپیاں ڈپٹی کمشنر کو بھیجتا ہے۔
- کارپوریشن کی جانب سے معاہدہ کرتا ہے۔
- کچھ لائسنس، اجازت نامہ وغیرہ جاری کرتا ہے۔
- صدر کو مدد فراہم کرتا ہے۔
- میونسپل کے کاموں کا معائنہ کرتا ہے۔
- عملے کے مالی اختیارات کی نگرانی اور رہنمائی کرتا ہے۔
- بجٹ کی تیاری میں ہدایت اور نگرانی فراہم کرتا ہے۔

- میونسپل کمشنر کارپوریشن کے دیگر تمام افسران کو ضروری ہدایات دیتے ہیں۔
- وہ کارپوریشن کے قواعد، فیصلے اور پالیسیوں کے نفاذ کا ذمہ دار ہے۔
- وہ جنرل کونسل کے اجلاس اور بحث میں حصہ لیتا ہے۔وہ جنرل کونسل کے سکریٹری کے طور پر کام کرتا ہے اور اس کے اجلاس میں طئے شدہ چیزوں کا ریکارڈ رکھتا ہے۔
- وہ بجٹ کے تخمینے اور پالیسیاں جنرل کونسل کے سامنے تیار کرتا ہے۔
- وہ عملے کے تمام ارکان کے تمام ریکارڈ اور ذاتی فائلوں کا نگراں ہوتا ہے۔
- کارپوریشن کا کوئی بھی بیان، اکاؤنٹس، رپورٹس وغیرہ فراہم کرتا ہے۔
- مقررہ فرائض اور مشقوں کی نگرانی اور تمام قوانین کے اعمال پر نگرانی۔
- بجٹ کی کاپی ڈپٹی کمشنر کو بھیجتا ہے۔
- اس کی نگرانی میں میونسپل کارپوریشن کا ریکارڈ ہوتا ہے۔
- وہ ٹیکس، فیس اور جرمانے کی وصولی سے متعلق تمام اختیارات استعمال کرتا ہے۔
- میونسپل اکاؤنٹس کی دیکھ بھال کرتا ہے۔
- بجٹ پر عمل درآمد۔
- بلدیاتی واجبات کی وصولی۔
- وسیع قانون سازی، انتظامی اور مالیاتی اختیارات کا استعمال کرتا ہے جس سے اس کی حالت مضبوط ہوتی ہے۔
- مجموعی انتظامیہ انچارج یا ٹیم کے کپتان کے طور پر کام کرنا۔
- سیاسی مداخلت

میونسپل کمشنر کو ایمرجنسی اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔اگر اسے ایسے حالات کی امید ہو جس سے کارپوریشن کی جائیداد کو بہت زیادہ نقصان ہونے کی صورت پیدا ہو سکتی ہو یا شہر کے شہریوں کی زندگی خطرے میں پڑ سکتی ہو تو وہ فوراً جائز کاروائی کر سکتا ہے تاکہ ایسے حالات کو قابو میں کیا جا سکے۔

9.10 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم نے

- میونسپل کارپوریشن کی ساخت کا گہرائی سے مطالعہ کیا۔
- میونسپل کارپوریشن کے انتخاب میں حصہ لینے کی اہلیت کو سمجھا۔

- میونسپل کارپوریشن کی میعاد کو جانا۔
- میونسپل کارپوریشن کے میئر کے اختیارات اور فرائض کا جائزہ لیا۔
- میونسپل کارپوریشن کے فرائض کا تفصیل سے مطالعہ کیا۔
- کارپوریشن کے آمدنی کے ذرائع کو سمجھا۔
- میونسپل کمشنر کے اختیارات اور فرائض کو جانا۔

9.11 کلیدی الفاظ (Keywords)

میونسپلٹی

ایک بنیادی طور پر شہری سیاسی اکائی ہے جس میں کارپوریٹ اور خود حکومت کی طاقت ہے۔

میونسپل کارپوریشن

ایک قسم کا شہری مقامی ادارہ ہے جو شہری علاقوں کو کنٹرول اور نگرانی کرتا ہے۔

پنچایت

مقامی حکومت کی ایک اہم اکائی ہے۔ یہ مقامی آبادی کے پانچ منتخب نمائندوں کا ایک ادارہ ہے جو ہندوستان میں گاؤں کی سطح پر مقامی حکومت تشکیل کرتی ہے۔

9.12 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

9.12.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ میونسپل کارپوریشن کے میئر کا انتخاب کتنے سال کے لیے ہوتا ہے؟

(a)1 (b)3 (c)4 (d)5

2۔ کارپوریشن کے سربراہ کو کیا کہا جاتا ہے؟

(a)میئر (b)چیرمین

(c)کمشنر (d)ان میں سے کوئی نہیں

3۔ کارپوریشن کے لئے کتنی آبادی ہونی چاہئے؟

मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी
Estd. 1998
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

(a)1لاکھ سے زیادہ　　　　(b)2لاکھ سے زیادہ

(c)3لاکھ سے زیادہ　　　　(d)10لاکھ سے زیادہ

4۔میونسپل کارپوریشن کے جنرل کونسل کے اجلاس کی صدارت کون کرتا ہے؟

(a)میئر　　　　(b)میونسپل کمشنر

(c)کمشنر　　　　(d)تمام سبھی

5۔ہندوستان میں سب سے پہلے میونسپل کارپوریشن کہاں قائم کیا گیا؟

(a)مدراس　　　　(b)ممبئی

(c)کولکتہ　　　　(d)دہلی

6۔ہندوستان کے کس دستوری ترمیم میں میونسپل کارپوریشن قائم کرنے کی قواعد کی گئی ہے؟

(a)72ویں　　　　(b)73ویں

(c)74ویں　　　　(d)ان میں سے کوئی نہیں

7۔میونسپل کارپوریشن کے انتظامی سربراہ کو کیا کہا جاتا ہے؟

(a)کارپوریٹر　　　　(b)میئر

(c)کمشنر　　　　(d)ان میں سے کوئی نہیں

8۔میونسپل کارپوریشن کی آمدنی کے ذرائع کیا ہے؟

(a)ٹیکس　　　　(b)حکومت

(c)میلوں　　　　(d)یہ تمام سبھی

9۔بڑے بڑے شہروں میں شہری انتظامیہ چلانے والی سبھا کو کیا کہتے؟

(a)میونسپل کارپوریشن　　　　(b)میونسپلٹی

(c)گرام پنچایت　　　　(d)یہ تمام سبھی

10۔شہر مختلف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(a)وارڈ　　　　(b)کالونی

(c)محلہ　　　　(d)یہ تمام سبھی

9.12.2۔مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. میونسپل کارپوریشن سے کیا مراد ہے۔

2. میونسپل کارپوریشن کے انتخاب میں حصہ لینے کی اہلیت بیان کیجیے۔

3. میونسپل کارپوریشن کی میعاد بیان کیجیے۔

4. میونسپل کارپوریشن کے آمدنی کے ذرائع پر روشنی ڈالئے۔

5. میونسپل کارپوریشن میئر کا انتخاب کیسے ہوتا ہے؟

9.12.3۔طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. میونسپل کارپوریشن کی ساخت اور فرائض بیان کیجیے۔

2. میونسپل کارپوریشن میں میئر کے اختیارات اور فرائض بیان کیجیے۔

3. میونسپل کمشنر کے اختیارات اور فرائض کو واضح کیجیے۔

9.13 تجویز کردہ مواد (Suggested Learning Resources)

1. Mahi Pal, *Rural Local Governance and Development* (New Delhi: Sage India, 2020)
2. A. Avasthi, *Municipal Administration in India* (Agra: Lakshmi Naryan Agarwal, 1972)
3. Kuldeep Mathur, *Oxford India Short Introduction: Panchayti Raj* (New Delhi: Oxford India, 2013).
4. Pradeep Sachdeva, *Local Government in India* (New Delhi: Pearson Education India, 2011).
5. R. M. Jackson, *Machinery of Local Government* (London: Macmillan, 1969).
6. S. P. Jain, *Panchayati Raj Institutions in India: An Appraisal* (Hyderabad: National Institute of Rural Development, 1995)
7. K. K. Puri, *Local Government in India* (Jalandhar: Bharat Prakashan, 1985)
8. V. K. Puri, *Local Government and Administration* (Jalandhar: Modern Publishers, 2005)
9. Bidyut Chakrabarty & Rajendra Kumar Pandey, *Local Governance in India* (New Delhi: Sage India, 2018)
10. M. A. Muttalib, *Theory of local Government* (New Delhi: Sterling Publishers, 1982).

اکائی 10—میونسپل کونسل: ساخت اور فرائض

(Municipal Council: Composition and Functions)

اکائی کے اجزا:

10.0 تمہید

10.1 مقاصد

10.2 شہری اداروں کا ارتقاء

10.3 74ویں دستوری ترمیم

10.4 تاریخی پس منظر

10.5 دستوری ترمیمی بل کی اہمیت

10.6 میونسپل کونسل کی ساخت

10.7 میونسپل کونسل کے اختیارات اور فرائض

10.8 بلدیاتی حکومتوں کی اقسام

10.9 بلدیاتی حکومت کو درپیش مسائل

10.10 بلدیاتی حکومت کو بااختیار بنانا

10.11 اکتسابی نتائج

10.12 کلیدی الفاظ

10.13 نمونہ امتحانی سوالات

10.13.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

10.13.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

10.13.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

10.14 تجویز کردہ اکتسابی مواد

10.0 تمہید (Introduction)

شہر کاری(Urbanization)ہندوستانی سماج کی ایک عام خصوصیت بن گئی ہے۔عالمگیریت(Globalization)کی وجہ سے سب سے زیادہ مستفید شہری علاقے ہوئے اور ساتھ ہی ساتھ اس کی آبادی بھی بڑھتی گئی کیونکہ لاکھوں لوگ روزگار کے حصول کے لیے شہروں کی طرف ہجرت کررہے ہیں۔یہ ہندوستانی شہروں کو ہندوستانی معیشت کی ساختی تبدیلی کے ڈرائیور کے طور پر پوزیشن دینے کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس لیے شہروں میں بنیادی ڈھانچے اور سہولیات کو بڑھانے اور تقویت دینے کی ضرورت پیش آئی جس کے لیے مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت کی طرف سے فعال تعاون کی ضرورت ہے۔

مقامی حکمرانی میں ادارہ جاتی اصلاحات کو اقتصادی اصلاحات کے ساتھ مربوط کرنا گاندھی جی کا 'پورن سوراج' کا دوراندیش نظریہ تھا۔ ہمارا دستور نہ صرف 'ریاستی پالیسی کے ہدایتی اصولوں' کے ذریعے بلکہ خاص طور پر دستور کی 73ویں اور 74ویں ترامیم کے ذریعے جمہوری لامرکزیت (Decentralization) کے لیے ایک واضح مینڈیٹ فراہم کرتا ہے جو کہ حقیقی طور پر ملک کے شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں بلدیاتی ادارے کو خود مختاری کے ذریعے نچلی سطح پر جمہوریت کو آگے بڑھانے کے لیے ایک ادارہ جاتی ڈھانچہ تشکیل دینے کی کوشش کرتا ہے۔اس طرح بلدیاتی یا شہری مقامی حکومتوں کے نظام کو 1992 کے 74ویں دستوری ترمیمی ایکٹ کے ذریعے دستوری شکل دی گئی تھی۔اس ترمیم کے دفعات ہندوستانی دستور کے حصہ IX-A میں شامل ہیں جو 1 جون 1993 کو نافذ ہوا تھا۔اس طرح اس نے شہری علاقوں میں مقامی حکومتوں کی اکائیوں کو ایک دستوری بنیاد فراہم کی۔

10.1 مقاصد (Objectives)

میونسپل کونسل سے مراد شہری بلدیاتی اداروں کے ذریعے مقامی معاملات کا انتظام ہے جنہیں مقامی لوگوں نے منتخب کیا ہے۔ہندوستان میں یہ تیسرے درجے کی مقامی حکمرانی ہے۔اس اکائی سے گزرنے کے بعد ہم

- ہندوستان میں نافذ تیسرے درجے کے شہری مقامی حکومتی ادارے کی جانکاری حاصل کرپ دستور گے۔
- شہری مقامی حکومت کی ارتقاء کی جانکاری حاصل ہوگی۔
- شہری مقامی حکومت کی دستوری حیثیت کا اندازہ ہوگا۔
- ہندوستان میں شہری مقامی حکومت کی ساخت اور فرائض کی جانکاری ہوگی۔
- ہندوستان میں شہری مقامی حکومت کو درپیش مسائل کا ذکر ہوگا۔
- ہندوستان میں شہری مقامی حکومت کو مزید تقویت دینے کے لیے اصولوں پر بحث کی جائے گی۔

मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी Estd. 1998 MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

10.2 شہری اداروں کا ارتقاء (Evolution of Urban Bodies)

شہری مقامی حکومت کے اداروں کی ابتدا اور ترقی جدید ہندوستان میں برطانوی دور حکومت میں ہوئی۔ اس تناظر میں اہم واقعات درج ذیل ہیں:

- 1687-88 میں، ہندوستان میں پہلی میونسپل کارپوریشن مدراس میں قائم کی گئی۔
- 1726 میں بمبئی اور کلکتہ میں میونسپل کارپوریشن قائم کی گئیں۔
- لارڈ میئو (Lord Mayo) کی 1870 کی 'مالیاتی ولامرکزیت کی قرارداد' نے مقامی حکومت کا تصور پیش کیا۔
- لارڈ رپن (Lord Ripon) کی 1882 کی قرارداد کو مقامی حکومت کا 'میگنا کارٹا' قرار دیا گیا ہے۔ انہیں ہندوستان میں مقامی حکومت کا بانی کہا جاتا ہے۔
- 1907 میں لامرکزیت پر رائل کمیشن مقرر کیا گیا تھا جس نے اپنی رپورٹ 1909 میں پیش کی۔
- گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1909 کے ذریعے صوبوں میں متعارف کی گئی متنوع (dyarchical) اسکیم کے تحت، مقامی حکومت ہندوستانی وزیر کے تحت منتقل شدہ موضوع بن گئی۔
- 1924 میں Cantonments Act مرکزی مقننہ نے پاس کیا۔
- گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 کے ذریعے متعارف کرائی گئی صوبائی خود مختاری اسکیم کے تحت، مقامی خود مختاری کو صوبائی مضمون قرار دیا گیا۔
- آزادی کے بعد کے دور میں، دستور کے اقتدار میں آنے کے بعد، دفعہ 40 پنچایتوں کا تذکرہ کرتا ہے، اور دفعہ 246 ریاستی قانون سازی کے ادارے کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ مقامی خود مختاری سے متعلق کسی بھی موضوع کو نافذ کرے۔
- آزادی کے بعد، ہندوستان نے ترقیاتی پہل کے طور پر کیمونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام (CDP) کو لاگو کیا۔
- 1957 میں، نیشنل ڈیولپمنٹ کونسل نے کیمونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کے کام کاج کا آڈٹ کرنے کے لیے بلونت رائے مہتا کی سربراہی میں ایک مشاورتی گروپ قائم کیا۔
- بلونت رائے مہتا کمیٹی نے تین سطحی پنچایتی راج اداروں کی تجویز پیش کی، گاؤں کی سطح پر پنچایتیں، بلاک سطح پر پنچایت سمیتی، اور ضلعی سطح پر ضلع پریشد۔ اس سفارش کے ذریعے راجستھان میں 2 اکتوبر 1959 کو جمہوری لامرکزیت متعارف کروائی گئی۔
- جی وی کے راؤ کمیٹی (1985) نے "ضلع" کو تیاری کی بنیادی اکائی بنانے اور اس کے علاوہ باقاعدہ انتخابات کرانے کی تجویز دی جبکہ ایل ایم سنگھوی کمیٹی نے پنچایتوں کو مزید مالی وسائل اور دستوری درجہ دینے کی تجویز پیش کی۔

10.3 74ویں دستوری ترمیم (74th Constitutional Amendment)

1992 کا 74ویں ترمیمی ایکٹ مختلف سطحوں پر میونسپل اداروں کو اختیارات اور اقتدار کی لامرکزیت کا بنیادی فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ تاہم، اسے عملی شکل دینے کی ذمہ داری ریاستوں پر عائد ہوتی ہے۔

- 74ویں ترمیمی ایکٹ نے ہندوستان کے دستور میں ایک نیا حصہ (IX-A) شامل کیا ہے۔
- یہ حصہ 'دی میونسپلٹیز' کے عنوان سے ہے اور دفعہ 243-P سے 243-ZG تک کے دفعات پر مشتمل ہے۔
- مزید برآں، ایکٹ نے دستور میں ایک نیا 12ویں شیڈیول (Schedule) بھی شامل کیا ہے۔ اس شیڈیول میں میونسپلٹیوں کی 18 فعال اشیاء شامل ہیں۔
- اس ایکٹ نے میونسپلٹیوں کو دستور کے 'قابل انصاف' حصے کے دائرے میں لایا ہے۔
- دوسرے لفظوں میں، ریاستی حکومتوں کی دستوری ذمہ داری ہے کہ وہ ایکٹ کی دفعات کے مطابق بلدیات کے نئے نظام کو اپنائے (243-Q)۔
- اس ایکٹ کا مقصد شہری حکومتوں کو بحال اور مضبوط کرنا ہے تاکہ وہ مقامی حکومت کی اکائیوں کے طور پر موئثر طریقے سے کام کر سکیں۔

10.4 تاریخی پس منظر (Historical Background)

- 1989 میں راجیو گاندھی حکومت نے لوک سبھا میں 65ویں دستوری ترمیمی بل (نگر پالیکا بل) پیش کیا۔ بل کا مقصد میونسپل اداروں کو دستوری درجہ دے کر ان کو مضبوط اور ان کی اصلاح کرنا ہے۔
- اگرچہ یہ بل لوک سبھا میں پاس ہو گیا تھا، لیکن اکتوبر 1989 میں راجیہ سبھا میں اسے شکست ہو گئی تھی اور اس وجہ سے یہ ختم ہو گیا تھا۔
- وی پی سنگھ کی قیادت میں نیشنل فرنٹ حکومت نے ستمبر 1990 میں دوبارہ لوک سبھا میں نظر ثانی شدہ نگر پالیکا بل پیش کیا۔ تاہم، یہ بل منظور نہیں ہو سکا اور آخر کار لوک سبھا کی تحلیل کی وجہ سے ختم ہو گیا۔
- پی وی نرسمہا راؤ کی حکومت نے ستمبر 1991 میں لوک سبھا میں ترمیم شدہ میونسپلٹی بل بھی پیش کیا۔ یہ بالآخر 1992 کے 74ویں دستوری ترمیمی ایکٹ کے طور پر ابھرا اور 1 جون 1993 کو نافذ ہوا۔

10.5 دستوری ترمیم بل کی اہمیت (Importance of Constitutional Amendment Bill)

شہری مقامی حکومت کے نظام کو دستوری شکل دینے کے لیے 74ویں دستوری ترمیم کا ایکٹ منظور کیا گیا، جسے بلدیات بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ریاست کی مختلف سطحوں پر میونسپل اداروں کو ذمہ داریوں اور فرائض کی لامرکزیت کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتا ہے۔

- قصبے اور شہر ملک کی اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
- یہ شہری مراکز دیہی علاقوں کی ترقی میں بھی اہم معاون کردار ادا کرتے ہیں۔
- اس معاشی تبدیلی کو نچلی سطح پر ضروریات اور حقائق کے مطابق رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ عوام اور ان کے نمائندے مقامی سطح پر پروگراموں کی منصوبہ بندی اور نفاذ میں پوری طرح شامل ہوں۔
- اگر پارلیمنٹ اور ریاستی مقننہ میں جمہوریت کو مضبوط اور مستحکم رکھنا ہے تو اس کی جڑیں قصبوں اور دیہاتوں اور ان شہروں تک پہنچنی چاہیے جہاں لوگ رہتے ہیں۔

10.6 میونسپل کونسل کی ساخت (Composition of Municipal Council)

74ویں دستوری ترمیمی ایکٹ کے تحت متعارف کرائے گئے اہم دفعات مندرجہ ذیل تھے:

10.6.1 بلدیات کا دستور (Constitution of Municipalities)

یہ ایکٹ ہر ریاست میں سائز اور رقبے کے لحاظ سے تین قسم کی میونسپلٹیوں کی تشکیل کے لیے فراہم کرتا ہے۔

- نگر پنچایت، دیہی سے شہری علاقے میں منتقلی کے علاقے کے لیے
- میونسپل کونسل، چھوٹے شہری علاقے کے لیے
- میونسپل کارپوریشن، بڑے شہری علاقے کے لیے

10.6.2 میونسپل کونسل کی تشکیل (Composition of Municipalities)

- نشستیں براہ راست انتخابات کے ذریعے پُر کی جائیں گی۔ اس مقصد کے لیے، ہر میونسپلٹی کو علاقائی حلقوں میں تقسیم کیا جائے گا جنہیں وارڈز کے نام سے جانا جاتا ہے۔
- ریاستی مقننہ میونسپلٹی کے چیئرپرسن کے انتخاب کا طریقہ فراہم کر سکتی ہے۔
- یہ میونسپلٹی میں درج ذیل افراد کی نمائندگی بھی فراہم کر سکتا ہے:

- میونسپلٹی کی میٹنگوں میں (ووٹ دینے کے حق کے بغیر) میونسپل ایڈمنسٹریشن میں خصوصی علم اور تجربہ رکھنے والے افراد۔
- لوک سبھا اور ریاستی قانون ساز اسمبلی کے اراکین جو مکمل یا جزوی طور پر میونسپل علاقہ پر مشتمل ہوتے ہیں۔
- راجیہ سبھا اور ریاستی قانون ساز اسمبلی کے اراکین میونسپل علاقہ کے اندر انتخاب کنندہ کے طور پر رجسٹرڈ ہیں۔
- کمیٹیوں کے چیئرپرسن (وارڈ کمیٹیوں کے علاوہ)

10.6.3 وارڈز کمیٹیوں کی تشکیل (Constitution of Wards)

یہ تین لاکھ یا اس سے زیادہ آبادی والی تمام میونسپلٹیوں میں وارڈ کمیٹیوں کی تشکیل کے لیے فراہم کرتا ہے۔

10.6.4 نشستوں کی تحفظ (Reservation of Seats)

- یہ ایکٹ ہر میونسپلٹی میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے ان کی آبادی کے تناسب سے میونسپل علاقے کی کل آبادی کے لیے نشستوں کی تحفظ فراہم کرتا ہے۔
- مزید یہ کہ یہ خواتین کے لیے نشستوں کی کل تعداد کے کم سے کم ایک تہائی نشست کی تحفظ فراہم کرتا ہے (بشمول درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والی خواتین کے لیے مخصوص نشستوں کی تعداد)۔
- ریاستی مقننہ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل اور خواتین کے لیے بلدیات میں چیئرپرسن کے دفاتر کے تحفظ کا طریقہ فراہم کر سکتی ہے۔
- یہ پسماندہ طبقات کے حق میں کسی بھی میونسپلٹی یا بلدیات میں چیئرپرسن کے دفاتر میں نشستوں کے تحفظ کے لیے کوئی بندوبست کر سکتا ہے۔

10.6.5 میونسپل کونسل کی میعاد (Tenure of Municipalities)

- میونسپلٹی کی پہلی میٹنگ کے لیے مقرر کردہ تاریخ سے پانچ سال کے لیے ایک مقررہ مدت ہے۔
- میونسپلٹی کی تشکیل کے لیے بلدیہ کی مدت ختم ہونے سے پہلے انتخابات ہونے کی ضرورت ہے۔
- اگر میونسپلٹی پانچ سال کی میعاد ختم ہونے سے پہلے تحلیل ہو جاتی ہے، تو ایک نئی میونسپلٹی کی تشکیل کے لیے انتخابات اس کی تحلیل کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اندر مکمل کرنے کی ضرورت ہے۔

10.6.6 میونسپل کونسل کی رکنیت کی اہلیت (Qualifications for Membership)

- ایک شخص کا ہندوستان کا شہری ہونا ضروری ہے۔
- اس کا نام علاقے کی ووٹر لسٹ میں ہونا چاہیے۔

- اس کی عمر کم از کم 21 سال ہونی چاہیے۔
- اسے کوئی سرکاری عہدہ یعنی منافع بخش کا عہدہ نہیں رکھنا چاہیے۔
- اسے الیکشن کے لیے نااہل قرار نہیں دیا جانا چاہیے۔

10.6.7 کونسل کے صدر اور نائب صدر (President and Vice-President)

میونسپل کونسل اپنے اراکین میں سے کسی ایک کو صدر اور کسی دوسرے کو نائب صدر منتخب کرتی ہے۔ صدر میونسپل کونسل کا اجلاس طلب کرتا ہے اور اجلاسوں کی صدارت کرتا ہے۔ میونسپل کے صدر کے عہدے کی میعاد 5 سال ہوتی ہے۔ تاہم، وہ اپنی میعاد ختم ہونے سے پہلے استعفیٰ دے کر عہدہ چھوڑ سکتے ہیں۔

میونسپل کونسل کے اراکین صدر کو اس کی میعاد ختم ہونے سے پہلے 3/2 اکثریت سے قرارداد منظور کر کے عہدے سے ہٹا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، اگر وہ اپنے اختیارات کا غلط استعمال کرتا ہے یا اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طریقے سے ادا کرنے سے قاصر ہے تو حکومت اسے عہدے سے ہٹا سکتی ہے۔

10.6.8 کونسل کا اجلاس (Meetings)

میونسپل کونسل کا اجلاس مہینے میں ایک بار ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ایک سال میں بارہ اجلاس ہوتے ہیں۔ میونسپل کونسل کے ارکان کا 1/5 حصہ خصوصی اجلاس بلانے کی درخواست دے سکتا ہے۔ اس کے بعد میونسپل کونسل کے صدر کو ایسی درخواست موصول ہونے کے 14 دنوں کے اندر ایک خصوصی اجلاس بلانا ہوگا۔

10.6.9 اجلاس کا کورم (Quorum)

میونسپل کونسل کا کورم کل ممبر شپ کے 1/2 پر طے ہوتا ہے۔ میونسپل کونسل کے تمام فیصلے اکثریت سے کیے جاتے ہیں۔ برابری ہونے کی صورت میں صدر کاسٹنگ ووٹ کا استعمال کر سکتا ہے۔

10.6.10 کونسل کے ایگزیکٹو آفیسر (Executive Officer)

ایگزیکٹو آفیسر میونسپل کونسل کا ایک اہم افسر ہوتا ہے جسے ریاستی حکومت میونسپل افسروں یا ریاستی سول سروسز کیڈر کے ریاستی کیڈر میں سے مقرر کرتی ہے۔ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ میونسپل کونسل کے فیصلوں پر عمل درآمد کرے۔

وہ میونسپل کونسل کی روزانہ کا انتظامیہ چلاتا ہے، میونسپل کونسل کی طرف سے عائد کردہ ٹیکس جمع کرتا ہے، لائسنس جاری کرتا ہے اور اسے مسترد کرتا ہے، اور میونسپل کونسل کے اہلکاروں پر کنٹرول کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، ایگزیکٹو آفیسر، میونسپل کونسل میں کئی دوسرے افسران بھی ہوتے ہیں، جیسے ہیلتھ آفیسر، انجینئر، سینٹری انسپکٹرز، آکٹرائی انسپکٹرز اور دیگر۔

10.6.11 میونسپل کونسل کے مالیات (Finances of Municipalities)

یہ ریاست کے مقننہ پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ ٹیکس کے نفاذ سے متعلق قانون کے معاملات کی وضاحت کرے۔ ریاستی مقننہ اس طرح کا قانون وضع کر سکتا ہے:

- ریاستی قانون میں وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق ٹیکس، ڈیوٹی، فیس وغیرہ جو میونسپلٹیز کے ذریعہ وصول اور جمع کیے جا سکتے ہیں۔
- ٹیکس، ڈیوٹی، فیس وغیرہ جو ریاستی حکومت کی طرف سے لگائے جائیں گے اور جمع کیے جائیں گے اور ایک حصہ میونسپلٹیوں کو دیا جائے گا۔
- گرانٹ ان ایڈ جو ریاست کی طرف سے میونسپلٹیوں کو دی جائے گی۔
- میونسپلٹی کی طرف سے رقم جمع کرنے اور نکالنے کے لیے فنڈز کی تشکیل۔

10.6.12 مالیاتی کمیشن (Finance Commission)

مالیاتی کمیشن دفعہ 243-I کے تحت تشکیل دی گئی جو پنچائتی راج اداروں کی مالی پوزیشن کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ میونسپلٹیوں کی مالی حالات کا بھی جائزہ لے گا اور گورنر کو سفارشات پیش کرے گا۔ مالیاتی کمیشن کی سفارشات میں درج ذیل امور شامل ہوں گے:

- ریاست کی طرف سے عائد ٹیکس، ڈیوٹی، ٹولز اور فیسوں کی خالص آمدنی کی ریاستی حکومت اور میونسپلٹیوں کے درمیان تقسیم۔
- ریاست میں تمام سطحوں پر میونسپلٹیوں کے درمیان اس طرح کی آمدنی کا حصہ مختص کرنا۔
- میونسپلٹیز کے ذریعہ تفویض یا مختص کیے جانے والے ٹیکس، ڈیوٹی، ٹولز اور فیس کا تعین۔
- ریاست کے کنسولیڈیٹیڈ فنڈ (Consolidated Fund) سے میونسپلٹیوں کو امدادی امداد (Grants-in-aid)۔
- بلدیات کی مالی حالات کو بہتر بنانے کے لیے ضروری اقدامات۔
- گورنر مندرجہ بالا امور پر مبنی کمیشن کی سفارشات کے ساتھ کاروائی کی رپورٹ ریاستی مقننہ کے سامنے رکھے گا۔

10.6.13 میونسپل کونسل کے انتخابات (Elections to Municipalities)

میونسپلٹیوں کے تمام انتخابات کے لیے ووٹر لسٹوں کی تیاری، اور ان کے انعقاد کی نگرانی، سمت اور کنٹرول ریاستی الیکشن کمیشن کے پاس ہے۔

10.6.14 آڈٹ اور اکاؤنٹس (Audit and Accounts)

میونسپلٹیوں کے کھاتوں کی دیکھ بھال اور محاسبہ ریاستی قانون میں دی گئی دفعات کے مطابق کیے جائیں گے۔ اس مقصد کے لیے، دستیاب مقامی ضروریات اور ادارہ جاتی فریم ورک کے مدنظر ریاستی مقننہ اس سلسلے میں مناسب انتظامات کرنے کے لیے آزاد ہوں گی۔

10.7 کونسل کے اختیارات اور فرائض(Powers and Functions of the Municipalities)

تمام میونسپلٹیوں کو ایسے اختیارات اور ذمہ داریاں دی جائیں گی جو انہیں خود حکومت کے موئثر اداروں کے طور پر کام کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہوں۔ ریاستی مقننہ، قانون کے ذریعے، یہ بتا سکتی ہے کہ اقتصادی ترقی اور سماجی انصاف کے منصوبوں کی تیاری کے سلسلے میں، اور انہیں سونپی گئی اسکیموں کے نفاذ کے لیے، میونسپلٹیوں کو کیا کیا اختیارات اور ذمہ داریاں دی جائیں گی۔ بلدیات کو سونپے جانے والی کاموں کی ایک مثالی فہرست کو دستور کے 12 ویں شیڈیول میں شامل کیا گیا ہے جس میں مندرجہ ذیل 18 معاملات ہیں:

- شہری منصوبہ بندی بشمول ٹاؤن پلاننگ۔
- زمین کے استعمال اور عمارتوں کی تعمیر کا ضابطہ۔
- معاشی اور سماجی ترقی کے لیے منصوبہ بندی۔
- سڑکیں اور پلوں کی تعمیر۔
- گھریلو، صنعتی اور تجارتی مقاصد کے لیے پانی کی فراہمی۔
- عوامی صحت، صفائی ستھرائی کا تحفظ اور فیصلہ سازی کا انتظام۔
- آگ سے بچاؤ کی خدمات۔
- شہری جنگلداری، ماحولیات کا تحفظ اور ماحولیاتی پہلوؤں کا فروغ۔
- معاشرے کے کمزور طبقوں کے مفادات کا تحفظ، بشمول جسمانی اور ذہنی معذور اشخاص۔
- کچی آبادی (Slum) کی بہتری اور ترقی کے خدمات۔
- شہری غربت کا خاتمہ۔
- شہری سہولیات اور وسائل جیسے پارکس، باغات، کھیل کے میدانوں کی فراہمی۔
- ثقافتی، تعلیمی اور جمالیاتی پہلوؤں کا فروغ۔
- دفنانے اور جلانے کے لیے قبرستان و شمشان گھاٹ؛ اور برقی شمشان گھاٹ کی فراہمی۔
- مویشیوں کے پاؤنڈ؛ اور ان پر ہونے والے ظلم کی روک تھام۔
- اہم اور ضروری اعداد و شمار؛ بشمول پیدائش اور اموات کا اندراج۔
- عوامی سہولیات بشمول اسٹریٹ لائٹنگ، پارکنگ لائٹس، بس پڑاو اور عوامی وسائل۔
- ذبح خانوں اور ٹینریز (tanneries) کا ضابطہ۔

10.8 شہری حکومتوں کی اقسام (Types of Urban Governments)

شہری علاقوں کی انتظامیہ کے لیے ہندوستان میں درج ذیل آٹھ قسم کے شہری بلدیاتی ادارے بنائے گئے ہیں:

- میونسپل کارپوریشن (Municipal Corporation): میونسپل کارپوریشن عام طور پر بڑے شہروں جیسے بنگلور، دہلی، ممبئی، کولکتہ وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔
- میونسپلٹی (Municipality): چھوٹے شہروں میں میونسپلٹی کا انتظام ہوتا ہے۔ میونسپلٹی کو اکثر دوسرے ناموں سے پکارا جاتا ہے جیسے میونسپل کونسل، میونسپل کمیٹی، میونسپل بورڈ وغیرہ۔
- مطلع شدہ ایریا کمیٹی (Notified Area Committee): تیزی سے ترقی کرنے والے شہروں اور بنیادی سہولیات سے محروم قصبوں کے لیے مطلع شدہ ایریا کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔ اس کے تمام اراکین ریاستی حکومت کی طرف سے نامزد کیے جاتے ہیں۔
- ٹاؤن ایریا کمیٹی (Town Area Committee): ٹاؤن ایریا کمیٹی چھوٹے شہروں میں پائی جاتی ہے۔ اس کے پاس بہت کم اختیارات ہے جیسے اسٹریٹ لائٹنگ، پانی کی نکاسی کے لیے نالوں کی تعمیر اور ماحولیاتی تحفظ۔
- کنٹونمنٹ بورڈ (Cantonment Board): یہ عام طور پر چھاؤنی کے علاقے میں رہنے والی شہری آبادی کے لیے قائم کیا جاتا ہے۔ اسے مرکزی حکومت کے ذریعے بنایا اور چلایا جاتا ہے۔
- ٹاؤن شپ (Township): پلانٹ کے قریب قائم کالونیوں میں رہنے والے عملے اور کارکنوں کو بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لیے ٹاؤن شپ شہری حکومت کی ایک اور شکل ہے۔ اس میں کوئی منتخب ممبر نہیں ہوتا اور یہ محض بیوروکریٹک ڈھانچے کی توسیع ہے۔
- پورٹ ٹرسٹ (Port Trust): بندرگاہ کے علاقوں جیسے ممبئی، کولکتہ، چینئی وغیرہ میں پورٹ ٹرسٹ قائم ہیں۔ یہ بندرگاہ کا انتظام اور دیکھ بھال کرتا ہے۔ یہ اس علاقے میں رہنے والے لوگوں کو بنیادی شہری سہولیات بھی فراہم کرتا ہے۔
- خصوصی مقصد کی ایجنسی (Special Purpose Agency): یہ ایجنسیاں میونسپل کارپوریشن یا میونسپلٹیوں سے تعلق رکھنے والی مخصوص سرگرمیاں یا مخصوص کام انجام دیتی ہیں۔

10.9 بلدیاتی حکومت کو درپیش مسائل (Problems Faced by Urban Local Bodies)

مالیاتی فقدان(Financial Paucity)

مالیاتی کمی زمینی سطح پر بہتر حکمرانی(good governance)میں سب سے بڑی رکاوٹ بن گئی ہے۔ شہری مقامی حکومت ریاست کے مجموعی فنڈ میں سے گرانٹ اِن ایڈ حاصل کرنے کے لیے بہت زیادہ ریاستی حکومتوں پر منحصر رہتی ہے۔ عام طور پر، ان کی آمدنی کا ذریعہ ان کے کاموں کے مقابلے میں ناکافی ہے۔ ان کے آمدنی کے اہم ذرائع مختلف قسم کے ٹیکس ہیں۔ تاہم شہری اداروں کے ذریعے جمع کیے گئے ٹیکس فراہم کردہ خدمات کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے ناکافی ہے۔

ساختی مسائل(Structural Issues)

کچھ شہری مقامی اداروں کو اپنی عمارت نہیں ہے یا وہ موجود ہیں لیکن بنیادی سہولیات جیسے بیت الخلاء، پینے کا پانی، بجلی کا کنکشن وغیرہ سے عاری ہیں۔ مزید یہ کہ ان اداروں میں سپورٹ اسٹاف اور اہلکاروں کی کمی ہے جیسے سکریٹری، جونیئر انجینئر، کمپیوٹر آپریٹر اور ڈیٹا انٹری آپریٹر۔ اس سے ان کے کام کاج اور خدمات کی فراہمی متاثر ہوتی ہے۔

غیر منصوبہ بند شہر سازی(Unplanned Urbanization)

مناسب منصوبہ بندی کی عدم موجودگی میں، بلدیاتی خدمات کو آبادی کی بڑھتی ہوئی ضروریات سے نمٹنا مشکل ہو جاتا ہے، معیار اور مقدار، دونوں لحاظ سے۔ بلدیاتی اداروں کی انتظامی مشینری ناکافی ہے۔ زمین کا منصفانہ استعمال نہیں ہو رہا ہے، اسکول، پارکس اور اسپتال جیسے مناسب سہولیات کے بغیر کالونیاں قائم ہیں، کچی آبادیوں کی افزائش کو چیک نہیں کیا جاتا۔ اس سے شہری غربت، بے روزگاری اور ماحولیاتی تنزلی بھی ہوتی ہے۔

ریاستی حکومت کا حد سے زیادہ کنٹرول(Excessive Control of State Government)

ریاستی حکومت شہری بلدیاتی اداروں کو اپنے بے جا کنٹرول میں لے لیتی ہے، اور اس طرح ان اداروں کو خود مختاری کے اداروں کے طور پر کام کرنے کی بجائے ایک ماتحت اکائی بن جاتی ہے۔ میونسپلٹیوں کو قانون کے مطابق اپنے بجٹ میں توازن پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور کسی بھی قرضے کو ریاستی حکومت سے منظور کرانا ہوتا ہے۔

ایجنسیوں کی کثرت(Multiplicity of Agencies)

ریاستی حکومت کی براہ راست نگرانی میں اور بلدیاتی اداروں کے تئیں کسی قسم کی جوابدہی کے بغیر واحد مقصدی ایجنسیوں کی تشکیل، جیسے کہ ریاستی ٹرانسپورٹ کارپوریشن، ریاستی بجلی بورڈ، پانی کی فراہمی کا محکمہ وغیرہ۔ بلدیاتی اداروں کو ان ایجنسیوں کو بجٹ میں حصہ دینا ہوتا ہے جبکہ ان پر کوئی کنٹرول نہیں ہوتا۔

لوگوں کی سرگرم شرکت کی کمی(Low level Participation)

خواندگی اور تعلیمی معیار کی نسبتاً بلند سطح کے باوجود، شہر کے باشندے، شہری حکومتی اداروں کے کام کاج میں خاطر خواہ دلچسپی نہیں لیتی ہے، اور وہیں خصوصی مقاصد کی ایجنسیوں اور دیگر شہری اداروں کی کثرت عوام کو ان کے کردار کے حدود کے بارے میں الجھا دیتی ہے۔

10.10 بلدیاتی مقامی حکومت کو بااختیار بنانا (Empowering Local Government)

10.10.1 شہری بلدیاتی اداروں کو مالی طور پر خود مختار بنانا

(Making Urban Local Bodies Financially Independent)

بلدیاتی حکومت کے آزاد اور مالی طور پر محفوظ ہونے کے لیے، مالیاتی لامرکزیت بہت اہم ہے۔ تمام مالیاتی کمیشنوں نے میونسل مالیات کو بہتر بنانے کے لیے پراپرٹی ٹیکس کی آمدنی میں اضافے کی ضرورت کو تسلیم کیا ہے۔ 12ویں مالیاتی کمیشن نے پراپرٹی ٹیکس انتظامیہ کو بہتر بنانے کے لیے جیو گرافیکل انفارمیشن سسٹم(GIS) اور ڈیجیٹلائزیشن(Digitalization) کے استعمال کی سفارش کی ہے۔ 13ویں مالیاتی کمیشن نے اسٹیٹ پراپرٹی ٹیکس بورڈ کے قیام کو لازمی قرار دیا ہے۔ 14ویں مالیاتی کمیشن نے سفارش کی کہ میونسپلٹیوں کو خالی زمین پر ٹیکس لگانے کے قابل بنایا جائے۔

10.10.2 بہتر مالیاتی ڈیٹا بیس (Better Financial Database)

مقامی سطح پر کھاتوں کی دیکھ بھال اور آڈٹ کی کمی میونسپلٹیوں کے لیے قابل تصدیق مالی اعداد و شمار نہیں چھوڑتی جس کی وجہ سے کارکردگی کی گرانٹس(Performance Grants) سے محروم رہتا ہے۔ بہتر مالیاتی ڈیٹا بیس کی وجہ سے میونسپلٹیوں کو بر وقت مالی امداد میسر ہو گی۔

10.10.3 فعال شہریوں کی شرکت کو یقینی بنانا (Ensuring Active Citizen Participation)

گورننس کے عمل میں شفافیت اور جوابدہی کے لیے شہریوں کی فعال شرکت کی ضرورت ہے۔ اس کو یقینی بنانے کے لیے، شہری بلدیاتی ادارے فعال اور لامرکزیت پلیٹ فارم تشکیل دے سکتے ہیں جیسے کہ ایریا وارڈ کمیٹیاں، جو منتخب نمائندوں اور شہریوں کے درمیان بات چیت اور غور و فکر کی سہولت فراہم کرتی ہے۔

10.10.4 شہریوں کی شکایات کے ازالے کا طریقہ کار بنانا

(Creating Citizen Grievance Redressal Mechanism)

بلدیاتی ادارے شکایات کے اندراج کے لیے ٹیکنالوجی سے چلنے والے پلیٹ فارم قائم کر سکتے ہیں، جو شہری حکومتوں کو شہریوں کی ضرورت کے لیے جوابدہ بنائے گا۔ اس طریقہ کار کے ذریعے، شہریوں کو رائے دینے اور شکایات کرنے کی بھی اجازت ہونی چاہیے۔ شہری نظم و نسق کے

ان ساختی اور تعمیراتی مسائل کو حل کرنے سے شہروں میں موثر خدمات کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی، جس سے شہریوں کے معیار زندگی میں بہتری آئے گی۔

10.11 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

- لوکل سیلف گورمینٹ ایسے بلدیاتی اداروں کے ذریعے مقامی معاملات کا انتظام ہے جنہیں مقامی لوگوں نے منتخب کیا ہے۔ مقامی حکومت میں دیہی اور شہری حکومت دونوں شامل ہیں۔ دیہی علاقوں میں پنچایتی راج اور شہری علاقوں میں میونسپلٹی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ حکومت کا تیسرا درجہ ہے۔
- شہری علاقے میں مقامی حکومت یعنی میونسپلٹی جمہوری لامرکزیت کے مقصد سے قائم کی گئیں ہیں جن کے 8 اقسام ہیں۔ میونسپلٹی سے متعلق 74 ویں ترمیمی ایکٹ پی وی نرسمہاراؤ کے دور حکومت 1992 میں منظور کیا گیا تھا جو یکم جون 1993 کو نافذ ہوا۔
- 74 ویں ترمیمی ایکٹ نے ہندوستان کے دستور میں ایک نیا حصہ (IX-A) شامل کیا ہے۔ یہ حصہ 'دی میونسپلٹیز' کے عنوان سے ہے اور دفعہ 243-P سے 243-ZG تک کے دفعات پر مشتمل ہے۔ ایکٹ نے دستور میں ایک نیا 12 ویں شیڈیول (Schedule) بھی شامل کیا ہے۔ اس شیڈیول میں میونسپلٹیوں کی 18 فعال اشیاء شامل ہیں۔
- چھوٹے، بڑے اور بہت بڑے شہری علاقوں میں بالترتیب نگر پنچایت، میونسپل کونسل اور میونسپل کارپوریشن کی تشکیل کی گئی ہے۔ درج فہرست ذاتوں اور قبائل کے لیے شہری بلدیاتی اداروں میں ان کی آبادی کے تناسب سے نشستوں کا ریزرویشن اور خواتین کے لیے ایک تہائی نشستوں کا ریزرویشن کیا گیا ہے۔
- شہری مقامی خود مختار اداروں کے انتخابات کرانے کے لیے ریاستی الیکشن کمیشن کی تشکیل کی گئی ہے۔ اسی طرح اس کے مالی معاملات سے نمٹنے کے لیے ایک ریاستی مالیاتی کمیشن قائم کی گئی ہے۔ بلدیاتی حکومتی اداروں کی مدت 5 سال مقرر کی گئی ہے اور اس سے قبل تحلیل ہونے کی صورت میں 6 ماہ کے اندر نئے انتخابات کرائے جائیں گے۔
- میونسپل کونسل کو کئی طرح کے مسائل بھی درپیش ہیں جیسے مالیاتی کمی، ساختی مسائل، غیر منصوبہ بند شہر کاری، ریاستی حکومت کا بے جا کنٹرول، مختلف ایجنسیوں کی کثرت اور لوگوں کی فعال شرکت کی کمی۔ بلدیاتی حکومت کو با اختیار بنانے کے لیے ان اداروں کو مالی طور پر خود مختار بنانا ضروری ہے۔ ساتھ ہی ساتھ بہتر مالیاتی ڈاٹا بیس، فعال شہریوں کی شرکت اور شہریوں کی شکایت کے ازالے کا طریقہ کار کو بہتر بنا کر ان اداروں کو درپیش مسائل کو دور کیا جا سکتا ہے۔

10.12 کلیدی الفاظ (Keywords)

شہر کاری (Urbanization)

اس سے مراد دیہی علاقوں میں بسنے والی آبادی کا شہری علاقوں میں منتقل ہونے کا عمل ہے، جس کے نتیجے میں شہری علاقوں میں رہنے والے افراد کے تناسب میں بتدریج اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

عالمگیریت (Globalization)

وہ لفظ ہے جو دنیا کی معیشتوں، ثقافتوں اور آبادیوں کے بڑھتے ہوئے باہمی انحصار کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

جمہوری لامرکزیت (Democratic Decentralization)

جمہوری لامرکزیت مرکزی اور مقامی حکومتوں اور مقامی حکومتوں اور شہریوں کے درمیان باہمی تعلقات کی ترقی ہے۔

متنوع حکومت (Diarchy/Dyarchy)

حکومت ہند ایکٹ 1919 کے ذریعہ قائم کردہ برطانوی ہندوستان کے صوبوں میں مشترکہ حکمرانی کے نظام جس نے کچھ اختیارات مقامی کونسلوں کو منتقل کیے۔

کنسولیڈیٹیڈ فنڈ (Consolidated Fund)

براہ راست اور بالواسطہ ٹیکسوں کے ذریعے حکومت کو ملنے والی تمام آمدنی، قرض دی گئی رقم اور حکومت کی طرف سے دیے گئے قرضوں کی وصولیاں کنسولیڈیٹیڈ فنڈ میں جاتی ہیں۔

امدادی تعاون (Grants-in-aid)

امدادی امداد ایک حکومت کی طرف سے دوسری حکومت، ادارے، ادارے یا فرد کو امداد، عطیات یا عطیات کی نوعیت کی ادائیگیاں ہیں۔ مرکزی حکومت کی طرف سے ریاستی حکومتوں اور/یا پنچایتی راج اداروں کو گرانٹس ان ایڈ دی جاتی ہیں۔

10.13 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

10.13.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ کس دستوری ترمیم سے شہری بلدیاتی نظام کو دستوری حیثیت حاصل ہوا؟

(a) 71ویں (b) 72ویں (c) 73ویں (d) 74ویں

2۔ کس گورنر جنرل نے 1870 میں مقامی خود مختاری کی ترقی کے لیے مالیاتی ڈی سینٹرلائزیشن کی قرارداد منظور کی تھی۔

(a) لارڈ رپن (b) لارڈ میو (c) لارڈ کرزن (d) کوئی نہیں

3۔ بلدیاتی یا شہری مقامی حکومتوں کے نظام کو کس سال 74ویں دستوری ترمیمی ایکٹ کے ذریعے دستوری شکل دی گئی تھی۔

(a)1990 (b)1991 (c)1992 (d)1993

4۔ہندوستان میں پہلی میونسپل کارپوریشن کہاں قائم ہوئی؟

(a)بمبئی (b)کلکتہ (c)مدراس (d)دہلی

5۔مندرجہ ذیل میں سے دستور کے کس حصہ میں میونسپلٹی کو شامل کیا گیا ہے؟

(a)IX-A (b)IX-B (c)X-A (d)X-B

6۔74ویں ترمیمی ایکٹ نے دستور میں کون سا شیڈیول(Schedule)شامل کیا ہے؟

(a)10واں (b)11واں (c)12واں (d)14واں

7۔74ویں ترمیمی ایکٹ کے ذریعے دستور میں شامل شیڈیول کے مطابق میونسپلٹیوں کی کتنی فعال اشیاء شامل ہیں؟

(a)14 (b)16 (c)18 (d)20

8۔شہری علاقے میں مقامی حکومت یعنی میونسپلٹی کے کتنے اقسام ہیں؟

(a)6 (b)8 (c)10 (d)12

9۔ریاستی حکومتوں کو کس دفعات کے مطابق یہ دستوری ذمہ داری ہے کہ وہ بلدیات کے نئے نظام کو اپنائے؟

(a)243-Q (b)243-R (c)243-S (d)243-T

10۔کس برطانوی گورنر جنرل کی قرارداد کو مقامی حکومت کا 'میگنا کارٹا' قرار دیا گیا ہے؟

(a)لارڈ رپن (b)لارڈ میو (c)لارڈ کرزن (d)کوئی نہیں

10.13.2۔مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. ہندوستان میں شہری اداروں کی ارتقاء پر روشنی ڈالیے۔
2. 74ویں ترمیمی ایکٹ، 1992 کی اہمیت کو بیان کیجیے۔
3. میونسپل کونسل کے اختیارات اور فرائض کو واضح کیجیے۔
4. بلدیاتی اداروں کو درپیش مسائل کی وضاحت کیجیے۔
5. میونسپل کونسل کی تشکیل کا جائزہ لیجیے۔

10.13.3۔طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. بلدیاتی حکومت کے درپیش مسائل کی وضاحت کیجیے۔
2. میونسپل کونسل کی ساخت پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔
3. میونسپل کونسل کے اختیارات اور فرائض کیا ہیں؟ وضاحت کیجیے۔

10.14 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Sharma, Brij Kishore. *Introduction to the Constitution of India*. PHI Learning Pvt. Ltd., 2022.
2. Hamid, Areeba. "74th Amendment: An overview." *Centre for Civil Society Research Internship Papers* (2004).
3. Chopra, Sharda. Dynamics of Municipal Administration. Abhijeet Publications, 2005.
4. Datta, Abhijit. "Municipal Reform in India: Comparative Models and Processes." *Economic and Political Weekly* (1995): 2395-2398.
5. Aijaz, Rumi. "Form of urban local government in India." *Journal of Asian and African Studies* 43, no. 2 (2008): 131-154.
6. Aijaz, Rumi. "Challenges for Urban Local Governments in India." (2007).
7. Sarkar, Siuli. *Public administration in India*. PHI Learning Pvt. Ltd., 2018.
8. Ahluwalia, Isher Judge. "Urban governance in India." *Journal of Urban Affairs* 41, no. 1 (2019): 83-102.
9. Nandi, Sangeeta, and Shama Gamkhar. "Urban challenges in India: A review of recent policy measures." *Habitat International* 39 (2013): 55-61.
10. Nanda, Annapurna. "Urban Local Government in India: Challenges and Prospects." *Anudhyan: An International Journal of Social Sciences* (2016): 131-144.

اکائی 11— نگر پنچایت

(Nagar Panchayat)

اکائی کے اجزا:

11.0 تمہید

11.1 مقاصد

11.2 نگر پنچایت کا ڈھانچہ

11.3 مقامی حکومت کا تاریخی پس منظر

11.4 آزادی کے بعد مقامی حکومت میں تبدلیاں

11.5 بلدیاتی اداروں کی اہمیت

11.6 نگر پنچایت

11.7 تمل ناڈو ڈسٹرکٹ میونسپلٹی ایکٹ

11.8 نگر پنچایتوں کے فرائض

11.9 نگر پنچایتوں کی آمدنی کے ذرائع

11.10 اکتسابی نتائج

11.11 کلیدی الفاظ

11.12 نمونہ امتحانی سوالات

11.12.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

11.12.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

11.12.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

11.13 تجویز کردہ اکتسابی مواد

11.0 تمہید (Introduction)

نگر پنچایت ایک ایسے علاقے کو کہا جاتا ہے جو دیہات سے شہری شکل اختیار کر رہا ہو۔اسی طرح دفعہ 243(Q) کے مطابق نگر پنچایت "دیہی علاقے سے شہری علاقے میں تبدیل ہونے والے علاقے کو کہا جاتا ہے"۔ہندوستان میں نگر پنچایت کا درجہ اُس علاقہ کو دیا جاتا ہے، جس کی آبادی 12,000 سے زیادہ اور 40,000 سے کم باشندوں پر مشتمل ہو۔اسی طرح نوٹیفائیڈ ایریا کونسل (NAC) بھی دیہی سے شہری میں منتقلی کی ایک شکل ہے۔اس کے علاوہ نگر پنچایت شہری مقامی خود حکومت کی ایک شکل ہے جو ان شہروں میں قائم کی جاتی ہے جو 'شہری' یا 'دیہی' کے طور پر درجہ بندی نہیں کی جاتی ہیں، اور ان میں فعال میونسپلٹی نہیں ہے. وہ کونسلروں کی ایک خاص تعداد پر مشتمل ہیں جنہیں ریاستی حکومت نوٹیفکیشن کے ذریعہ تبدیل کر سکتی ہے۔

11.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ریاست تمل ناڈو کی ٹاؤن پنچایت (یعنی نگر پنچایت) کو نمونہ کے طور پر لیا ہے۔

- اس اکائی کا مقصد کا طلباء کو نگر پنچایت اور مقامی حکومت کے تاریخی پس منظر سے متعراف کروانا ہے۔
- اس مطالعہ میں طلباء کو نگر پنچایت کے انتظامی ساخت اور فرائض سے آگاہی حاصل کرانی ہے۔
- اس اکائی کے ذریعے طلباء کو نگر پنچایت کی مالی آمدنی کے ذرائع سے واقف بھی کروانا ہے۔

11.2 نگر پنچایت کا ڈھانچہ (Structure of Nagar Panchayat)

ہر نگر پنچایت میں وارڈ اراکین کے ساتھ چیئر مین کا انتظام۔ ممبر شپ کم از کم دس منتخب وارڈ اراکین اور تین نامزد اراکین پر مشتمل ہوتی ہے۔ نگر کے اراکین کو نگر پنچایت کے کئی وارڈوں سے بالغ رائے دہی کی بنیاد پر پانچ سال کی میعاد کے لیے منتخب کیا جاتا ہے۔ایک تہائی نشستیں درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل، پسماندہ طبقات اور خواتین کے لیے ہوتی ہیں۔کونسلر یا وارڈ اراکین کا انتخاب نگر پنچایت میں انتخابی وارڈوں سے براہ راست انتخاب کے ذریعے کیا جاتا ہے۔نگر پنچایت کے ڈھانچے اور کاموں کا فیصلہ ہر ریاستی حکومت خود طے کرتی ہے۔

11.3 مقامی حکومت کا تاریخی پس منظر (History of Local Government in India)

مقامی حکومت کا تصور نہ صرف آزادی کے بعد آیا بلکہ اس کے نقوش موریا اور مغل سلطنت سے بھی ملتے ہیں۔ چاہے وہ آج کی مقامی حکومت کی طرح نہ ہوں۔ لیکن اُس دور کی ضرورت کے مطابق اُن سلطنت میں بھی اس کا تصور ماجود تھا۔ آیے پہلے موریا سلطنت کی مقامی حکومت پر غور کرتے ہیں اور موازانہ کرتے ہیں، کہ کیا نگر پنچایت جیسی حکومت بھی اُس وقت موجود تھی۔

11.3.1 سلطنت موریا میں مقامی حکومت (Local Government in Maurya Period)

مقامی حکومت موریہ نظم ونسق کی ایک اہم خصوصیت تھی، انہوں نے مقامی نظم ونسق (Local) Administration کو شہری (Urban) اور دیہی (Rural) میں تقسیم کیا تھا۔ شہری نظم ونسق کو پٹنا پالنا (Pattana Palana) اور (Grameena Palana) اور دیہی کو گرامینا پالنا کہا جاتا تھا۔

شہری نظم ونسق کے سربراہ کو ناگرکا (Nagarika) کہا جاتا تھا۔ انتظامی سہولت کی خاطر شہر کو چار منقطوں (Zones) میں تقسیم کیا گیا تھا اور ہر حلقہ کے سربراہ کو استھانکا (Sthanika) کہا جاتا تھا۔ ہر حلقہ کو 20 تا 40 خاندانوں پر مشتمل اکائیوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر حلقہ کا ایک الگ سربراہ ہوتا تھا جسے گوپی (Gopi) کہتے تھے، جو خاندانوں کی تفصیلات خصوصاان کی آمدنی جائیداد، فصل کو اکٹھا کرتا اور انہیں شہر کے سربراہ 'ناگرکا' کو پہنچتا تھا۔

دیہی نظم ونسق کا سربراہ گرامیکا (Gramika) کہلاتا تھا۔ بڑے گاؤں تقریبا سو تا پانچ سو گھروں پر مشتمل ہوا کرتے تھے۔ گرامیکا کی مدد کے لئے ایک دیہی کمیٹی بھی ہوا کرتی تھی جسے گرام وردھا (Gram Vradha) کہا جاتا تھا۔ گرامیکا دیہی کمیٹی کی مدد سے دیہات کے مسائل کو حل کرتا تھا۔ خصوصا زمین اور جائیداد کے چھوٹے موٹے جھگڑوں کی یکسوئی نظم وضبط کی نگرانی اور دیہات کی فلاح بہبود پر توجہ مرکوز کرتا تھا۔

دیہاتوں میں نظم ونسق کا ایک ترقی یافتہ نظام تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ شہروں کے لیے نظم ونسق کا ایک نظام بھی موجود تھا جو غیر ملکیوں سے بھی منظوری حاصل کرتا تھا۔ موریوں کا دارالحکومت پاٹلی پترا (جدید پٹنہ) تھا اور اس میں مکمل میونسپل انتظامیہ تھا۔ پاٹلی پترا کی میونسپلٹی کا انتظام 30 اراکین پر مشتمل 'پریشد' کے ذریعے کیا جاتا تھا۔ 'پریشد' کو بدلے میں چھ کمیٹیوں میں تقسیم کیا گیا تھا، ہر ایک کے پانچ اراکین تھے، پہلی کمیٹی آرٹس اور دستکاری کی دیکھ بھال کرتی تھی۔ دوسرا غیر ملکیوں کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ تیسرے نے جائیداد اور کھاتوں کی دیکھ بھال کی۔ چوتھا کنٹرول شدہ تجارت اور ریگولیٹڈ وزن؛ پانچویں نے تاجروں کے تیار شدہ سامان کا معائنہ کیا اور چھٹا سیلز ٹیکس کی دیکھ بھال کرتا تھا۔

11.3.2 سلطنت مغلیہ میں مقامی حکومت (Local Government in Mughal Period)

مغلیہ سلطنت میں انتظامی سہولت کی خاطر صوبوں کو اضلاع میں تقسیم کیا گیا تھا جنہیں سرکار کہا جاتا تھا اور اضلاع کو پرگنہ میں تقسیم کیا گیا تھا، جو آج کے تعلقہ کی طرح تھے۔ صوبے کا سربراہ صوبیدار کہلاتا تھا جس کا تقرر بادشاہ خود کرتا تھا اور عموماً یہ بادشاہ کے قریبی حلقے یا رشتے میں سے ہوا کرتے تھے، اس کے باوجود علی قابلیت باصلاحیت ماہر کا منتظم ہونا ضروری تھا۔ صوبیداروں کو بڑے بڑے منصب حاصل تھے اور بانشان وشوکت کی زندگی گزارتے تھے۔ ان کی خراب کارکردگی اور خراب رویے پر کبھی بھی عہدہ سے ہٹایا جاسکتا تھا۔ صوبیداروں کا ایک صوبے سے دوسرے صوبے کو تبادلہ بھی کیا جاسکتا تھا۔ صوبیدار صوبہ کے سربراہ کے طور پر صوبہ میں نظم ونسق کے قیام وبرقراری کے لئے ذمہ دار تھا۔ وہ صوبائی فوج کے لئے بھی ذمہ دار تھا۔ مرکز میں بادشاہ کی طرح صوبیدار اپنے متعلقہ صوبہ میں کا سرچشمہ تھا۔ لیکن مالگزاری اور مالی معاملات میں صوبہ دار کے فرائض واختیارات محدود تھے۔ ان میں بھی دیوان کا عہدہ تھا جو مالگزاری اور مالی معاملات کے لئے ذمہ دار تھا۔ یہاں اختیارات میں ایک طرح کی دوعملی (Dyarchy) تھی۔ صوبیدار مالیہ کے لئے دیوان پر انحصار کرتا تھا اور دیوان فوج کے لئے صوبیدار پر انحصار کرتا تھا۔ گویا مغلیہ حکمران صوبوں پر حکمرانی کے لئے کسی ایک عہدیدار کو ہی مطلق طاقت واختیار دینے میں یقین نہیں رکھتے تھے۔

سرکار کو پرگنہ (تعلقہ) میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ایک پرگنہ کئی دیہاتوں کا مجموعہ ہوتا تھا۔ شروع میں یہ حکومت کی پاسداری کے لئے بنیادی اکائی کی حیثیت رکھتا تھا۔ یہ تمام نظم ونسق میں آج کے پنچایتی راج کی طرح کی کوئی انتظامی اکائی نہیں تھی۔ ہر پرگنہ میں تین اہم عہدہ دار ہوا کرتے تھے۔ جنہیں عامل اور قانون کو کہا جاتا تھا۔ اس پرگنہ میں حکومت کا نمائندہ ہوتا تھا جو مجموعی طور پر امور کے لئے ذمہ دار ہوا کرتا تھا۔ جبکہ عامل مالگزاری کی وصولی کے لئے ذمہ دار تھا اور وہ کسانوں سے مناسب محصول وصول کیا کرتا تھا۔ محصول ادا نہ کرنے والوں کے خلاف طاقت کا استعمال کیا جاتا تھا۔ وہ قانون کو محصول کی وصولی میں عامل کی مدد کرتا تھا۔

11.3.3 ہندوستان میں برطانیہ دور میں مقامی حکومت

(Local Government During Bristish Rule in India)

ہندوستان میں مقامی حکومت کے لئے وائسرائے لارڈ رپن کو ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔ وائسرائے لارڈ رپن (Lord Rippon) نے 1882ء میں ایک قرارداد کے ذریعہ مقامی حکومت کی بنیاد ڈالی تھی جس کا مقصد مقامی عوام کی ضرورتوں کو مقامی سطح پر اور ان کے ذریعہ ہی پورا کرنا تھا تاکہ مقامی امور میں حکومتی مداخلت کم سے کم ہو لیکن اس سے پہلے ہی بمبئی، کلکتہ اور مدراس میں مقامی خود مختاری کی اکائیوں کے طور پر بلدیات کام کر رہی تھیں۔ 1688ء میں پہلی بار مدراس (Madras) کارپوریشن کا قیام عمل میں آیا، اتنا ہی نہیں بلکہ یہ ہندوستان کی پہلی کارپوریشن ہے۔ اس کے بعد 1726ء میں جاری ایک چارٹر کے ذریعے بمبئی اور کلکتہ (Bombay and Calcutta) کے شہروں کو بھی کارپوریشن کا درجہ دیا گیا۔ اسی طرح 1840ء میں ان کارپوریشنس کے لیے محدود انتخابات کا طریقہ بھی شروع کیا گیا۔ اور 1870ء میں مقامی حکومت کے اداروں کے لئے اختیارات کو غیر مرکوز کرتے ہوئے ان کے لئے مالی مدد کو مستحکم بنایا۔

اس کے علاوہ ڈی سینٹر لائزیشن کمیشن (Decentralisation Commission) نے 1909 کی اپنی رپورٹ میں مقامی حکومت کے مسائل کا بہت تفصیل سے جائزہ لیا اور اگرچہ کمیشن کے پاس خاطر خواہ جدت طرازی کے لیے تجویز کرنے کے لیے وقت بہت کم تھا، لیکن اس کے پاس انتظامی بہتری کے حوالے سے سفارش کرنے کے لیے کافی تھی۔ کمیشن نے گاؤں کی پنچایتوں کی اہمیت پر زور دیا اور ان کی بحالی اور ترقی کے لیے خصوصی اقدامات کو اپنانے کی سفارش کی۔ اس نے بلدیاتی اداروں پر حکومتی کنٹرول کو کم کرنے اور ان اداروں کی آمدنی کے ذرائع کو بڑھانے کی بھی سفارش کی۔ بدقسمتی سے نہ تو حکومت ہند اور نہ ہی صوبائی حکومتوں نے رپن کی پالیسی پر عمل کیا۔

اگلا اہم مرحلہ 1915 میں اس وقت پہنچا جب حکومت ہند نے ایک اہم قرارداد جاری کی جس میں بلدیاتی اداروں کی ترقی پسندانہ اصلاحات کی پالیسی کو واضح کیا گیا۔ اس کے فوراً بعد، مونٹیگ نے 20 اگست 1917 کا اپنا مشہور اعلان پارلیمنٹ میں پیش کیا اور حکومت ہند نے 1918 میں ایک اور قرارداد کے ساتھ اس کی پیروی کی، جس میں مقامی اداروں پر تمام غیر ضروری سرکاری کنٹرول کو ختم کرنے، کے ساتھ انہیں ممکنہ طور پر نمائندے بنانے اور ان کی نمائندگی کرنے کی ضرورت کی تصدیق کی گئی۔ وہ طاقتیں جو حقیقی ہوں نہ کہ برائے نام۔ 1918 کی ہندوستانی دستوری اصلاحات پر مونٹیگ۔چیمسفورڈ کی رپورٹ نے ملک میں مقامی حکومت کے موجودہ نظام کا جائزہ لیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ تمام، تعلیمی اصول کو فوری نتائج کی خواہش کے تابع کر دیا گیا تھا۔ اس میں کہا گیا کہ اب سے بلدیاتی اداروں کو زیادہ خود مختار اختیارات حاصل ہوں گے اور باہر کا کنٹرول کم سے کم ہوگا۔ ان اصولوں کو نافذ کرنے کے لیے 1920 میں ایگزیکٹو ایکشن لیا گیا۔ ہوب ہاؤس کی سربراہی میں 1907 میں مرکزیت پر رائل کمیشن کی تقرری کے ساتھ مقامی خود مختار ادارے کو فروغ دیا۔

11.4 آزادی کے بعد مقامی حکومت میں تبدیلیاں
(Changes in Local Government after Independence)

آزادی کے بعد کے دور میں، دستور کے اقتدار میں آنے کے بعد، دفعہ 40 پنچایتوں کا ذکر کرتا ہے، اور دفعہ 246 ریاستی قانون ساز ادارے کو مقامی خود مختار حکومت کے ساتھ شناخت کرنے والے کسی بھی موضوع کو نافذ کرنے کے قابل بناتا ہے۔

آزادی کے بعد، بھارت نے ایک ترقیاتی پہل کے طور پر کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام Community) Development Program) کو نافذ کیا۔ 1957 میں نیشنل ڈیولپمنٹ کونسل (National Development Council) نے بلونت رائے مہتا کی سربراہی میں ایک مشاورتی گروپ قائم کیا تاکہ کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کے کام کاج کا آڈٹ Audit کیا جا سکے۔

بلونت رائے مہتا کمیٹی نے تین سطحی پنچایتی راج اداروں کی تجویز پیش کی، جو مخصوص ہوں، گاؤں کی سطح پر گرام پنچایت، بلاک کی سطح پر پنچایت سمیتی، اور ضلع کی سطح پر ضلع پریشد۔ اس سفارش کے ذریعے 2 اکتوبر 1959 کو راجستھان میں پہلی بار پنچایتی راج اداروں کو نافذ کرتے ہوئے، جمہوری لامرکزیت کو متعارف کرایا گیا۔

1977 میں اشوک مہتا کمیٹی نے پنچایت راج کے خیالات اور طریقوں کو سامنے لایا۔ کمیٹی نے ضلع پریشد اور منڈل پنچایت پر مشتمل دو سطحی پنچایت راج ادارہ جاتی ڈیزائن کی تجویز پیش کی۔

جی وی کے راؤ کمیٹی (1985) نے "ضلع" کو بنیادی اکائی بنانے اور اس کے علاوہ باقاعدگی سے انتخابات کرانے کی تجویز پیش کی جبکہ ایل ایم سنگھوی کمیٹی نے پنچایتوں کو مزید مالی وسائل اور دستوری حیثیت دینے کی تجویز پیش کی تاکہ انہیں مضبوط بنایا جاسکے۔

1989 میں راجیو گاندھی حکومت نے لوک سبھا میں 65 ویں دستوری ترمیم بل (نگر پالیکا بل) پیش کیا۔ بل میں بلدیاتی اداروں کو دستوری حیثیت دے کر انہیں مضبوط بنانے اور ان کی تزئین و آرائش کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

جلد ہی اس بل کو لوک سبھا میں منظور کیا گیا، تاہم اکتوبر 1989 میں راجیہ سبھا میں اسے منظوری نہ دی گئی۔ جس کی وجہ سے یہ بل بلدیاتی اداروں کو دستوری درجہ نہ دے سکا۔

وی پی سنگھ کی سربراہی میں نیشنل فرنٹ حکومت نے ستمبر 1990 میں لوک سبھا میں نظر ثانی شدہ نگر پالیکا بل کو دوبارہ پیش کیا۔ تاہم، یہ قانون منظور نہیں ہوا تھا اور آخر کار لوک سبھا کے تحلیل ہونے کی وجہ سے ختم ہو گیا۔

پی وی نرسمہا راؤ کی حکومت نے ستمبر 1991 میں لوک سبھا میں ترمیم شدہ میونسپلٹی بل کو پیش کیا۔ بالآخر یہ 1992 میں اس بل کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوان سے منظوری دے دی گئی اور یہ بل ایکٹ کی شکل اختیار کر گیا۔ اور 74 واں دستوری ترمیمی قانون بن گیا اور یکم جون 1993 کو نافذ کیا گیا۔

11.5 بلدیاتی اداروں کی اہمیت (Importance of Urban Institutions)

- قصبے اور شہر ملک کی معاشی ترقی میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔
- یہ شہری مراکز دیہی علاقوں کی ترقی میں بھی اہم معاون کردار ادا کرتے ہیں۔
- معاشی تبدیلی کو نچلی سطح پر ضروریات اور حقائق سے ہم آہنگ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ عوام اور ان کے نمائندے مقامی سطح پر پروگراموں کی منصوبہ بندی اور ان پر عمل درآمد میں مکمل طور پر شامل ہوں۔
- اگر پارلیمنٹ اور ریاستی مقننہ میں جمہوریت کو مضبوط اور مستحکم رہنا ہے تو اس کی جڑیں قصبوں اور دیہاتوں اور ان شہروں تک پہنچنا ضروری ہے جہاں لوگ رہتے ہیں۔
- 74 واں ترمیمی ایکٹ ہر ریاست میں سائز اور رقبے پر منحصر تین قسم کی میونسپلٹیوں کی تشکیل کا اہتمام کرتا ہے۔
  - نگر پنچایت (دیہی سے شہری علاقے میں منتقلی کے علاقے کے لئے)
  - میونسپل کونسل: چھوٹے شہری علاقوں کے لئے

○ میونسپل کارپوریشن: ایک بڑے شہری علاقے کے لئے

البتہ اس سبق میں ہم صرف نگر پنچایت یعنی (دیہی سے شہری علاقے میں منتقلی کے علاقے کے لئے) کا تفصیلی مطالعہ کریں گے۔ یاد رہے اس مطالعہ میں ہم نہ مقصد کو حاصل کرنے کے لے تمل ناڈو کی ریاست کی ٹاون پنچایت کو نمونے کے طور پر لیا ہے۔

11.6 نگر پنچایت (Nagar Panchayat)

نگر پنچایت کو ریاست تمل ناڈو میں ٹاون پنچایت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ ریاست ہندوستان کے جنوب میں واقع ہے۔ اور یہ پہلی ریاست ہے جس نے مقامی اداروں کی حیثیت میں ٹاؤن پنچایت کے طور پر درجہ بندی متعارف کروائی ہے، جس کی منصوبہ بندی دیہی اور شہری مقامی اداروں کے درمیان ایک عبوری ادارے کے طور پر کی گئی تھی۔ یعنی ایک ایسا علاقہ جو دیہاتوں سے شہر میں منتقل ہو رہا ہو۔ ٹاؤن پنچایتوں کو انفرادی انتظامی اختیارات سے نوازا گیا اور منفرد فعال کردار ایک صدی سے زیادہ عرصے سے موجود ہیں۔ ٹاؤن پنچایتوں نے اچھی طرح سے وضع کردہ اکاؤنٹنگ اور آڈیٹنگ کے طریقہ کار کو اپنایا ہے اور عوام کو خدمات کی فراہمی میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ٹاؤن پنچایتیں گورنمنٹ میں میونسپل ایڈمنسٹریشن اور واٹر سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے انتظامی کنٹرول میں ہیں۔ ریاست تمل ناڈو میں ٹاؤن پنچایتیں سطح اہمیت کے حامل مقامات ہیں جیسے ڈویژن / تعلق ہیڈ کوارٹر، سیاحتی مقامات، زیارتی مراکز اور تجارتی / صنعتی شہر۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ریاست تمل ناڈو نے ٹاؤن پنچایتوں کی ترقی کو کس طرح فروغ دیا ہے۔

11.7 تمل ناڈو ڈسٹرکٹ میونسپلٹی ایکٹ (District Municipality Act of Tamil Nadu)

ٹاؤن پنچایتیں تمل ناڈو ڈسٹرکٹ میونسپلٹی ایکٹ 1920 کے تحت چلتی ہیں۔ ریاست میں 528 ٹاؤن پنچایتیں ہیں جنہیں آمدنی کے معیار کی بنیاد پر چار درجات میں درجہ بندی کیا گیا ہے۔

- خصوصی گریڈ : 200 لاکھ روپے سے زیادہ
- سلیکشن گریڈ : 100 لاکھ روپے سے زیادہ لیکن 200 لاکھ روپے سے زیادہ نہیں۔
- گریڈ I : 50 لاکھ روپے سے زیادہ نہیں لیکن 100 لاکھ روپے سے زیادہ نہیں۔
- گریڈ II : 50 لاکھ روپے سے زیادہ نہیں

11.7.1 تنظیمی ڈھانچہ (Organisational Structure)

حکومت : محترم وزیر برائے دیہی ترقی & مقامی انتظامیہ

سیکرٹری حکومت میونسپل ایڈمنسٹریشن اور محکمہ واٹر سپلائی

محکمہ کے سربراہ : ٹاؤن پنچایتوں کے ڈائریکٹر

ضلعی اکائیاں : ضلع کلکٹر ٹاؤن پنچایتوں کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر (17 زونل آفس) (اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر)

ٹاؤن پنچایت : ایگزیکٹو آفیسر

11.7.2 ریاست تمل ناڈو میں نگر پنچایت کا تاریخی پس منظر (History of Nagar Panchayat in Tamil Nadu)

1981 تک، ٹاؤن پنچایتیں ڈائریکٹوریٹ آف دیہی ترقی کے انتظامی کنٹرول میں تھیں۔ 1981 کے دوران، حکومت نے ٹاؤن پنچایتوں کے لیے 'ڈائریکٹوریٹ آف ٹاؤن پنچایت' کے نام کے سے ایک علیحدہ ڈائریکٹوریٹ تشکیل دیا۔ تاہم ڈائریکٹوریٹ آف ٹاؤن پنچایتوں کا انتظامی کنٹرول سیکرٹریٹ میں دیہی ترقی کے محکمے کے پاس رہا کیونکہ وہ تمل ناڈو پنچایت ایکٹ 1958 کے تحت زیر انتظام تھا۔

1993 میں ہندوستان کے دستور میں 73 ویں اور 74 ویں ترمیم کے متعارف کے بعد، تمل ناڈو ڈسٹرکٹ میونسپلٹی ایکٹ، 1920 کے تحت تمام ٹاؤن پنچایتوں کی تشکیل نو کی گئی اور انہیں عبوری علاقہ سمجھا گیا۔ یعنی دیہی علاقے سے شہری علاقے میں منتقلی کا علاقہ۔ اس مقصد کے لیے تمل ناڈو ڈسٹرکٹ میونسپلٹی ایکٹ، 1920 میں ضروری ترامیم لائی گئیں اور مذکورہ ایکٹ میں ٹاؤن پنچایتوں کے سلسلے میں ایک الگ باب شامل کیا گیا۔ نتیجتاً اگرچہ 'ٹاؤن پنچایت' کا نام تبدیل نہیں ہوا، لیکن ٹاؤن پنچایتوں کے ڈائریکٹوریٹ کا انتظامی کنٹرول سیکریٹریٹ میں میونسپل ایڈمنسٹریشن اور واٹر سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے تحت لایا گیا۔

11.7.3 محکمہ کی اہمیت (Importance of Department)

ٹاؤن پنچایتیں معاشی ترقی کا محرک ہیں اور لوگوں کو سماجی اور ثقافتی ترقی کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔ ٹاؤن پنچایتوں کی کل آبادی 80,90,847 ہے جو کہ 2011 کی مردم شماری کے مطابق ریاست کی کل آبادی کا 11.21% اور شہری آبادی میں 23.74% ہے۔ ملحقہ دیہی علاقوں سے ان تمام قصبوں میں آبادی کا بہت بڑا بہاؤ رہا ہے۔ ٹاؤن پنچایتوں میں سے بہت سے سیاحت، یاتریوں کی اہمیت اور ورثے والے شہر اور اقتصادی، صنعتی کلسٹرز بھی ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ بنیادی ڈھانچوں کو مناسب سہولیات فراہم کی جائیں، جیسے کہ پانی کی فراہمی، صفائی، سڑکیں، اسٹریٹ لائٹنگ اور دیگر عوامی سہولیات جیسے سلاٹر ہاؤس، تدفین/شمشان گھاٹ اور بس اسٹینڈز۔

11.7.4 محکمہ کی سرگرمیاں (Activities of Department)

ٹاؤن پنچایتوں کا محکمہ شہری برادریوں کو مثبت تبدیلی لانے اور ان کے سماجی اور معاشی تانے بانے کو مضبوط بنانے کے لیے ذمہ دار پروگرام، خدمات اور سرگرمیاں وضع اور نافذ کرتا ہے۔ اس کوشش میں محکمہ تمام دستیاب وسائل، فنڈز اور گرانٹس کا موثر طریقے سے استعمال

کرتا ہے۔ وہ فنڈز اور گرانٹس بھی جو حکومت ہند کی جانب سے مختلف اسکیموں کے تحت فراہم کیے گئے ہوں۔ اس کے علاوہ جہاں بھی ضرورت ہو ریاستی مالی وسائل کو شامل کرتے ہوئے ٹاؤن کی ترقی کے لیے استعمال کرتا ہے۔

11.7.5 ٹاؤن پنچایت محکمہ کا مقصد اور ہدف (Aim and Objective of Department)

- ذمہ دار، جوابدہ، شفاف اور عوام دوست شہری انتظامیہ کو یقینی بنانا۔
- شہریوں کے لئے ٹاؤن پنچایتوں میں نافذ کے جانے والی تمام اسکیموں کے لیے پُر اعتماد انتظامیہ کو تیار کرنا۔

11.7.6 انتظامی ڈھانچہ (Administrative Structure)

I- ریاستی سطح

سکریٹری ٹو گورنمنٹ، میونسپل ایڈ منسٹریشن اور واٹر سپلائی ڈپارٹمنٹ، ٹاؤن پنچایتوں کے انچارج ہیں، سکریٹریٹ میں انتظامی سربراہ کے طور پر اور ٹاؤن پنچایتوں کے ڈائریکٹر ریاستی سطح پر محکمہ کے سربراہ ہیں اور وہ ٹاؤن پنچایتوں کے انسپکٹر بھی ہیں۔ اوپر دے گے تمام عہدیداروں کا کام ٹاؤن پنچایتوں کے ذریعے نافذ کیے گئے ترقیاتی پروگراموں سے متعلق سرگرمیوں کا جائزہ لینا اور ان کی نگرانی کرنا ہے۔

II- ضلعی سطح/زون کی سطح

کلکٹر ضلعی سطح پر ٹاؤن پنچایت کی انتظامیہ کا انتظامی سربراہ ہوتا ہے۔ اور کلکٹر کی مدد ٹاؤن پنچایتوں کے زونل اسسٹنٹ ڈائریکٹر کرتے ہیں۔

III- ٹاؤن پنچایتوں کی سطح

ٹاؤن پنچایتوں کا ایگزیکٹو آفیسر ہی ٹاؤن پنچایت کا سربرہ ہوتا ہے۔ اس کی مدد ہیڈ کلرک، جونیئر اسسٹنٹ، بل کلکٹر، ریکارڈ کی دیکھ بھال، ٹیکس جمع کرنے، اثاثوں کی دیکھ بھال اور تشہیر اور پروپیگنڈے کو یقینی بنانے اور سرکاری پروگراموں کے نفاذ میں ٹائپسٹ کے ذریعے کی جاتی ہے۔

11.8 نگر پنچایتوں کے فرائض (Functions of Nagar Panchayat)

اگر ہم نگر پنچایت کے فرائض کی بات کریں تو ہر ریاست میں نگر پنچایت مختلف فرائض کو انجام دیتی ہیں۔ البتہ اس مطالعہ میں ہم نے تمام ریاست میں نگر پنچایت کے فرائض کا احاطہ کرتے ہوئے تمام کو ایک جگہ یکجا کرنے کی کوشش کی ہے، جو درجہ ذیل ہیں۔

1۔ بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانا یعنی لوگوں کو وہ تمام تر سہولیات فراہم کرنا، جو اُنھیں زندگی گزارنے کے لئے ضرورت ہو۔ جیسے، کھانا، کپڑا، مکان، بیماری کے علاج کے لیے ہسپتال وغیرہ۔

2۔ سڑکیں اور گلیوں کی روشنی کا انتظام کرنا: لوگوں کو ایک شہر تک پہنچانے کے لیے سفر کو آسانی بنانے کے لئے سڑکیں تعمیر کروانا۔

3۔ فائر بریگیڈ کی خدمات کو انجام دینا۔

4۔ پانی کی فراہمی کو یقینی بنانا۔

5۔ صحت عامہ اور ہسپتال کی سہولیات فراہم کرنا۔

6۔ نکاسی آب کا مناسب انتظام کرنا۔

7۔ گاؤوں کی فلاح و بہبود کے لئے صفائی ستھرائی کے پروگرام کا انتظام کرنا۔

8۔ شہری علاقوں میں اسکول فراہم کروانا۔

9۔ بالغ خواندگی کے لئے پروگراموں کا اہتمام، اور لائبریریاں فراہم کرانا۔

10۔ بلڈنگوں کی تعمیر کے لیے لائسنس کو منظوری دینا۔

11۔ ٹیکس لگانا۔

12۔ پراپرٹی ٹیکس وصول کرنا۔

13۔ خالی اراضی ٹیکس عائد کرنا۔

14۔ پروفیشن ٹیکس عائد کرنا۔

15۔ غیر ٹیکس اشیاء کو طے کرنا۔

16۔ واٹر چارجز عائد کرنا۔

17۔ پیدائش اور موت کے سرٹیفکیٹ جاری کرنا۔

18۔ خطرناک اور جارحانہ تجارتی لائسنس جاری کرنا۔

19۔ ریاستی/مرکزی اسکیموں کا نفاذ۔

20۔ باغات، پارکوں اور کھیل کے میدانوں جیسی عوامی سہولیات کی فراہمی۔

21۔ فضلہ کے لئے ٹھوس انتظام کرنا۔

22۔ ثقافتی تعلیمی اور جمالیاتی پہلوؤں کو فروغ دینا۔

11.9 نگر پنچایتوں کی آمدنی کے ذرائع (Financial Resources of Nagar Panchayat)

نگر پنچایت کی آمدنی کے ذرائع مختلف ریاستوں میں مختلف ہیں۔ البتہ تمل ناڈو میں درج ذیل ذرائع سے ٹاؤن پنچایتوں کی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔

- پراپرٹی ٹیکس
- پروفیشنل ٹیکس
- لائسنس فیس، کرایہ اور دیگر چارجز جیسے پانی کے چارجز
- سٹیمپ ڈیوٹی پر سرچارج حکومت کی طرف سے ڈیولیشن گرانٹس دیگر متفرق آمدنی جیسے ڈپازٹس پر سود

11.9.1 ریاستی مالیاتی کمیشن

ہندوستانی دستور کے دفعہ 243-I اور 243-Y کے تحت گورنر 5 سال کی مدت کے لیے ریاستی مالیاتی کمیشن کا تقرر کرتا ہے۔ جو مقامی حکومتوں کی مالی صورتحال کا جائزہ لینے ساتھ ساتھ بہتری کے لیے تجویز پیش کرتا ہے۔ ریاستی حکومت سے بلدیاتی اداروں کو فنڈز کی سفارشات کے ساتھ ساتھ اس کے لیے اقدامات بھی تجویز کرتا ہے۔

(a) وہ اصول جن پر عمل کرنا چاہیے

- ریاست کی طرف سے عائد ٹیکسوں، ڈیوٹیوں، ٹولوں اور فیسوں سے جمع ہونے والی خالص آمدنی کو ریاست اور میونسپلٹیوں کے درمیان تقسیم کے لیے تجویز پیش کرتا ہے۔
- ٹیکسز، ڈیوٹی، ٹولز اور فیسوں کا تعین جو مقامی حکومتوں کو تفویض کیے جاسکتے ہیں۔
- ریاست کے (متعمدی فنڈ) کنسولیڈیٹڈ فنڈ سے مقامی اداروں کو دی جانے والی امداد کے لیے تجویز۔

(b) بلدیات کی مالی حالت کو بہتر بنانے کے لیے ضروری اقدامات۔

(c) اس کے علاوہ میونسپلٹی کے بجٹ یا فنڈز سے متعلق کوئی بھی معاملہ مالیاتی کمیشن کو بھیجا جاسکتا ہے۔

11.10 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ نے:

- عمومی طور پر نگر پنچایت کے تصور اور مقامی حکومت کے پس منظر کے متعلق جانکاری حاصل کی۔
- ریاست تمل ناڈو کو نمونہ کے طور پر تسلیم کرتے ہوئے نگر پنچایت کی ساخت، انتظامی ڈھانچہ کی پیچیدگیوں کو سمجھا۔

- نگر پنچایت کے فرائض کو مجموعی طور پر سمجھانے کی کوشش کی۔
- اس کے علاوہ نگر پنچایت کی آمدنی کے ذرائع کے بارے میں خصوصی جانکاری حاصل کی۔

11.11 کلیدی الفاظ (Keywords)

نیشنل ڈولپمینٹ کونسل (National Development Council)

نیشنل ڈیولپمنٹ کونسل ہندوستان میں ترقیاتی معاملات پر فیصلہ سازی اور غور وخوض کے لیے اعلیٰ ادارہ ہے، جس کی صدارت وزیر اعظم کرتے ہیں۔اس کا قیام 6 اگست 1952 کو منصوبہ بندی کمیشن کے ذریعے بنائے گئے پانچ سالہ منصوبوں کی حمایت میں قوم کی کوششوں اور وسائل کو مضبوط اور متحرک کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔

منصوبہ بندی کمیشن (Planning Commission)

منصوبہ بندی کمیشن حکومت ہند کا ایک ادارہ تھا جس نے دوسرے کاموں کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے پانچ سالہ منصوبے بھی مرتب کیے تھے۔

11.12 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

11.12.1۔معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔مقامی حکومت کا بانی کسے کہا جاتا ہے؟

(a)لارڈ رپن (b)لارڈ میو (c)جواہر لال نہرو (d)کوئی نہیں

2۔نگر پنچایت کو دستور کی کس دفعہ کے تحت دستوری حیثیت حاصل ہے؟

(a)243-G (b)243-P (c)243-Q (d)243-S

3۔نگر پنچایت کو دستور کی کون سی ترمیم کے تحت قائم کیا گیا ہے؟

(a)65ویں (b)73ویں (c)74ویں (d)89ویں

4۔سب سے پہلے کس ریاست میں نگر پنچایت ادارے کو قائم کیا تھا؟

(a)مہاراشٹر (b)پنجاب (c)گجرات (d)تمل ناڈو

5۔ہندوستان میں پہلی بار کس شہر کو میونسپل کارپوریشن کا درجہ دیا گیا؟

(a)بمبئی (b)کلکتہ (c)دہلی (d)مدراس

6۔مندرجہ ذیل میں سے کون سافرائض نگرپنچایت کانہیں ہے؟

(a)لائبریری قائم کرنا (b)الیکشن کروانا (c)سڑکیں بنوانا (d)پانی کی فراہمی

7۔مندرجہ ذیل میں سے کون سے ذرائع نگرپنچایت کی مالی آمدنی کے ہیں؟

(a)پراپرٹی ٹیکس (b)پروفیشنل ٹیکس (c)پانی کے چارجز (d)یہ سبھی

8۔کس سال میں پہلی میونسپل کارپوریشن کا قیام عمل میں آیا؟

1650(a) 1688(b) 1726(c) 1870(d)

9۔کس سال بلدیاتی اداروں کو دستور میں شامل کیا گیا؟

1990(a) 1991(b) 1992(c) 1995(d)

10۔موریادور میں شہری نظم ونسق کے سربراہ کو کیا کہا جاتا تھا؟

(a)ناگرکا (b)صوبیدار (c)استھانکا (d)گوپی

11.12.2۔مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. مغلیہ دور کی مقامی حکومت کا جائزہ لیجیے۔
2. ریاست تمل ناڈو کی نگرپنچایت پر روشنی ڈالیے۔
3. نگرپنچایت کے فرائض پر ایک نوٹ تحریر کیجیے۔
4. انگریزوں کے دور حکومت میں مقامی خودکار حکومت کا جائزہ لیجیے۔
5. نگرپنچایت کی تعارف پیش کرتے ہوئے، مالی آمدنی کے ذریعوں پر روشنی ڈالیے۔

11.12.3۔طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. مقامی حکومت کے تاریخی پس منظر پر بحث کیجیے۔
2. نگرپنچایت پر ایک تفصیلی نوٹ تحریر کیجیے۔
3. بلدیتی اداروں کی اہمیت کو وضع کرتے ہوے، اُس کے فرائض اور مالی آمدنی پر روشنی دالیے۔

11.13 تجویز کردہ مواد (Suggested Readings)

1. Mahi Pal, *Rural Local Governance and Development* (New Delhi: Sage India, 2020)
2. A. Avasthi, *Municipal Administration in India* (Agra: Lakshmi Naryan Agarwal, 1972)
3. Kuldeep Mathur, *Oxford India Short Introduction: Panchayti Raj* (New Delhi: Oxford India, 2013).

4. Pradeep Sachdeva, *Local Government in India* (New Delhi: Pearson Education India, 2011).
5. R. M. Jackson, *Machinery of Local Government* (London: Macmillan, 1969).
6. S. P. Jain, *Panchayati Raj Institutions in India: An Appraisal* (Hyderabad: National Institute of Rural Development, 1995)
7. K. K. Puri, *Local Government in India* (Jalandhar: Bharat Prakashan, 1985)
8. V. K. Puri, *Local Government and Administration* (Jalandhar: Modern Publishers, 2005)
9. Bidyut Chakrabarty & Rajendra Kumar Pandey, *Local Governance in India* (New Delhi: Sage India, 2018)
10. M. A. Muttalib, *Theory of local Government* (New Delhi: Sterling Publishers, 1982).

اکائی 12– کنٹونمنٹ بورڈ

(Cantonment Board)

اکائی کے اجزا:

12.0 تمہید
12.1 مقاصد
12.2 تاریخی پس منظر
12.3 کنٹونمنٹس میں مقامی حکومت کا ارتقاء
12.4 کنٹونمنٹ بورڈ کے معنی
12.5 کنٹونمنٹ بورڈ کی اقسام
12.6 کنٹونمنٹ بورڈ کے فرائض
12.7 کنٹونمنٹ اور ملٹری اسٹیشن میں فرق
12.8 کنٹونمنٹ بورڈ میں بھرتی
12.9 کنٹونمنٹ بورڈ کے ممبران
12.10 دستوری دفعات
12.11 محصولات اور آمدنی
12.12 کنٹونمنٹس کا نظم ونسق
12.13 جمہوری اقدامات
12.14 کنٹونمنٹ بورڈ کی اہمیت
12.15 مسائل اور خامیاں
12.16 اکتسابی نتائج
12.17 کلیدی الفاظ
12.18 نمونہ امتحانی سوالات

मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी
Estd. 1998
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

12.18.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
12.18.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات
12.18.3 طویل جوابات کے حامل سوالات
12.19 تجویز کردہ اکتسابی مواد

12.0 تمہید (Introduction)

کنٹونمنٹ بورڈز ہندوستان میں شہری بلدیاتی اداروں کی ایک قسم ہیں۔ یہ چھاؤنی یا فوجی علاقوں میں رہنے والی شہری آبادی کے لیے میونسپل کام انجام دینے کے لیے قائم کیے جاتے ہیں۔ اس کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہ وزارت دفاع کے انتظامی کنٹرول اور 1924 کے مرکزی ایکٹ کے تحت تشکیل کیے جاتے ہیں۔ کنٹونمنٹ علاقے میں شہری آبادی کی تعداد کے لحاظ سے کنٹونمنٹ بورڈز کی تین اقسام ہیں۔ یہ جزوی طور پر منتخب اور جزوی طور پر نامزد ارکان پر مشتمل ہوتا ہے۔ اراکین کا انتخاب تین سال کی مدت کے لیے ہوتا ہے۔ کنٹونمنٹ سٹیشن کو کمانڈ کرنے والا فوجی افسر کنٹونمنٹ بورڈ کا سابق چیئر مین ہوتا ہے۔

دیگر شہری بلدیاتی ادارے ہیں:

- میونسپل کارپوریشن (Municipal Corporation)
- بلدیات (Municipalities)
- اطلاع شدہ ایریا کمیٹی (Notified Area Committee)
- ٹاؤن ایریا کمیٹی (Town Area Committee)
- ٹاؤنشپس (Townships)
- پورٹ ٹرسٹ (Port Trust)
- خصوصی مقاصد کی ایجنسیاں (Special Purpose Agencies)

12.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ:

- کنٹونمنٹس سے متعلق بنیادی جانکاری حاصل کریں گے۔
- کنٹونمنٹس کے نظم ونسق کو سمجھیں گے۔

- کنٹونمنٹس میں مقامی حکومت کا جائزہ لیں گے۔
- کنٹونمنٹس بورڈس کی انتظامی ساخت کو سمجھیں گے۔
- کنٹونمنٹس بورڈز کے مسائل کو سمجھیں گے۔

12.2 تاریخی پس منظر (Historical Background)

ہندوستان کی پہلی تین چھاؤنیاں 17 ویں صدی میں تشکیل دی گئیں، بنگال میں بیرک پور اور بہار میں دانا پور 1765 میں اور مدراس میں سینٹ تھامس ماؤنٹ 1774 میں۔ دیگر چھاؤنیاں 19 ویں صدی میں اس وقت وجود میں آئیں جب ایسٹ انڈیا کمپنی کی فوج اور بعد میں برطانوی ہندوستان کی فوجوں نے فتح یا تبادلے کے ذریعے زمین کے وسیع خطوں کو حاصل کیا۔

چونکہ رہائش بنیادی تشویش تھی اور زمین کی کوئی رکاوٹ نہیں تھی، زمینیں مکانات کی تعمیر کے لیے ایک فوجی افسر سے دوسرے کو مفت منتقلی کے قابل گرانٹس پر الاٹ کی جاتی تھیں۔ گرانٹس اس شرط کے ساتھ مشروط تھیں کہ زمین حکومت کی ملکیت ہے اور جب بھی ضرورت ہو فوجی مقاصد کے لیے دوبارہ شروع کی جاسکتی ہے۔ ابتدائی طور پر، ملکیت اور اس کے بعد منتقلی فوج کے اہلکاروں اور ان کے کیمپ کے پیروکاروں تک ہی محدود تھی۔ وقت کے ساتھ ساتھ، ہندوستانی باشندوں کو گرانٹ حاصل کرنے کی اجازت دی گئی۔

جب کنٹونمنٹ کوڈ نافذ کیا گیا تو اس کے تحت دی گئی لیز بھی دوبارہ شروع کی جانے والی مدتوں پر تھیں حالانکہ جدید لیز کی دیگر نمایاں خصوصیات کو بھی جگہ ملی۔ چونکہ کنٹونمنٹس میں کل اراضی حکومت کی ملکیت ہے ان دوبارہ شروع ہونے والی مدتوں پر فوج کے پاس ان کے استعمال کا حق ہوتا ہے اور کنٹونمنٹ کے شہری سب سے پہلے لائسنس یافتہ ہوتے ہیں اور پھر صرف عام شہری۔ یہ صورت حال آج بھی برقرار ہے۔ کنٹونمنٹ کے شہریوں کی یہ حیثیت مقامی خود مختاری کے مسائل، خاص طور پر کنٹونمنٹس میں لامرکزیت پر دوررس اثرات مرتب کرتی ہے۔

12.3 کنٹونمنٹس میں مقامی حکومت کا ارتقاء

(Evolution of Local Government in Cantonments)

ابتدائی دور سے ہی ان چھاؤنیوں کی شہری اور میونسپل انتظامیہ کو سامراجی انتظامیہ کے قریبی تحفظ میں رکھا گیا تھا۔ اگرچہ 19 ویں صدی کے پہلے نصف میں چھاؤنی کے قصبوں کی آبادی بہت زیادہ تھی اور ان میں لامرکزیت کے اقدام کے طور پر قصبوں میں مقامی حکومت کی شروعات کی گئی تھی، لیکن وہاں شہریوں پر فوج کے ذریعے حکومت اور نظم و نسق کے فرائض انجام دیے جاتے تھے۔ نصف صدی کے آخر میں، میونسپل ایکٹ اس وقت کے ہندوستان کے صوبوں میں نافذ کیا گیا تھا۔ تین کنٹونمنٹ ایکٹ، بنگال ایکٹ 1864، مدراس ایکٹ 1866 اور بمبئی

ایکٹ 1867 کو بھی چھاؤنی کی پولیس انتظامیہ کو اسٹیشن کمانڈنگ آفیسر کے کنٹرول میں نافذ کیا گیا۔ کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کا عہدہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے آزاد اور اسٹیشن کمانڈنگ آفیسر کے براہ راست کنٹرول میں کر دیا گیا۔ اس طرح کنٹونمنٹ نظم و نسق عملی طور پر فوج کے ماتحت حکومت کی کل اکائی تھی۔

مقامی خود حکومت پر ربن ریفارمز کے ساتھ، 1889 کا ایک کنٹونمنٹ ایکٹ پورے ہندوستان کے لیے منظور کیا گیا جس نے پہلی بار فوجی نظم و نسق کو تبدیل کرنے کے لیے خصوصی قوانین کو برقرار رکھنے کی ضرورت کو تسلیم کیا۔ اس ایکٹ کو 1910 کے کنٹونمنٹ ایکٹ نے منسوخ کر دیا تھا جس میں صرف 32 سیکشن تھے۔ اس میں صرف میونسپل مضامین ٹیکسیشن اور کنٹونمنٹ فنڈ تھے۔ باقی تمام معاملات کو کنٹونمنٹ کوڈ، 1912 کے نام سے جانا جاتا تھا اور قوانین کے ذریعے ریگولیٹ ہونے کے لیے چھوڑ دیا گیا تھا۔ اس کے تحت تشکیل دی جانے والی کنٹونمنٹ کمیٹیوں پر فوجی نمایندوں کا غلبہ تھا لیکن پہلی بار ہندوستانی سویلین اراکین نامزد کیے گئے تھے۔ یہ ایکٹ اس وقت نافذ ہوا تھا جب معاہدہ ورسائی کے ذریعے پہلی جنگ عظیم ختم ہوئی تھی۔

12.4 کنٹونمنٹ بورڈز کے معنی (Meaning of Cantonment Board)

کنٹونمنٹ بورڈ ہندوستان میں شہری نظم و نسق کا ایک ادارہ ہے جو وزارت دفاع کے کنٹرول میں آتا ہے۔ کنٹونمنٹ ایکٹ 2006 کے مطابق بورڈ میں منتخب ممبران کے علاوہ سابقہ اور نامزد ممبران شامل ہوتے ہیں۔ بورڈ کے ممبر کی مدت پانچ سال ہوتی ہے۔ ایک کنٹونمنٹ بورڈ آٹھ منتخب ارکان، تین نامزد فوجی ارکان، تین سابق عہدیداروں (اسٹیشن کمانڈر، گیریژن انجینئر اور سینئر ایگزیکٹو میڈیکل آفیسر) اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ایک نمائندہ پر مشتمل ہوتا ہے۔

کنٹونمنٹ بورڈ ہندوستان کی وزارت دفاع کے تحت ایک اتھارٹی ہے۔ یہ 2006 کنٹونمنٹ ایکٹ کے تحت قائم کیا گیا ہے۔ کنٹونمنٹ بورڈ کے تحت رہنے والے شہریوں کے لیے میونسپل نظم و نسق کو موثر بنانے کے لیے ایک "کنٹونمنٹ بورڈ" بنایا گیا ہے۔ کنٹونمنٹ بورڈ وزارت دفاع کے ضابطے کے تحت کام کرتا ہے۔ شہری ترقی کے لیے دیگر مقامی اتھارٹیز ریاستی حکومت کے ذریعے تیار کی جاتی ہیں۔ اس کے برعکس چھاؤنی ہندوستان کی مرکزی حکومت کے زیر انتظام اور کنٹرول ہے۔ کنٹونمنٹ ایکٹ، 2006 میں ان قوانین میں ترمیم اور ان کی تصدیق کے لیے قانون سازی کی گئی تھی جو کنٹونمنٹ کے نظم و نسق سے متعلق ہیں تاکہ مساوی جمہوریت فراہم کی جاسکے اور شہری علاقوں کی بہتری اور مالیاتی بنیادوں کے لیے دفعات بنائیں۔

یہ مرکزی حکومت کے زیر انتظام اتھارٹی کی ایک قسم ہے جو مختلف شعبوں جیسے کہ صفائی، پرائمری تعلیم اور دیگر فرائض کی نگرانی کرتی ہے۔ کنٹونمنٹ بورڈ ایک انتظامی شہری ادارہ ہے جو ہندوستان میں وزارت دفاع کے ضابطے کے تحت کام کرتا ہے۔ یہ آٹھ ارکان، تین سابق عہدیداروں، تین نامزد فوجی ارکان، (گیریژن انجینئر، اسٹیشن کمانڈر اور سینئر ایگزیکٹو میڈیکل آفیسر) اور ڈی ایم (ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ) کے

ایک نمائندے پر مشتمل ہوتا ہے۔اسے چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: زمرہ I، II، III، IV۔زمرہ عام شہریوں کی آبادی کی بنیاد پر تقسیم کیا گیا ہے۔زمرہ I 50،000 سے زیادہ آبادی پر مشتمل ہوتا ہے، زمرہ II میں شہریوں کی 10,000 سے 50,000 آبادی شامل ہوتی ہے، زمرہ III عام طور پر 2,500 سے 10,000 آبادیوں پر مشتمل ہوتا ہے اور آخری قسم، زمرہ IV میں 2,500 سے کم آبادی شامل ہے۔ہندوستان میں اس وقت کل 66 کنٹونمنٹ بورڈز موجود ہیں۔

Command / Zone	**No. of Cantonments**	**Location**
Central Command	28	Agra, Varanasi, Allahabad, Almora, Ayodhya, Bareilly, Chakrata, Clement Town, Danapur, Dehradun, Faizabad, Faizabad New, Fatehgarh, Gopalpur, Jabalpur, Kanpur, Landour, Lansdowne, Lucknow, Mathura, Meerut, Mhow, Nainital, Panchmarhi, Shahajahanpur, Ramgarh, Ranikhet, Roorkee.
Southern Command	20	Ahmadabad, Ahmadnagar, Ajmer, Aurangabad, Babina, Belgaum, Bellary, Cannanore, Dehu Road, Deolali, Jhansi, Kamptee, Kirkee, Morar, Nasirabad, Pune, Saugor, Secunderabad, Wellington, St. Thomas Mount.
Western Command	12	Ambala, Amritsar, Bakloh, Dagshai, Dalhousie, Delhi, Ferozepur, Jalandhar, Jammu, Jutogh, Kasauli, Sabathu
Northern Command	01	Badamibagh
Eastern Command	05	Barrackpore, Dum Dum, Jalapahar, Lebong, Shillong.
Total	**66**	

12.5 کنٹونمنٹ بورڈز کی اقسام (Categories of Cantonment Boards)

ہندوستان میں کل 66 کنٹونمنٹ بورڈ موجود ہیں، جن کا انتظام ڈائریکٹوریٹ جنرل ڈیفنس اسٹیٹس (DGDE) کرتا ہے۔

چھاؤنیوں کو چار زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے، یعنی

I - آبادی پچاس ہزار سے زیادہ ہے۔

II - آبادی دس ہزار سے زیادہ ہے، لیکن پچاس ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔

III - آبادی دو ہزار پانچ سو سے زیادہ ہے، لیکن دس ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔

IV - آبادی دو ہزار پانچ سو سے زیادہ نہیں ہے۔

کنٹونمنٹ کا زمرہ (Category of Cantonment)	آبادی (Population)
زمرہ I	50000 سے زیادہ
زمرہ II	10000 سے 50000
زمرہ III	2500 سے 10000
زمرہ IV	2500 سے کم

وزارت دفاع نے ڈی.جی.ڈی.ای کو ختم کرنے اور اس کے کاموں کو مسلح افواج اور دیگر آڈٹ اداروں میں دوبارہ تقسیم کرنے کی سفارش کی ہے۔

شمالی ہندوستان میں 9 کنٹونمنٹ بورڈ ہیں (7 ہماچل پردیش میں اور 2 جموں و کشمیر میں)۔ ہندوستان کے شمال مغربی حصے میں 8 چھاؤنیاں ہیں (1 دہلی میں اور 1 ہریانہ میں، 3 پنجاب میں، اور 3 راجستھان میں)۔ شمالی وسطی زون میں اتراکھنڈ میں 9 چھاؤنیاں ہیں۔ ہندوستان کے وسطی حصے میں 18 چھاؤنیاں ہیں (5 ایم پی میں اور 13 یوپی میں)۔ مغربی حصے میں گجرات میں 1 چھاؤنی ہے۔ مشرقی حصے میں 7 چھاؤنیاں ہیں (بہار، جھارکھنڈ، میگھالیہ، اور اڈیشہ میں ہر ایک کی 1 چھاؤنی ہے اور مغربی بنگال میں 4 چھاؤنیاں ہیں)۔ ہندوستان کا جنوبی حصہ 4 چھاؤنیوں پر مشتمل ہے (کرناٹک، کیرالہ، تلنگانہ اور تمل ناڈو ہر ایک میں 1 چھاؤنی ہے)۔

12.6 کنٹونمنٹ بورڈز کے فرائض (Functions of Cantonemnt Boards)

کنٹونمنٹ بورڈ ان فرائض کا خیال رکھتا ہے جیسے کہ صحت عامہ کی فراہمی، پانی کی فراہمی، صفائی ستھرائی، پرائمری تعلیم، اور اسٹریٹ لائٹنگ وغیرہ۔ اس کے لیے حکومت ہند مالی امداد فراہم کرتی ہے۔

کنٹونمنٹ بورڈ کے صدر کا یہ فرض ہے:

- جب تک کہ معقول وجہ سے روکا نہ جائے، بورڈ کے تمام اجلاسوں میں بلانا اور ان کی صدارت کرنا اور کاروبار کے طرز عمل کو منظم کرنا؛

- بورڈ کی مالیاتی اور عمومی نظم و نسق کو کنٹرول کرنا اور براہ راست نگرانی کرنا؛
- تمام فرائض کی انجام دہی اور اس ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت صدر کو خصوصی طور پر عائد یا عطا کردہ تمام اختیارات کا استعمال کرنا؛ اور
- اس ایکٹ کی طرف سے لگائی گئی کسی بھی پابندی، حدود اور شرائط کے تحت، اس ایکٹ کی دفعات پر عمل درآمد کے مقصد کے لیے انتظامی طاقت کا استعمال کرنا۔
- چیف ایگزیکٹو آفیسر کے علاوہ کسی رکن کو بورڈ کے اجلاس میں شرکت سے معطل کرنا۔

کنٹونمنٹ بورڈ کا کام کلیدی فرائض کو دیکھنا ہے جیسے پانی کی فراہمی کی نگرانی، پرائمری تعلیم، اسٹریٹ لائٹس اور سڑکوں کی دیکھ بھال، نالوں، پیشاب خانوں، گلیوں، پلوں، بازاروں کی تعمیر اور دیکھ بھال اور استعمال کو ریگولیٹ کرنا۔ ان میں سے، بیماریوں کی روک تھام، ویکسین کی فراہمی بہت اہم ہے۔ اس کے علاوہ، سڑک کے کنارے درخت لگانے اور ان کی دیکھ بھال کے ساتھ سرکاری ہسپتالوں کی دیکھ بھال کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔

12.7 کنٹونمنٹ اور فوجی اسٹیشن میں فرق

(Difference between Cantonment and Military Station)

فوجی اسٹیشن اور چھاؤنی دونوں بنیادی طور پر فوجی فرائض کی انجام دہی میں فوجی اہلکاروں کے اجارہ دارانہ استعمال کے لیے قائم کیے جاتے ہیں۔ جو سہولیات اور اراضی تعمیر کی جاتی ہیں وہ ہندوستان کی مرکزی حکومت کی ہوتی ہیں۔ کنٹونمنٹس پارلیمنٹ کے کنٹونمنٹ ایکٹ کے تحت اعلان کردہ مقامات ہیں۔ دوسری طرف، فوجی سٹیشن بھارت کی مرکزی حکومت ایک ایگزیکٹو آرڈر (عاملانہ حکم) کے ذریعے بنائے جاتے ہیں۔ فوجی اسٹیشنوں کو کوئی قانونی حمایت حاصل نہیں ہے۔ یہ ڈیفنس سروسز ریگولیشنز کے زیر انتظام آتے ہیں اور اسی کی ملکیت ہوتے ہیں۔ کنٹونمنٹ بورڈز کی مختلف ڈویژنوں جیسے A1, A2, B1, B2 میں درجہ بندی کی گئی ہے۔ یہ درجہ بندی ان کے استعمال اور مقاصد کے مطابق کی جاتی ہے۔ A1 صرف فوجی مقاصد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ کنٹونمنٹ اور ملٹری اسٹیشن دونوں کی A1 کیٹیگری کی زمین ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہے۔ فوجی اسٹیشنوں میں چھاؤنی کی طرح دیگر زمرے نہیں ہوتے ہیں۔ فوجی اسٹیشن صرف فوج کے مقصد کے لیے بنائے گئے ہیں جب کہ چھاؤنی مختلف شعبوں کی ترقی میں کام کرتی ہے جیسے کہ اسٹریٹ لائٹنگ، پانی کی فراہمی، مناسب صفائی ستھرائی اور بہت سے دوسرے فرائض وغیرہ۔ یہ ہسپتالوں، اسکولوں اور سڑکوں کو مختلف قسم کی خدمات فراہم کرتا ہے۔ یعنی یہ ایک میونسپلٹی کی طرح کام کرتا ہے۔

12.8 کنٹونمنٹ بورڈ میں بھرتی (Recruitment to Cantonement Board)

کنٹونمنٹ بورڈ کی بھرتی مختلف عہدوں جیسے اسٹاف نرس، جونیئر کلرک، اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر، چوکیدار، سینیٹری انسپکٹر کے بارے میں مختلف اطلاعات شائع کرتی ہے۔ ایسے امیدوار جن کے پاس HSC/ گریجویشن/MBBS کی اہلیت ہے وہ نوکری کے لیے درخواست دینے کے لیے موزوں ہیں۔ اہل اور دلچسپی رکھنے والے امیدوار کنٹونمنٹ بورڈ کی آفیشل ویب سائٹ کے ذریعے درخواست دے سکتے ہیں۔ اہلیت کے معیار اور درخواست کے طریقوں سے متعلق خصوصیات میں مختلف اہم اقدامات شامل ہیں۔ اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر کے عہدے کے لیے زیادہ سے زیادہ عمر 23-32 سال کے درمیان ہے۔ دوسری طرف، جونیئر کلرک، اسٹاف نرس، سینیٹری انسپکٹر جیسی دیگر ملازمتوں کے لیے زیادہ سے زیادہ عمر کی پابندی 21-30 سال کے درمیان ہے۔ اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر کے انتخاب کا عمل امیدوار کی شخصیت کے امتحان یا انٹرویو میں کارکردگی پر مبنی ہے۔ اسٹاف نرس، سینیٹری انسپکٹرز، اور جونیئر کلرک کے معاملے میں، انتخاب کا عمل مختلف ہوتا ہے۔ جونیئر کلرک کے عہدے کے لیے امیدواروں کے پاس کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے کسی بھی اسٹریم میں گریجویشن کی ڈگری ہونی چاہیے۔ ان کے پاس کسی بھی سرکاری سے منظور شدہ ادارے سے کمپیوٹر کی بنیادی معلومات کا سرٹیفکیٹ ہونا ضروری ہے۔ انتخاب کا عمل صرف تحریری امتحان پر منحصر ہے۔ اس تحریری امتحان میں 100 نمبر ہوتے ہیں اور جو وقت دیا جاتا ہے وہ 90 منٹ ہوتا ہے۔ تحریری امتحان پاس کرنے والے اہل امیدواروں کو مہارت کے امتحان سے گزرنا پڑتا ہے۔

12.9 کنٹونمنٹ بورڈ کے ممبران (Members of Cantonement Board)

کنٹونمنٹ بورڈ ایسے اراکین پر مشتمل ہوتا ہے جو منتخب اور نامزد دونوں ہوتے ہیں۔

منتخب اراکین پانچ سال کی مدت کے لیے خدمات انجام دیتے ہیں، جب کہ نامزد اراکین (یعنی سابقہ اراکین) اس وقت تک خدمات انجام دیتے ہیں جب تک وہ اس اسٹیشن میں عہدہ رکھتے ہیں۔

اسٹیشن کی کمانڈ کرنے والا فوجی افسر بورڈ کے سابق صدر کے طور پر کام کرتا ہے اور اس کے اجلاسوں کی صدارت کرتا ہے۔

بورڈ کے نائب صدر کا انتخاب پانچ سال کی مدت کے لیے منتخب اراکین اپنے درمیان سے کرتے ہیں۔

کیٹگری I کنٹونمنٹ بورڈ درج ذیل افراد پر مشتمل ہے:

- اسٹیشن کا کمانڈر ایک فوجی افسر
- کنٹونمنٹ کا ایگزیکٹو انجینئر
- کنٹونمنٹ میں ہیلتھ آفیسر

- ضلع مجسٹریٹ کے ذریعہ نامزد کردہ فرسٹ کلاس مجسٹریٹ
- اسٹیشن کی کمانڈ کرنے والے افسر کے ذریعہ نامزد تین فوجی افسران
- آٹھ ممبران کنٹونمنٹ ایریا کے مکین (Residents) منتخب کرتے ہیں۔
- کنٹونمنٹ بورڈ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر

کنٹونمنٹ بورڈ کے فرائض میونسپلٹی کی طرح ہوتے ہیں۔ یہ قانونی طور پر واجب (essential) اور صوابدیدی (discretionary) افعال میں تقسیم ہیں۔

ٹیکس ریونیو اور نان ٹیکس ریونیو دونوں آمدنی کے ذرائع ہیں۔

ہندوستان کے صدر کنٹونمنٹ بورڈ کے ایگزیکٹو آفیسر کی تقرری کرتے ہیں۔ وہ بورڈ اور کمیٹیوں کی تمام قراردادوں اور فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کا انچارج ہوتا ہے۔

وہ اس مقصد کے لیے قائم کیے گئے مرکزی کیڈر کے رکن ہوتے ہیں۔

بورڈ کا سابق صدر کنٹونمنٹ کا اسٹیشن کمانڈر ہوتا ہے۔

چیف ایگزیکٹو اور ممبر سیکرٹری ڈیفنس اسٹیٹس آرگنائزیشن کا ایک افسر ہے۔

سرکاری نمائندگی میں توازن پیدا کرنے کے لیے، بورڈ میں منتخب اور نامزد/سابقہ ممبران کی مساوی نمائندگی ہوتی ہے۔

12.10 دستوری دفعات (Constitutional Provisions)

کنٹونمنٹ بورڈ 2006 کے کنٹونمنٹ ایکٹ کی دفعات کے مطابق قائم کیا گیا تھا، جسے مرکزی حکومت نے نافذ کیا تھا۔

ہندوستانی دستور کی یونین لسٹ (شیڈول VII) کے اندراج 3 کے مطابق، چھاؤنیوں کی شہری خود حکومت اور ان کے اندر رہائش گاہیں یونین آف انڈیا کا موضوع ہے۔

ایکٹ کے سیکشن 10(2) کے مطابق، ہر کنٹونمنٹ بورڈ کو دستور کے آرٹیکل 243P کی شق (e) کے تحت اس مقصد کے لیے میونسپلٹی سمجھا جاتا ہے:

- گرانٹس اور مختص وصول کرنا؛ یا
- سماجی شعبے، صحت عامہ، حفظان صحت، حفاظت، پانی کی فراہمی،

- صفائی ستھرائی، شہری تجدید اور تعلیم کی مرکزی حکومت کی اسکیموں کو نافذ کرنا۔

12.11 محصولات اور آمدنی (Taxes and Revenue)

کنٹونمنٹ بورڈز کو اختیارات حاصل ہیں کہ وہ ٹیکس، فیس، اپنے زیر انتظام زمینوں کے لیے لیز رینٹ اور بورڈ سے تعلق رکھنے والی اور ان میں دی گئی جائیدادوں کے کرایے کے ذریعے وسائل اکٹھا کریں۔ کنٹونمنٹ ایکٹ، 1924 کے سیکشن 60 کے تحت، کنٹونمنٹ بورڈ کو مرکزی حکومت کی پیشگی منظوری کے ساتھ، کنٹونمنٹ کے علاقے کے اندر ایسے ٹیکس لگانے کا اختیار حاصل ہے جو کوئی بھی ٹیکس جو ریاست کی میونسپلٹی کے ذریعہ لگایا جاسکتا ہے جس میں کنٹونمنٹ واقع ہے۔ کنٹونمنٹ بورڈ کی آمدنی کے اہم ذرائع مقامی ٹیکس جیسے ہاؤس ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس، کنزرونسی ٹیکس، واٹر ٹیکس، لائٹنگ ٹیکس، ٹریڈ اور پروفیشن ٹیکس ہیں۔ اخراجات زیادہ تر اسٹیبلشمنٹ اور ہسپتالوں اور اسکولوں کی دیکھ بھال سمیت شہری خدمات کی فراہمی سے منسلک ہنگامی حالات پر ہوتے ہیں۔

کنٹونمنٹ بورڈز کے وسائل محدود ہوتے ہیں کیونکہ کنٹونمنٹ میں جائیداد کا بڑا حصہ حکومت کی ملکیت ہے جس پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا جا سکتا۔ چھاؤنیوں کی نوعیت ایسی ہے کہ یہاں صرف تجارتی اور کاروباری سرگرمیاں محدود ہوتی ہیں اور عملی طور پر کوئی صنعت نہیں ہوتی ہیں۔ اس طرح، کنٹونمنٹ بورڈز ان وسائل سے محروم ہوتے ہیں جو عام طور پر کسی بھی بلدیہ کے لیے دستیاب ہوتے ہیں۔ پرانی املاک کی از سر نو تعمیر سے متعلق زمینی پالیسی کی محدود نوعیت کی وجہ سے چھاؤنیوں میں بہت کم تعمیراتی سرگرمیاں ہوئی ہیں۔ اس سے پراپرٹی ٹیکس سے ممکنہ آمدنی میں مزید کمی آجاتی ہے، جو کہ عام طور پر مقامی اداروں کی آمدنی کا بڑا ذریعہ ہوتی ہے۔ چھاؤنیاں بڑے علاقوں میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اور شہری سہولیات کی فراہمی کی لاگت، اس لیے میونسپل علاقوں کے مقابلے میں نمایاں طور پر زیادہ ہے۔

مرکزی حکومت کنٹونمنٹ بورڈز کو ان کے بجٹ کو متوازن کرنے کے لیے عام گرانٹس ان ایڈ (grants in aid) کی شکل میں مالی امداد فراہم کرتی ہے۔ اس کے علاوہ، چونکہ بعض کنٹونمنٹ بورڈز کے پاس شہری سہولیات کو بہتر بنانے کے لیے خاطر خواہ وسائل نہیں ہوتے ہیں، اس لیے دفاعی بجٹ میں فنڈز کی دستیابی سے مشروط ہے، اس لیے اس اکاؤنٹ پر سرمائے کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے انہیں محدود خصوصی گرانٹس ان ایڈ فراہم کی جاتی ہیں۔

مالیاتی مجبوریوں کی وجہ سے حکومت کنٹونمنٹ بورڈز کو ان کی شہری سہولیات کو مطلوبہ سطح تک بہتر بنانے کے لیے مناسب گرانٹ فراہم نہیں کر سکی۔ سال 1998-99 کے سالانہ مجموعی اکاؤنٹس جو اصل اخراجات اور آمدنی کو ظاہر کرتے ہیں اس کاغذ میں ضمیمہ-III اور ضمیمہ-IV کے طور پر رکھے گئے ہیں۔

12.12 کنٹونمنٹس کا نظم ونسق (Administration of Cantonments)

کنٹونمنٹس کے نظم ونسق میں چار بڑے حلقے ہیں یعنی حکومت ہند، جی او سی کمانڈ، کنٹونمنٹ بورڈ میں مقامی فوجی حکام اور رہائشیوں کے منتخب نمائندے۔ چونکہ اعلیٰ سطح پر پارلیمنٹ اور کنٹونمنٹ کے لوگوں کے لیے حتمی جوابدہی حکومت ہند کی ہے، اس لیے انتظامی طریقہ کار اور انتظامی معلومات اور کنٹرول چینل کو طاقت کے ساتھ ایک سول سروس بنانا پڑتا ہے۔ لہذا، کنٹونمنٹ کی سطح پر عاملانہ اتھارٹی فوج سے آزاد وزارت دفاع کے کنٹرول میں سول سروسز کا ایک افسر ہے۔ وہ کنٹونمنٹ بورڈ کا ایگزیکٹو آفیسر ہوتا ہے جو حکومت ہند کی نمایاں موجودگی کو یقینی بناتا ہے اور اس میں موجود لوگوں اور فوج کے مفادات کے درمیان انتہائی ضروری توازن کے عنصر کے طور پر کام کرتا ہے۔ وہ بورڈ کے سیکرٹری اور مشیر اور سول آبادی کے درمیان سول ایگزیکٹو انٹرفیس (Civil-Executive Interface) ہوتا ہے۔ وہ اپنے چینل کے ذریعے کمانڈ لیول پر ڈائریکٹر ڈیفنس اسٹیٹس اور حکومت ہند کی سطح پر ڈائریکٹر جنرل حکومت ہند کو رپورٹ کرتا ہے۔

12.13 جمہوری اقدامات (Democractic Steps)

کنٹونمنٹ بورڈز کے نظم ونسق کو مزید جمہوری بنانے کے مطالبے کے لیے 1954 میں، کلاس I اور کلاس II کی کنٹونمنٹس میں ایک نامزد ممبر کی سیٹ خالی رکھ کر، سرکاری اور منتخب ممبران کی کل تعداد کے درمیان برابری کو یقینی بنایا گیا۔ کلاس I اور کلاس II چھاؤنیوں میں، بنیادی طور پر شہری آبادی والے علاقے کو سول علاقوں کے طور پر تشکیل کیا جاتا ہے۔ کنٹونمنٹ بورڈ کی طرف سے ایسے علاقوں کے نظم ونسق کے بہت سے پہلو بورڈ کی سول ایریا کمیٹی کو سونپے جاتے ہیں جس میں تمام منتخب ممبران ہوتے ہیں جن میں نائب صدر کمیٹی کے چیئرمین اور ہیلتھ آفیسر اور ایگزیکٹو انجینئرز ہوتے ہیں۔

کنٹونمنٹ ایکٹ-1924 بورڈ کے لازمی فرائض اور صوابدیدی امور کو انجام دینے کا طریقہ بتاتا ہے۔ لیکن فرائض صرف اس کے اختیار میں فنڈز کی دستیابی سے مشروط کیے جا سکتے ہیں۔ بورڈز کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ وہ مرکزی حکومت کی پیشگی منظوری کے ساتھ بورڈ کی انتظامیہ سے متعلق قواعد وضوابط اور سرگرمیوں کے مختلف شعبوں جیسے عمارتوں کی تعمیر، صفائی، حفظان صحت وغیرہ کو کنٹرول کرنے والے ضمنی قوانین وضع کریں۔

12.14 اہمیت (Significance)

کنٹونمنٹ بورڈ کنٹونمنٹ کے باشندوں کو صحت عامہ، پانی کی فراہمی، صفائی، پرائمری تعلیم، اور اسٹریٹ لائٹنگ کے علاوہ دیگر چیزوں کے لیے فراہم کرتا ہے۔ یہ مذکورہ علاقے میں فوج کی تربیت اور انتظامیہ کا بھی انتظام کرتا ہے۔

چھاؤنیاں ٹریننگ اور ایڈمنسٹریشن پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے مشکل اور چیلنجنگ "بارڈر اور فیلڈ پوسٹنگ" کے دوادوار کے درمیان یونٹوں اور فوجیوں کے لیے ایک "عبوری مقام" کے طور پر کام کرتی ہیں۔

12.15 مسائل اور خامیاں (Problems and Drawbacks)

کنٹونمنٹس میں متعدد پابندیاں ہوتی ہیں، جن میں کسی بھی تعمیراتی سرگرمی یا مخصوص سڑکوں کے استعمال پر پابندی شامل ہے۔

یہ رکاوٹیں چھاؤنیوں میں رہنے والی شہری آبادی اور فوج کے درمیان تنازعہ کا باعث بن گئی ہیں۔

کنٹونمنٹس کے شہری کنٹونمنٹ بورڈز کے کام کرنے کے طریقے سے غیر مطمئن ہیں۔

چھاؤنیوں میں رہنے والے شہریوں کی سب سے عام شکایات میں سے ایک یہ ہے کہ مشترکہ علاقوں پر قبضہ کرنا مشکل ہے، اور انفراسٹرکچر کی ترقی کے لیے وسائل محدود ہیں۔

چھاؤنیوں کے اندر رہنے والے غیر فوجی پس منظر سے تعلق رکھنے والے شہریوں کو گھر کے قرضے حاصل کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ اسے دفاعی زمین سمجھا جاتا ہے۔

کچھ سرکاری اسکیمیں، جیسے پردھان منتری آواس یوجنا، ہمیشہ چھاؤنیوں میں رہنے والے لوگوں پر لاگو نہیں ہوتی۔

یہاں تک کہ اضافی منزلیں بنانا یا بنیادی تزئین و آرائش کرنا بھی چھاؤنیوں میں رہنے والے شہریوں کے لیے ایک مسئلہ ہے کیونکہ اس کے لیے متعدد اجازتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

اگر چھاؤنیوں کو ختم کر دیا جاتا ہے تو اس سے ان علاقوں میں فوج کی تربیت اور انتظامیہ پر منفی اثرات مرتب ہوں گے اور ساتھ ہی ساتھ سیکورٹی کو بھی خطرہ لاحق ہو جائے گا۔

12.16 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے:

- کنٹونمنٹس سے متعلق بنیادی جانکاری حاصل کی۔
- کنٹونمنٹس کے نظم و نسق کو سمجھا۔
- کنٹونمنٹس میں مقامی حکومت کا جائزہ لیا۔
- کنٹونمنٹس بورڈس کی انتظامی ساخت کو سمجھا۔

- کنٹونمنٹس بورڈز کے مسائل کو سمجھا۔

12.17 کلیدی الفاظ (Keywords)

ٹاؤن شپ (Township)

ٹاؤن شپ ایک قسم کی انسانی آبادکاری یا انتظامی ذیلی تقسیم ہے، جس کے معنی مختلف ممالک میں مختلف ہوتے ہیں۔

نوٹیفائیڈ ایریا کمیٹی (Notified Area Committee)

نوٹیفائیڈ ایریا کمیٹی ایک شہری ادارہ ہے جو مطلع شدہ علاقے کے انتظامی امور کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے۔

ٹاؤن ایریا کمیٹی (Town Area Committee)

ٹاؤن ایریا کمیٹی ایک شہری ادارہ ہے جو کسی شہر کے انتظامی امور کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے۔

پورٹ ٹرسٹ (Port Trusts)

پورٹ ٹرسٹ ایسے شہری ادارے ہیں جو ہندوستان کے بندرگاہی علاقوں میں مختلف انتظامی کاموں کو انجام دیتے ہیں۔

12.18 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

12.18.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ ہندوستان میں کنٹونمنٹ کی تعداد کیا ہے؟

(a) 62　(b) 64　(c) 66　(d) 68

2۔ Northern Command کے تحت کنٹونمنٹ کی تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

(a) 05　(b) 12　(c) 20　(d) ان میں سے کوئی نہیں

3۔ Central Command کے تحت کنٹونمنٹ کی تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

(a) 05　(b) 12　(c) 20　(d) 28

4۔ Southern Command کے تحت کنٹونمنٹ کی تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

(a) 05　(b) 12　(c) 20　(d) 28

5۔ Western Command کے تحت کنٹونمنٹ کی تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

05(a) 12(b) 20(c) 28(d)

6۔Eastern Command کے تحت کنٹونمنٹ کی تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

05(a) 12(b) 20(c) 28(d)

7۔Northern Command کے تحت کنٹونمنٹ ہے:

Ajmer(a) Jhansi(b) Badamibagh(c) Agra(d)

8۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک شہری ادارہ ہے جو کسی شہر کے انتظامی امور کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے۔

Town Area Committee(a) Port Trust(b)

Township(c) Notified Area Committee(d)

9۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایسے شہری ادارے ہیں جو ہندوستان کے بندرگاہی علاقوں میں مختلف انتظامی کاموں کو انجام دیتے ہیں۔

Town Area Committee(a) Port Trust(b)

Township(c) Notified Area Committee(d)

10۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک قسم کی انسانی آبادکاری یا انتظامی ذیلی تقسیم ہے، جس کے معنی مختلف ممالک میں مختلف ہوتے ہیں۔

Town Area Committee(a) Port Trust(b)

Township(c) Notified Area Committee(d)

12.18.2۔ مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. کنٹونمنٹ بورڈ کے معنی بیان کیجیے۔
2. کنٹونمنٹ بورڈ کی اقسام لکھیے۔
3. کنٹونمنٹ اور ملٹری اسٹیشن میں کیا فرق ہے؟
4. کنٹونمنٹ بورڈ کے فرائض لکھیے۔
5. کنٹونمنٹ کے نظم و نسق پر ایک نوٹ لکھیے۔

12.18.3۔ طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. کنٹونمنٹ کیا ہے؟ اس کے تاریخی پس منظر اور مقامی حکومت کے ارتقاء پر ایک نوٹ لکھیے۔
2. کنٹونمنٹ بورڈ کے فرائض اور اقسام کی وضاحت کیجیے۔
3. کنٹونمنٹ بورڈ کی اہمیت بیان کیجیے۔ ان کے مسائل اور خامیاں کیا ہیں؟

12.19 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Readings)

1. Mahi Pal, *Rural Local Governance and Development* (New Delhi: Sage India, 2020)
2. A. Avasthi, *Municipal Administration in India* (Agra: Lakshmi Naryan Agarwal, 1972)
3. Kuldeep Mathur, *Oxford India Short Introduction: Panchayti Raj* (New Delhi: Oxford India, 2013).
4. Pradeep Sachdeva, *Local Government in India* (New Delhi: Pearson Education India, 2011).
5. R. M. Jackson, *Machinery of Local Government* (London: Macmillan, 1969).
6. S. P. Jain, *Panchayati Raj Institutions in India: An Appraisal* (Hyderabad: National Institute of Rural Development, 1995)
7. K. K. Puri, *Local Government in India* (Jalandhar: Bharat Prakashan, 1985)
8. V. K. Puri, *Local Government and Administration* (Jalandhar: Modern Publishers, 2005)
9. Bidyut Chakrabarty & Rajendra Kumar Pandey, *Local Governance in India* (New Delhi: Sage India, 2018)
10. M. A. Muttalib, *Theory of local Government* (New Delhi: Sterling Publishers, 1982).

اکائی 13– گرام پنچایت: ساخت اور فرائض

(Village Panchayat: Composition and Functions)

اکائی کے اجزا:

13.0 تمہید

13.1 مقاصد

13.2 معنی اور تعریف

13.3 پنچایتی راج نظام کا مفہوم

13.4 ہندوستان میں پنچایتی راج نظام

13.5 گرام پنچایت کے مقاصد

13.6 گرام پنچایتوں کی تشکیل

13.7 پنچایتوں کی ساخت

13.8 گرام پنچایتوں کے فرائض

13.9 پنچایتی راج نظام کے مالی وسائل

13.10 اکتسابی نتائج

13.11 کلیدی الفاظ

13.12 نمونہ امتحانی سوالات

13.12.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

13.12.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

13.12.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

13.13 تجویز کردہ اکتسابی مواد

13.0 تمہید (Introduction)

ہندوستان میں پنچایتی راج نظام مقامی سطح کی جمہوریت کا ایک بنیادی ستون ہے، جس کے ذریعے عوام، سیاسی عمل میں براہ راست حصہ لے سکتی ہے اور اپنے ووٹ کے حق کا اظہار بھی کر سکتی ہے۔ پنچایتی راج نظام ایک ایسا نظام ہے جس کے تحت گاؤں کے لوگوں اپنے نمائندوں کو براہ راست اپنی مرضی سے منتخب کرتے ہیں، اور ان کے منتخب اراکین تمام حکام کو سماجی، اقتصادی اور فیصلہ سازی کے عمل کے ساتھ ساتھ سیاسی سرگرمیوں میں بھی شریک کرتے ہیں۔ پنچایتی راج نظام جنوبی ایشیا کا سیاسی نظام ہے، جس کی ابتدا ہندوستان، نیپال، پاکستان، افغانستان وغیرہ میں ہوئی ہے۔ ہندوستان میں پنچایتی راج نظام کی ابتدا، دھرم شاستر، اپنشد، اور رگ وید، کے انتظامی نظام کے زمانے سے شروع ہوئی ہے۔ گرام پنچایت اور گاؤں کے انتظامی نظام کا تصور بہت قدیم زمانہ سے ہے، لیکن پہلی مرتبہ پرتھوی راج چوہان نے پنچایتی راج نظام کو متعارف کرایا تھا۔ اس نے بھارت میں گرام سنگھوں، یا دیہی برادریوں، کے قیام کے مطلق بھی بتایا تھا۔ قدیم زمانے میں کٹلیا نے اپنی مشہور کتاب ارتھ شاستر، میں گاؤں کے مجموعی پنچایتی راج نظام پر بھی بحث کی ہے۔ گرام پنچایت حکومت کا مقامی ادارہ ہے جو گاؤں کی بہت ساری ذمہ داریوں کو انجام دیتا ہے۔ گرام پنچایت مقامی حکومت کی سب سے چھوٹی اکائی ہے۔ یہ پنچایتی راج نظام کی سب سے اعلیٰ اور اہم اکائی ہے۔ گرام پنچایت گاؤں کے لوگوں کو بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لیے ذمہ دار ہوتی ہیں۔

13.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ،

- پنچایتی راج نظام کا مفہوم سمجھیں گے۔
- ہندوستان میں پنچایتی راج نظام کو سمجھیں گے۔
- پنچایت کے مقاصد اور فرائض کو جانیں گے۔
- گرام پنچایتوں کی تشکیل کا مطالعہ کریں گے۔
- پنچایتوں کی تشکیل، ساخت، اور فرائض کا مطالعہ کریں گے۔
- گرام پنچایت کے ذرائع کو سمجھیں گے۔

13.2 معنی اور تعریف (Meaning and Definitions)

بعض مفکروں اور دانشوروں کا خیال ہے کہ لفظ پنچایت دو الفاظ (پنچ) اور (یت) پر مبنی ہے جن کے معنی پانچ اور ممبر کے ہیں۔ پنچایت کے معنی، پانچ (پنچوں) کی مقامی سطح کی اسمبلی ہے جسے گاؤں کے لوگوں نے اپنے ووٹوں کے ذریعے منتخب کیا ہے۔ "راج" کے لفظی معنی ہیں گورننس،

حکومت یا حکمرانی۔ کچھ دانشوروں نے وضاحت کی ہے کہ لفظ پنچایت سنسکرت زبان کے لفظ "panca' سے ماخوذ ہے جس کا مطلب 'پانچ' اورayatta، جس کا مطلب ہے 'انحصار کرنا' جو کہ کمیونٹی کی طرف سے منتخب کردہ پانچ تسلیم شدہ افراد کے گروپ کو ان کی گورننگ باڈی کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔ قدیم زمانے میں یہ نظام دیہاتوں میں تنازعات کو مقامی تسلیم شدہ لوگوں کے گروپ کے ذریعے حل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ نظام ہندوستان کے لیے منفرد نہیں ہے، بلکہ یہ تقریباً پوری دنیا میں کسی نہ کسی شکل میں پایا جاتا ہے۔ فارسی زبان میں اسے مجلس کہتے ہیں، پشتو اور افغانستان میں اس نظام کو جرگہ کہتے ہیں، عربی میں اسے سلحہ کہتے ہیں، اور بنگلہ دیش میں اسے سالش کہتے ہیں۔ عام الفاظ میں پنچایت منتخب نمائندوں کی ایک تنظیم یا کونسل ہے، جو گاؤں کی نمائندگی کرتی ہے۔ پنچایتی راج نظام گاؤں کی سطح یا نچلی سطح پر حکومت کی ایک اہم شکل ہے جہاں ہر گاؤں والا اپنی سیاسی سرگرمیوں کا خود ذمہ دار ہوتا ہے۔ لفظ 'پنچایت' مقامی حکومت کے لیے استعمال کیا گیا ہے جو قدیم اور روایتی دیہی معاشرے میں مقامی ترقی کے انتظامات کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ ہندوستانی تاریخ میں پنچایتی راج نظام کی جڑیں اتنی ہی پرانی ہیں جتنا خود ہندوستانی انتظامی نظام۔ پنچایتی راج نظام گاؤں کی سطح پر تمام دیہی امور کا خود انتظامی نظام ہے، جس میں عوامی غور و فکر، منصوبہ بندی، پالیسی سازی، اضافہ اور وسائل کی تقسیم کے معاملے میں زیادہ سے زیادہ کنٹرول شامل ہے۔ دوسرے لفظوں میں، پنچایت ایک خود مختار نظام ہے، جس نے معاملات کو صاف اور اچھی طرح سے واضح کیا ہے۔ یہ ادارہ نہ صرف اجتماعی مرضی کے لیے ہی نہیں بلکہ پوری دیہی برادری کی اجتماعی حکمت کے لیے بھی متعین ہے۔ پنچایتی راج نظام میں، گرام پنچایتیں انتظامیہ کی بنیادی اکائیاں ہیں۔ یہ ادارے گاؤں والوں کے سیاسی اور مقامی سطح پر ترقیاتی مفادات کا بھی تحفظ کرتے ہیں۔ ہندوستان میں، گاندھی جی کا نظریہ گرام سوراج، جس کا مطلب گاؤں کی خود حکمرانی ہے ، یہ پنچایتی راج نظام کی بنیاد تھی جو اس نظام کو جوہر فراہم کرتی ہے۔ "مقامی خود حکومت" کی اصطلاح کا مطلب ہے مقامی امور کے انتظامی نظام کو مقامی لوگوں کے ذریعے، آزادانہ طور پر منتخب مقامی نمائندوں کے ذریعے طے کیا جائے اور گرام پنچایت کی ذمہ داریوں اور حکام کو، اعلیٰ حکام یا سیاسی جماعتوں کی مداخلت کے بغیر، انتخابی نمائندوں کے ذریعے لاگو اور برخاست کیا جائے۔ بہت سے محققین کا کہنا ہے کہ پنچایتی راج نظام کے ذریعے مقامی لوگ اپنے بنیادی مسائل کو سمجھ سکتے ہیں اور ان مسائل کو غیر معمولی طریقے سے حل کر سکتے ہیں۔

لفظ 'پنچایت' (مقامی حکومت) کے لیے استعمال ہوا ہے جو قدیم اور روایتی دیہی معاشرے میں مقامی ترقی کے انتظامات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ہندوستانی تاریخ میں، پنچایتی راج نظام کی جڑ اتنی ہی پرانی ہے جتنی خود ہندوستانی انتظامی نظام ہے۔ قدیم زمانے میں مقامی انتظامیہ اور پنچایتی راج نظام کو دیہاتوں، خاندانوں اور معاشروں کے درمیان کسی بھی تنازع کو حل کرنے کے لیے اعلیٰ ترین طاقتور اداروں کے طور پر تسلیم کیا جاتا تھا۔ پنچایتی راج نظام ایک اہم ہندوستانی سیاسی innovations ہے، جو نچلی سطح کی جمہوریت کے قیام میں مدد کرتی ہے، اور گاؤں کی آبادی کو مقامی سطح کی ترقی اور سیاست میں حصہ لینے کا ایک مضبوط موقع فراہم کرتی ہے، گویا پنچایت کے ذریعے گاؤں کی آبادی جمہوریت کا مزہ چکھ سکتی ہے۔ بہت سے دانشوروں کا خیال ہے کہ پنچایتی راج نظام کے ذریعے مقامی آبادی اپنے بنیادی مسئلے کو سمجھ سکتی ہے اور ان کے مسئلے کو قابل غور طریقے سے حل کر سکتی ہے۔

13.3 پنچایتی راج نظام کا مفہوم (Concept of Panchayati Raj)

"پنچایتی راج" کی اصطلاح قدیم ہندوستان میں مختلف طریقوں سے استعمال ہوتی تھی۔ لفظ 'پنچایت' دو الفاظ پر مشتمل ہے "پنچ" کا مطلب ہے (پانچ) "یت" کا مطلب (اسمبلی) اور "راج" کا مطلب (حکومت) ہے۔ کچھ دانشوروں اور ماہرین کا خیال ہے کہ مقامی حکومت کا تصور، رگ ویدک، وقت کی ایجاد ہے۔ قدیم زمانے میں "گاؤں سبھا" اور "گرامین" ہوتے تھے، جس کا مطلب (گاؤں کے بزرگوں کی مجلس) تھی جنہوں نے گاؤں کی فلاح و بہبود پر توجہ دی۔ بہت سے مفکرین اور مصنفین نے پنچایتی راج کے معنی کو مختلف طریقوں سے بیان کیا ہے، لفظ پنچایتی راج نظام قدیم ہندوستان میں مختلف ریاستوں اور مختلف برادریوں میں الگ الگ ناموں کے ساتھ استعمال کیا جاتا تھا، ایسی برادریاں (نوروا) اور (پاٹیدار) گجرات میں (بھائی بند یا بھائی چارہ) بمبئی کے گاؤں میں گانا، سمیتی، سبھا، شمال میں پنچایتوں کے روایتی نام تھے۔ جنوبی ہندوستان میں (ناڈو، پیریاناڈو، اور برہماڈیا) جو مساوی سیاسی یا سماجی برادریوں کا حوالہ دیتے ہیں روایتی نام تھے۔ پنچایتی راج نظام نے ہندوستان میں 1949 میں کام کرنا شروع کیا ہے اور نچلی سطح کی ترقی کی ایک اہم تنظیم کے طور پر تیزی سے ابھر کر سامنے آئی ہے۔ اگر ہم اپنے ملک میں قدیم زمانے سے پنچایتی راج کے نظام کا تجزیہ کریں تو مقامی سطح پر حکومت (گرامینی) کے ذریعے کام کیا جاتا تھا۔ گرامینی گاؤں کا سربراہ تھا جو گاؤں کے لوگوں سے محصول وصول کرتا تھا اور کونسل کے مشورے پر عمل کرتا تھا۔ پنچایتی راج نظام کے جدید خیال کو اپنی نوعیت اور کام کا ہنر Indian village development community سے حاصل ہوا ہے۔ 19 صدی کے اوائل میں، William Jones، اور بہت سے دوسرے نوآبادیاتی مصنفین "prepared villages' کے تصور کو بیان کرتے ہیں جس نے 1761 کے سال میں دہلی کے ارد گرد کام شروع کیا۔ قدیم زمانے میں، مقامی انتظامیہ اور پنچایتی راج کے نظام کو دیہاتیوں، خاندانوں اور معاشروں کے درمیان کسی بھی تنازع کو حل کرنے کے لیے سب سے زیادہ اختیار کے طور پر تسلیم کیا جاتا تھا۔ سیاسی بیداری کے میدان میں پنچایتی راج نظام کا کردار کافی اہم ہے اور یہ نظام گاؤں میں ترقی کی بنیادی سطح کی حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے۔ پنچایتی انجمنیں ہندوستان میں مقامی خود حکومت اور دیہی ترقی کی ریڑھ کی ہڈی مانی جاتی ہیں۔

13.4 ہندوستان میں پنچایتی راج نظام (Panchayati Raj System in India)

پنچایتی راج نظام کو عام طور پر ہندوستان میں مقامی خود حکومت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ پنچایتی راج نظام نہ صرف دیہی آبادی کی باہمی مرضی کے لیے ہے بلکہ یہ مقامی سطح کی ترقی اور مقامی سیاسی شرکت کی آزادی کے لیے بھی ہے۔ ہندوستان میں سب سے پہلے Viceroy Lord Ripon کے دور میں مقامی ترقیاتی ادارے قائم کرنے کی کوشش کی گئی۔ لارڈ رپن کو ہندوستان میں مقامی خود کار حکومت کا بانی کہا جاتا ہے۔ مہاتما گاندھی جی نے مقامی خود کار حکومت کے قیام میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ گاندھی جی کا خواب، گرام سوراج (گاؤں کی آزادی) اور لوگوں کے اختیارات کا نعرہ دیا، اور پنچایتی راج نظام میں موجود حقیقی جمہوریت کی روح، تب پوری ہوئی جب 1920 میں مہاتما گاندھی نے

گاؤں میں خود مختار حکومت کو متعارف کرانے کی پر زور وکالت کی اور کہا کہ خود ترقی اور پنچایتوں کے ذریعے اپنی معیشت کو بہتر بنایا جائے۔ گاندھی جی نے کہا تھا کہ ''خود حکومت کا آغاز زمینی سطح سے ہونا چاہیے، ہر گاؤں کے لوگوں کو پنچائتوں میں شرکت کی آزادی ہونی چاہیے یا پنچایتوں کو مکمل اختیارات حاصل ہونے چاہئیں جو دیہاتی لوگوں کے لیے بہتر ہو۔

13.5 پنچایت کے مقاصد (Objectives of Panchayat)

ہندوستانی دستور کے بانی نچلی سطح پر گرام پنچایتوں کی ضرورت سے پوری طرح آگاہ تھے، انہوں نے لوگوں کی سیاسی شرکت کو ممکن بنایا اور گاؤں کی سطح پر ان لوگوں کی زندگی سے متعلق تمام پہلوؤں پر سماج کے تمام طبقات کی شمولیت کو یقینی بنایا۔ ایک دیہی ماہر سماجیات A.R. Desai نے پنچایتی راج نظام کے مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ پنچایت مقامی جمہوریت کا بنیادی قدم ہے، اور پنچایت سب سے زیادہ موثر طریقے سے ترقی کو انجام دے سکتی ہے، نیز پنچایت ایک بہترین ادارہ ہے جو سیاسی مہارت فراہم کرسکتی ہے اور مقامی سطح کی ترقی، مقامی سطح پر ترقی اور بہتری لاتی ہے۔ بنیادی سطح کی جمہوریت، سیاسی شرکت میں ہر دیہاتی کی حصہ داری پر توجہ مرکوز کرانا، اور اپنے ذریعے ان کی مالی حالت کو بہتر بنانا اور گاؤں والوں کو فوری اور اہم انصاف دلانا، تنازعات کو حل کرنا، اور مقامی ایسوسی ایشن کا مشاہدہ کرنا، یہ سبھی پنچایتوں کے مقاصد ہیں۔

13.6 پنچایتوں کی تشکیل (Formation of Panchayats)

قدیم زمانے سے لے کر اب تک، ہندوستان میں پنچایتی راج نظام کے لیے بہت سارے انتظامات کیے گئے ہیں۔ مختلف اوقات میں پنچایتی راج نظام کی ساخت کو تبدیل بھی کیا گیا ہے۔ لیکن آزادی کے بعد، پنچایتی راج نظام کے لیے دستوری طور پر کوئی خاص بندوبست نہیں تھا۔ آخر کار، 73 ویں ترمیم قانون 1992، ہندوستانی دستور میں پنچائتی راج نظام کو خصوصی دفعات کے ساتھ طویل جدوجہد کے بعد متعارف کرایا گیا۔ اب تمام پنچایتوں کے کام، ساخت اور ڈھانچہ 73 ویں ترمیمی قانون 1992 کے ذریعے ہی کام کر رہے ہیں۔ 73 ویں قانون ہندوستانی دستور کی دفعہ 40 کو عملی شکل دیتا ہے۔ یہ نمائندہ جمہوریت کو شراکتی جمہوریت میں منتقل کرتا ہے۔

گرام سبھا: دفعہ A243 گرام سبھا کی اصطلاح کی وضاحت کرتا ہے۔ یہ ہندوستان کے پنچایتی راج نظام کا بنیادی ادارہ ہے۔ وہ افراد، جن کی عمر اٹھارہ سال سے زیادہ ہو اور، گاؤں میں مقیم ہوں، پنچایت کے انتخابات کے لیے ووٹر لسٹ میں درج ہوں جسے گرام سبھا کہا جاتا ہے۔ گرام سبھا ایک ایسا ادارہ ہے جو براہ راست آزادانہ حقوق کو یقینی بناتا ہے اور مقامی سطح پر، خاص طور پر پنچایتی انتخابات میں شراکتی جمہوریت مہیا کرتا ہے۔ گرام سبھا کے اہم فوائد یہ ہیں کہ یہ گاؤں کے پسماندہ اور ناخواندہ لوگوں کو اپنے سیاسی حقوق بانٹنے کا بہترین موقع فراہم کرے گا۔

فرائض: گرام سبھا کا سال میں کم از کم دو سے چار مرتبہ اجلاس ہونا چاہیے۔ لوگوں کی سہولت کے لیے، زیادہ تر ریاستوں میں، چار دن ان قومی یا بین الاقوامی میٹنگوں کے لیے حوالہ تاریخ کے طور پر پیش کیے گئے ہیں، اور وہ یہ دن ہیں، (یوم جمہوریہ)، (یوم مزدور)، (یوم آزادی)، اور (گاندھی جینتی کا دن) پنچایت سکریٹری سرپنچ کی منظوری کے بعد گرام سبھا کی میٹنگ کا انتظام کر سکتا۔

13.7 گرام پنچایتوں کی ساخت (Composition of Village Panchayats)

دفعہ 243 ہندوستان میں پنچایتی راج نظام کی وضاحت کرتی ہے۔ ایک گرام پنچایت میں ایک یا ایک سے زیادہ گاؤں ہو سکتے ہیں۔ ایک گرام پنچایت تقریباً 7000 کی آبادی پر مشتمل ہوتی ہے۔ گرام پنچایت کے سربراہ کو گرام پردھان، مکھیا یا سرپنچ کہا جاتا ہے۔ یہ ریاستی انتخاب کمیشن کی جوابدہی ہے کہ تین سطحی پنچایتوں کے علاقے کو چھوٹے سائز کے انتخابی حلقوں میں تقسیم کیا جائے اور کئی مخصوص نشستوں کو گردش کے مطابق مقرر کیا جائے۔ ہر پنچایت کو گاؤں کی مساوی آبادی والے وارڈوں میں تقسیم کیا جائے اور ہر وارڈ ممبر کا انتخاب براہ راست انتخابات سے ہو، ہر وارڈ ایک پنچ اور ایک سرپنچ کا انتخاب کرے۔

ہندوستان کی تمام ریاستوں میں پنچوں اور سرپنچوں کا انتخاب براہ راست گرام سبھا کے ذریعے خفیہ رائے شماری کے وسیلے سے کیا جاتا ہے ہر گرام پنچایت سیکشن 6 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت مطلع کردہ نشستوں کی تعداد کے برابر منتخب اراکین پر مشتمل ہوگی۔ گرام پنچایت کی تمام نشستیں اس ایکٹ کی دفعات کے مطابق براہ راست انتخابات کے ذریعے چنے گئے افراد سے پُر ہوں گی۔ ہر گرام پنچایت میں، سیٹیں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے مخصوص ہوں گی۔ درجہ فہرست ذاتوں اور درجہ فہرست قبائلوں کا تحفظ ان کی آبادی کے مناسب ہوگا، محفوظ اور غیر محفوظ زمرہ میں 50 فیصد سیٹیں خواتین کے لیے محفوظ ہوں گی۔ وہ علاقہ جو حلقہ یا گاؤں کی شکل میں آیا ہوا سے حلقہ پنچایت کہا جاتا ہے پنچایت میں، حلقہ مجلس ایک بہت ہی اہم یونٹ ہے، جس کا مطلب حلقہ پنچایت کے تمام ووٹر ہیں، گرام پنچایت یا حلقہ پنچایت کی تشکیل سات سے گیارہ اراکین پر مشتمل ہوتی تھی جس میں سرپنچ بھی شامل ہوتے تھے۔ پنچوں اور سرپنچوں کا انتخاب براہ راست بالغ رائے دہی سے ہوتا تھا اور نائب سرپنچ اور حلقہ پنچایت چیئرمین کا انتخاب حلقہ پنچایتوں کے منتخب پنچوں کے ذریعے کیا جاتا تھا۔ ہر پنچایت کو کئی وارڈوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر وارڈ کا سربراہ، یعنی پنچ ہوتا ہے۔ سرپنچ کا انتخاب گرام سبھا یا گاؤں کی کونسل کے اراکین کرتے ہیں۔ گرام پنچایت کے سرپنچ یا مکھیا یا پردھان 5 سال کی میعاد کے کئے منتخب کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ریاستی حکومت کے ذریعہ ایک سکریٹری کا تقرر کیا جاتا ہے۔ پنچایت کا یہ سکریٹری میٹنگیں طلب کرتا ہے جہاں گرام سبھا اور سرپنچ کی موجودگی میں ترقیاتی پروگراموں کی پیشرفت پر تبادلہ خیال کیا جاتا ہے اور اس کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ سرپنچ یا وارڈ کے اراکین کی وفات، استعفیٰ، نااہلیت اور دیگر وجوہات سے پنچ یا مکھیا کا عہدہ ختم ہونے پر ریاستی انتخابی کمیشن کے ذریعہ ان عہدوں کو پُر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ سرپنچ یا نائب سرپنچ کا عہدہ ختم ہونے پر سکریٹری 15 دن کے وقفہ سے وارڈ اراکین کی میٹنگ بلا کر سرپنچ کا انتخاب کرائے گا جس کے لیے وارڈ اراکین کو 7 دن پہلے اطلاع دی جائے گی۔ حلقہ پنچایت کے ممبر کے لیے اہم ضرویات درج ذیل ہیں:

- ریاست کا مستقل شہری ہو۔
- سرکاری ملازم نہ ہو۔
- عمر 21 سال سے زیادہ ہونی چاہیے۔
- ایک غیر موزوں دماغ نہیں ہونا چاہئے۔

گرام پنچایت کا اجلاس

گرام پنچایت کا اجلاس دو ماہ میں کم سے کم ایک مرتبہ گرام پنچایت کے دفتر میں منعقد کیا جانا ضروری ہے۔ اس کے لیے سرپنچ جب بھی مناسب سمجھے تب اطلاع دے کر گرام پنچایت کا اجلاس طلب کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ گرام پنچایت کے ایک تہائی اراکین کی تحریری درخواست پر 15 دن کے اندر مخصوص اجلاس منعقد کیے جا سکتے ہیں۔

گرام پنچایت کا کورم

گرام پنچایت کے اجلاس کے لیے اراکین کی کل تعداد میں کم سے کم 50 فیصد کا موجود ہونا لازمی ہے۔ کورم مکمل نہ ہونے پر گرام پنچایت میں لیے گئے فیصلوں کی کوئی قانونی اہمیت نہ ہوگی۔ اسی لیے، گرام پنچایت کے کسی بھی اجلاس کے لیے اراکین کی کل تعداد کا 50 فیصد موجود ہونا ضروری ہے۔

13.8 گرام پنچایت کے اہم فرائض (Main Duties of Village Panchayat)

سالانہ منصوبہ بنانا، پنچایت کو سڑکوں، عوامی عمارتوں وغیرہ کی تعمیر سے متعلق پروگراموں کی نگرانی اور ریکارڈ کے فرائض سونپے گئے ہیں۔ وہ ٹیکس بھی وصول کرتے ہیں اور باشندوں کو بنیادی تعلیم اور صحت کی سہولیات بھی فراہم کرتے ہیں۔ یہ گرام پنچایت کا فرض ہوگا کہ وہ تیسرے شیڈول میں درج معاملات کے سلسلے میں گاؤں پنچایت کے علاقے کی ضروریات کو پورا کرے: گرام پنچایتوں کے پاس روزگار کی سہولیات کو بڑھانے اور ترقیاتی سرگرمیاں انجام دینے اور گرام پنچایتوں کی قیادت میں افرادی قوت بینک شروع کرنے کے بھی اختیارات ہوں گے۔ حکومت، ضلع پنچایت اور بلاک پنچایت کو وسائل کی دستیابی کے ساتھ مشروط کرنا ہوگا کہ وہ گرام پنچایتوں کو ضروری مالی، تکنیکی اور دیگر مدد فراہم کریں تاکہ وہ اپنے کام انجام دے سکیں۔ 73 ویں ترمیم کے قانون کے مطابق، گرام پنچایتوں کا بنیادی کام گاؤں کے مقامی معاملات کی نگرانی کرنا اور دستیاب مقامی وسائل کی مدد سے مقامی سطح کے علاقوں کی ترقیاتی طریقہ کار کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ پنچایتوں میں امن وامان برقرار رکھنا، کنواں کی تعمیر، اور تالابوں کی تعمیر عوامی گلیوں، سڑکوں کی دیکھ بھال وغیرہ۔ مقامی سطح کی ترقی کے لیے منصوبوں کی تیاری اور عمل درآمد اور پنچایتوں کی میٹنگ مہینے میں کم از کم ایک بار کروانی، وغیرہ۔ اس طرح کے پنچایت راج نظام کے فرائض اور اختیار مندرجہ ذیل ہیں۔

- مویشیوں کی افزائش کے مراکز کا قیام کرنا،
- زراعت کا فروغ،
- سڑک کے کنارے درخت لگانا،
- بچوں اور زچگی کی فلاح و بہبود کا اہتمام کرنا،
- عوامی کنویں کی تعمیر،
- پبلک ٹوائلٹ اور بیت الخلا کا انتظام،
- سماجی صحت اور بنیادی اور بالغ تعلیم،
- معمولی آبپاشی پینے کے پانی کی فراہمی،
- دیہی بجلی کاری، عوامی سڑکوں کی صفائی ستھرائی،
- قدرتی آفات میں ریلیف پنچایت کے علاقہ کے سالانہ ترقیاتی منصوبے کی تیاری،
- غربت کے خاتمے کے پروگراموں پر عمل درآمد اور نگرانی،
- سالانہ بجٹ، سرکاری زمینوں پر سے تجاوزات کا خاتمہ وغیرہ،
- ماہی گیری، مویشی، ڈیری فارمنگ اور پولٹری کو فروغ دینا،
- گاؤں کی سڑکوں کی تعمیر کرنا،
- پُل یا تالاب کی تعمیر کرنا،
- گاؤں میں ہسپتال کو قائم کرنا،
- گاؤں میں صفائی ستھرائی کا بندوبست کرنا،
- گاؤں میں بچوں کی تعلیم کے لیے اسکول قائم کرنا،
- گاؤں کی جائے داد، ان کی خرید و فروخت کا ریکارڈ رکھنا،
- زراعت کے لیے کسانوں کو سچائی کی سہولیات، بیج، کھاد وغیرہ فراہم کرنا،
- سماجی اور تعلیمی سطح پر پسماندہ لوگوں کی فلاح و بہبود کے مواقع فراہم کرنا،
- گاؤں میں لائبریری قائم کرنا،
- عام راستوں پر روشنی کا انتظام کرنا،
- بازاروں کی تعمیر اور ضوابط کرنا،
- گاؤں میں چھوٹی صنعتوں اور کھادی کی صنعتوں کو قائم کرنا،
- گاؤں میں دھرم شالہ اور مسافر خانوں کی تعمیر کرنا،

- عوامی نقل وحمل کاانتظام کرنا،
- بے گھر افراد کی آباد کاری کرنا،
- ٹیکس، فیس کا نفاذ، وصولی اور تشخیص،
- پنچایت کے فنڈز کی نگرانی اور انتظام کرنا،
- گاؤں میں دیہی ترقیاتی پروگراموں کو نافذ کرنے میں مدد کرنا،
- گاؤں میں فلاحی منصوبوں کو نافذ کرنا،
- گاؤں کی سماجی اور معاشی ترقی کو فروغ دینا۔

سرپنچ گرام پنچایتوں کا سربراہ ہوتا ہے جسے گرام سبھا براہ راست انتخابات کے ذریعے منتخب کرتی ہے۔ سرپنچ 5 سال کی میعاد کے لیے منتخب کیا جاتا ہے۔ سرپنچ، انہی پنچایتوں کے منتخب نمائندوں کے ذریعے گرام سبھا اور گرام پنچایتوں کی میٹنگ منعقد کرنے، گرام پنچایتوں کے ریکارڈ کو برقرار رکھنے اور پنچایتوں میں منعقد ہونے والے تمام ترقیاتی کاموں کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے، وہ گرام پنچایت کے چیلنجوں کو بلاک یا District Panchayats کے درمیان میں اٹھاتا ہے۔

13.9 گرام پنچایت کے مالی وسائل (Financial Resources of Gram Panchayat)

دستور کی دفعہ 243(I) فنانس کمیشن کی وضاحت کرتا ہے جیسا کہ پنچایت کے مالیاتی نظام کی جانچ ہر ریاست کا گورنر کرتا ہے۔ پنچایتوں کو پنچایتوں کے نظام میں رقم سے مشروط اخراجات میں ریاست کے اعلیٰ اختیار کے مطابق کام کرنا ہوتا ہے۔ اس طرح ترقی میں مقامی سطح پر پنچایتوں کے نظام کا کردار کم ہو جاتا ہے۔ گرام پنچایتوں یا گاؤں پنچایتوں کے مالی ذرائع زمین اور مکانات پر ٹیکسوں کی وصولی، کسٹم ڈیوٹی، ٹرانسپورٹ اور مواصلات پر لائسنس فیس ٹیکس، عمارتیں، پانی، لائٹس، صفائی، بازار کی جگہیں، استعمال کی فیس ہیں۔ عام وسائل کے استعمال کی فیس جیسے چرائی زمین، پمپ پر ٹیکس، ریگولیٹڈ منڈیوں میں فروخت ہونے والی گاؤوں کی پیداوار پر ٹیکس، ٹیلی فون پر ٹیکس اور سرکاری اسکیموں کے فنڈز، یہاں تک کہ تجارتی، پیشوں، ہسپتالوں، سڑکوں، اسکولوں اور عام لوگوں کے زیر استعمال جگہوں کو روشن کرنے کے لیے بھی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ گرام پنچایت سڑکوں پر استعمال کی جانے والی گاڑیوں پر ٹیکس وصول کرتی ہے۔ یہ مرکزی مالیاتی کمیشن سے گرانٹز حاصل کرتی ہیں۔ ان کو مرکزی حکومت کی اسکیموں کو نافذ کرنے کے لیے فنڈ دیا جاتا ہے۔ گرام پنچایتوں کو ریاستی مالیاتی کمیشن کے سفارش پر ریاستی حکومت مالی امداد فراہم کرتی ہے۔ گرام پنچایتیں مکمل طور پر مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت پر منحصر ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ عوامی نمائندوں جیسے ایم۔ پی، ایم۔ ایل۔ اے۔ اور ایم۔ ایل۔ سی سے بھی مالی تعاون حاصل کرتی ہیں۔ یہ ریاستی حکومت سے قرض بھی لے سکتی ہیں۔ گرام

پنچایتیں گاؤں کی ترقی کے لیے غیر سرکاری اداروں، تعلیمی ٹرسٹ، مذہبی اداروں اور بین الاقوامی اداروں سے بھی مالی امداد حاصل کر سکتی ہیں۔ معاشی بحران اور آفات کے دوران ضلع مجسٹریٹ بھی پنچایتوں کو مالی تعاون فراہم کر سکتا ہے۔

حلقہ پنچایت کو مقامی سطح کی ترقی کے منصوبے تیار کرنے اور حلقہ پنچایت میں اس پر عمل درآمد کرنے، زمین کے تحفظ کے مسئلے کو حل کرنے کا اختیار ہے، دیہی صنعت کاری، پانی اور بجلی کا انتظام مویشی پالنے کا انتظام، مقامی سطح پر صحت کے اچھے ماحول، تعمیرات اور تحفظ کے کاموں کو برقرار رکھنا، مچھلیوں کا تحفظ، ایک مختلف پروگرام کے ذریعے خصوصی ترقیاتی منصوبہ تیار کرنا، جیسے نیشنل رورل ایمپلائمنٹ پروگرام، PMAY، اور ایم جی نیراگا سکیمیں۔ حلقہ پنچایت ابتدائی تعلیم کی اسکیموں اور دیگر تعلیمی پروگراموں کے نفاذ کے لیے بھی ذمہ دار ہے، حلقہ پنچایت گرام سبھا کے ذریعے پنچایتی سطح پر سالانہ منصوبہ تیار کرتی ہے۔

13.10 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی میں ہم نے

- ہندوستان میں گرام پنچایت کے معنی اور مفہوم کو سمجھا۔
- ہندوستان میں پنچایتی راج نظام کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے۔
- ہندوستان میں پنچایتی راج نظام کی اہمیت کو سمجھا۔
- پنچایت کے مقاصد، پنچایتوں کی تشکیل، ساخت، اور فرائض کا تفصیلی مطالعہ کیا۔
- گرام پنچایت کے ذرائع کی اہمیت کو سمجھا۔

13.11 کلیدی الفاظ (Keywords)

پنچایتی راج نظام

پنچایت کے معنی، پانچ (پنچوں) کی مقامی سطح کی اسمبلی ہے جسے گاؤں کے لوگوں نے اپنے ووٹوں کے ذریعے منتخب کیا ہے "راج" کے لفظی معنی ہیں گورننس، حکومت یا حکمرانی۔

گرام پنچایت

پنچایت کا مطلب ہے ''پانچ افراد'' کا گروپ۔ سادہ الفاظ میں، پنچایت بزرگوں کی ایک کونسل ہے جو گاؤں کی نمائندگی کرتی ہے۔

بلاک سمیتی

پنچایت سمیتی ہندوستان میں تحصیل یا تعلقہ کی سطح پر ایک مقامی حکومتی ادارہ ہے۔

ضلع پریشد

سادہ الفاظ میں، پنچایت ایک گاؤں کی نمائندگی کرنے والے بزرگوں کی ایک کونسل ہے۔

13.12 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

13.12.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ ہندوستان میں پنچایتی راج نظام کب شروع ہوا؟

(a)1941 (b)1959

(c)1965 (d)1971

2۔ سب سے پہلے ہندوستان میں پنچایتی راج نظام کس ریاست میں شروع ہوا؟

(a)UP (b)Rajasthan

(c)Punjab (d)Hyderabad

3۔ گرام پنچایت کتنے اراکین پر مشتمل ہوتی ہے؟

(a)7 سے 11 (b)7 سے 15

(c)7 سے 31 (d)ان میں سے کوئی نہیں

4۔ ہندوستان میں لارڈ رپن قرارداد کب آئی؟

(a)1845 (b)1876

(c)1882 (d)1889

5۔ ہندوستان میں مقامی "خود کار حکومت" یا پنچایتی راج نظام کا بانی کس کو سمجھا جاتا ہے؟

(a)لارڈ رپن (b)سردار پٹیل

(c)مولانا آزاد (d)گاندھی جی

6۔ گرام پنچایت کے مکھیا کا انتخاب کتنے سال کے لیے ہوتا ہے؟

(a)3 سال (b)5 سال

(c)7 سال (d)10 سال

7۔ مقامی حکومت کا بانی کون ہے؟

(a) William Jones   (b) Lord Ripon

(c) Lord Dalhousie   (d) ان میں کوئی نہیں۔

8۔ گرام پنچایت کے مالی وسائل کے ذرائع کیا ہیں؟

(a) مرکزی حکومت   (b) ریاستی حکومت

(c) ایم ایل اے/ایم پی سے گرانٹز   (d) یہ تمام سبھی

9۔ گرام پنچایت کے اجلاس کے لیے کورم کے تحت کتنے اراکین کا موجود ہونا لازمی ہے؟

(a) 10 فیصد   (b) 25 فیصد

(c) 50 فیصد   (d) 75 فیصد

10۔ گرام پنچایت کا سربراہ کون ہوتا ہے؟

(a) سرپنچ   (b) سیکریٹری

(c) قانونگو   (d) پٹواری

13.12.2۔ مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. پنچایتی راج نظام کے معنی اور تعریف بیان کیجیے۔
2. گرام پنچایتوں کی ساخت بیان کیجیے۔
3. گرام پنچایتوں کے اجلاس کے کورم پر ایک نوٹ لکھیے۔
4. گرام پنچایت کے معنی و مفہوم بیان کیجیے۔
5. گرام پنچایت کے اہم فرائض پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔

13.12.3۔ طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. پنچایتی راج نظام کا مفہوم بیان کیجیے۔
2. ہندوستان میں پنچایتی راج نظام کے تاریخی پس منظر پر بحث کیجیے۔
3. ہندوستان میں گرام پنچایت کی ساخت اور ذرائع پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔

13.13 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Readings)

1. Mahi Pal, *Rural Local Governance and Development* (New Delhi: Sage India, 2020)
2. A. Avasthi, *Municipal Administration in India* (Agra: Lakshmi Naryan Agarwal, 1972)

3. Kuldeep Mathur, *Oxford India Short Introduction: Panchayti Raj* (New Delhi: Oxford India, 2013).
4. Pradeep Sachdeva, *Local Government in India* (New Delhi: Pearson Education India, 2011).
5. R. M. Jackson, *Machinery of Local Government* (London: Macmillan, 1969).
6. S. P. Jain, *Panchayati Raj Institutions in India: An Appraisal* (Hyderabad: National Institute of Rural Development, 1995)
7. K. K. Puri, *Local Government in India* (Jalandhar: Bharat Prakashan, 1985)
8. V. K. Puri, *Local Government and Administration* (Jalandhar: Modern Publishers, 2005)
9. Bidyut Chakrabarty & Rajendra Kumar Pandey, *Local Governance in India* (New Delhi: Sage India, 2018)
10. M. A. Muttalib, *Theory of local Government* (New Delhi: Sterling Publishers, 1982).

اکائی 14—بلاک سمیتی یا بلاک پنچایت: ساخت اور فرائض

(Intermediate Panchayat or Block Samiti: Composition and Functions)

اکائی کے اجزا:

14.0 تمہید

14.1 مقاصد

14.2 سمیتی انتظامیہ

14.3 بلاک سمیتی یا بلاک پنچایت کی تشکیل

14.4 بلاک سمیتی کا انتخاب

14.5 بلاک سمیتی/بلاک پنچایتوں کے فرائض

14.6 بلاک سمیتی/بلاک پنچایت کے اختیارات

14.7 پنچایت سمیتی کی آمدنی کے ذرائع

14.8 گیارہویں شیڈول

14.9 اکتسابی نتائج

14.10 کلیدی الفاظ

14.11 نمونہ امتحانی سوالات

14.11.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

14.11.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

14.11.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

14.12 تجویز کردہ اکتسابی مواد

14.0 تمہید (Introduction)

عزیز طلبا، اس اکائی میں ہم بلاک پنچایت یا بلاک سمیتی کا مطالعہ کریں گے۔ بلاک پنچایت یا بلاک سمیتی دیہی ترقیاتی محکمہ کی ایک اہم اکائی ہے۔ یہ گرام پنچایت اور ضلع نظم و نسق کو جوڑنے کا کام کرتی ہے۔ اسے تعلقہ پنچایت بھی کہا جاتا ہے۔ یہ پنچایتی راج اداروں کی درمیانی سطح ہے۔ پنچایت سمیتی گرام پنچایت (گاؤں) اور ضلع پنچایت (ضلع) کے درمیان رابطے کا کام کرتی ہے۔ ان بلاکوں میں پنچایت سمیتی کونسل کی نشستوں کے لیے انتخابات نہیں ہوتے ہیں۔ بلکہ، بلاک کونسل ہر گرام پنچایت کے تمام سرپنچوں اور نائب سرپنچوں کے ساتھ قانون ساز اسمبلی کے اراکین (ایم ایل اے)، اراکین پارلیمنٹ، ایسوسی ایٹ اراکین (جیسے کوآپریٹو سوسائٹی کے نمائندے) اور اراکین پر مشتمل ہوتی ہے خواتین کے نمائندہ، درجہ فہرست ذاتوں، درجہ فہرست قبائلوں اور دیگر پسماندہ طبقات کے اراکین ہوتے ہیں جو بلاک کا حصہ ہوتے ہیں۔ گرام پنچایت ممبران اپنے سرپنچ اور نائب سرپنچ کو اپنی صفوں میں نامزد کرتے ہیں، جس کا دائرہ چیئرپرسن اور وائس چیئرپرسن کے انتخاب تک بھی ہوتا ہے۔ ایگزیکٹو آفیسر (EO) پنچایت سمیتی کے انتظامی حصے کا سربراہ ہے، دفعہ B243-(1) کے تحت ہر ریاست میں، گاؤں، انٹرمیڈیٹ اور ضلعی سطح پر پنچایتیں تشکیل دی جائے گی۔ پنچایت سمیتی ہندوستان میں انٹرمیڈیٹ تحصیل (تحصیل/منڈل) کی سطح پر دیہی مقامی حکومت (پنچایت) کا ادارہ ہے۔ یہ تحصیل کے دیہاتوں کے لیے کام کرتا ہے، جنہیں مل کر ترقیاتی بلاک کہا جاتا ہے۔ بلاک پنچایت گاؤں کی پنچایت اور ضلع پنچایتوں کے درمیان ایک پل کا کام کرتی ہے۔

14.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ،

- بلاک سمیتی یا پنچایت سمیتی کو سمجھیں گے۔
- بلاک سمیتی یا پنچایت سمیتی کی ساخت کو سمجھیں گے۔
- بلاک سمیتی یا پنچایت سمیتی کے اختیارات کو جانیں گے۔
- گاؤں کی پنچایتوں کی تشکیل کا مطالعہ کریں گے۔
- پنچایتوں کی تشکیل، ساخت، اور فرائض کا مطالعہ کریں گے۔

14.2 بلاک انتظامیہ (Block Administration)

بلاک سمیتی پنچایتی راج نظام کی درمیانی سطح کا ادارہ ہے۔ یہ ایک براہ راست منتخب ادارہ ہے۔ ریاستی حکومت کو یہ اختیار ہے کہ وہ ہر بلاک میں پنچایت سمیتی کو قائم کرے۔ پنچایت سمیتی ترقیاتی سرگرمی کا مرکز ہوتی ہے۔ بلاک سمیتی یا پنچایت سمیتی ایک اہم انظامی ادارہ ہے جو بلاک سطح پر

کام کرتا ہے۔ ریاستی حکومت نے پنچایت سمیتی کو بہت سے اختیارات فراہم کیے ہیں جس کے ذریعہ وہ اپنے فرائض انجام دیتی ہیں۔ بلاک سمیتی میں مشترکہ محکمے جنرل ایڈمنسٹریشن ہیں، فنانس، پبلک ورکس، زراعت، صحت، تعلیم، سماجی بہبود، انفارمیشن ٹیکنالوجی وغیرہ۔ پنچایت سمیتی گرام پنچایت (گاؤں کی کونسل) اور ضلع پریشد (ضلع بورڈ) کے درمیان کی کڑی ہے۔ اس کے نام ریاستوں میں مختلف ہوتے ہیں: آندھرا پردیش میں منڈل پریشد، گجرات میں تعلقہ پنچایت، اور کرناٹک میں منڈل پنچایت اور جموں کشمیر میں بلاک پنچایت کہا جاتا ہے۔

14.3 بلاک سمیتی کی تشکیل (Composition of Block Samiti)

73 ویں دستوری ترمیمی قانون 1992 کے مطابق، ہر بلاک پنچایت کو علاقائی ووٹر کی تعداد میں تقسیم کیا جائے گا، اور درمیانی پنچایتوں یا بلاکوں کے اراکین کا انتخاب علاقائی ووٹر کے ذریعہ کیا جائے گا۔ تمام سرپنچ، گاؤں پنچایت کے چیئر مین، ممبران پارلیمنٹ اور علاقے کے ایم ایل ایز، درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائلوں کے نمائندے، اور خواتین، بلاک یا درمیانی پنچایتوں کی تشکیل ہوگی۔ بلاک پنچایت کا مطلب ہے ایک بلاک پنچایت جو سب سیکشن، سیکشن 4 کی مشق (b) کے تحت انٹر میڈیٹ سطح پر تشکیل دی گئی ہے۔ سیکشن 6 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت مطلع کردہ بلاک پنچایت کی تمام نشستیں اس ایکٹ کے دفعات کے مطابق براہ راست انتخابات کے ذریعے منتخب کردہ افراد سے پُر ہوں گی۔ ہر بلاک پنچایت میں، مقررہ نشستیں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے مخصوص ہوں گی۔ ذیلی دفعہ (3) کے تحت مخصوص نشستوں کی تعداد کا تعین حکومت کرے گی اور اس طرح مقرر کردہ نشستوں کی تعداد اس بلاک پنچایت میں نشستوں کی کل تعداد یعنی آبادی کے لیے تقریباً اتنی ہی تجویز کرے گی۔ اس بلاک پنچایت علاقے میں درج فہرست ذاتوں یا، حسب معاملہ جو بلاک پنچایت علاقے میں درج فہرست قبائل کی آبادی اس بلاک پنچایت علاقے کی کل آبادی پر مشتمل ہے۔ ریاستی الیکشن کمیشن کے ذریعہ الاٹ کی جائیں گی۔ یا اس کے ذریعہ اختیار کردہ آفیسر سیکشن 10 کی ذیلی دفعہ (B1) کے تحت اس بلاک پنچایت علاقے کے مختلف حلقوں میں گردش کے ذریعے۔ بشرطیکہ جہاں بلاک پنچایت کے علاقے میں درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل کی آبادی کسی بھی نشست کے ریزرویشن کے لیے کافی نہیں ہے، اس بلاک پنچایت میں ایک نشست زیادہ آبادی والے درج فہرست قبائل کی درج فہرست ذاتوں کے لیے مختص کی جائے گی۔ ذیلی دفعہ (3) سے (6) میں شامل کسی بھی چیز کو درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل یا خواتین کو بلاک پنچایت میں غیر ریزرو سیٹوں کے لیے انتخاب میں کھڑے ہونے سے روکا نہیں جائے گا۔ ایک بلاک پنچایت میں ایک صدر اور ایک نائب صدر ہوگا جسے بلاک پنچایت کے منتخب اراکین اپنے درمیان سے منتخب کرتے ہیں۔

- ریاستی قانون ساز اسمبلی کے ارکان جن کا منڈل پر دائرہ اختیار ہے۔
- عوام کے ایوان کے ممبران جو منڈل پر دائرہ اختیار رکھتے ہیں۔
- ریاستوں کی کونسل کے ممبران جو منڈل میں ووٹر ہیں۔
- ایک شریک منتخب رکن، جو اقلیتوں سے تعلق رکھتا ہے۔

پنچایت سمیتی میں ہر محکمہ کا اپنا ایک افسر ہوتا ہے۔ اکثر یہ ریاستی حکومت کے ملازمین ہوتے ہیں جو ایکسٹینشن آفیسر کے طور پر کام کرتے ہیں، لیکن کبھی کبھار زیادہ ریونیو والی پنچایت سمیتی میں، وہ مقامی ملازم ہو سکتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے مقرر کردہ بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر (BDO) پنچایت سمیتی کے توسیعی افسران اور ایگزیکٹو آفیسر کا نگران ہوتا ہے اور درحقیقت اس کا انتظامی سربراہ بن جاتا ہے۔ بی ڈی او بلاک میں تمام پروگراموں کو نافذ کرتا ہے۔ وہ بلاک میں کمیونٹی ترقیاتی پروگرام کو نافذ کرتا ہے۔ وہ بلاک سمیتی کا سکریٹری ہوتا ہے۔

14.4 بلاک پنچایت کا انتخاب (Election of Block Panchayat)

بلاک پنچایت اراکین کا انتخاب براہ راست ووٹروں کے ذریعے کیا جاتا ہے، جب کہ منڈل صدر کا انتخاب اراکین کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اراکین کا انتخاب پانچ سال کی مدت کے لیے کیا جاتا ہے۔ منڈل پریشد کے انتخابات اجتماعی بنیادوں پر ہوتے ہیں۔ انتخابات ریاستی الیکشن کمیشن کے ذریعے کرائے جاتے ہیں۔ سرپنچ بلاک سمیتی کے اجلاسوں میں مستقل مدعو ہوتے ہیں۔ پنچایت سمیتی کا انتخاب 5 سال کے لیے ہوتا ہے اور اس کا سربراہ چیئرمین ہوتا ہے۔ ہر بلاک میں ایک چیئرپرسن ہوتا ہے۔ جس کا انتخاب پنچایت کے منتخب ممبران کرتے ہیں۔ دراصل چیئرپرسن بلاک پنچایت کا سربراہ ہوتا ہے۔ بلاک پنچایتوں میں شروع کیے گئے تمام ترقیاتی منصوبے چیئرپرسن کی نگرانی میں ہوتے ہیں۔ چیئرپرسن بلاک میں جاری کام کا جائزہ لیتا ہے اور دیگر منصوبے بھی بناتا ہے، جن کی پنچایت میں ضرورت ہوتی ہے۔ 73 ویں ترمیم 1992 کے قانون کے ذریعے، دفعہ 243-D کے تحت چیئرپرسن کے ہر دفتر کی تعداد درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائلوں کے لیے مختص کی جائے اور کل تعداد 3/1 دفتر کے چیئرپرسن، پنچایتوں میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائلوں، خواتین کے لیے مقرر کی جائیں۔ ہر گاؤں کی پنچایت میں ایک ڈپٹی چیئرپرسن ہوگا۔ ڈپٹی چیئرپرسن گاؤں کی پنچایتوں کے منتخب اراکین میں سے ہوگا۔ ہر انٹرمیڈیٹ اور ضلع پنچایتوں میں، پنچایتوں کے منتخب ممبران میں سے ایک چیئرپرسن یا ڈپٹی چیئرپرسن کا انتخاب ہوگا۔ انٹرمیڈیٹ سطح پر ایک بلاک ڈیولپمنٹ کونسل ہونی چاہیے۔ ہر بلاک ڈیولپمنٹ کونسل میں چیئرپرسن ہوگا، حلقہ پنچایتوں کے تمام سرپنچ، ایک وائس چیئرپرسن، اور سکریٹری بلاک ڈیولپمنٹ کا جزو ہوگا۔ چیئرپرسن کے عہدے کی میعاد 5 سال ہے۔ لیکن 73 ویں دستوری ترمیم قانون کے مطابق 2/3 اکثریت سے برخاست کیا جا سکتا ہے۔ ہر ضلع میں خواتین، درجہ فہرست ذاتوں اور درجہ فہرست قبائلوں کے لیے نشستیں محفوظ ہوتی ہیں۔

بلاک سمیتی کا اجلاس

بلاک سمیتی کا اجلاس سال میں کم سے کم 6 مرتبہ منعقد کیا جاتا ہے۔ اگر بلاک سمیتی کے ایک تہائی اراکین تحریری درخواست دیں تو بلاک سمیتی کا مخصوص اجلاس منعقد کیا جا سکتا ہے۔

بلاک سمیتی کے اجلاس کا کورم

عام اجلاس میں ایک تہائی اور مخصوص اجلاس کے لیے 50 فیصد اراکین کا موجود ہونا لازمی ہے۔

بلاک پنچایت کی اہلیت

وہی انسان بلاک پنچایت کا رکن ہو سکتا ہے جو:

- ہندوستان کا شہری ہو۔
- 25 سال کی عمر مکمل کر چکا ہو۔
- حکومت میں کسی منافع بخش عہدے پر نہ ہو۔
- وہ پاگل اور دوالیہ نہ ہو۔
- وہ کسی عدالت کے ذریعہ نااہل قرار دیا نہ گیا ہو۔

حلف

پنچایت سمیتی کے منتخب اراکین کو نائب مجسٹریٹ حلف دلاتا ہے۔ منتخب چیئرمین اور نائب چیئرمین کو بھی نائب مجسٹریٹ حلف دلاتا ہے۔ پنچایت سمیتی پہلے اجلاس کی تاریخ کا تعین اور سربراہی بھی وہی کرتا ہے۔ پہلے اجلاس کے بعد کے سبھی اجلاس کی صدارت چیئرمین اور اس کی غیر موجودگی میں نائب چیئرمین کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ ریاستی حکومت کو یہ اختیار ہے کہ وہ بلاک سمیتی کو تحلیل کر سکتی ہے۔ اگر چیئرمین اپنے اختیار کا ناجائز استعمال کرے، وہ بلاک سمیتی کی کارکردگی کو انجام دینے میں نااہل ہو اور اگر ریاستی حکومت کی ہدایت کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اسے برخاست کیا جا سکتا ہے۔

14.5 بلاک پنچایتوں کے اختیارات (Powers of Block Panchayats)

بلاک پنچایتوں کے اختیارات درج ذیل ہیں:

- بلاک پنچایتوں کا بنیادی مقصد مقامی سطح کی ترقی کے لیے گرام پنچایتوں کی سطح پر تیار کیے گئے تمام ممکنہ منصوبوں کو اکٹھا کرنا اور انہیں فنڈنگ کے لیے طریقہ کار بنانا ہے۔
- بلاک پنچایتیں گاؤں کی پنچایتوں اور ضلع پریشد کے درمیان ایک ربط ہے اور ریاستی حکومت کی طرف سے موصول ہونے والی تمام گرانٹس بلاک پنچایتوں میں تقسیم کی جاتی ہیں۔
- پنچایت سمیتی گرام پنچایت کی سطح پر تیار کیے گئے تمام ممکنہ منصوبوں کو جمع کرتی ہے اور مالی رکاوٹوں، سماجی بہبود اور علاقے کی ترقی کے زاویوں سے ان کا جائزہ لے کر فنڈنگ اور عمل درآمد کے لیے کارروائی کرتی ہے۔
- یہ ان مسائل کی بھی نشاندہی کرتا ہے اور انہیں ترجیح دیتا ہے جنہیں بلاک کی سطح پر حل کیا جانا چاہیے۔
- گرام پنچایت کے تیار کردہ تمام ترقیاتی منصوبے بلاک پنچایت کو جمع کرائے جاتے ہیں۔

- بلاک میں تمام ترسیل کی ذمہ داری بلاک پنچایت کی ہوتی ہے۔دراصل بلاک پنچایت گاؤں کی پنچایت کا ایک مجموعہ ہے۔
- گرام پنچایت میں ہونے والے تمام ترقیاتی کاموں کا خیال رکھنا، جیو ٹیگنگ کرنا اور عملے کو بھیجنا، مزدوروں کی فیس کی ادائیگی، یہ سب کام بلاک پنچایت کرتی ہے۔
- پنچایت سمیتی کا بجٹ تیار کرنا۔
- قدرتی آفات کے دوران مدد کا منصوبہ تیار کرنا اور اس کو نافذ کرنا۔
- بلاک کے دائرہ میں آنے والی پنچایتوں کا معائنہ کرنا۔
- سالانہ منصوبہ تیار کرنا اور ضلع پریشد کو بھیجنا۔
- گرام پنچایتوں کے ترقیاتی کاموں میں مالی تعاون فراہم کرنا۔

14.6 بلاک پنچایت کے فرائض (Functions of Block Panchayat)

بلاک پنچایت کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں:

- تمام پنچایتی منصوبوں کی تالیف،
- تمام بلاک کے منصوبوں کی تیاری اور بروقت انتظامی اور تکنیکی رہنمائی حلقہ پنچایتوں، بلاک میں تعمیراتی کام،
- مواصلاتی نظام کی نگرانی،
- تکنیکی رہنمائی اور انتظامی کام حلقہ پنچایتوں اور ہر حلقہ پنچایتوں میں مجموعی ترقیاتی کاموں کا تجزیہ کرنا،
- دیہی ترقی، زراعت، تعلیم اور صحت عامہ کے منصوبے،
- مقامی سطح پر نافذ تمام اسکیموں اور ترقیاتی پروگراموں کا مشاہدہ کرنا
- بلاک ڈیولپمنٹ کونسل حلقہ پنچایت اور ضلع ترقیاتی بورڈ کے درمیان ایک پل کے فرائض انجام دینا،
- پنچایت سمیتی میں پائے جانے والے سب سے عام محکمے یہ ہیں: انتظامیہ، مالیات، عوامی کام (خاص طور پر پانی اور سڑکیں)، زراعت، صحت، تعلیمی اساتذہ کی فہرست، سماجی بہبود، انفارمیشن ٹیکنالوجی، خواتین اور بچوں کی ترقی وغیرہ۔
- پنچایت سمیتی گرام پنچایت کی سطح پر تیار کیے گئے تمام ممکنہ منصوبوں کو جمع کرنا
- مالی رکاوٹوں، سماجی بہبود اور علاقے کی ترقی کے زاویوں سے ان کا جائزہ لے کر فنڈنگ اور عمل درآمد کے لیے کارروائی کرنا
- یہ ان مسائل کی بھی نشاندہی کرتی ہے اور انہیں ترجیح دیتی ہے جنہیں بلاک کی سطح پر حل کیا جانا چاہیے۔

14.7 پنچایت سمیتی کی آمدنی کے ذرائع (Financial Sources of Block Panchayat)

پنچایت سمیتی کی آمدنی کے ذرائع مندرجہ ذیل ہیں:

- زمین، گھروں، بجلی، میلا، جانوروں اور پانی کے استعمال کے ٹیکس۔
- پیشہ ورانہ ٹیکس،۔
- شراب کے ٹیکس اور دیگر آمدنی پیدا کرنے والے پروگرام ریاستی حکومت اور مقامی ضلع پریشد کی طرف سے امداد اور قرض۔
- رضاکارانہ عطیات۔
- کئی پنچایت سمیتی کے لیے آمدنی کا بنیادی ذریعہ ریاستی امداد ہے۔
- دوسروں کے لیے، ٹیکس لگانے کا روایتی فنکشن زیادہ تر محصولات فراہم کرتا ہے۔
- ٹیکس کی آمدنی اکثر گرام پنچایتوں اور پنچایت سمیتی کے درمیان بانٹ دی جاتی ہے۔
- وہ پیسہ اکٹھا کرنے کے لیے میلوں اور تقریبات کا انعقاد بھی کرتے ہیں۔
- بلاک سمیتی کے اہم ذرائع ریاستی حکومت سے حاصل فنڈز ہیں۔
- مرکزی حکومت سے مالی امداد۔
- فلاح و بہبود کے لیے فنڈز۔
- آمدنی پیدا کرنے والے پروگرام کے ذریعہ
- تجارتی ٹیکس، پیشہ ورانہ ٹیکس اور صنعتی ٹیکس کے ذریعہ
- لائسنس فراہم کرنے پر ٹیکس، جانوروں کے رجسٹریشن، پنچایت سمیتی کی جائداد کا استعمال کرنے پر ٹیکس وغیرہ۔
- پنچایتی سمیتی کی Undertaking سے حاصل آمدنی۔
- پنچایتوں سے حاصل آمدنی جیسے ٹول ٹیکس اور تفریح ٹیکس وغیرہ۔

14.8 گیارہویں شیڈول (11^{th} Schedule)

ہندوستانی قانون میں پنچایتوں کو اس شیڈول کے ذریعہ لا محدود اختیارات دیئے گئے ہیں جن کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔

- زراعت، بشمول زرعی توسیع۔
- زمین کی بہتری، زمینی اصلاحات کا نفاذ، زمین کا استحکام اور مٹی کا تحفظ۔
- معمولی آبپاشی، پانی کا انتظام اور واٹر شیڈ کی ترقی۔

- مویشی پالنا، ڈیری اور پولٹری۔
- ماہی گیری۔
- سماجی جنگلات اور فارم جنگلات۔
- معمولی جنگل کی پیداوار۔
- چھوٹے پیمانے کی صنعتیں، بشمول فوڈ پروسیسنگ کی صنعتیں۔
- کھادی، گاؤں اور کاٹیج انڈسٹریز۔
- دیہی رہائش۔
- پینے کا پانی۔
- ایندھن اور چارہ۔
- سڑکیں، پُل، فیریز، آبی گزرگاہیں اور مواصلات کے دیگر ذرائع۔
- دیہی بجلی، بشمول بجلی کی تقسیم۔
- غیر روایتی توانائی کے ذرائع۔
- غربت کے خاتمے کا پروگرام۔
- تعلیم، بشمول پرائمری اور سیکنڈری اسکول۔
- تکنیکی تربیت اور پیشہ ورانہ تعلیم۔
- بالغ اور غیر رسمی تعلیم۔
- لائبریریاں۔
- ثقافتی سرگرمیاں۔
- بازار اور میلے
- صحت اور صفائی، بشمول ہسپتال، بنیادی صحت کے مراکز اور ڈسپنسریاں۔
- خاندانی بہبود۔
- خواتین اور بچوں کی ترقی۔
- سماجی بہبود، بشمول معذور اور ذہنی معذور افراد کی بہبود۔
- کمزور طبقات اور خاص طور پر درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست لوگوں کی فلاح و بہبود۔
- عوامی تقسیم کا نظام۔
- کمیونٹی کے اثاثوں کی دیکھ بھال۔

14.9 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی میں ہم نے

- بلاک پنچایت کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے۔
- بلاک پنچایت کی اہمیت کو سمجھا۔
- بلاک پنچایت کے مقاصد، ساخت، اور فرائض کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے۔

14.10 کلیدی الفاظ (Keywords)

بلاک سمیتی

پنچایت سمیتی ہندوستان میں تحصیل یا تعلقہ کی سطح پر ایک مقامی حکومتی ادارہ ہے۔ پنچایت سمیتی (جسے تعلقہ پنچایتیں یا بلاک پنچایتیں بھی کہا جاتا ہے) پنچایتی راج اداروں کی درمیانی سطح ہے۔ پنچایت سمیتی گرام پنچایت (گاؤں) اور ضلع پنچایت (ضلع) کے درمیان رابطے کا کام کرتی ہے۔ ان بلاکس میں پنچایت سمیتی کونسل کی نشستوں کے لیے انتخابات نہیں ہوتے ہیں۔

چیئرپرسن

ہر بلاک میں ایک چیئرپرسن ہوتا ہے۔ جس کا انتخاب پنچایت کے منتخب ممبران کرتے ہیں۔ چیئرپرسن بلاک پنچایت کا سربراہ ہوتا ہے۔ بلاک پنچایتوں میں شروع کیے گئے تمام ترقیاتی منصوبے چیئرپرسن کی نگرانی میں ہوتے ہیں۔

14.11 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

14.11.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ سمیتی پنچایت کیسے کہتے ہیں؟

(a) ضلع پنچایت (b) گاؤں کی پنچایت (c) بلاک پنچایت (d) ان میں کوئی نہیں

2۔ بلاک پنچایت کا سربراہ کون ہوتا ہے؟

(a) پنچ (b) سرپنچ (c) BDO (d) چیئرپرسن

3۔ گرام سبھا کیا ہے؟

(a)پنچایت کے عام لوگ (b)18 سال سے کم عمر کے لوگ

(c)18ال سے اوپر کے لوگ (d)ان میں کوئی نہیں

4۔بلاک پنچایت کی میعاد کتنی ہوتی ہے؟

(a)3سال (b)4سال (c)5سال (d)6سال

5۔بلاک پنچایت--------------کی پنچایت کا ایک مجموعہ ہے؟

(a)گاؤں (b)ضلع (c)بلاک (d)راستوں

6۔بلاک پنچایت کے اجلاس کی صدارت کون کرتا ہے؟

(a)چیئرمین (b)نائب چیئرمین (c)بی۔ڈی۔او۔ (d)یہ سبھی

7۔بلاک پنچایت کے نمائندوں کا انتخاب کون کرتا ہے؟

(a)گاؤں کے عوام (b)ایم ایل اے (c) گرام پنچایت کے پنچ (d)ان میں سے کوئی نہیں

8۔درج ذیل میں بلاک سمیتی کا رکن نہیں ہے:

(a)ایم پی (b)ایم ایل اے (c)خواتین کے نمائندہ (d) گرام پردھان

9۔بلاک سمیتی کے تمام منصوبے کس کی مدد سے نافذ کیے جاتے ہیں؟

(a)چیئرمین (b)نائب چیئرمین (c)ایم پی (d)بی ڈی او

10۔بلاک سمیتی میں خواتین کے لیے نشستوں کا ریزرویشن کیا ہے؟

(a)50 فیصد (b)1/4 (c)1/3 (d)1/8

14.11.2۔مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. بلاک پنچایت کے معنی اور تعریف بیان کیجیے۔
2. بلاک پنچایت کی ساخت، پر بحث کیجیے۔
3. بلاک پنچایت کی تشکیل پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔
4. بلاک پنچایتوں کی انتخاب پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔
5. بلاک پنچایت کے اہم فرائض پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔

14.11.3۔طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. پنچایت سمیتی کے اختیارات اور فرائض بیان کیجیے۔
2. بلاک پنچایتوں کی انتخاب اور تشکیل پر ایک نوٹ لکھیے۔

3. ہندوستان میں بلاک پنچایت کی اہمیت کو تفصیل سے بیان کیجیے۔

14.12 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Readings)

1. Mahi Pal, *Rural Local Governance and Development* (New Delhi: Sage India, 2020)
2. A. Avasthi, *Municipal Administration in India* (Agra: Lakshmi Naryan Agarwal, 1972)
3. Kuldeep Mathur, *Oxford India Short Introduction: Panchayti Raj* (New Delhi: Oxford India, 2013).
4. Pradeep Sachdeva, *Local Government in India* (New Delhi: Pearson Education India, 2011).
5. R. M. Jackson, *Machinery of Local Government* (London: Macmillan, 1969).
6. S. P. Jain, *Panchayati Raj Institutions in India: An Appraisal* (Hyderabad: National Institute of Rural Development, 1995)
7. K. K. Puri, *Local Government in India* (Jalandhar: Bharat Prakashan, 1985)
8. V. K. Puri, *Local Government and Administration* (Jalandhar: Modern Publishers, 2005)
9. Bidyut Chakrabarty & Rajendra Kumar Pandey, *Local Governance in India* (New Delhi: Sage India, 2018)
10. M. A. Muttalib, *Theory of local Government* (New Delhi: Sterling Publishers, 1982).

اکائی 15– ضلع پنچایت: ساخت اور فرائض

(Zila Panchayat: Composition and Functions)

اکائی کے اجزا:

15.0 تمہید

15.1 مقاصد

15.2 ضلع پنچایت کی ساخت

15.3 انتظامی ڈھانچہ

15.4 آمدنی کے ذرائع

15.5 مقررہ نشستیں

15.6 ضلع پنچایت کے فرائض

15.7 اکتسابی نتائج

15.8 کلیدی الفاظ

15.9 نمونہ امتحانی سوالات

15.9.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

15.9.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

15.9.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

15.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد

15.0 تمہید (Introduction)

ہندوستان میں ضلع پنچایت یا ضلع پنچایت پنچایتی راج نظام کا ایک بہت ہی اعلیٰ نظام ہے جو بنیادی سطح سے ریاستی سطح تک عوام کو جوڑتا ہے۔ ضلع پنچایت پنچایتی نظام کا ایک مشاورتی نگرانی کار اور تعاونی ادارہ ہے۔ یہ ادارہ پنچایت کو حکومت کے تمام احکام سے متعلق اطلاع اور مشورہ فراہم کرتا ہے۔اس کا دائرہ پورا ضلع ہوتا ہے اور یہ ضلع سطح کی اکائیوں کو مالی تعاون فراہم کرتا ہے۔ ضلع پنچایت بلاک پنچایت اور ریاستی حکومت کے درمیان ایک پل کا کام کرتی ہے۔ ضلع پنچایت جسے ضلع کونسل یا ضلع پریشد بھی کہا جاتا ہے پنچایتی راج نظام کا تیسرا درجہ ہے۔ گرام پنچایت کی طرح ضلع پنچایت بھی ایک منتخب ادارہ ہے۔ بلاک سمیتیوں کے چیئرپرسن بھی ضلع پنچایت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ بلاک پنچایت کی طرح ایم پی اور ایم ایل اے بھی ضلع پنچایت کے ممبر ہوتے ہیں۔ حکومت چیف ایگزیکٹیو آفیسر کو چیف اکاؤنٹس آفیسر، چیف پلاننگ آفیسر اور ایک یا ایک سے زیادہ ڈپٹی سکریٹریوں کے ساتھ ضلع پنچایت کا نظم و نسق چلانے کے لیے مقرر کرتی ہے جو براہ راست چیف ایگزیکٹو آفیسر کے ماتحت کام کرتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں۔ ضلع پنچایت کی چیئرپرسن ضلع پنچایت کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے۔ حکومت کے تیسرے درجے کے قیام کا بنیادی مقصد جمہوری شراکت میں اضافہ، مقامی ضروریات اور ترجیحات کو بہتر انداز میں بیان کرنا اور مقامی وسائل کے زیادہ موثر استعمال کو یقینی بنانا ہے۔ احتساب اور شفافیت. اس کے مطابق دیہی علاقوں میں 29 کام مقامی حکومتوں کو منتقل کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ یہ ادارے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے کئی فلیگ شپ پروگراموں میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں، شاید عمل ضلع پنچایت یا ضلع ترقیاتی کونسل یا منڈل پریشد یا ضلع پنچایت، پنچایتی راج نظام کا تیسرا درجہ ہے اور تمام ریاستوں میں ضلعی سطح پر کام کرتا ہے۔ ضلع پنچایت ایک منتخب ادارہ ہے۔ بلاک پنچایت کے بلاک پرمکھ بھی ضلع پنچایت میں نمائندگی کرتے ہیں۔ ریاستی مقننہ کے ممبران اور ہندوستان کی پارلیمنٹ کے ممبران ضلع پنچایت کے ممبر ہوتے ہیں۔ ضلع پنچایت ریاستی حکومت اور گاؤں کی سطح کی گرام پنچایت کے درمیان رابطے کا کام کرتی ہے۔

15.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ،

- ضلع پنچایت کی ساخت کو سمجھیں گے۔
- ضلع پنچایت کے انتظامی ڈھانچے کا مطالعہ کریں گے۔
- ضلع پنچایت کے اختیارات کو جانیں گے۔
- ضلع پنچایت کے فرائض کا مطالعہ کریں گے۔
- ضلع پنچایت کی امدنی کے ذرائع کا جائزہ لیں گے۔

15.2 ضلع پریشد کی ساخت (Composition of District Panchayat)

ضلع سطح پر پنچایتی راج نظام کو "ضلع پنچایت" کہا جاتا ہے۔اس ادارے میں کچھ ممبران براہ راست منتخب ہوتے ہیں، جن کی تعداد ریاست میں مختلف ہے کیونکہ یہ آبادی کی بنیاد پر منتخب ہوتے ہیں۔لوک سبھا اور ودھان سبھا کے ایسے اراکین جن کا انتخابی حلقہ اس ضلع میں شامل ہو۔راجیہ سبھا اور وودھان پریشد کے وہ اراکین جن کا نام اس ضلع کی انتخابی فہرست میں شامل ہو۔ پنچایت سمیتیوں کے چیئر پرسن ضلع پنچایتوں کے سابقہ رکن ہیں۔ ضلع پنچایت کی معیاد اس کے پہلے اجلاس سے پانچ سال تک ہوتی ہے۔ ضلع پنچایت کا اجلاس ہر تین ماہ میں کم سے کم ایک مرتبہ ہونا لازمی ہے۔ یہ کوئی ضروری نہیں کہ ضلع پنچایت کا اجلاس ضلع ہیڈ کوارٹر پر ہی منعقد کیا جائے۔پریشد کا اجلاس ضلع کے کسی بھی مقام پر منعقد کیا جا سکتا ہے۔ ضلع پنچایت کے پہلے اجلاس کی صدارت ضلع مجسٹریٹ کرتا ہے۔ ضلع پنچایت کے اجلاس منعقد کرنے کے لیے ضلع پنچایت کے اراکین کی کل تعداد کا ایک تہائی موجود ہونا لازمی ہے۔اس میں جو بھی فیصلہ لیا جائے گا وہ اکثریت کی رائے کی بنیاد پر ہوگا۔ٹائز ہونے پر صدر کو فیصلہ لینے کا اختیار ہوتا ہے۔ ضلع پریشد کا ایک صدر اور ایک نائب صدر ہوتا ہے جن کا انتخاب ضلع پنچایت اراکین کرتے ہیں۔ یہ ضلع کے دیہی علاقوں کی انتظامیہ کی دیکھ بھال کرتا ہے۔اس کا دفتر ضلع ہیڈ کوارٹر میں ہوتا ہے۔

ضلع پنچایت کے صدر اور نائب صدر کے اختیارات اور فرائض: ضلع پنچایت کا صدر پریشد کے اجلاس کو منعقد کرتا ہے اور اس کی صدارت بھی کرتا ہے۔وہ ضلع پریشد کے اعلیٰ عہدہ داروں، ملازموں وغیرہ جن کی خدمات ریاستی حکومت کے ذریعہ ضلع پنچایت کو سپرد کی گئی ہیں، ان کی نگرانی کرتا ہے۔وہ ضلع پنچایت کے ذریعہ واضح کی گئی ہدایات اور ریاستی حکومت کے ذریعہ بنائے گئے قوانین کے تحت اپنے فرائض کو انجام دیتا ہے۔اس کے اہم فرائض میں مالیاتی اور انتظامیہ پر مکمل نگرانی کرنا ہوتا ہے۔ ضلع پنچایت کا نائب صدر ضلع پنچایتکے صدر کی غیر موجودگی میں اس کے اجلاس کی صدارت کرتا ہے۔15 دن سے زیادہ کی میعاد کے لیے تعطیل پر وہ صدر کے اختیارات اور فرائض کو انجام دے گا۔

تمام پنچایت سمیتیوں کے چیئرمین، ضلع پنچایت ممبران کو تشکیل دیتے ہیں۔ ضلعی سطح پر جنرل ایڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ سے ڈپٹی چیف ایگزیکٹیو آفیسر ضلع پنچایت کا ایکس آفیشیو سکریٹری ہوتا ہے۔ چیف ایگزیکٹیو آفیسر، جو کہ آئی اے ایس آفیسر یا سینئر اسٹیٹ سروس آفیسر ہے، ضلع پنچایت کے انتظامی سیٹ اپ کا سربراہ ہوتا ہے جو پریشد کے ڈویژنوں کی نگرانی کرتا ہے اور ڈپٹی سی ای او اور ضلع اور بلاک سطح کے افسران کے کاموں میں اس کی مدد کرتا ہے۔ ضلع پنچایت کے صدر کی طرح وہ ضلع پنچایت کے عہدہ داروں اور ملازموں کی نگرانی کرتا ہے۔ ضلع پنچایت کا ایک اعلیٰ اکاؤنٹس عہدے دار ہوتا ہے جو ضلع پنچایت کے مالی معاملات اور سالانہ بجٹ سے متعلق امور میں جوابدہ ہوتا ہے۔اس کے علاوہ ایک اعلیٰ منصوبہ عہدہ دار ہوتا ہے جس میں ضلع کے سالانہ منصوبہ اور معاشی ترقی کا منصوبہ تیار کرنا شامل ہے۔ ضلع پنچایت کی سربراہی "ضلع کلکٹر ' مجسٹریٹ" یا "ڈپٹی کمشنر" کرتے ہیں۔

ضلع پنچایت ایک سرکاری ادارہ ہے جو پنچایتوں کی سرگرمیوں کو اس کی تمام ترقیاتی سرگرمیوں میں مربوط کرتا ہے، جیسے چھوٹے آبپاشی کے کام، پیشہ ورانہ اور صنعتی اسکول، گاؤں کی صنعتیں، صفائی ستھرائی اور صحت عامہ وغیرہ۔یہ ریاستی حکومت کو اس کی زیر نگرانی گرام پنچایتوں اور

پنچایت سمیتیوں سے متعلق تمام معاملات اور وہاں رہنے والی دیہی آبادی کی ضروریات کے بارے میں مشورہ دیتا ہے اور یہ پنچایتوں کے کام کی نگرانی بھی کرتا ہے۔ یہ کچھ ریاستوں جیسے آسام، بہار اور پنجاب میں پنچایت سمیتیوں کے بجٹ تخمینوں کی بھی چھان بین کرتا ہے۔ یہ زیادہ تر مختلف اسٹینڈنگ کمیٹیوں کے ذریعے کام کرتا ہے، جو اپنے دائرہ اختیار میں آنے والے دیہاتوں کے مشترکہ پروگراموں کی نگرانی اور ان کو مربوط کرتی ہیں۔ ضلع پنچایت کا چیئرپرسن، جسے ادھیکشا یا صدر کہا جاتا ہے، بالواسطہ طور پر منتخب کیا جاتا ہے۔اس کے منتخب اراکین میں سے۔ نائب صدر کا انتخاب بھی اسی طرح کیا جاتا ہے۔ ضلع پنچایت کی میٹنگ مہینے میں ایک بار ہوتی ہے۔ خصوصی معاملات پر بات چیت کے لیے خصوصی اجلاس بھی بلایا جاسکتا ہے۔ سبجیکٹ کمیٹیاں بھی بنائی گئی ہیں۔ ضلع پنچایت کی میٹنگ مہینے میں ایک بار ہوتی ہے۔ خصوصی معاملات پر بات چیت کے لیے خصوصی اجلاس بھی بلایا جاسکتا ہے۔ سبجیکٹ کمیٹیاں بھی بنائی گئی ہیں۔

15.3 انتظامی ڈھانچہ (Administrative Structure)

ہندوستان میں پنچایتی راج نظام میں ضلع انتظامیہ اہم رول ادا کرتا ہے۔ جتنے بھی پنچایت کے فنڈز ہوتے ہیں وہ ضلع انتظامیہ ہی پنچایتوں میں تقسیم کرتی ہے۔ ضلع انتظامیہ کے مختلف دفاتر میں پنچایت کی مختلف اسکیموں کے پلان پاس کیے جاتے ہیں، اور وہ ساری اسکیمیں جو ہیں وہ ضلع سطح سے پاس ہو کر ریاستی حکومت کے پاس جاتی ہیں اور ریاستی حکومت بھی انہیں منظوری دیتی ہے۔ چیف ایگزیکٹیو آفیسر (سی ای او)، جو آئی اے ایس یا اسٹیٹ ایڈمنسٹریٹو سروس کیڈر کے تحت سرکاری ملازم ہے، ضلع پنچایت کی انتظامی مشینری کا سربراہ ہوتا ہے۔ وہ بھی حکومت کی طرف سے نامزد ہے۔ وہ کچھ ریاستوں میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی ہوسکتا ہے۔ سی ای او پریشد کے ڈویژنوں کی نگرانی کرتا ہے اور اس کی ترقیاتی اسکیموں کو انجام دیتا ہے۔

15.4 آمدنی کے ذرائع (Financial Source)

ضلع پنچایت کی امدنی کے ذرائع مدرجہ ذیل ہیں:

- مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے حاصل گرانٹس۔
- ریاستی حکومت کے ذریعے ترقیاتی سرگرمیوں کے لیے حاصل کیا گیا فنڈ۔
- ضلع پنچایت کی جائیدادوں سے حاصل امدنی۔
- ضلع پریشد جو قرض دیتا ہے اس سے جو امدنی ہوتی ہے۔
- پنچایت سمیتی کے ذریعے فراہم کیے گئے عطیات اور امداد۔
- ضلع پنچایت مختلف خدماتی اداروں سے فیس اور ٹیکس وصول کرتی ہے یہ ضلع پنچایت کی امدنی کا ذریعہ ہے۔

- کل ہنداداروں کے ذریعے فراہم کیا گیا فنڈ۔
- انتظامی ٹرسٹو سے حاصل امدنی۔
- ضلع پنچایتوں کی آمدنی خاص کر پانی، یاترا، بازار وغیرہ پر ٹیکس۔
- ریاستی حکومت کی طرف سے زمین کی آمدنی اور پریشد کو تفویض کردہ کاموں اور اسکیموں کے لیے رقم کے تناسب سے مقررہ گرانٹ دیناوغیرہ۔
- ضلع پنچایت حکومت کی منظوری سے پنچایتوں سے کچھ رقم جمع کرسکتی ہے۔
- کسی پنچایت کواس طرح کے طریقہ کار کے مطابق اوراس طرح کی حدود کے ساتھ ٹیکس، ڈیوٹی، ٹول اور فیس لگانے، جمع کرنے اور مناسب کرنے کااختیار ہے۔
- کسی پنچایت کواس طرح کے ٹیکس، ڈیوٹی، ٹول اور فیسیں تفویض کرناجوریاستی حکومت کی طرف سے اس طرح کے مقاصد کے لیے لگائے جائیں اور جمع کیے جائیں اور ایسی شرائط اور حدود کے ساتھ مشروط ہوں۔

15.5 مقررہ نشستیں (Seat Reservation)

ہر ضلع پنچایت میں 1/3 نشستیں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے مخصوص ہوں گی۔

ذیلی دفعہ (3) کے تحت مخصوص نشستوں کی تعداد کا تعین حکومت کرے گی اوراس طرح مقرر کردہ نشستوں کی تعداد، جتنی ہو سکے، اس ضلع پنچایت کی کل نشستوں کی آبادی کے تناسب کے برابر ہوگی۔ ضلع پنچایت کے علاقے میں درج فہرست ذاتوں یا جیسا کہ معاملہ ہو، اس ضلع پنچایت علاقے میں درج فہرست قبائل کی آبادی اس ضلع پنچایت علاقے کی کل آبادی پر مشتمل ہے، اور ایسی نشستیں ریاستی الیکشن کمیشن کے ذریعہ الاٹ کی جائیں گی۔ ضلع پنچایت کے علاقے میں درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل کی آبادی اگر کسی بھی نشست کے ریزرویشن کے لیے کافی نہ ہو تو اس پنچایت میں درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل کے لیے ایک نشست مخصوص کی جائے گی، جس کی آبادی زیادہ ہو۔ ضلع پنچایت میں خواتین کے لیے 1/3 نشستیں محفوظ ہوتی ہیں۔

15.6 ضلع پنچایت کے فرائض (Function of the District Panchayat)

تمام پنچایتی راج ادارے ایسے کام انجام دیتے ہیں جیسا کہ پنچایتی راج سے متعلق ریاستی قوانین میں بیان کیا گیا ہے۔ کچھ ریاستیں گرام پنچایتوں کے (لازمی) اور اختیاری کاموں میں فرق کرتی ہیں جبکہ دوسری ریاستیں یہ فرق نہیں کرتی ہیں۔ ضلع پنچایت کے فرائض درج ذیل ہیں:

- صفائی،

- عوامی سڑکوں کی صفائی،
- معمولی آبپاشی،
- عوامی بیت الخلاء،
- بنیادی صحت کی دیکھ بھال،
- پینے کے پانی کی فراہمی،
- عوامی کنوؤں کی تعمیر،
- دیہی بجلی،
- سماجی صحت اور
- پرائمری اور بالغ تعلیم

گاؤں کی پنچایتوں کے لازمی کام اختیاری کام پنچایتوں کے وسائل پر منحصر ہیں۔ وہ سڑکوں کے کنارے درخت لگانا، مویشیوں کے لیے افزائش کے مراکز کا قیام، بچوں اور زچگی کی فلاح و بہبود، زراعت کے فروغ وغیرہ جیسے فرائض انجام دے سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے ہیں۔ دیگر فرائض درج ذیل ہیں:

- ضلع پنچایت گرام پنچایتوں اور پنچایت سمیتیوں کو مشورہ، مدد، تعاون فراہم کرتی ہیں۔
- یہ ضلع کے دیہی ترقی کے لیے منصوبہ بناتی ہے۔
- یہ ریاستی حکومت کو ضلع کی ترقی کے لیے مشورہ دیتی ہے اور اس کی رہنمائی کرتی ہے۔
- ضلع پنچایت گرام پنچایت اور پنچایت سمیتی کے درمیان تنازعات کو حل کرتی ہے۔
- سماجی اور معاشی ترقی کے لیے اپنے فرائض انجام دینا۔
- قدرتی آفات والے علاقوں کے لیے مخصوص منصوبہ تیار کرنا۔
- زراعت کے فروغ اور ترقی کے لیے اپنے فرائض انجام دینا۔
- پنچایت سمیتیوں کے بجٹ کی نگرانی کرنا۔
- دیہی علاقوں یا آبادی کو ضروری خدمات اور سہولیات فراہم کرنا۔
- پنچایت سمیتی کو ترقیاتی پروجیکٹس کو تعاون کرنا۔
- ضلع میں جو بھی میلہ یا نمائش کا بندوبست کیا جاتا ہے اس کو لائسنس ضلع پنچایت کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔
- ضلع پنچایت اسکول کالج اور عوامی کتب خانوں کو مالی تعاون فراہم کرتا ہے۔
- یہ فلاحی سرگرمیوں جیسے زراعت، ماہی گیری، کھادی، سچائی، خواتین اور بچوں کی ترقی کے لیے مالی تعاون فراہم کرتا ہے۔

- ضلع پنچایت ضلع سطح کے لیے ترقیاتی منصوبہ تیار کرتا ہے۔
- یہ ضلع میں تعلیم کو فروغ دیتا ہے اور نافذ کرتا ہے۔
- یہ ضلع میں تعلیم نسواں، درجہ فہرست ذات، ودرجہ فہرست قبائلوں اور پسماندہ طبقات کی ترقی کے لیے کام کرتا ہے۔

یہ ضلع پنچایتوں کا فرض ہوگا کہ وہ پانچویں شیڈول میں درج معاملات کے سلسلے میں ضلع پنچایت کے علاقے کی ضروریات کو پورا کریں۔ اس ایکٹ کی دیگر دفعات اور حکومت کی ہدایات کے ساتھ مشروط، ضلع پنچایت کو پانچویں شیڈول میں درج معاملات کا انتظام کرنے اور مخصوص مضامین میں اسکیموں کو تیار کرنے اور لاگو کرنے کا خصوصی اختیار ہوگا۔ اس ایکٹ کی دیگر دفعات اور حکومت کی ہدایات کے تابع، ضلع پنچایت کو پانچویں شیڈول میں درج معاملات کو چلانے کا خصوصی اختیار حاصل ہوگا۔

حکومت، وسائل کی دستیابی سے مشروط طور پر ضلع پنچایت کو ضروری مالی، تکنیکی اور دیگر مدد فراہم کرے گی تاکہ وہ اپنے کام انجام دے سکیں۔ حکومت کی طرف سے منظور شدہ تمام گرانٹس متعلقہ ضلع پنچایت کے ذریعے تقسیم کی جائیں گی۔ ضلع پنچایت حکومت کے رہنما خطوط اور تکنیکی مدد کے تابع اور ریاستی اور قومی پالیسیوں کے مطابق ان اداروں اور اسکیموں کا انتظام کرے گی، جو اس کو منتقل کی گئی ہیں۔ ضلع پنچایت کو منتقل کی گئی جائیدادوں کو بیچنے، منتقل کرنے، الگ کرنے یا گروی رکھنے کا کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ 73 ویں ترمیم کے بعد گرام پنچایت کے کاموں کا دائرہ وسیع کر دیا گیا۔ اس طرح کے اہم کام جیسے پنچایت علاقے کے سالانہ ترقیاتی منصوبے کی تیاری، سالانہ بجٹ، قدرتی آفات میں راحت، سرکاری زمینوں پر سے تجاوزات کا خاتمہ اور غربت مٹاؤ پروگراموں پر عمل درآمد اور نگرانی کرنا اب پنچایتوں کے ذریعے انجام دینے کی توقع ہے۔

15.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے،

- ضلع پنچایت کی ساخت کو سمجھا۔
- ضلع پنچایت کے انتظامی ڈھانچے کا مطالعہ کیا۔
- ضلع پنچایت کے اختیارات کو جانا۔
- ضلع پنچایت کے فرائض کا مطالعہ کیا۔
- ضلع پنچایت کی امدنی کے ذرائع کا جائزہ لیا۔

15.8 کلیدی الفاظ (Keywords)

ضلع پنچایت

ضلع پنچایت جسے ضلع کونسل یا ضلع پنچایت بھی کہا جاتا ہے، پنچایتی راج نظام کا تیسرا درجہ ہے۔ گرام پنچایت کی طرح ضلع پنچایت بھی ایک منتخب ادارہ ہے۔ بلاک سمیتیوں کے چیئرپرسن بھی ضلع پنچایت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ بلاک پنچایت کی طرح ایم پی اور ایم ایل اے بھی ضلع پنچایت کے ممبر ہوتے ہیں۔ حکومت چیف ایگزیکٹو آفیسر کو چیف اکاؤنٹس آفیسر، چیف پلاننگ آفیسر اور ایک یا ایک سے زیادہ ڈپٹی سکریٹریوں کے ساتھ ضلع پنچایت کا نظم و نسق چلانے کے لیے مقرر کرتی ہے جو براہ راست چیف ایگزیکٹو آفیسر کے ماتحت کام کرتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں۔

ضلع پریشد کی تشکیل

ضلعی سطح پر پنچایتی راج نظام کو "ضلع پنچایت" کہا جاتا ہے۔ اس ادارے میں کچھ ممبران براہ راست منتخب ہوتے ہیں جن کی تعداد ریاست میں مختلف ہے کیونکہ یہ آبادی کی بنیاد پر منتخب ہوتے ہیں۔ پنچایت سمیتیوں کے چیئرپرسن ضلع پنچایتوں کے سابقہ رکن ہیں۔ ضلع پریشد کا سربراہ ایک صدر اور ایک نائب صدر ہوتا ہے۔ یہ ضلع کے دیہی علاقوں کی انتظامیہ کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ اس کا دفتر ضلعی ہیڈکوارٹر میں ہوتا ہے۔

15.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

15.9.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ منڈل پنچایت کیسے کہتے ہیں؟

(a) ضلع پنچایت (b) گاؤں کی پنچایت (c) بلاک پنچایت (d) ان میں سے کوئی نہیں

2۔ ضلع پنچایت کا سربراہ کون ہوتا ہے؟

(a) پنچ (b) سرپنچ (c) BDO (d) DC

3۔ ضلع پنچایت کو تحلیل کون کر سکتا ہے؟

(a) Central Government (b) State Government

(c) Zilla Panchayat President (d) ان میں سے کوئی نہیں

4۔ ضلع پریشد کی میعاد کتنی ہوتی ہے؟

MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY Estd. 1998

(a)3سال (b)4سال (c)5سال (d)6سال

5۔ ضلع پنچایت--------------کی پنچایت کا ایک مجموعہ ہے؟

(a)گاؤں (b)ضلع (c)بلاک (d)راستوں

6۔ڈرج ذیل میں ضلع پنچایت کا رکن نہیں ہے:

(a)لوک سبھا ایم پی (b)ایم ایل اے (c)ضلع پنچایت کے منتخب رکن (d) ضلع مجسٹریٹ

7۔ ضلع پنچایت کا سیاسی سربراہ کون ہوتا ہے؟

(a)چیئرمین (b)نائب چیئرمین (c)ضلع مجسٹریٹ (d)ان میں کوئی نہیں

8۔ ضلع پنچایت کے اجلاس منعقد کرنے کے لیے کتنے اراکین کی ضرورت ہوتی ہے؟

(a)1/2 (b)1/3 (c)1/4 (d)1/8

9۔ ضلع پنچایت میں درجہ فہرست ذاتوں اور درجہ فہرست قبائلوں کی کتنی نشستیں محفوظ ہوتی ہیں؟

(a)1/2 (b)1/3 (c)1/4 (d)ان میں کوئی نہیں

10۔ ضلع پنچایت کے صدر اور نائب صدر کا انتخاب کون کرتا ہے؟

(a) گرام پنچایت (b)بلاک پنچایت (c)ضلع پنچایت کے منتخب اراکین (d)ان میں کوئی نہیں

15.9.2۔مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. ضلع پریشد کے معنی اور تعریف بیان کیجیے۔
2. ضلع پریشد کی ساخت، پر بحث کیجیے۔
3. ضلع پریشد کی تشکیل پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔
4. ضلع پنچایت کے انتخاب پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔
5. ضلع پریشد کے اہم فرائض پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔

15.9.3۔طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. ضلع پریشد کیا ہے؟اس کے فرائض بیان کیجیے۔
2. ضلع پنچایت کی ساخت اور تشکیل پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔

3. ہندوستان میں ضلع پنچایت کی آمدنی کے ذرائع کو بیان کیجیے۔

15.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Banerjee, Rahul. "What Ails Panchayati Raj?" Economic and Political Weekly (2013): 173-176.
2. Dayal, R. (1970). Panchayati raj in India. Panchayati raj in India.
3. Palanithurai, G. (Ed.). (2002). Dynamics of new Panchayati Raj System in India: Panchayati raj and multi-level planning. Concept Publishing Company.
4. Mitra, S. K. (2001). panchayati raj and governance in India. The success of India's Democracy, 6, 103.
5. Hirway, I. (1989). Panchayati Raj at crossroads. Economic and political weekly, 1663-1667.
6. Bhargava, B.S., Emerging Leadership in Panchayat Raj System Institute for Social and Economic charge, Bangalore, 1977.
7. Bhargava, B.S., Grass root leadership: A Study of leadership in PRIS, Ashish Publishing House New Delhi.
8. Bhatnagar, S., Rural Local Government in India, NewDelhi: Light and Life Publishers, 1973
9. Bhatnagar, Panchayat Raj in Kongra District, New Delhi, Orient Longman, 1974. Bhatt, G.D, Emerging Leadership Pattern in Rura India, An Emprical Study(ed) M.D, Publications Pvt Ltd., New Delhi, 1994, p. 221
10. Cicil, cross, The development of Self-Government in India, Chicago: University of Chicago Press, 1920.

اکائی 16—ہندوستان میں دیہی مقامی حکومت کے مسائل

(Issues of Rural Local Government in India)

اکائی کے اجزا:

16.0 تمہید

16.1 مقاصد

16.2 دیہی مقامی حکومت کا مفہوم

16.3 دیہی مقامی حکومت کی خصوصیات

16.4 دیہی مقامی حکومت کے فوائد

16.5 دیہی مقامی حکومت کے مسائل

16.6 دیہی مقامی حکومت کی اہمیت

16.7 اکتسابی نتائج

16.8 کلیدی الفاظ

16.9 نمونہ امتحانی سوالات

16.9.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

16.9.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

16.9.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

16.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد

16.0 تمہید (Introduction)

ہندوستان میں پنچایتی راج نظام کا ایک بہت ہی اعلیٰ نظام ہے جو بنیادی سطح سے ریاستی سطح تک عوام کو جوڑتا ہے۔ ضلع پنچایت بلاک پنچایت اور ریاستی حکومت کے درمیان ایک پل کا کام کرتی ہے۔ ضلع پنچایت جسے ضلع کونسل یا ضلع پریشد بھی کہا جاتا ہے پنچایتی راج نظام کا تیسرا درجہ ہے۔ گرام پنچایت کی طرح ضلع پنچایت بھی ایک منتخب ادارہ ہے۔ ہندوستان جیسے بڑی آبادی والے ملک میں پنچایتی راج نظام ہی واحد ہے جو

لوگوں کو بنیادی سطح پر آزادی دیتا ہے۔ ہندوستان میں پنچایتی راج نظام ایک واحد ادارہ ہے جس کے ذریعے بنیادی سطح پر لوگوں کو بہت ساری سہولیات میسر ہوئی ہیں۔ ہندوستان جیسے بڑے آبادی والے ملک میں اگر صحیح معنوں میں آزادی کا مطلب سمجھا جائے تو صرف پنچایتی راج سی ہے۔ جہاں تک ہندوستان میں پنچایتی راج نظام بہت ہی اہم طریقے سے کام کر رہا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہیں پنچائتی راج نظام کو کافی ساری مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ ہندوستان کی مختلف ریاستوں میں پنچایتی راج نظام مختلف قانون کے ذریعے چلتا ہے مختلف آیات بنائے گئے ہیں جن کے ذریعے پنچایتی راج نظام کام کرتا ہے اور اپنے نظام کو بنیادی سطح پر برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ پنچائتی راج نظام کے ہر ایک ریاست میں الگ مسائل ہیں لیکن کچھ مسائل ایسے ہیں جو کہ ہر ریاست میں مشترکہ ہیں۔

عام طور پر دیہی علاقہ ایک جغرافیائی علاقہ ہوتا ہے جو قصبوں اور شہروں کے باہر واقع ہوتا ہے جہاں بہت کم عوامی سہولیات موجود ہوتی ہیں۔ دیہی علاقوں میں آبادی کی ایک بڑی تعداد زراعت اور کاشتکاری پر منحصر ہوتی ہے۔ دیہی علاقوں کے اہم مسائل غربت، ناخواندگی سہولیات، بے روزگاری، بے گار، جرائم، سماجی برائیاں، کم میعادی زندگی، فلاحی اور صحت خدمات کی کمی وغیرہ ہیں۔ ہندوستان میں گزشتہ 20 سالوں سے شہروں اور شہری علاقوں میں تیزی سے ترقی ہو رہی ہے۔ دیہی علاقوں میں شہری علاقوں کے مقابلے میں کم ترقی ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے دیہی علاقوں سے شہروں کی طرف ہونے والے نقل مکانی میں بہت اضافہ ہوا ہے۔

16.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ،

- مقامی حکومت کا مفہوم سمجھیں گے۔
- دیہی مقامی حکومت کی خصوصیات کا مطالعہ کریں گے۔
- دیہی مقامی حکومت کے فوائد کو جانیں گے۔
- دیہی مقامی حکومت کے مسائل کو سمجھیں گے۔
- دیہی مقامی حکومت کی اہمیت کو جانیں گے۔

16.2 دیہی مقامی حکومت کا مفہوم (Meaning of Rural Local Government)

مقامی حکومت نظم ونسق عامہ کی ایک قسم ہے جو کسی ریاست میں سب سے نچلی سطح کی انتظامی اکائی ہوتی ہے۔ اس کے اوپر ضلع، صوبے، ریاست اور مرکز کی انتظامی اکائیاں ہوتی ہیں جسے ریاستی حکومت، مرکزی حکومت، وفاقی حکومت وغیرہ کے ناموں سے جانا جاتا ہے۔ مقامی حکومتوں کے پاس وہ اختیارات موجود ہوتے ہیں جو انہیں دستوری طور پر یا قانون سازی کے تحت فراہم کیے گئے ہیں۔ مقامی حکومت سے مراده

मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी Estd. 1998 MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

وہ ادارے ہیں جو مقامی سطح پر عوام کے ذریعہ منتخب کیے جاتے ہیں اور جو ریاستی اور مرکزی حکومت کے کنٹرول میں ہوتے ہوئے مقامی عوام کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حقوق اور ذمہ داریاں حاصل کرتے ہیں۔ ملک کی دیہی پنچایت اور پنچایت سمیتی کی سطح پر کام کرنے والے اداروں کو مقامی حکومت کہا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں گاؤں اور ضلع سطح کی حکومت کو مقامی حکومت کہا جاتا ہے۔ مقامی حکومت کا مطلب مقامی لوگوں کے انتظامیہ سے ہوتا ہے۔ یہ قانون کے تحت مقامی امور کے انتظام کی حکومت ہے۔ اس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ مقامی حکومت کے ذیل عناصر ہوتے ہیں:

- مقامی علاقہ
- مقامی اختیارات
- مقامی باشندے
- مقامی خود مختاری
- مقامی مالیات

16.3 دیہی مقامی حکومت کی خصوصیات (Characteristics of Rural Local Government)

دیہی مقامی حکومت کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

- مقامی حکومت مقامی اداروں سے متعلق ہوتی ہے۔
- مقامی حکومت ریاست کے نظم و نسق کا ایک حصہ ہوتی ہے۔
- اگرچہ مقامی حکومت کے اداروں کو خود مختاری حاصل ہوتی ہے، پھر بھی یہ ریاستی حکومت کے راست کنٹرول میں ہوتے ہیں۔
- ریاستی حکومت ایک نوٹس کے ذریعہ مقامی حکومت کے فرائض میں تبدیلی کر سکتی ہے۔
- مقامی حکومت میں کام کرنے والے تمام ملازمین کو سول سروس کا ممبر تسلیم کیا جاتا ہے۔
- یہ ادارے ریاستی حکومت کی نگرانی میں ہوتے ہیں اور حکومتی احکامات اور قوائد کے مطابق اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔
- عوامی ضروریات کو پورا کرنے کی ذمہ داری صرف ان اداروں کی ہے لیکن یہ ادارے کاموں کے حوالے سے بے حسی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
- عوام کے نمائندے صرف مشاورتی کمیٹی کے ذریعہ ان میں حصہ لیتے ہیں۔
- یہ مقامی سطح پر انتظامی اور مالی خود مختاری فراہم کرتے ہیں۔
- یہ مرکزی اور ریاستی حکومت کے درمیان رابطے کے مثالی چینل کے طور پر کام کرتے ہیں۔

16.4 دیہی مقامی حکومت کے فوائد (Benefits of Rural Local Government)

دیہی مقامی حکومت کے فوائد درج ذیل ہیں:

- مقامی حکومت مرکزی حکومت کی ذمہ داری کو کم کرتی ہے۔
- اس کے ذریعہ لوگوں کو اپنے خود کے معاملات کو جاننے کا موقع ملتا ہے اور اپنی ذمہ داریاں کا احساس ہوتا ہے۔
- مقامی حکومت عوام میں جمہوری بیداری قائم کرتی ہے۔
- یہ عوام کو مختلف سہولیات فراہم کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ یہ عوام کو مختلف سہولیات جیسے صفائی، سڑک، صحت، پانی، بجلی وغیرہ کے مسائل کا حل پیش کرتی ہے۔
- مقامی حکومت ریاستی حکومتوں کو تمام دیہی اور شہری علاقوں کی عوام سے متعلق ضروری اطلاع اور اعداد و شمار فراہم کرتی ہے۔
- مقامی حکومت کے ذریعہ عوام انتظامی امور میں سرگرم رہتے ہیں اور مثبت کردار ادا کرتے ہیں۔
- یہ دفتر شاہی کے بڑھتے اختیار کو روکتی ہے۔
- مقامی حکومت کے ذریعہ مقامی سطح پر تعلقات میں بہترے آتی ہے۔
- مقامی اداروں کو نئی اسکیموں کے بارے میں اچھی معلومات حاصل ہوتی ہے۔
- مقامی حکومت مقامی مسائل کو کم وقت اور کم خرچ میں حل کر سکتی ہیں۔

16.5 مقامی حکومت کے مسائل (Issues of Local Government)

ہندوستان کے پنچایتی راج نظام میں بہت سارے مسائل ہوتے ہیں جن میں سے چند ایک مسائل کا خلاصہ مندرجہ ذیل میں ہے۔

اختیارات کی بہت کم منتقلی ہے۔

پنچایتی راج ادارے اس وقت تک حکومت نہیں کر سکتے جب تک کہ انہیں حکمرانی سے متعلق کام کرنے کا اختیار نہ دیا جائے۔

بیداری کا فقدان۔

اور ان اداروں کی طرف سے کیے گئے وعدوں کی عدم تکمیل گاؤں کے لوگوں کو پنچایتی راج اداروں کی افادیت کے بارے میں مشکوک بناتی ہے۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
Estd. 1998
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

عدم جوابدہی۔

اگرچہ گرام پنچایت کی سطح پر اہلکار تعلیم، صحت اور روزی روٹی پیدا کرنے جیسی اہم خدمات انجام دیتے ہیں، وہ زیادہ تر معاملات میں گرام پنچایت اور گرام سبھا کے سامنے جوابدہ نہیں ہوتے ہیں۔

گرام پنچایت کی سطح پر کارروائی کے افقی اور عمودی ہم آہنگی کا فقدان بنیادی تشویش کا مسئلہ ہے۔ عمودی انضمام کو بھی یقینی نہیں بنایا گیا ہے کیونکہ مختلف محکموں اور اسکیموں کے تحت ان کی تقرری مخصوص مینڈیٹ کے ساتھ کی جاتی ہے۔

ناقص نگرانی۔

یہ چیک کرنے کے لیے ناقص نگرانی ہے کہ آیا موجودہ قوانین کی خلاف ورزی کی جارہی ہے۔ اگر پنچایتوں میں منتخب عہدیداروں کے پاس انتظامی تجربہ نہیں ہے تو ملازمین پر انحصار زیادہ ہے اور یہ عملے کے ذریعہ صورتحال کا استحصال یا منتخب عہدیداروں اور عہدیداروں کے مابین ملی بھگت کا باعث بن سکتا ہے۔

ریاستوں میں تبدیلی۔

مصروفیت کے لحاظ سے ریاستوں میں وسیع تغیرات، اہلیت اور بھرتی کا طریقہ، مدت، معاوضہ، سفری الاؤنس، اور اسی طرح کے کیڈرز کے لیے دیگر شرائط وغیرہ۔

معاوضے میں تبدیلی۔

دیہی سطح پر کام کرنے والی مختلف اسکیموں کے تحت معاوضے میں فرق ہوتا ہے جس کی وجہ سے ملازمین کی ایک ریاست سے دوسری ریاست میں منتقلی ہوتی ہے۔ کبھی کبھی ایک اسکیم سے دوسری اسکیم میں شامل کر دی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر، ہریانہ میں منریگا کے تحت یومیہ ادائیگی 309 روپے ہے جبکہ مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ میں یہ 200 روپے سے بھی کم ہے۔

مؤثر منتقلی کا فقدان۔

مقامی حکومت دستور میں ریاست کا موضوع ہے، اور اس کے نتیجے میں، پنچایتوں کو طاقت اور اختیار کی منتقلی ریاستوں کی صوابدید پر چھوڑ دی گئی ہے۔

کچھ اہم موضوعات جیسے ایندھن اور چارہ، غیر روایتی توانائی کے ذرائع، دیہی برقی کاری بشمول بجلی کی تقسیم، غیر رسمی تعلیم، چھوٹے پیمانے کی صنعتیں بشمول فوڈ پروسیسنگ کی صنعتیں، تکنیکی تربیت، اور پیشہ ورانہ تعلیم کو بعض ریاستوں میں منتقل نہیں کیا گیا ہے۔

ناکافی گرانٹس/فنڈز۔

دستوری طور پر بااختیار ہونے کے باوجود، بلدیاتی اداروں کو مختلف سر گرمیوں کو انجام دینے کے لیے ناکافی مالیات کے مسائل کا سامنا ہے۔ زیادہ تر ریاستوں میں ریاستی مالیاتی کمیشن کے ذریعے کی گئی منتقلی بھی بہت کم ہے۔

سرپنچ پتی کا مسئلہ۔

پنچایتی راج ڈے پر، وزیر اعظم نے 'سرپنچ پتی کلچر' کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ لیکن یہ اب بھی معاشرے میں بہت زیادہ رائج ہے، جس کی بنیادی وجہ صنفی تعصب، خواتین کی ناخواندگی اور پدرانہ معاشرہ ہے۔

انفراسٹرکچر چیلنجز۔

کچھ پنچایتی راج اداروں کے پاس اپنی عمارت نہیں ہے اور وہ اسکولوں، آنگن واڑی سینٹر اور دیگر جگہوں کے ساتھ جگہ بانٹتے ہیں۔ کچھ کی اپنی عمارت ہے لیکن بیت الخلاء، پینے کے پانی اور بجلی کے کنکشن جیسی بنیادی سہولیات کے بغیر ہیں۔

اگرچہ GPs زیادہ تر پنچایتوں میں انٹرنیٹ کی سہولیات نہیں ہوتی ہے کچھ پنچایتوں میں کے پاس انٹرنیٹ کنکشن ہوتے ہیں، لیکن وہ بہت سے معاملات میں کام نہیں کرتے ہیں۔ کسی بھی ڈیٹا انٹری کے مقاصد کے لیے، پنچایت افسران کو بلاک ڈیولپمنٹ دفاتر کا دورہ کرنا پڑتا ہے جس سے کام میں تاخیر ہوتی ہے۔

سپورٹ سٹاف کی کمی۔

اسٹینڈنگ کمیٹی برائے دیہی ترقی (صدر: ڈاکٹر پی وینو گوپال) نے جولائی 2018 میں مشاہدہ کیا کہ پنچایتوں میں معاون عملہ اور عملے کی شدید کمی ہے، جیسے کہ سکریٹری، جونیئر انجینئرز، کمپیوٹر آپریٹر، اور ڈیٹا انٹری آپریٹرز۔ یہ ان کے کام کاج اور ان کے ذریعہ خدمات کی فراہمی کو متاثر کرتا ہے۔

مختلف حکومتی پروگراموں کے ہم آہنگی کا فقدان

مرکز اور ریاستی حکومتوں کے مختلف ترقیاتی پروگراموں میں ہم آہنگی کی واضح کمی ہے۔

مثال کے طور پر، دو مختلف پیچوں میں سڑکیں فنڈنگ کے دو مختلف ذرائع (جیسے چودھویں مالیاتی کمیشن اور MPLAD) کو استعمال کرتے ہوئے تعمیر کی جاتی ہیں، لیکن متعدد ذرائع سے فنڈنگ کے ساتھ ایک بڑی سر گرمی تلاش کرنا مشکل ہے۔

مختلف محکموں کی طرف سے مختلف رہنما خطوط کو سر گرمیوں کے ہم آہنگی کی کمی کی ایک بڑی رکاوٹ قرار دیا گیا ہے۔

تصوراتی وضاحت کی عدم موجودگی۔

کردار، تصور اور بنیادی مقاصد کو سمجھنے میں جو کمی پنچایت کے اراکین کو پورا کرنا ہے۔ کچھ لوگوں کے لیے یہ محض ایک انتظامی ادارہ ہے۔ دوسروں کے لیے، یہ دیہی مقامی حکومت کا چارٹر ہے۔ وضاحت کی یہ کمی اس عمل کی تاثیر کو روک سکتی ہے، جس کے نتیجے میں الجھن اور ابہام پیدا ہوتا ہے۔

کمپیوٹر پر مبنی علم اور انفراسٹرکچر کا فقدان۔

بعض صورتوں میں، کمپیوٹر کے استعمال کے سلسلے میں مہارت کی کمی موثر کام کرنے کے معیارات کو تیزی سے کم کرنے کا باعث بنتی ہے۔ حکومت نے تقریباً 360 گرام پنچایتوں میں ای پنچایت پروجیکٹ شروع کیا۔ تاہم، ان اضلاع میں بنیادی ڈھانچے کی کمی ہے اور براڈ بینڈ انٹرنیٹ کنیکٹیویٹی کی کمی ہے۔ ای گورننس کا پروجیکٹ الیکٹرانک طور پر شہریوں پر مبنی خدمات فراہم کرنا، گرام پنچایتوں کے اثاثوں پر ڈیٹابیس کو برقرار رکھنا، اور شفاف طریقے سے گرام پنچایت کے ڈیٹا اور خدمات تک آسانی سے رسائی حاصل کرنا ہے۔ (یہاں دیکھیں)

مختلف انتظامی اداروں کے درمیان ناقص کوآرڈینیشن

عوام اور حکام کے درمیان مناسب تعاون اور تال میل کی کمی ہے۔ اس کے علاوہ، گرام پردھان مختلف انتظامی اداروں کے درمیان ناقص تال میل کی وجہ سے کوتاہیوں کا سامنا کرتے ہیں۔ عہدیداروں کی جانب سے اپنی ڈیوٹی کو موثر اور موثر طریقے سے انجام دینے میں ناکامی کے نتیجے میں ترقیاتی سرگرمیاں تاخیر کا شکار ہوئیں اور فنڈز کا کم استعمال ہوا۔ مزید برآں، پنچایتی راج اداروں کو کئی انتظامی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جیسے کہ مقامی انتظامیہ کی سیاست کرنا، مقبول اور نوکر شاہی حکام کے درمیان تال میل کی عدم موجودگی اور اختلافات، اچھے مواقع کی کمی، انتظامیہ میں شامل افراد کے لیے ترقیاں اور مراعات وغیرہ۔

پراکسی موجودگی: خواتین گرام پردھان۔

پہلے جن خواتین کو کمزور اور کمزور سمجھا جاتا تھا وہ فی الحال بااختیار ہیں۔ تاہم، انہیں نظام کے عادی ہونے اور اپنی نئی حیثیت سے نمٹنے میں وقت لگے گا۔ اس دوران مردوں اور دیگر بیوروکریٹس کے اپنے اختیارات کے غلط استعمال یا غلط استعمال کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ خواتین پردھانوں کے انتخابات میں کھڑے ہونے اور جیتنے کے بعد خاندان کے افراد سے متاثر ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ زیادہ تر کام خاندان کے مرد حضرات سنبھالتے ہیں۔ چہرے پر تو خواتین الیکشن جیت گئیں لیکن بالواسطہ طور پر مرد ارکان کے زیر کنٹرول ہیں۔ مرد ارکان نے معاملے کو سنبھالا اور لوگوں کے سوالات کے جوابات دیے جب کہ خواتین نے اپنے گھر کے کام جاری رکھے۔ خواتین پنچوں کو بہت سارے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جیسا کہ ان کے مرد کی طرف سے روکاوٹ ہوتا ہے۔

پنچایت راج اور سیاسی جماعتیں۔

پنچایتوں کو سیاسی کھیل اور ریلیوں کا میدان سمجھا جاتا ہے۔ اسے عام طور پر ریاست میں حکمران سیاسی جماعتوں کے بڑھتے ہوئے ہتھیاروں کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ ریاستی حکومت پنچایتوں کو اپنے فائدے کے لیے کام کرنے کی اجازت دیتی ہے نہ کہ جمہوری وکندریقرت کے نظریات کے مطابق۔

مزید برآں، سیاست دانوں اور بیوروکریٹس کے درمیان اختلافات پیدا ہو سکتے ہیں۔ 73 ویں ترمیم کے نفاذ نے بیوروکریسی کو حاصل اختیارات اور اختیارات کو کم کر دیا ہے۔ پردھان اور بیوروکریٹس کے درمیان ان کی سمجھ اور نقطہ نظر میں بالکل تضاد ہے۔ پنچایتی راج اداروں کو اختیارات سونپنے کے عمل میں اقتدار کھونے کے اندیشوں کی وجہ سے ایم ایل ایز، وزراء اور نوکر شاہوں نے خوف محسوس کیا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ اعلیٰ سیاسی ارکان نچلی سیاسی شخصیات کے خلاف تجربہ یا فہم و فراست اور دیگر ناکامیوں کی وجہ سے دشمنی اختیار کر چکے ہیں۔ وہ پنچایتی راج کے کام کاج کو خراب کرنے کا موقع لیں گے۔ اس کے علاوہ، ایم ایل اے اور ایم پیز کو خطرہ ہے کیونکہ مقامی سطح کے سیاست دانوں کے کیریئر کے بلند ہونے کا امکان ہے۔ اس لیے مقامی سیاست دانوں اور وکندریقرت کے عمل کے درمیان محاذ آرائی۔

عسکریت پسندی سے خطرہ اور علیحدگی پسندوں کا بائیکاٹ

دیگر ہندوستانی ریاستوں کے پنچایتی راج نظام کے مقابلے میں بہت زیادہ۔ ریاست جموں و کشمیر اس وقت مشکلات کا شکار ہے۔ عسکریت پسندی کا مسئلہ جو جموں و کشمیر پنچایتی راج ایکٹ 1989 کے نفاذ سے پنچایتی راج نظام کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔ عسکریت پسندی اور علیحدگی پسندوں کے انتخابی بائیکاٹ کا خطرہ جموں و کشمیر کے پنچایتی راج نظام کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔ کئی پنچوں اور سرپنچوں کو عسکریت پسندوں نے وادی کے مختلف حصوں میں قتل کر دیا۔ ووٹر کو دھمکی دینے پر ایک خاتون کو قتل کر دیا گیا۔ عسکریت پسندی کے خطرے سے وہ اپنی جانوں کے لیے پریشان ہیں۔

فنڈز کی کمی

ہندوستان کے پنچایتی راج نظام میں فنڈز کی کمی ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ بہت سے معاملات میں یہ تجزیہ کریں کہ گاؤں کے پنچوں اور سرپنچوں نے گرام سبھا کی مشاورت سے گاؤں کی سطح کی ترقی کے لیے ایک منصوبہ تیار کیا۔ اسی گرام پنچایت سطح پر جو بھی پلان تیار کیے جاتے ہیں ان میں بڑی سطح پر ترمیم کر دی جاتی ہے اور جو پلان گرم سبج میں بنائے جاتے ہیں وہ پلان چینج کر کے اپنی مرضی سے پیش کیے جاتے ہیں جو کہ پنچایتی راج نظام میں ایک بہت بڑا مسئلہ بھی ہے

پنچایت راج ادارے کے فرائض اور اختیارات پر انتظامی اور ریاستی کنٹرول: ہندوستان کی پنچایتوں میں زیادہ تر پنچایت کے اختیارات ریاستی حکومت اور انتظامی ادارے کے زیر انتظام ہیں۔ پنچایت کے تمام کام ترقی گاؤں کی سطح پر کی جاتی ہے اور ادائیگی کا نظام انتظامی ملازمین کے کنٹرول میں ہوتا ہے جس کے درمیان بہت بڑی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

دیہی مقامی حکومتوں کی کمزور مالیاتی بنیاد

- دیہی مقامی حکومتوں کو دیئے گئے ٹیکس سخت ہوتے ہیں۔
  - جائداد
  - رکشہ
  - کشتیاں
  - جانور
  - چُنگی
- دیہی مقامی حکومتوں کو محدود ٹیکس لگانے کا اختیار ہے۔
- بہت محدود قرض لینے کا اختیار ہے۔
- ریاستوں کی طرف سے امدادی تعاون میں بے قاعدگی، غیر یقینی، محدود اور ضرورت کے مطابق نہیں ہوتا ہے۔
- ریاستی مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ سے ریاستی مالیاتی کمیشن کا عمل مکمل تباہی کے دہانے پر ہوتا ہے۔

ریاستی مالیاتی کمیشن کے کام میں مسائل

- ریاستی مالیاتی کمیشن قیام اور کارکردگی میں تاخیر کرتی ہے۔
- اس میں ماہرین کا تقرر بہت کم ہوتا ہے۔ یہ رٹائرڈ سیاست دانوں کا اڈہ بن چکا ہے۔
- یہ زیادہ تر معاملات میں لاجسٹک مسائل اور مقامی اداروں کے ریکارڈ کے خراب رکھ رکھاؤ کی وجہ سے مقامی اداروں کے مالیات کا مناسب سروے نہیں کرتے ہیں۔
- زیادہ تتر معاملات میں ریاستی مالیاتی کمیشن کی سفارشات کو ریاستی حکومتیں قبول نہیں کرتی ہیں۔ جن کو قبول کیا جاتا ہے، اکثر مطلع نہیں کیا جاتا ہے۔ جن کو مطلع کیا جاتا ہے، وہ اکثر نافذ نہیں کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ اسکیموں میں ریاستی مالیاتی کمیشن کی رپورٹس اور ایکشن ٹیکن رپورٹس کو جمع کرنے میں تاخیر ہوتی ہے۔

پنچوں اور سرپنچوں کی اعزازی فیس کا مسئلہ۔

ہندوستان کی پنچایتوں میں خاص کر جو جن کے نمائندے ہیں ان کی تنخواہوں کو لے کر بہت بڑا مسئلہ بنا رہتا ہے کبھی کبھی تنخواہ نام رہتی ہیں اور کبھی کبھی جو تنہا آتی ہیں وہ بہت کم آتی ہے۔

پنچایت میں بدعنوانی: ہندوستان کی پنچایت راج نظام میں رشوت خوری کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جو کہ ترقی کی راہ میں ایک رکاوٹ ہے اور پنچایتی راج نظام میں سب سے بڑا مسئلہ ہے۔

قیادت سے متعلق مسائل

مقامی قیادت اور اور دیہی حکمرانی بہت اہم ہے۔ موثر قیادت دیہی لوگوں کی خدمت کرنے کی کوشش میں رہنمائی کرتی ہے۔ بد قسمتی سے ہمارے یہاں موثر قیادت کا فقدان ہے۔

16.6 دیہی مقامی حکومت کی اہمیت (Importance of Rural Local Government)

دیہی مقامی حکومت کی اہمیت درج ذیل نکات میں بیان کی جاسکتی ہے:

- مقامی حکومت عوام کو معاشی ترقی اور سماجی عدل فراہم کرتی ہے۔
- دیہی مقامی حکومت مقامی سطح پر منتخب حلقہ نمائندوں کو اجازت دے کر شہریوں کی جمہوری فیصلہ سازی میں براہ راست حصہ لینے میں مدد کرتی ہے
- مقامی حکومت عوامی شراکت داری کو یقینی بناتی ہے۔
- مقامی حکومت مستقبل کے لیڈروں کی تشکیل کے لیے ایک تربیتی ادارے کا کام کرتی ہے۔ یہ خواہشمند سیاست دانوں کے لیے ایک عملی تجربہ فراہم کرتی ہے کہ جمہوریت میں فیصلہ سازی کیسے ہوتی ہے۔
- مقامی حکومت مقامی عوام کو بہتر سہولیات فراہم کرتی ہے۔
- مقامی حکومت بہت ہی اہم ہوتی ہے۔ یہ مقامی مسائل کو عوامی تعاون کے ذریعے دوسرے انحصار کے بغیر حل کرتی ہے۔
- مقامی حکومت مرکزی اور ریاستی حکومت کے فرائض کو بھی ہلکا کرتی ہے۔
- مقامی حکومت مقامی لوگوں کے مسائل اور ضروریات کو پورا کرتی ہے۔
- یہ مساوات اور ازادی کے لیے سازگار ہوتی ہے اور مقامی اور علاقائی سطح پر لوگوں کی ضروریات اور شکایات کو پورا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔
- مرکزی اور ریاستی حکومتیں مقامی حکومتوں کے ذریعے مختلف انتظامی تجربات کر سکتی ہیں۔ مقامی حکومت عام طور پر لوگوں کو جمہوریت کے ساتھ جوڑتی ہے اور انہیں بغیر کسی تعصب کے اس کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ترغیب دیتی ہے۔
- مقامی حکومت مقامی لوگوں کو اپنے مسائل کی نشاندہی کرنے اور موثر طریقے سے حل کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔
- مقامی حکومت جمہوریت کو موثر بنانے کا ایک طریقہ ہے جس سے مقامی لوگوں کو ان کے متعلق معاملات میں شرکت کرنے کا موقع ملتا ہے۔
- یہ نچلی سطح پر معاشرے کے کمزور طبقات کو بااختیار بنانے کا ایک طریقہ ہے۔

16.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبا،اس اکائی میں آپ نے،

- مقامی حکومت کا مفہوم سمجھا۔
- دیہی مقامی حکومت کی خصوصیات کا مطالعہ کیا۔
- دیہی مقامی حکومت کے فوائد کو جانا۔
- دیہی مقامی حکومت کے مسائل کو سمجھا۔
- دیہی مقامی حکومت کی اہمیت کو جانا۔

16.8 کلیدی الفاظ (Keywords)

ہندوستان میں پنچایتی راج نظام

ہندوستان میں پنچایتی راج نظام ایک وسیع پیمانہ رکھتا ہے جو کہ بنیادی سطح سے لے کر سنٹر گورنمنٹ تک عوام کو حقیقت میں جمہوریت کے معنی سمجھ آتا ہے۔ جہاں ہندوستان ایک وسیع وادی والا دنیا کا بڑا ملک ہے ساتھ ہی ساتھ اس کی آبادی میں جمہوری نظام کو قائم کرنا بھی اتنا مشکل ہے۔ ہندوستان میں اگر صحیح معنوں میں دیکھا جائے تو صرف پنچایتی راج نظام ہی ایک ایسا نظام ہے جس کی وجہ سے ہندوستان کی عوام کو جمہوریت کے معنی سمجھ میں آتے ہیں۔

مسائل

ہندوستان میں اگر صحیح معنوں میں دیکھا جائے تو صرف پنچایتی راج نظام ہی ایک ایسا نظام ہے جس کی وجہ سے ہندوستان کی عوام کو جمہوریت کے معنی سمجھ میں آتے ہیں۔ پنچایت کی تین ستونوں پر ہندوستان میں الگ مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے مثال کے طور پر اگر گرام پنچایت لے لیں تو گرام پنچایت میں لوگ بہت زیادہ مسائل کا شکار ہوتے ہیں مثال کے طور پر اگر ایک پلان گرام سبھا کی طرف سے پاس کیا جاتا ہے تو وہی پلان بلاک لیول پے یا پھر ضلع سطح پر جا کر تبدیل ہو جاتا ہے جس میں عوام کی آزادی کا قتل عام کیا جاتا ہے۔

16.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

16.9.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ مندرجہ ذیل یہ کہ ہندوستان کے پنچایتی راج نظام کے کون کون سے مسائل ہیں ہیں؟

(a)فنڈز کی کمی (b)انتخابات وقت پر نہ ہونا (c) گرام سبھا کی کا شرکت (d)یا سبھی

2۔ہندوستان میں پنچایتی راج نظام کو بہتر بنانے کے لئے کون سے اقدامات اٹھانے چاہیے؟

(a)اویرنس کیمپ لگائے جانے چاہیے (b)وقت پر انتخابات ہونا چاہیے چاہیے

(c) گرام صباح کا پلان تبدیل نہیں ہونا چاہیے (d) یہ سبھی

3۔ ضلع پنچایت کو تحلیل کون کر سکتا ہے؟

Central Government(a) State Government(b)

Zilla Panchayat President(c) (d) یہ سبھی

4۔ گرام پنچایت وکے مسائل کون حل کرتا ہے؟

(a)پنچایت کے پانچ اور سرپنچ (b) پولیس (c)گاؤں کے لوگ (d)

5۔ ضلع پنچایت--------------کی پنچایت کا ایک مجموعہ ہے؟

(a)گاؤں (b)ضلع (c)بلاک (d)راستوں

5۔کون سی دستوری ترمیم نے دفتر شاہی کے کردار کو کم کر دیا؟

(a)72ویں (b)73ویں (c)42ویں (d)ان میں سے کوئی نہیں

5۔دیہی مقامی حکومت کے اہم مسائل کیا ہیں؟

(a)غربت (b)بے روزگاری (c)ناخواندگی (d)یہ سبھی

5۔مندرجہ زیل ریاستوں میں پنچایتی راج ادارہ نہیں ہے۔

Assam(a) Nagaland(b) Tripura(c) Kerala(d)

5۔مقامی حکومت ٹیکس ریوینیو کا بنیادی ذریعہ کیا ہے؟

(a)انکم ٹیکس (b)پراپرٹی ٹیکس (c)سیلز ٹیکس (d)اکسائز ٹیکس

5۔ایسی حکومت جو حکومت اور عام لوگوں کے بہت نزدیک ہوتی ہے؟

(a)مقامی حکومت (b)مرکزی حکومت (c)ریاستی حکومت (d)ان میں سے کوئی نہیں

16.9.2۔مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. ہندوستان میں گرام پنچایت کے مسائل بیان کیجیے۔
2. ہندوستان میں بلاک پنچایتوں کے مسائل بیان کیجیے۔
3. ہندوستان میں ضلع سطح کی پنچایتوں کے مسائل بیان کیجیے۔

4. پنچایتی نظام کے مسائل کو حل کرنے کے لیے کون سے اقدامات اٹھانے چاہیے؟

5. ہندوستان میں پنچایتی راج نظام کو مضبوط کرنے کے لیے رشوت خوری کو ختم کرنا بہت ہی اعلی کام ہے۔وضاحت کریں۔

16.9.3۔طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. ہندوستان میں پنچایتی راج نظام کے اہم مسائل پر نوٹ لکھیے۔

2. پنچایتی نظام کے مسائل کو حل کرنے کی ترغیب پر ایک نوٹ لکھیں۔

3. ہندوستان کے پنچایتی راج نظام کو سدھارنے کے لیے اور اس کے مسائل کو حل کرنے کے لئے کون سی تجویز ہیں؟وضاحت کیجیے۔

16.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Readings)

---

1. Banerjee, Rahul. "What Ails Panchayati Raj?" Economic and Political Weekly (2013): 173-176.
2. Dayal, R. (1970). Panchayati raj in India. Panchayati raj in India.
3. Palanithurai, G. (Ed.). (2002). Dynamics of new Panchayati Raj System in India: Panchayati raj and multi-level planning. Concept Publishing Company.
4. Mitra, S. K. (2001). panchayati raj and governance in India. The success of India's Democracy, 6, 103.
5. Hirway, I. (1989). Panchayati Raj at crossroads. Economic and political weekly, 1663-1667.
6. Bhargava, B.S., Emerging Leadership in Panchayat Raj System Institute for Social and Economic charge, Bangalore, 1977.

اکائی 17—ریاستی مقامی تعلقات

(State-Local Relations)

اکائی کے اجزا:

17.0 تمہید

17.1 مقاصد

17.2 مقامی حکومت کا تصور

17.3 مقامی اور ریاستی تعلقات

17.4 انتظامی تعلقات

17.5 مالیاتی تعلقات

17.6 قانون سازی کا کنٹرول

17.7 ادارہ جاتی کنٹرول

17.8 تکنیکی کنٹرول

17.9 کنٹرول کی تکنیک

17.10 ریاستی الیکشن کمیشن

17.11 عدالتی کنٹرول

17.12 لوکل باڈی کے غیر منصفانہ اور من مانے رویے کے خلاف اپیل

17.13 اکتسابی نتائج

17.14 کلیدی الفاظ

17.15 نمونہ امتحانی سوالات

17.15.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

17.15.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

17.15.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

17.16 تجویز کردہ اکتسابی مواد

17.0 تمہید (Introduction)

ہندوستان ایک وفاقی نظام ملک ہے۔ جس میں اختیارات کو مرکزی، ریاستی اور مقامی حکومت کے درمیان تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ وہ علاقوں پر موثر طریقے سے حکومت کرسکے۔ اس مطالعہ میں ہم صرف ریاستوں اور ان کے مقامی اداروں کے درمیان اختیات کا مطالعہ کریں گے۔ مقامی ادارے ریاستوں میں منی گورنمنٹ کے طور پر کام کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ریاستوں کو بلدیاتی اداروں پر برتری حاصل ہے۔

ہندوستان میں ریاست اور مقامی حکومتوں کے درمیان تعلقات کو قانون سازی، انتظامی، عدالت اور مالیاتی طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ ان تمام آلات کے ذریعے ریاستی حکومتیں مقامی حکومتوں پر نگرانی کرتی ہیں۔ جو ریاستی حکومت کے اختیار کی اہم بنیاد ہے۔ لیکن دستوری ترمیم 73 اور 74 ویں سے پہلے مقامی حکومت کے پاس اختیارات کم تھے۔ اور ان تمام اختیارات کا استعمال کرتے ہوے، ریاستی حکومت ہی تمام فرائض کو انجام دیتی تھی۔ البتہ ترمیم کے بعد ان اختیارات کو ریاستی اور مقامی حکومت کے درمیان تقسیم کردیا گیا۔

17.1 مقاصد (Objectives)

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ملک کی ترقی کے لیے تمام سطح پر حکومتوں میں مثبت تعلقات کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح دیہتوں اور شہروں کی ترقی کے لیے ریاستی اور مقامی حکومت کے درمیان اچھے تعلقات کا ہونا ضروری ہے۔

- اس اکائی کا مقصد طلباء کو ریاستی اور مقامی تعلقات سے متعراف کروانا ہے۔
- اس مطالعہ کا مقصد مقامی حکومت کے انتظامی، مالی اور قانون سازی کے کنڑول پر ریاستی اختیار پر روشنی ڈالنا ہے۔
- اس کے علاوہ ادارہ جاتی کنڑول، تکنیکی کنڑول، الیکشن کمیشن، عدالتی کنڑول سے روشناش کروانا ہے۔

17.2 مقامی حکومت کا تصور (Concept of Local Government)

سیاسی اصطلاح میں، اس کا تعلق ایک مخصوص مقامی علاقے کی حکمرانی سے ہے، جو کسی قوم، ریاست یا دوسری بڑی سیاسی اکائی کی ذیلی تقسیم ہے۔ انتظامی اعتبار سے مقامی حکومت ایک چھوٹے سے جغرافیائی علاقے کے لیے ہی کام کرتی ہے، جیسے شہر، قصبہ، کاؤنٹی، یا ریاست۔

عام طور پر مقامی حکومت کا کنٹرول صرف اپنے مخصوص جغرافیائی علاقے پر ہوتا ہے، اور وہ قوانین کو منظور یا نافذ نہیں کر سکتے جس سے وسیع علاقے متاثر ہوں۔ البتہ مقامی حکومتیں نچلے سطح پر عہدیداروں کا انتخاب، ٹیکس، اور بہت سے دوسرے کام کر سکتی ہے۔ جو کہ ایک قومی حکومت بڑے پیمانے پر کرتی ہے۔ مقامی حکومت نمائندوں کا انتخاب کا نظام ہے۔ جو اُس خاص علاقہ میں عوامی خدمات اور سہولیات فراہم کرتی ہیں۔

یوں تو ہندوستان میں مقامی حکومت کا تصور مغلوں اور موریہ دور سے ملتا ہے۔ بدلتے دور کے ساتھ ساتھ اس کی اکائیوں میں تبدیلی ہوتی رہی چاہے وہ انگریزوں کا دور ہو یا ہندوستان کی آزادی کے بعد کا۔ وقت کے بدلنے کے ساتھ ساتھ اس کی نوعیت اور وُسعت میں بھی تبدیلی آتی رہی۔ البتہ 1992ء میں 73 اور 74 ویں ترمیم کے بعد بلدیاتی اور دیہی دونوں کو قانونی حثیت کا درجہ دیا گیا۔

73 ویں ترمیمی ایکٹ 1992

اس ایکٹ نے ہندوستان کے دستور میں حصہ IX شامل کیا ہے۔ اس کا عنوان 'پنچایت' ہے جو دفعات 243 سے 243-0 پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ ایکٹ نے گیارہویں شیڈول کو بھی دستور میں شامل کیا، جو پنچایتوں کے 29 فرائض پر مشتمل ہے جو دفعہ 243-G کے اندر آتے ہیں۔ اس ایکٹ نے دستور کے دفعہ 40 کو عملی شکل دی ہے جو کہتا ہے۔ "ریاست گاؤں میں پنچایتوں کو منظم کرنے کے لیے اقدامات کرے گی اور انہیں ایسے اختیارات دے گی جو انہیں خود حکومت کی اکائیوں کے طور پر کام کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہو"۔

یہ ایکٹ پنچایتی راج اداروں کو دستوری درجہ دیتا ہے۔ اس نے انہیں دستور کے قابل انصاف حصے کے دائرہ میں لایا۔ دوسرے لفظوں میں ریاستی حکومتوں کے لیے ایکٹ کے دفعات کے مطابق نئے پنچایتی راج نظام کو اپنا نا لازمی قرار دیا گیا حکومت دستور کے ساتویں شیڈول کے تحت ریاستی فہرست میں شامل ایک مضمون ہے، یہ ایکٹ ان ریاستوں کے دائرہ اختیار کی خلاف ورزی نہیں کرتا جنہیں اس سلسلے میں مناسب صوابدیدی اختیارات دیئے گئے ہیں۔ پنچایتوں کے لیے یہ ایکٹ ملک میں نچلی سطح پر جمہوری اداروں کے ارتقاء میں ایک اہم سنگ میل ہے جو نمائندہ جمہوریت کو شراکتی جمہوریت میں منتقل کرتا ہے۔ ملک میں نچلی سطح پر جمہوریت کی تعمیر ایک انقلابی تصور ہے۔

اس ایکٹ کے تحت دیہی مقامی حکومت کو تین درجوں میں تقسیم کیا گیا۔

- گاؤں کی سطح پر گرام پنچایت۔
- پنچایت سمیتی\کمیونٹی ڈیولپمنٹ بلاک منڈل کی سطح پر
- ضلع سطح پر ضلع پریشد

اہم دفعات

اس ایکٹ نے ملک میں پنچایتی راج اداروں کو دستوری ادارہ بنا دیا۔

- دفعہ B-243 کے تحت ہر ریاست کے لیے اپنے علاقوں میں پنچایتیں قائم کرنا لازمی بنایا گیا۔
- دفعہ G-243 ریاستی حکومتوں کے لیے یہ لازمی بناتا ہے کہ وہ پنچایتوں کو اختیارات اور ذمہ داریاں منتقل کریں۔
- گرام پنچایتوں کی میعاد مقررہ 5 سال کی گی۔
- ریاستی الیکشن کمیشن کو گاؤں پنچایتوں کے آزادانہ انتخابات کرانے کا طریقہ کار فراہم کیا گیا۔
- دفعہ D-243 خواتین اور SC/STs کی مناسب نمائندگی کا انتظام کرنا۔
- ریاستی مالیاتی کمیشن کو ہر پانچ سال بعد پنچایتوں کی مالی حالت کا بھی جائزہ لینا ہوگا۔

74 ویں ترمیمی ایکٹ 1992

اس ایکٹ نے ہندوستان کے دستور میں حصہ IX-A شامل کیا ہے۔ اس کا عنوان ہے "دی میونسپلٹیز" اور دفعات P-243 سے 243-ZG تک کا تسلسل بھی دستور میں شامل کیا۔ اس کے علاوہ، ایکٹ نے دستور میں بارہویں شیڈول کو بھی شامل کیا ہے۔ اس میں میونسپلٹی کے 18 فرائض کو بھی شامل کیا جو دفعات W-243 سے متعلق ہیں۔

اس ایکٹ نے بلدیاتی اداروں کو دستوری درجہ دیا۔ اس نے انہیں انصاف کے دائرے میں لایا ہے۔ دوسرے الفاظ میں ریاستی حکومتوں کو اسے اپنانا دستوری ذمہ داری ہے۔ اس ایکٹ کے تحت شہری حکومتوں کو زندہ اور مضبوط بنایا گیا، تاکہ وہ مؤثر طریقے سے کام کر سکیں۔

اس ایکٹ کے تحت شہری مقامی حکومت کو آٹھ قسم کے شہری مقامی اداروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

- میونسپل کارپوریشن
- میونسپلٹی
- مطلع شدہ ایریا کمیٹی
- ٹاؤن ایریا کمیٹی
- کنٹونمنٹ بورڈ
- بستی (Township)
- پورٹ ٹرسٹ۔
- خصوصی مقصد ایجنسی

اہم دفعات

شہری بلدیاتی اداروں کو آبادی کی بنیاد پر میونسپل کارپوریشن، میونسپل کونسل اور نگر پنچایت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ نگر پنچایت روایتی علاقوں کے لیے ہے جو علاقے دیہاتوں سے شہروں میں منتقل ہو رہے ہوں، میونسپل کونسل یا میونسپلٹی چھوٹے شہری علاقوں کے لیے ہیں اور میونسپل کارپوریشن بڑے شہری علاقوں کے لیے ہیں۔

- ان کو 5 سال کی میعاد کے لیے تشکیل دیا گیا ہے۔
- خواتین کے لیے 1/3 ریزرویشن

- ان اداروں کو معاشی ترقی اور سماجی انصاف کے لیے قانون سازی اور اسکیم کو نافذ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔
- کسی ریاست کی مقننہ شہری بلدیاتی اداروں کے کام کے لیے مخصوص ٹیکس، ڈیوٹی، ٹول وغیرہ تفویض کر سکتی ہے۔

17.3 مقامی اور ریاستی تعلقات (Local and State Control)

کئی دہائیوں تک، ہندوستان کے دستوری فریم ورک میں دو سرکاری سطحیں تھیں، قومی اور ریاستی۔ 74ویں دستوری ترمیم نے ریاستی حکومت کے کچھ کاموں کو منتقل کر کے ایک تیسری، مقامی حکومت کا اضافہ کیا۔ اس سے ریاست اور مقامی تعلقات میں تبدیلی کا اشارہ ملتا ہے۔ اصلاحات نے تسلیم کیا کہ ناکافی منتقلی، بے قاعدہ انتخابات اور طویل عرصے تک سپر سیشن کی وجہ سے غیر مرکزیت کی ماضی کی کوششیں غیر موثر تھیں۔ ریاست اور مقامی تعلقات کو از سر نو ترتیب دینے کے لئے، اس ترمیم نے مقامی انتخابات کے انعقاد اور شہری حکومتوں کے لئے وسائل جمع کرنے کا طریقہ کار طے کیا اور تفویض کیے جانے والے فرائض کو بھی درج کیا گیا۔

اس ترمیم کے بعد، ہر ریاستی مقننہ سے توقع کی جاتی تھی کہ وہ اس قانون کو منظور کرنے کے ساتھ ساتھ غیر مرکزیت کے لئے قانون سازی کرے۔ نیا ریاستی قانون مقامی حکومتوں کے لئے اپنے نئے پالیسی فرائض کو انجام دینے کے لئے کارروائی کا میدان تیار کرے۔ لامرکزیت کا قانون (Decentralization legislation) اصولی طور پر ریاستوں میں کافی حد تک مختلف ہو سکتا ہے۔

کسی قانون کی دفعات کو نافذ کرنے کے لئے مقننہ یہ واضح کرتی ہے کہ کون سی تفصیلات پر کام کیا جانا چاہئے اور کس کے ذریعہ۔ یہ 'اصول سازی' کے ذریعے کیا جاتا ہے، یعنی قواعد کے ذریعے قوانین کی وضاحت کرتے ہوئے '(غیر مرکزیت) کے قواعد' کی تعمیر. اختیارات کو ریاست سے مقامی حکومت کے حوالے کرنے کی تفصیلات قواعد میں موجود ہیں۔ مقننہ عام طور پر عاملہ یا عاملہ کی کسی مخصوص ایجنسی کو قواعد وضع کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ قواعد کا مواد قواعد بنانے والے ادارے کی شناخت اور نقطہ نظر سے بہت زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ کیرالا اور تمل ناڈو کے معاملے میں قانون سازی کا اختیار ریاستی حکومت کو دیا گیا تھا جبکہ گجرات میں یہ مقامی حکومتوں کو دیا گیا تھا۔ جب ریاستی حکومت قواعد بناتی ہے، تو اس کے مندرجات عام طور پر ایک وزیر کے تحت ریاستی دفتر شاہی کے ذریعہ تیار کیے جاتے ہیں۔ جب مقامی حکومت قواعد بناتی ہے تو اس کے مندرجات کا فیصلہ کونسل کرتی ہے جو منتخب نمائندوں کا ایک ادارہ ہے۔

17.4 انتظامی تعلقات (Administrative Control)

انتظامی کنٹرول کی اصطلاح سے مراد وہ اختیارات اور اقدامات ہیں جو کنٹرول کرنے والی ایجنسی کو پنچایتی راج اداروں کی روزمرہ کی پالیسیوں اور انتظامیہ کو چیک کرنے اور ان کو منظم کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ ادارہ جاتی کنٹرول اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ قانونی ادارے اپنے کام میں اس

روح اور قانون کی خلاف ورزی نہ کریں جس نے پنچایتی راج کے ادارے بنائے ہیں۔انتظامی کنڑول کا بنیادی مقصد بعض پالیسیوں اور فیصلوں پر عمل درآمد کو روکنا ہے اگر وہ متعلقہ ادارے کے بنیادی اہداف اور مقاصد کے مطابق نہ ہوں۔

17.4.1 بلدیاتی اداروں کا تخمینہ اور ہدایات کا اجراء

ریاستی حکومت بلدیاتی اداروں کے مالی حالات کا جائزہ کرتی ہوے، مناسب ہدایات فراہم جاری کرتی ہے۔اور انتظامی نظام کو بہتر بنانے کے لیے گرانٹ دیتے وقت حکومت عام طور پر گرانٹس کے مناسب استعمال کا مقصد اور طریقہ کے لیے ہدایات بھی جاری کرتی ہے۔اس کے علاوہ متواتر آڈٹ بھی نگرانی کا ایک آلہ ہے۔پنچایتوں کے کھاتوں کے آڈٹ کے لیے (دفعہ (J243 کے لیے ریاست کی مقننہ کھاتوں کی دیکھ بھال اور آڈٹ کے حوالے سے بھی قانون بنا سکتی ہے۔اس کے علاوہ حکومت کے پاس بلدیاتی اداروں کی قراردادوں کو معطل اور منسوخ کرنا کے اختیارات بھی ہوتے ہیں۔

17.4.2 ریاستی حکومت کو متواتر رپورٹیں پیش کرنا

بلدیاتی اداروں کو اپنے کام کو لے کر وقتاً فوقتاً رپورٹ ریاستی حکومت کو پیش کرنی ہوتی ہیں۔

17.4.3 صوابدیدی طرز عمل پر نگرانی

شروع میں جب بلدیاتی اداروں کو ریاستی حکومت اپنی صوابدید پر تحلیل کرتی تھی۔تو اکثر دیکھا گیا ہے کہ برسوں تک الیکشن نہیں ہو پاتے تھے۔اس سلسلے میں، 74 ویں دستوری ترمیمی ایکٹ، کے مطابق اگر ریاستی حکومت بلدیاتی اداروں کو پانچ سال کی میعاد ختم ہونے سے پہلے تحلیل کرنے کا فیصلہ کرتی ہے، تو تحلیل ہونے سے پہلے، حکومت اس میونسپلٹی کو سنوئی کا معقول موقع فراہم کرتی ہے۔اس کے علاوہ چھ ماہ کی میعاد کے اندر اندر ایک نئی میونسپلٹی کی تشکیل کے لیے انتخابات مکمل کرنے ہوتے ہیں۔اس کا مطلب ہے کہ میونسپل باڈی صرف چھ ماہ کی میعاد کے لیے تحلیل رہ سکتی ہے۔اس طرح نئ تشکیل دی گئی میونسپلٹی، تحلیل کے بعد صرف باقی میعاد کے لیے، جاری رہے گی۔پنچایتی راج اداروں کے لیے بھی اسی طریقہ کار پر عمل کیا جاتا ہے۔اس طرح کی دفعات ریاستی اور مقامی حکومت کے درمیان مثبت تعلقات کو قائم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔اور اس بات کی وضاحت کرتے ہیں، کہ ریاستی حکومت مقامی اداروں کو من مانی تحلیل نہیں کرتیں۔

17.4.4 ریاستی حکومت کی طے شدہ اختیار

اگر مقامی حکومتوں کے ادارے اپنے فرائض انجام دینے میں ناکام رہتے ہیں، مثال کے طور پر اگر میونسپلٹی مقررہ وقت کے اندر مناسب پینے کا پانی شہروں میں پہنچانے میں ناکام رہتی ہے۔تو ریاستی حکومت مقامی ادارے کو نااہل قرار دیتے ہوئے، اس کے خلاف کارروائی کر سکتی ہے۔ تاہم، بعض صورتوں میں، اگر ضروری ہو تو ریاستی حکومت اس کام کو خود انجام دیتی ہے۔لیکن اس کے اخراجات مقامی اداروں کو ہی ادا کرنے ہوتے ہیں۔ریاست کے اس اختیار طے شدہ اختیار کہا جاتا ہے۔

17.4.5 ریاستی افسران کے ذریعے مقامی اداروں پر نگرانی

ریاستوں میں، زیادہ تر، دیہی اور شہری مقامی اداروں میں اعلیٰ سطح کے اہلکاروں کی تقرری، تبادلے، خدمات کی شرائط، انضباطی کارروائی ریاستی حکومت کے اختیار میں ہوتی ہے۔ ریاستی حکومت شہری بلدیاتی اداروں کو اپنے اہلکاروں کے ذریعے کنٹرول کرتی ہے۔ اسے ریاستی حکومت کی طرف سے ایک آلہ کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ، ریاست کی طرف سے تقرر کیے جانے والے اہلکاروں کو عہدے اور سہولیات کے لحاظ سے میونسپلٹی پر برتری حاصل ہوتی ہے۔

تاہم راجستھان اور آندھرا پردیش جیسی ریاستوں نے میونسپل سطح کی خدمات بنانے کی کوششیں کی ہے۔

جن کا مقصد میونسپل اہلکاروں کے ذریعہ خود انتظام کرنا ہے۔ لیکن آج بھی زیادہ تر ریاستوں میں اعلیٰ سطحوں پر کام کرنے والے عہدیداروں کا تقرر اور تبادلہ ریاستی حکومت کرتی ہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مقامی حکومت کے پاس عہدیداروں کو لے کر انضباطی اختیار بہت کم ہوتے ہیں، جو ریاستی حکومت کی دفتر شاہی کا حصہ ہیں۔ یہاں تک کہ خالی آسامیوں کی ایک بڑی تعداد کو باقاعدگی سے پُر نہیں کیا جاتا۔ جس سے مقامی حکومتوں پر منفی اثرات رونما ہوتے ہیں۔

17.5 مالیاتی تعلقات (Financial Control)

مالیات کے لیے مقامی اداروں پر ریاستی حکومت کا بہت زیادہ کنٹرول ہوتا ہے۔ کم مالی طاقت کی وجہ سے دیہی بلدیاتی ادارے ریاستی حکومت پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ ریاستی فہرست میں 19 آئٹمز ہیں، جنہیں ساتویں شیڈول کے اندراجات 45 سے 63 میں شمار کیا گیا ہے۔ چھوٹی آبپاشی اسکیموں کی تعمیر اور دیکھ بھال اور صحت عامہ اور سماجی بہبود کے اقدامات کے لیے مخصوص گرانٹس دی جاتی ہیں۔ ریاستی حکومت کی طرف سے گرانٹس مختلف قسم کے ہوتے ہیں جیسے عام گرانٹس، مخصوص گرانٹس، مماثل شرائط کے ساتھ یا اس کے بغیر، اسٹیبلشمنٹ گرانٹ، ترغیبی گرانٹ، مساوات گرانٹ۔ اس کے علاوہ

- فنڈز اور اخراجات پر کنٹرول
- بجٹ کی منظوری۔
- اکاؤنٹس کا آڈٹ۔
- ٹیکس سے متعلق قوانین بنانے کا اختیار
- قرض بڑھانا

ریاستی مالیاتی کمیشن کا کردار

ہندوستانی دستور کے دفعہ 243-I اور 243-Y کے تحت گورنر 5 سال کی میعاد کے لیے ریاستی مالیاتی کمیشن کا تقرر کرتا ہے۔ جو مقامی حکومتوں کی مالی صورتحال کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ بہتری کے لیے تجویز پیش کرتا ہے۔ ریاستی حکومت سے بلدیاتی اداروں کو فنڈز کی سفارشات کے ساتھ ساتھ اس کے لیے اقدامات بھی تجویز کرتا ہے۔

(a) وہ اصول جن پر عمل کرنا چاہیے

- ریاست کی طرف سے عائد ٹیکسوں، ڈیوٹیوں، ٹولوں اور فیسوں سے جمع ہونے والی خالص آمدنی کو ریاست اور میونسپلٹیوں کے درمیان تقسیم کے لیے تجویز پیش کرتا ہے۔
- ٹیکسز، ڈیوٹی، ٹولز اور فیسوں کا تعین جو مقامی حکومتوں کو تفویض کیے جا سکتے ہیں۔
- ریاست کے (متعمدی فنڈ) کنسولیڈیٹڈ فنڈ سے مقامی اداروں کو دی جانے والی امداد کے لیے تجویز۔

(b) بلدیات کی مالی حالت کو بہتر بنانے کے لیے ضروری اقدامات۔

(c) اس کے علاوہ میونسپلٹی کے فنانس سے جوڑا ہوا کوئی بھی معاملہ مالیاتی کمیشن کو بھیجا جا سکتا ہے۔

- تمام صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے بلدیاتی اداروں کی مالی حالت کو بہتر بنانے کے لیے ضروری اقدامات کرنا۔ اس کے علاوہ ان کے قرض کی سطح، پنشن اور سود کی ادائیگی، قرض لینے کی طاقت کو منظم کرنا اور قرض پر مشتمل ہونے کے امکانات مقامی اداروں کے وسائل کی پوزیشن اور ان کی اہلیت پر منحصر ہے۔
- بلدیاتی اداروں کے وسائل کو متحرک اور استعمال کے لئے کارکردگی لانے کے لیے ضروری اقدامات کرنا، تاکہ مقامی سطح پر ہی وسائل کا استعمال بہتر طور پر ہو سکے۔ ہندوستان کے دستور کے مطابق مقامی اور ریاستی حکومت انتظامی و فد اور مالی اختیارات کے فرائض کی حد بندی کے بارے میں تجاویز پیش کرنا۔
- دیہی اور بلدیاتی اداروں میں وسائل کو استعمال کرنے کے لیے ممکنہ نئے راستے کو دیگر ریاستوں میں مقامی حکومتوں ٹیکس کے ڈھانچے کو مد نظر رکھتے ہوئے طے کرنا۔
- حکومت کی ہدایات کے مطابق دیہی اور شہری بلدیاتی اداروں کی درجہ بندی کے تجاویز پیش کرنا
- ریاستی اور مرکزی حکومت اور دیگر ایجنسیوں سے مقامی حکومت کے لئے وسائل کی منتقلی کے لئے شفارشات پیش کرنا۔
- محصولات کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے مقامی اداروں کی ضرورت پورا کرنے کے لئے تجاویز پیش کرنا۔
- آنے والے مالی سالوں کے لیے بلدیاتی اداروں کے ریونیو کے وسائل پر غور کرنا

بجٹ کے خلاء کا تعین اور پُر کرنا

ریاستی مالیاتی کمیشن کو میونسپلٹی بجٹ کے فرق کا تعین کرنا ہوتا ہے۔ اس کے بعد اسے بھرنے کے لیے فارمولے وضع کرنے ہوتے ہیں۔

میونسپل کمرشل قرضے

مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی منصوبہ بندی اس کا اہم ذریعہ ہیں۔ میونسپل حکومتوں کے سرمائے کے لیے دیگر ذرائع موجود ہیں جیسے (a) بلدیات کے اندرونی وسائل، (b) ادارہ جاتی وسائل اور (c) کثیر الجہتی ایجنسیاں پیش نظر مالیاتی خسارے کو کم کرنے کے لیے مرکزی اور

ریاستی حکومتوں سے اضافی فنڈز کا دائرہ محدود ہوتا ہے۔ اسی طرح ادارہ جاتی مالیات بھی کم ہے، جس کے چلتے مالیاتی شعبے کی اصلاحات کے نتیجے میں لاگت دستیاب ہونے کا امکان نہیں ہوتے۔ اس طرح کے حالات میں میونسپل حکام کو کیپٹل مارکیٹ تک رسائی کی اجازت دی جانی چاہیے۔ تاکہ وہ اضافی وسائل کو متحرک کر سکیں۔ ریاستی مالیاتی کمیشن بلدیاتی اداروں کے عمودی اور افقی کے مسائل کو حل کرتے ہوئے، مالیاتی وسائل کو مضبوط اور بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے مقامی اداروں کی ضروریات کا صحیح اندازہ لگانا ہوتا ہے۔ کچھ معیاری بنیادوں پر اگلے پانچ سالوں کے مالی خلا کا تخمینہ لگا کر، اس خلا کو پر کرنے کے لیے سفارشات تجویز کرتا ہے۔ جس سے مقامی ادارے اپنے مالی مسائل کو کم کرنے کے لیے وسائل کا بندوبست کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ ریاستی مالیاتی کمیشن بہت سارے اہم نکات کے لیے سفارشات پیش کرتا ہے۔ صلاحیت سازی، انتظامی اصلاحات، منتخب افراد کے درمیان اور مقامی حکومت کا ایگزیکٹو ونگ تعلق، مقامی شہری خدمات کے درمیان عوامی اور خانگی شرکت، مقامی اداروں کے بعض فرائض کی نجکار، مالیاتی اصلاحات جن میں اکاؤنٹنگ تکنیک بھی شامل ہو سکتی ہے، بجٹ کے طریقہ کار وغیرہ۔

17.6 قانون سازی کا کنٹرول (Legislative Control)

ہندوستان ایک وفاقی نظام ملک کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جس کا اندازہ ہمیں ساتویں جدول سے بھی ہوتا ہے۔ جس میں قانونی سازی کے لیے تین فہرست کو رکھا گیا ہے۔ اس میں ایک کنکرنٹ فہرست بھی شامل ہے۔ جس کے ذریعے مرکزی اور ریاستی حکومت مقامی اداروں کے لیے قانون بناتے ہیں۔ عام الفاظ میں کہا جائے تو ریاستی حکومت نہ صرف اسٹیٹ فہرست سے مقامی حکومت کے لیے قانون بنانے کا اختیارات رکھتی، بلکہ کنکرنٹ لسٹ سے بھی قانون سازی کا اختیار حاصل ہے۔ یعنی کسی بھی ریاست کی مقننہ کو ساتویں شیڈول کی فہرست III میں درج کسی بھی فرائض کے حوالے سے قانون بنانے کا اختیار ہے (جسے دستور میں "کنکرنٹ لسٹ" کہا جاتا ہے)۔

- قانون سازی کا اختیار، قانون میں ترمیم کرنے کا اختیار
- بلدیاتی اداروں کے فرائض کی نگرانی
- بلدیاتی اداروں کے جاری کردہ احکامات کی منظوری
- مقامی اداروں کے لیے فلاحی اسکیم کا انتظام کرنا
- ریاستی حکومت پنچایتی راج اداروں اور بلدیاتی اداروں کے لئے ضمنی قوانین اور قواعد کو منظوری دیتی ہے۔

17.7 ادارہ جاتی کنڑول (Institutional Control)

ادارہ جاتی کنڑول کی اصطلاح ان تمام قانونی دفعات کو بیان کرنے اور ان کا احاطہ کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے جو کسی مخصوص ایجنسی، عام طور پر حکومت یا کلکٹر کو بااختیار بناتے ہیں۔ ادارہ جاتی کنڑول اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ قانونی ادارے اپنے کام میں قانون کی خلاف ورزی نہ کریں۔ جس قانون نے پنچایتی راج اداروں کو تشکیل دیا ہے۔ مختصراً، ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کنڑول کا بنیادی مقصد حکومت کو پنچایتی راج اداروں (پی آر آئی) کے کام کے انتظامی، تکنیکی اور مالیاتی پہلوؤں پر کنڑول کرنے کے قابل بنانا ہے۔

17.8 تکنیکی کنڑول (Technical Control)

تکنیکی کنڑول مختلف منصوبوں، پروگراموں اور پراجیکٹس کے ضابطے اور نگرانی سے متعلق ہے جو پنچایتی راج اداروں کی طرف سے ان کے قانونی دائرہ اختیار میں وضع اور نافذ کیے گئے ہیں۔ پنچایتی راج اداروں پر کنڑول اور میڈیا کے کنڑول کی حد تکنیکی کام کرنے والوں کی حیثیت اور سطح کے مطابق ایک ریاست سے دوسری ریاست میں مختلف ہوتی ہے۔

17.9 کنڑول کی تکنیک (Techniques of Control)

(1) معائنہ کی طاقت۔

(2) پنچایتوں کو تحلیل کرنے کا اختیار۔

(3) پنچایت کی قرارداد/کاموں پر عمل درآمد کی معطلی۔

(4) چیئرپرسن کی معطلی اور برطرفی۔

(5) منتظمین کی تقرری۔

17.10 ریاستی الیکشن کمیشن (State Election Commission)

ریاستی الیکشن کمیشن 73 ویں اور 74 ویں دستور میں ترمیم کے بعد اس کو تشکیل دیا گیا۔ ریاستی الیکشن کمیشن کا تقرر دستور کے دفعہ k243 کے تحت ریاستی گورنر کرتا ہے۔ اس طرح ریاستی حکومت کو ایک ریاستی الیکشن کمشنر کو تقرر کرنا ہوتا ہے جو پنچایتی راج اداروں کے انتخابات کرانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ہندوستان میں ریاستی الیکشن کمیشن درج ذیل فرائض کو سرانجام دیتا ہے۔

- ریاست میں میونسپل کارپوریشنوں کے انتخابات کاانعقاد کرنا۔
- ریاست میں پنچایتوں کے انتخابات کاانعقاد کرنا۔
- بلدیاتی انتخابات میں ماڈل ضابطہ اخلاق نافذ کرنا۔
- نئے اضافے کے ساتھ انتخابی فہرستوں کواپ ڈیٹ کرنا۔
- انتخابی فہرستوں کوہٹانے کے ساتھ اپ ڈیٹ کرنا۔
- انتخابی فہرستوں کی تیاری کرنا۔
- نامزدگیوں کے لیے تاریخ مقرر کرنا۔
- انتخابات کے لئے پبلک نوٹس جاری کرنا۔
- انتخابات کے لیے امیدواروں کی نامزدگی کرنا۔
- مقابلہ کرنے والے امیدواروں کی فہرست کی اشاعت کرنا۔
- پولنگ کاوقت طے کرنا۔
- ہنگامی حالات میں انتخابات کوملتوی کرنا۔
- ووٹوں کی گنتی کرنا۔

17.11 عدالتی کنٹرول (Judicial Control)

- مقامی حکومت کوعام طورپرعدلیہ کنٹرول کرتی ہے۔
- عدالتیں مقامی قوانین کی تشریح کرتی ہیں اوران مقامی ایکٹ میں سے بلدیاتی اداروں کو دیے گئے اختیارات سے تجاوز قانون کو کالعدم قرار دیتے ہوئے پابندی عہد کرتی ہے۔

17.12 لوکل باڈی کے غیر منصفانہ اور من مانے رویے کے خلاف اپیل

ریاستی حکومت پنچایتی راج اداروں کے غیر منصفانہ اور من مانے رویے کے خلاف ضروری کارروائی کے لئے اپیل کرسکتی ہے۔73ویں دستوری ترمیم کے بعد، مطابقت ایکٹ میں نئی تقسیم کے تحت، ریاستی حکومتوں بااختیار بنانے کے لئے اپنے پنچایتی راج ایکٹ میں ضروری قانون سازی کی دفعات شامل کیے ہیں۔ جس کے ذریعے ریاستی حکومتیں ضلع کلکٹروں کو بااختیار بنانے کے لئے قانون بناتی ہیں۔تاکہ وہ اپنے ضلع کی پنچایتوں میں ہورہی بدعنوانیوں اور اختیارات کے غلط استعمال کی نگرانی کرنے کے ساتھ ساتھ ایسا کرنے والے منتخب چیئرپرسنز کو معطل کرسکے۔ایسے معاملات میں ضروری کارروائی کرنے کے لئے،سب سے زیادہ ریاستی حکومتیں ضلع کلکٹر کی رپورٹوں پرانحصار کرتی ہیں جو زیادہ تر

انکوائری افسر کے طور پر نامزد کیے جاتے ہیں۔ مقامی سطح پر ریاستی حکومت کی نمائندگی کرنے والے افسر نہ صرف ریاستی اور مقامی حکومت کے مابین تعلقات کی عکاسی کرتے ہیں، بلکہ مقامی اداروں پر ریاست کے کنٹرول اور اس کے ساتھ ساتھ ریاست کی حیثیت اور وقار میں اضافہ کرتے ہیں۔

17.13 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی میں ہم نے گزاشتہ صفات پر:

- عمومی طور پر مقامی حکومت کے تصور اور 73 اور 74 ویں ترمیم کی جانکاری حاصل کی۔
- ہندوستان میں مقامی اور ریاستی تعلقات کو سمجھا۔
- ریاستی مالیاتی اور الیکشن کمیشن کے فرائض کا مختصر جائزہ لیا۔

17.14 کلیدی الفاظ (Keywords)

73واں ترمیمی ایکٹ 1992

اس ایکٹ نے ہندوستان کے دستور میں حصہ IX شامل کیا ہے۔ اس کا عنوان 'پنچایت' ہے جو دفعات 243 سے O-243 پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ ایکٹ نے گیارہویں شیڈول کو بھی دستور میں شامل کیا، جو پنچایتوں کے 29 فرائض پر مشتمل ہے جو دفعہ G-243 کے اندر آتے ہیں۔ اس ایکٹ نے دستور کے دفعہ 40 کو عملی شکل دی ہے جو کہتا ہے۔ "ریاست گاؤں میں پنچایتوں کو منظم کرنے کے لیے اقدامات کرے گی اور انہیں ایسے اختیارات دے گی جو انہیں خود حکومت کی اکائیوں کے طور پر کام کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہو"۔

74واں ترمیمی ایکٹ 1992

اس ایکٹ نے ہندوستان کے دستور میں حصہ IX-A شامل کیا ہے۔ اس کا عنوان ہے "دی میونسپلٹیز" اور دفعات P-243 سے ZG-243 تک کا تسلسل بھی دستور میں شامل کیا۔ اس کے علاوہ، ایکٹ نے دستور میں بارہویں شیڈول کو بھی شامل کیا ہے۔ اس میں میونسپلٹی کے 18 فرائض کو بھی شامل کیا جو دفعات W-243 سے متعلق ہیں۔

17.15 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

17.15.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ کس ترمیم کے تحت پنچائتی راج اداروں کو دستوری درجہ دیا گیا؟

(a)55 (b)67 (c)73 (d)74

2۔ ریاستی مالیاتی کمیشن کا تقرر کون کرتا ہے؟

(a)وزیر اعظم (b)وزیر اعلیٰ (c)گورنر (d)صدر جمہوریہ

3۔ 74ویں ترمیم کے تحت کون سے جدول کو شامل کیا گیا؟

(a)9 (b)10 (c)11 (d)12

4۔ پنچائتی راج اداروں کا ذکر دستور کے کس حصہ میں شامل ہے؟

(a)7 (b)8 (c)9 (d)22

5۔ دفعہ 243 K کے تحت کس کا تقرر کیا جاتا ہے؟

(a)ریاستی مالیاتی کمیشن (b)منصوبندی کمیشن (c)ریاستی الیکشن کمیشن (d)گورنر

6۔ ان میں سے کون سی اکائی دیہی مقامی حکومت کا حصہ نہیں ہے؟

(a)گرام پنچایت (b)پنچایت سمیتی (c)ضلع پریشد (d)میونسپلٹی

7۔ ان میں سے حکومت کی کون سی اکائی کو ساتویں شیڈول کی فہرست III یعنی(concurrent list) میں سے قانون بنانے کا اختیار نہیں ہے؟

(a)مقامی حکومت (b)ریاستی حکومت (c)مرکزی حکومت (d)یہ سبھی

8۔ مقامی حکومت کے انتخاب کے لئے انتخابی فہرست کو تیار کرنے کے لئے کون زمہ وار ہوتا ہے؟

(a)گورنر (b)سیکریٹری (c)ریاستی الیکشن کمیشن (d)صدر جمہوریہ

9۔ گرام پنچایتوں کے ارکان کو کتنے سال کی میعاد کے لیے انتخاب کیا جاتا ہے۔

(a)3 (b)4 (c)5 (d)10

10۔ مقامی اداروں کو کس سال دستوری درجہ دیا گیا؟

(a)1990 (b)1991 (c)1992 (d)1994

17.15.2۔ مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. مقامی حکومت کے بارے میں ایک مختصر نوٹ لکھیے۔
2. ریاستی مالیاتی کمیشن کے فرائض کا جائزہ لیجیے۔
3. ریاستی اور مقامی حکومت کے کوئی تین تعلقات پر بحث کیجیے۔
4. مقامی اور ریاستی حکومت کے انتظامی تعلقات پر ایک نوٹ تحریر کیجیے۔
5. 73 اور 74 دستوری ترمیم کی وضاحت کیجیے۔

17.15.3۔طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. مقامی اور ریاستی حکومت کے تعلقات پر ایک تفصیلی نوٹ تحریر کیجیے۔
2. مقامی حکومت کی تفصیل کو بیان کرتے ہوئے۔ مالیاتی تعلقات پر بحث کیجیے۔
3. ریاستی اور مقامی حکومت کے تعلقات کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔

17.16 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Readings)

1. Mahi Pal, *Rural Local Governance and Development* (New Delhi: Sage India, 2020)
2. A. Avasthi, *Municipal Administration in India* (Agra: Lakshmi Naryan Agarwal, 1972)
3. Kuldeep Mathur, *Oxford India Short Introduction: Panchayti Raj* (New Delhi: Oxford India, 2013).
4. Pradeep Sachdeva, *Local Government in India* (New Delhi: Pearson Education India, 2011).
5. R. M. Jackson, *Machinery of Local Government* (London: Macmillan, 1969).
6. S. P. Jain, *Panchayati Raj Institutions in India: An Appraisal* (Hyderabad: National Institute of Rural Development, 1995)
7. K. K. Puri, *Local Government in India* (Jalandhar: Bharat Prakashan, 1985)
8. V. K. Puri, *Local Government and Administration* (Jalandhar: Modern Publishers, 2005)
9. Bidyut Chakrabarty & Rajendra Kumar Pandey, *Local Governance in India* (New Delhi: Sage India, 2018)
10. M. A. Muttalib, *Theory of local Government* (New Delhi: Sterling Publishers, 1982).

اکائی 18—ریاستی مالیاتی کمیشن

(State Finance Commission)

اکائی کے اجزا:

18.0	تمہید
18.1	مقاصد
18.2	ریاستی مالیاتی کمیشن کی اہمیت
18.3	ریاستی مالیاتی کمیشن کی ساخت
18.4	ریاستی مالیاتی کمیشن کے اختیارات اور فرائض
18.5	ریاستی مالیاتی کمیشن کی حدود
18.6	ریاستی مالیاتی کمیشن کے لیے اقدامات کرنے کی ضرورت
18.7	اکتسابی نتائج
18.8	کلیدی الفاظ
18.9	نمونہ امتحانی سوالات
18.9.1	معروضی جوابات کے حامل سوالات
18.9.2	مختصر جوابات کے حامل سوالات
18.9.3	طویل جوابات کے حامل سوالات
18.10	تجویز کردہ مواد

18.0 تمہید (Introduction)

ہندوستانی دستور سازوں نے ایک دو– سطحی (Two-Tier) جمہوری نظام کا تصور کیا جس میں مرکز اور ریاستوں میں اس کی اکائیوں کے طور پر ایک مضبوط وفاقی حکومت ہو۔ انہوں نے مرکزی حکومت اور ریاستوں کے فرائض اور ذمہ داریوں کو بھی واضح طور پر متعین کیا اور ان دونوں کو اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو انجام دینے کے لیے محصولات یا آمدنی کے سلسلے کو مزید تفویض کیا۔ تاہم، اس ماڈل میں دستور کے

نافذ ہونے کے چار دہائیوں بعد ایک بڑی تبدیلی آئی، جس سے مقامی اداروں (دیہی اور شہری)، کو سماجی، اقتصادی اور سیاسی ترقی میں اہم کردار ادا کرنے کے لیے قبول کیا گیا ہے۔ 73 ویں اور 74 ویں دستوری ترمیمی ایکٹ، 1992 نے دیہی اور شہری دونوں بلدیاتی اداروں (پنچایتوں اور میونسپلٹیز) کو دستوری حیثیت دینے کی صورت میں ایک حقیقی فروغ دیا، اس طرح ان کو مالیاتی فنڈز، فرائض اور ذمہ داریاں تفویض کیں۔

ریاستی مالیاتی کمیشن ایک دستوری ادارہ ہے، جو 73 ویں اور 74 ویں دستوری ترمیمی ایکٹ، 1992 کے تحت تشکیل دیا گیا ہے۔ یہ دفعہ I-243 کے تحت ریاستی حکومت سے پنچایتی راج اداروں کو فنڈز (funds) کی منتقلی کی سفارش کرتا ہے اور ان کے وسائل کو بڑھانے کے لیے تجاویز فراہم کرتا ہے۔ دفعہ Y-243 کے مطابق میونسپلٹی اور سٹی کونسلوں (city councils) کو بھی ریاستی مالیاتی کمیشن کے دائرہ کار میں لایا گیا ہے۔

18.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ:

- ریاستی مالیاتی کمیشن کے معنی کو سمجھیں گے؛
- کمیشن کی اہمیت کو جانیں گے؛
- ریاستی مالیاتی کمیشن کی تشکیل کی وضاحت کر سکیں گے؛
- ریاستی مالیاتی کمیشن کے اختیارات اور فرائض کو بیان کر سکیں گے؛
- ریاستی مالیاتی کمیشن کی حدود کا جائزہ لے سکیں گے اور
- ریاستی مالیاتی کمیشن کے لیے اقدامات کرنے کی ضرورت پر روشنی ڈال سکیں گے۔

18.2 ریاستی مالیاتی کمیشن کی اہمیت (Significance of State Finance Commission)

بلدیاتی ادارے گرانٹز (grants) کے معاملے میں ریاستی حکومتوں پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ اس تناظر میں، بلدیاتی اداروں کو تفویض کردہ آمدنی کے ذرائع عام طور پر ناکافی ہیں۔ مختلف کمیشنوں اور کمیٹیوں نے تجویز کیا کہ قومی سطح پر ریاستی مالیاتی کمیشن کی تقرری کا ایک نظام ہونا چاہیے، جو ریاستی حکومت اور مقامی اداروں کے درمیان آمدنی کے ذرائع کی تقسیم کے طرز کی سفارش کرے۔ ریاستی مالیاتی کمیشن ایک دستوری ادارہ ہے جو 73 ویں اور 74 ویں دستوری ترمیمی ایکٹ، 1992 کے تحت تمام ہندوستانی ریاستوں میں تشکیل دیا گیا ہے۔ بھارتی دستور کا دفعہ 280 مرکزی حکومت اور ریاستوں کے درمیان مرکزی مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر سرکاری فنڈز (funds) مختص کرتا ہے۔ ایک ریاستی مالیاتی کمیشن مرکزی مالیاتی کمیشن کے طور پر تمام کام انجام دیتا ہے۔ ریاستی مالیاتی کمیشن کا بنیادی مقصد ریاستی حکومت سے

بلدیاتی اداروں کو فنڈز کی منتقلی کی سفارش کرنا اور ان کے وسائل کو بڑھانے کے لیے تجاویز فراہم کرنا ہے۔ یہ پنچایتوں اور میونسپلٹیوں سمیت بلدیاتی اداروں کو ریاستی فنڈز تقسیم کرتا ہے۔

ریاستی مالیاتی کمیشنوں کا واحد مقصد ریاستی اور ذیلی ریاست کے مالیاتی تعلقات کو معقول بنانا اور منظم کرنا ہوتا ہے۔ یہ ہندوستانی ریاستوں اور ذیلی ریاستوں کے درمیان مالی تعاملات (fiscal interactions) کو آسان اور معیاری بناتا ہے۔ ریاستی مالیاتی کمیشن ریاست کے بجٹ کے اندر بلدیاتی اداروں کو بہتر بنانے کی پہل کرتا ہے۔ یہ جمہوریت کو فروغ دیتا ہے اور نچلی سطح پر رہائشیوں اور رہنماؤں کو بااختیار بناتا ہے۔ یہ ریاست میں اس قسم کا دستور ہے جو تجویز کرتی ہے کہ ٹیکس کی رقم کو ریاست اور مقامی حکومتوں کے درمیان کس طرح تقسیم کرنا چاہیے۔

18.3 ریاستی مالیاتی کمیشن کی ساخت (Composition of State Finance Commission)

ہندوستانی دستور کے دفعہ I-243 اور Y-243 کے مطابق گورنر کے ذریعہ ہر پانچ سال بعد ایک مالیاتی کمیشن مقرر کرتا ہے۔ ہر ریاست میں، ریاستی مالیاتی کمیشن کی تقرری اس کے گورنر کے اعلان کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ اور کمیشن اس کے صدر اور اراکین کے چارج یا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے وجود میں آتا ہے۔

جہاں تک مالیاتی کمیشن کی تشکیل کا تعلق ہے، اس میں کوئی یکسانیت نہیں ہے اور بہت زیادہ تغیر بھی نہیں ہے۔ یہ ایک صدر اور چند اراکین پر مشتمل ہے۔ کچھ ریاستوں میں، ان کی طاقت ریاستی قانون سازی کے ذریعہ بیان کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر پنجاب میں مالیاتی کمیشن ایک صدر اور چار دیگر اراکین پر مشتمل ہوتا ہے۔ اسی طرح تمل ناڈو میں یہ ایک صدر اور چار اراکین پر مشتمل ہے۔ ہریانہ میں تیسرا مالیاتی کمیشن ایک صدر اور تین اراکین پر مشتمل تھا جبکہ پانچواں مالیاتی کمیشن سات اراکین پر مشتمل تھا جن میں ایک صدر اور ایک ممبر سیکرٹری شامل تھا۔

صدر/اراکین کے لیے اہلیت (Qualifications for Chairman/Members)

کچھ ریاستوں نے واضح طور پر صدر اور اراکین کی تقرری کے لیے اہلیت/شرائط بیان کی ہیں، جب کہ دیگر ریاستوں میں ایسی کوئی وضاحت نہیں ہے۔ پنجاب میں، ریاستی مالیاتی کمیشن کے صدر کے طور پر تقرری کے لیے ضروری ہے کہ وہ عوامی امور میں تجربہ رکھتا ہو۔ اور اس کے ممبر کے طور پر مقرر کیے جانے والے افراد کے پاس ضروری ہوتا ہے:

- پنچایتوں سے متعلق معاشی اور مالی معاملات میں خصوصی علم اور تجربہ؛ یا
- بلدیات سے متعلق اقتصادی اور مالی معاملات میں خصوصی علم اور تجربہ؛ یا
- مالی معاملات اور انتظامیہ میں وسیع تجربہ؛ یا
- معاشیات کا خاص علم۔

نااہلی (Disqualification)

کسی شخص کو بطور رکن مقرر کیے جانے یا مالیاتی کمیشن کا رکن بننے کے لیے نااہل قرار دیا جا سکتا ہے، اگر:

- وہ ناقص دماغ کا ہے؛
- وہ ایک دیوالیہ ہے؛
- اسے ایک جرم کا مجرم قرار دیا گیا ہے، جس میں اخلاقی پستی شامل ہے؛ یا
- اس کا ایسا مالی یا کوئی دوسرا مفاد ہے، جو ریاستی مالیاتی کمیشن کے رکن کے طور پر اس کے کاموں کو متعصبانہ طور پر متاثر کر سکتا ہے۔

اراکین کی میعاد: ریاستی مالیاتی کمیشن کا ہر رکن اس میعاد کے لیے عہدہ رکھتا ہے جو گورنر کے حکم میں اس کی تقرری کے لیے بیان کیا گیا ہو۔ ایک رکن دوبارہ تقرری کا اہل ہو گا، بشرطیکہ وہ گورنر کو لکھے گئے خط کے ذریعے، اپنے/اپنے تقرری کے خط میں بیان کردہ میعاد سے پہلے کسی بھی وقت اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکتا ہے۔

سروس کی شرائط: مالیاتی کمیشن کے صدر اور اراکین ریاستی مالیاتی کمیشن کو کل وقتی یا جز وقتی خدمات فراہم کر سکتے ہیں جیسا کہ گورنر ہر معاملے میں وضاحت کر سکتا ہے۔ اور انہیں فیس یا تنخواہیں اور ایسے الاؤنس (allowances) ادا کیے جائیں گے جو ریاستی حکومت وقتاً فوقتاً تجویز کرے۔ ریاستی مالیاتی کمیشن سے گرانٹ حاصل کرنے والے مختلف شعبے ہیں:

- جیلوں کا انتظامیہ
- صحت کی دیکھ بھال کی خدمات
- پبلک لائبریری
- ضلع انتظامیہ
- پولس انتظامیہ
- ابتدائی تعلیم
- انفراسٹرکچر کی ترقی
- اسکول کے بچوں کو کمپیوٹر کی تعلیم
- مالیاتی انتظامیہ

18.4 ریاستی مالیاتی کمیشن کے اختیارات اور فرائض

(Powers and Functions of State Finance Commission)

ریاستی مالیاتی کمیشن کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں:

- ریاستی مالیاتی کمیشن کا مرکزی مالیاتی کمیشن جیسا ہی کردار ہے جو دستور کے دفعہ 280 کے تحت صدر جمہوریہ ہند کے ذریعہ تشکیل دیا گیا ہے جو مرکزی ٹیکسوں (taxes) کو مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتوں کے درمیان تقسیم کرتا ہے۔
- یہ ریاستی حکومت اور پنچایتی راج اداروں کے درمیان وسائل کی تقسیم کا فیصلہ کرنے کے لیے بنایا جاتا ہے۔
- ریاستی مالیاتی کمیشن ریاست میں پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کی مالی حالت کا جائزہ لیتا ہے اور گورنر کو ان اصولوں کے بارے میں سفارشات پیش کرتا ہے جو ٹیکس کی آمدنی کی تقسیم پر کنٹرول کرتے ہیں (جس میں ریاست اور دیہی اور شہری بلدیاتی ادارے کے درمیان اس کے ٹیکس، ڈیوٹیز، لیویز، ٹول فیس (tax, duties, levies, toll fee) شامل ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل امور کی سفارشات کرتا ہے:

  - ریاست کی طرف سے لگائے گئے اور جمع کیے گئے ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں (taxes and duties) کی خالص آمدنی کی ریاست اور مقامی اداروں کے درمیان تقسیم؛
  - ٹیکسوں، ڈیوٹیوں، ٹولوں اور فیسوں کا تعین، جو مقامی اداروں کو تفویض یا مختص کیا جا سکتا ہے؛ اور
  - ریاست کے مستحکم فنڈ (Consolidated Fund of the State) سے بلدیاتی اداروں کو مالی امداد۔

- پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کی مالی حالت کو بہتر بنانے کے لیے ضروری اقدامات۔
- بلدیاتی اداروں کی اچھی مالی پوزیشن کے مفاد میں گورنر کی طرف سے مالیاتی کمیشن کو بھیجے گئے کوئی اور معاملہ۔
- اوپر درج کاموں کے علاوہ کچھ ریاستوں نے ریاستی مالیاتی کمیشن کو مزید کام اور فرائض تفویض کیے ہیں۔ مثال کے طور پر، تمل ناڈو اور اس کے بعد کے کمیشن درج ذیل مزید تجویز پیش کرتے ہیں:

  - مقامی خود مختار حکومت کے طور پر ان کے وسائل کو متحرک کرنے اور ان کے استعمال میں مقامی اداروں کے کام میں زیادہ کارکردگی لانے کے لیے ضروری اقدامات، اور ریاستی حکومت کے کاموں کی حد بندی کے بارے میں تجاویز بلدیاتی اداروں کے مقابلے میں موجودہ سطحوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ہندوستان کے دستور اور اس کے ساتھ مل کر ریاستی قانون سازی میں درج کاموں کے حوالے سے مقامی اداروں کو انتظامی، فعالی اور مالیاتی اختیارات کا تفویض کرنا؛

- وہ اقدامات جو بلدیاتی اداروں کی مالی حالت کو بہتر بنانے کے لیے درکار ہیں، ان کے قرضوں کی سطح، پنشن اور سود کی ادائیگی کی واجبات، قرض لینے کی طاقت کو ریگولیٹ کرنے کے امکانات اور ان کے وسائل کے لحاظ سے بلدیاتی اداروں کے قرض کی ذمہ داریوں اور قرض کی خدمت کرنے کی ان کی صلاحیت پر مشتمل ہے۔

- ایک قابل نگرانی مالیاتی اصلاحات کا پروگرام تیار کریں جس کا مقصد بلدیاتی اداروں کے مالی خسارے کو کم کرنا ہوگا اور بلدیاتی اداروں کو منتقلی طریقہ کار (devolution mechanism) کے دائرے میں رہتے ہوئے ترغیب فراہم کرنے کے لیے ایک اسکیم، جو کہ اس پروگرام کو لاگو کرنے میں پیش رفت سے منسلک ہوگی۔ ان اقدامات اور اس حد تک کہ بلدیاتی اداروں نے محصولات کے دستیاب اور ممکنہ ذرائع سے فائدہ اٹھانے کے لیے اس طرح کے اقدامات کو کس حد تک نافذ کیا ہے؛
- دیگر ریاستوں میں بلدیاتی اداروں کے ٹیکس کے ڈھانچے کو مدنظر رکھتے ہوئے دیہی اور شہری بلدیاتی اداروں میں وسائل کے استعمال کے لیے ممکنہ نئی راہیں؛
- ریاستی اور مرکزی حکومتوں اور دیگر ایجنسیوں سے موصول ہونے والے وسائل کے استعمال میں مقامی اداروں کی جوابدہی کا جائزہ لینے کے لیے موجودہ نظام کا جائزہ لینے کے بعد، اور بلدیاتی کھاتوں اور ڈیٹا بیس (database) کی دیکھ بھال کے لیے مرکزی مالیاتی کمیشن کی سفارشات کی بنیاد پر ان سفارشات کے موثر عمل کے لیے اقدامات؛
- نگر پنچایتوں (Town Panchayats) کی دوبارہ درجہ بندی کے نتیجے میں حکومت کی طرف سے پہلے سے کیے گئے انتظامی انتظامات کو بہتر بنانے کے اقدامات؛
- کمیشن دیگر بلدیاتی اداروں کی بھی ان کی موجودہ حیثیت اور تنظیم نو کی مشق کو مدنظر رکھتے ہوئے دوبارہ درجہ بندی کرنے کی تجویز بھی دے گا، جو پہلے ہی نگر پنچایتوں کے لیے شروع کی گئی ہے۔ اور
- اپنی سفارش کرتے وقت، کمیشن ریاستی حکومت کے وسائل، ان کے مطالبات، ریاست کے اخراجات اور قرض کی خدمت، بشمول بلدیاتی اداروں کی جانب سے قرض کی خدمت / ریاست کے دیگر عدم اخراجات یا ذمہ داریوں کو مدنظر رکھے گا۔ کیپٹل اکاؤنٹ (capital account) پر ریاست کے وعدوں اور ریاستی حکومت کے وعدوں کے لیے حکومت اور مالی اکاؤنٹ پر خاطر خواہ سرپلس (surplus) پیدا کرنے کی ضرورت کو مدنظر رکھے گا۔

ریاستی مالیاتی کمیشن گرام سبھا (Gram Sabha) کے کاموں کا بھی جائزہ لیتا ہے، غیر سرکاری تنظیموں کے ساتھ اس کے روابط، لائن ایجنسیوں / محکموں کے ساتھ دوسری ریاستوں کے برابر اور نچلی سطح پر جمہوریت کو مضبوط کرنے کے لیے ضروری اقدامات تجویز کرتا ہے۔

ریاستی مالیاتی کمیشنوں کے عملی طریقے اور اختیارات: ریاستی مالیاتی کمیشن کے فرائض کو مقررہ میعاد میں عائد کرنے کے لیے؛ اور مستند حقائق، اعداد و شمار اور مناسب معلومات کی بنیاد پر مشاہدات اور سفارشات پیش کرنے پر زیادہ تر ریاستوں میں اس کے لیے مالیاتی کمیشن عام طور پر بااختیار ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، پنجاب میں ریاستی مالیاتی کمیشن اپنے کاموں کی کارکردگی میں اپنا عملی طریقہ طے کر سکتا ہے۔ اور مندرجہ

ذیل معاملات کے سلسلے میں مقدمہ کی سماعت کرتے ہوئے سول پروسیجر،1908 کے ضابطہ کے تحت سول عدالت (civil court) کے تمام اختیارات رکھتا ہے،یعنی:

- گواہوں کی حاضری کو طلب کرنا اور اسے نافذ کرنا؛
- کسی بھی دستاویز کی تیاری کی ضرورت؛اور
- کسی بھی عدالت یا دفتر سے کوئی عوامی ریکارڈ طلب کرنا۔

گورنر ایکٹ کے تحت ریاستی مالیاتی کمیشن کی طرف سے کی گئی ہر سفارش کو ریاست کی مقننہ یا قانون سازی کے سامنے پیش کرنے کے لیے اس پر کی جانے والی کارروائی کے لیے وضاحتی یادداشت (memorandum) کے ساتھ پاس کرتا ہے۔ ریاستی مالیاتی کمیشن کے فرائض مرکزی مالیاتی کمیشن کی طرح ہی ہوتے ہیں۔ یہ ریاست کے وسائل کو پنچایتی راج اداروں کو تینوں سطحوں پر ریاستی اور بلدیاتی اداروں کی طرف سے جمع کردہ ٹیکسوں، ڈیوٹیوں اور محصولات کے لحاظ سے مختص کرتا ہے۔ اس کے فرائض دستور ہند کی دفعہ 28 کے تحت صدر جمہوریہ کو مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتوں کے درمیان تقسیم کرتا ہے۔

18.5 ریاستی مالیاتی کمیشن کی حدود (Limits of State Finance Commission)

ریاستی مالیاتی کمیشن ہندوستان کی لامرکزی جمہوریت (decentralized democracy) کے لیے ایک بہت اہم ادارہ ہے، اس کے باوجود اسے کئی حدود کا سامنا ہے۔ ان میں سے کچھ شامل ہیں:

- ایک اہم تشویش ریاستی مالیاتی کمیشن کی تشکیل ہے۔ یہ بنیادی طور پر بیوروکریٹس یا دفتر شاہوں کی موجودگی کا غلبہ ہے نہ کہ ماہرین تعلیم اور دیگر ماہرین۔
- ریاستی مالیاتی کمیشنوں کو قابل اعتماد ڈیٹا یا مواد کا ایک اہم مسئلہ درپیش ہے۔ چونکہ مقامی حکومتوں کے پاس بجٹ کا مناسب نظام نہیں ہے اس لیے انہیں ڈیٹا اکٹھا کرنے اور اس کے نتیجے میں مقامی حکومت کی مالی صورتحال کا جائزہ لینے کے دوران مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- کئی ریاستی مالیاتی کمیشن کی تجویز کے مطابق مقامی یا بلدیاتی اداروں کو ریاستی حکومت کی اصل رقم کی منتقلی کے درمیان فرق دیکھا ہے۔
- مقامی حکومتوں اور ریاستی مالیاتی کمیشنوں کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ ان کی دستوری حیثیت مرکزی مالیاتی کمیشن سے کم ہے۔ ان تبدیلیوں سے بلدیاتی اداروں کی بااختیاریت اور مالیات متاثر ہوئے ہیں۔
- دی گیارہویں اور بارہویں مالیاتی کمیشنوں نے اس حقیقت پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ ریاستی مالیاتی کمیشنوں کی اکثریت اپنے فرائض کو اعلیٰ معیار کے مطابق انجام نہیں دے رہی ہے۔

18.6 ریاستی مالیاتی کمیشن کے لیے اقدامات کرنے کی ضرورت

(Measures Needed to be Taken for State Finance Commission)

ریاستی مالیاتی کمیشن کو مضبوط بنانے کے لیے مختلف اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ دوسرا انتظامی اصلاحات کمیشن(2nd ARC) اپنی 6ویں رپورٹ میں یہ بھی بتاتا ہے کہ ریاستی مالیاتی کمیشن کے لیے کچھ اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسے کہ ؛

- ریاستوں کو دستوری تقاضوں کے مطابق وقتاً فوقتاً ریاستی مالیاتی کمیشن تشکیل دینا چاہیے۔
- تعاون پر مبنی وفاقیت(cooperative federalism) کی حمایت اور شراکتی جمہوریت کو گہرا کرنے کے لیے ریاستی مالیاتی کمیشنوں کو فوری طور پر مضبوط کیا جانا چاہیے۔
- ریاستی حکومت کی طرف سے ریاستی مالیاتی کمیشنوں کی سفارشات پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔
- ریاستی مالیاتی کمیشن صرف دفتر شاہی پر مشتمل نہیں ہونا چاہئے بلکہ ان میں دانشور سول سوسائٹی اور ماہرین تعلیم کے ارکان بھی شامل ہوں۔
- ریاستی مالیاتی کمیشنوں کے فرائض کو تسلیم کرنا بہت ضروری ہے اور اسے مرکزی مالیاتی کمیشن کے مقابلے میں کمتر کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے۔
- جمہوری لامرکزیت کے عمل کو آگے بڑھانے کی صلاحیت کے لحاظ سے اس کی اہمیت کو تسلیم کرنا چاہیے۔
- ریاستی حکومتوں کو چاہئے کہ وہ ریاستی مالی کمیشن کو فروغ دیں۔ اس سے ریاستوں سے مرکز سے مزید گرانٹس لاکر ریاستوں کی مالی حالت کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ نیز یہ ریاستوں میں موجود مختلف پنچایتی راج اداروں اور میونسپل اداروں کی مالی حالت کو بہتر بنانے میں مدد کرے گا۔ ان سب سے ریاستوں کی ہمہ جہت ترقی میں مدد ملے گی۔

18.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

فنانس (Finance) کو انتظامی مشینری کے انجن کے لیے ایندھن سمجھا جاتا ہے۔ آرون ولڈاوسکی(Aaron Wildavsky) کے مطابق، "خزانہ حکومت کی جان ہے"۔ اس اکائی میں ہم نے وسیع پیمانے پر ریاستی مالیاتی کمیشن پر بحث کیا، جس میں خاص طور پر ریاستی مالیاتی کمیشن کے معنی، اہمیت، تشکیل، اختیارات اور کام/ فرائض، حدود اور اقدامات کی ضرورت کا ذکر کیا گیا۔ یہ صحیح طور پر نشاندہی کی گئی ہے کہ گورننس مالیاتی انتظام کے بالکل قریب ہے۔ یہ مقامی حکومت سے بھی کافی متعلقہ ہے۔ ریاستی مالیاتی کمیشن کا وسیع کردار مالی وفاقیت کی نوعیت اور کردار کو ڈرامائی طور پر تبدیل کر سکتا ہے۔ 73ویں اور 74ویں دستوری ترمیمی ایکٹ، 1992 کی دفعات کے مطابق ریاستوں نے ریاستی مالیاتی کمیشنوں کا تقرر کیا ہے۔ یہ کمیشن ریاستی حکومت کو وسائل کی منتقلی، بلدیاتی اداروں کو امداد فراہم کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔ اور

بلدیاتی اداروں کے مالی حالات کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات تجویز کرتے ہیں۔ مختلف ریاستوں نے دستور کے تحت ریاستی مالیاتی کمیشن کو بڑے پیمانے پر مضبوط کیا لیکن ابھی بھی کئی ریاستوں میں کمیشن کی تشکیل، اختیارات اور فرائض میں کمی ثابت ہوئی ہیں۔ بلدیاتی ادارے ہندوستان کا ستون ہیں اور ہندوستان کو ایک بااختیار ملک کے طور پر دیکھنے کے لیے ریاستی مالیاتی کمیشن جیسے اداروں کو مضبوط کرنا ہوگا۔

18.8 کلیدی الفاظ (Keywords)

گرانٹ

گرانٹ وہ رقم ہے جو حکومت کسی فرد یا کسی تنظیم کو کسی خاص مقصد کے لیے دیتی ہے۔

ریاست کا مستحکم فنڈ

یہ تمام سرکاری کھاتوں میں سب سے اہم ہے، جو دستور ہند کے دفعہ 266(1) کے تحت تشکیل دیا گیا تھا۔ حکومت کو ملنے والی آمدنی اور اس کے ذریعے کیے گئے اخراجات، غیر معمولی اشیاء کو چھوڑ کر، ریاست کے متفقہ یا مستحکم فنڈ کا حصہ ہیں۔

واجبی فرائض

یہ فرائض فطرت میں کسی بھی ریاست کے لیے لازمی ہیں۔ مثال کے طور پر پینے کے صاف پانی کی فراہمی، سڑکوں کی تعمیر اور دیکھ بھال، متعدی بیماریوں کی جانچ کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کرنا، پیدائش اور اموات کا اندراج وغیرہ۔

18.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

18.9.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ ریاستی مالیاتی کمیشن (State Finance Commission) ایک ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ادارہ ہے۔

(a) انتظامی (b) قانون ساز (c) دستوری (d) ان میں سے کوئی نہیں

2۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سی اتھارٹی کسی ریاست کے گورنر کو ٹیکسوں اور گرانٹس (taxes and grants) کے تعین کے اصولوں کے بارے میں سفارشات پیش کرتی ہے جو اس مخصوص ریاست میں پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے ذریعہ مختص کی جاسکتی ہیں؟

(a) ضلعی منصوبہ بندی کمیٹیاں (b) ریاستی مالیاتی کمیشن (c) ریاست کی وزارت خزانہ (d) ریاست کی پنچایتی راج وزارت

3۔ ہندوستانی دستور کے کس دفعہ کے مطابق ریاستی مالیاتی کمیشن تشکیل دیا گیا ہے؟

(a) 143 (b) 240 (c) 243-A (d) 243-A اور 243-Y

4۔ریاستی مالیاتی کمیشن کا تقرر گورنر کتنے میعاد کے لیے کرتا ہے:

(a)3سال　(b)4سال　(c)5سال　(d)6سال

5۔ریاستی مالیاتی کمیشن اپنی رپورٹ کسے پیش کرتا ہے:

(a)گورنر　(b)وزیر اعلیٰ　(c)وزیر اعظم　(d)یہ سبھی

6۔ریاستی مالیاتی کمیشن کے صدر اور اراکین کا تقرر کون کرتا ہے؟

(a)چیف جسٹس آف انڈیا　(b)صدر جمہوریہ　(c)گورنر　(d)وزیر اعلیٰ

7۔ریاستی مالیاتی کمیشن مندرجہ ذیل امور میں کس کی سفارشات کرتا ہے؟

(a)ریاست کی طرف سے لگائے گئے اور جمع کیے گئے ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں (taxes and duties) کی خالص آمدنی کی ریاست اور بلدیاتی اداروں کے درمیان تقسیم۔

(b)ریاست کے مستحکم فنڈ (Consolidated Fund of the State) سے بلدیاتی اداروں کو مالی امداد۔

(c)پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کی مالی حالت کو بہتر بنانے کے لیے ضروری اقدامات۔

(d)یہ تمام

8۔ہندوستانی دستور کے دفعہ-280 کے تحت مندرجہ ذیل میں سے کون سا ادارہ تشکیل دیا گیا؟

(a)مرکزی مالیاتی کمیشن　(b)ریاستی مالیاتی کمیشن　(c)مرکزی انتخابی کمیشن　(d)ان میں سے کوئی نہیں

9۔73ویں اور 74ویں دستوری ترمیمی ایکٹ کے تحت دیہی اور شہری دونوں بلدیاتی اداروں (پنچایتوں اور میونسپلٹیز) کے لئے کون سے سال نافذ کیا گیا؟

(a)1987　(b)1992　(c)1999　(d)2000

10۔ریاستوں اور بلدیاتی اداروں کے درمین مالیاتی تنازعات کو حل کون سی ایجنسی کرتی ہے؟

(a)وزیر قانون　(b)وزیر خزانہ　(c)ریاستی مالیاتی کمیشن　(d)ان میں سے کوئی نہیں

18.9.2۔ مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. ریاستی مالیاتی کمیشن کی تشکیل کیسے کی جاتی ہے؟
2. ریاستی مالیاتی کمیشن کی اہمیت پر ایک مختصر نوٹ لکھیں؟
3. ریاستی مالیاتی کمیشن کے بنیادی کام کیا ہیں؟
4. ریاستی مالیاتی کمیشن کی دستوری حیثیت کیا ہے؟
5. ریاستی مالیاتی کمیشن کی اہمیت بیان کیجیے۔

18.9.3۔طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. ریاستی مالیاتی کمیشن کیا ہے؟ریاستی مالیاتی کمیشن کے اختیارات اور فرائض بیان کریں؟
2. ریاستی مالیاتی کمیشن کی تشکیل اور اس کی اہمیت پر بحث کریں؟
3. ریاستی مالیاتی کمیشن کی حدود کیا ہیں؟ریاستی مالیاتی کمیشن کے لیے ضروری اقدامات تجویز کریں؟

18.10 تجویز کردہ مواد (Suggested Readings)

1. S. Arora, R.K. & Goyal, R (2013) . Indian Public Administration: Institutions and Issues. New Delhi, India: New Age International Publishers.
2. Bohra, O.P. (1998) . Emerging Trends in State Local Fiscal Relations in India. Hyderabad, India: National Institute of Rural Development.
3. Chakraborty, P., Gupta M. & Singh, R.K.(October 2018). Overview of State Finance Commission Reports. Retrieved from https://fincomindia.nic.in/writereaddata/html_en_files/fincom15/StudyReports/Overview%20of%20SFC%20reports.pdf
4. Ghosh,T.K. (2017) . Local Self-Government in India. Finances, Functions and Functionaries. Lambert Academic Publishing.
5. Rao, P.N.S . (2006). Urban Governance and Management. New Delhi, India: Indian Institute of Public Administration

मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी
Estd. 1998
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

اکائی 19—ریاستی انتخابی کمیشن

(State Election Commission)

اکائی کے اجزا:

19.0 تمہید

19.1 مقاصد

19.2 انتخاب: معنی

19.3 ریاستی انتخابی کمیشن: اہمیت

19.4 ریاستی انتخابی کمیشن: تشکیل اور قیام

19.5 ریاستی انتخابی کمیشن: اختیارات

19.6 ریاستی انتخابی کمیشن: فرائض

19.7 انتخابی ٹریبونل

19.8 ریاستی انتخابی کمیشن کا کردار

19.9 اکتسابی نتائج

19.10 کلیدی الفاظ

19.11 نمونہ امتحانی سوالات

19.11.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

19.11.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

19.11.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

19.12 تجویز کردہ اکتسابی مواد

19.0 تمہید (Introduction)

ایک جمہوری نظام کے لیے آزادانہ، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کا انعقاد کرنا سب سے ضروری خصوصیت سمجھا جاتا ہے۔ ہندوستان کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، دفعہ 324 کے تحت ہندوستان کے دستور نے صدر اور نائب صدر؛ اور لوک سبھا، راجیہ سبھا، ودھان سبھا اور ودھان پریشد کے انتخابات کرانے کے لیے ایک مستقل آزاد کمیشن کو خاص طور پر قائم کیا ہے۔ انتخابی کمیشن ایک دستوری ادارہ ہے جو ہندوستان میں انتخابات کرانے کے لیے جوابدہ ہوتا ہے۔ 73 ویں اور 74 ویں دستوری ترامیم کے بعد، ایک ریاستی انتخابی کمیشن (State Election Commisssion) کے قیام کا انتظام کیا گیا، تاکہ بلدیاتی اداروں-پنچایتوں اور بلدیات کے انتخابات کی نگرانی، سمت اور کنٹرول سے متعلق سرگرمیاں انجام دی جاسکیں۔ اس اکائی میں، ہم انتخاب کے معنی؛ مختلف ممالک میں انتخابی نظام؛ ریاستی انتخابی کمیشن کی اہمیت، ساخت، اختیارات، فرائض اور کردار پر توجہ مرکوز کریں گے۔

19.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد، آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- انتخاب کا مفہوم سمجھ سکیں؛
- مختلف ممالک کے انتخابی نظام کے بارے میں جانے گے؛
- انتخابی کمیشن کی اہمیت بیان کریں؛
- ریاستی انتخابی کمیشن کی تشکیل پر بحث کریں؛
- ریاستی انتخابی کمیشن کے اختیارات اور فرائض کی وضاحت کر سکیں؛
- ریاستی انتخابی کمیشن کے رول یا کردار پر روشنی ڈال سکیں؛ اور
- نچلی سطح پر جمہوری طرز حکمرانی میں ریاستی انتخابی کمیشن کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔

19.2 انتخاب کے معنی (Meaning of Election)

لفظ انتخاب کے لغت کے معنی انتخاب کرنا یا منتخب کرنے کی عمل کے ہیں۔ یہ عام طور پر ایک دستوری ادارے کے ووٹوں سے کسی شخص کی آزاد مرضی کا اظہار ہے۔ انتخاب کو بہت اہمیت دی جاتی ہے خاص طور پر جہاں حکومت جمہوری نوعیت کی ہو۔ جمہوریت کا مطلب ہے حکومت جس میں لوگ اپنے اوپر حکومت کرتے ہیں۔

ایک جمہوری ریاست میں لوگوں کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ انتخابات کے ذریعے حکومت کی تقرری یا برطرف کرنے کے لیے ایک شکل دیں اور اس طرح اہم معاملات پر اپنی مرضی کا اظہار کریں۔ انتخاب ایک ایسا آلہ ہے، جس سے ایک جدید ریاست اپنے شہریوں میں عوامی معاملات میں شمولیت اور شرکت کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ انتخاب جمہوریت کی بنیاد ہے۔ جمہوریت دو طرح کی ہوتی ہے: 1) براہ راست، 2) بالواسطہ یا نمائندہ۔ پہلی قسم میں، لوگ عوامی معاملات پر اپنی مرضی کا براہ راست اظہار کرتے ہیں اور اس کی ابتدا قدیم یونانی سٹی اسٹیٹس سے ہوئی تھی۔ سوئٹزرلینڈ میں اس کی پیروی کی جاتی ہے۔ ہندوستان میں بھی اس قسم کی جمہوریت بدھ ادوار میں دیکھی گئی۔ دوسری شکل یعنی بالواسطہ جمہوریت جس مین ریاست کی مرضی وضع کی جاتی ہے اور اس کا اظہار براہ راست عوام خود نہیں کرتے، بلکہ ان کے نمائندے کرتے ہیں جنہیں وہ آزادی اور فیصلہ سازی کا اختیار سونپتے ہیں۔ اس طرح کے عمل پیروی کو انتخابات کے نام سے جانا جاتا ہے۔

19.3 ریاستی انتخابی کمیشن کی اہمیت (Significance of State Election Commission)

کسی بھی ملک میں سیاسی ترقی کی جڑ اداروں اور لوگوں کی شرکت کے لیے سازگار عمل کی آبیاری میں مضمر ہے۔ مقامی حکومت کے ادارے لوگوں کی خواہشات، ان کے جوش و خروش اور حکمرانی میں فعال شرکت کا طریقہ فراہم کرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، مقامی حکومت کے ادارے لوگوں کی جمہوری ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ اور سیاسی شعور کے اظہار کے ذرائع کے طور پر کام کرتے ہیں۔ مقامی حکومت جمہوری اداروں کو مضبوط بنانے میں اپنا کردار ادا کر سکتی ہے جس کے لیے مخلصانہ کوششوں کی ضرورت ہے۔ ایک طویل عرصے سے، یہ ہندوستان میں ایک سنگین مسئلہ رہا ہے۔ آزادی کے بعد سے، ہندوستان کی زیادہ تر ریاستی حکومتیں خود مختار بلدیاتی اداروں کی ترقی کے لیے نرم رویہ کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔ ان اداروں کو ختم کرنے میں بڑے پیمانے پر من مانی ہوئی ہے۔ اور کئی ریاستوں میں برسوں سے انتخابات نہیں ہوئے تھے۔ اس شمار پر ایک مثال ہماچل پردیش کی ہے، جہاں شملہ میونسپل کارپوریشن کے ساتھ 15 قصبوں کے انتخابات 26 سال کے وقفے کے بعد 1986 میں ہوئے۔ پنجاب میں 1977 میں تین میونسپل کارپوریشنز کا قیام عمل میں آیا لیکن یہ طویل عرصے تک غیر جمہوری اداروں کے طور پر قائم رہیں۔

اس مسئلے کو دور کرنے کے لیے مختلف گوشوں سے بار بار مطالبہ کیا جاتا رہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات کے باقاعدہ اور منصفانہ انتخابات کا طریقہ کار وضع کیا جائے۔ یہ 73 ویں اور 74 ویں دستوری ترمیمی ایکٹ کے ایک حصے کے طور پر پورا کیا گیا تھا، جس میں پنچایت اور میونسپل کونسل کے انتخابات کی نگرانی، اور کنٹرول کرنے کے لیے گورنر کے ذریعے مقرر کردہ ریاستی انتخابی کمیشن کے قیام کا انتظام تھا۔ اس سلسلے میں، دفعہ 243 K کے ساتھ دفعہ ZA243 میں کہا گیا ہے کہ بالترتیب پنچایتوں اور بلدیات کے تمام انتخابات کے انعقاد سے متعلق نگرانی، سمت، کنٹرول ریاستی انتخابی کمیشن کی ذمہ داری ہے۔ دفعہ U243، جو دستوری ترمیم کے ذریعے شامل کیا گیا ہے، تمام بلدیاتی اداروں کی مدت پانچ سال مقرر کرنے کے لیے فراہم کرتا ہے۔ اور پانچ سال کی میعاد ختم ہونے سے پہلے تحلیل ہونے کی صورت میں، بلدیاتی ادارے تحلیل ہونے کے

چھ ماہ کے اندر دوبارہ انتخابات کے لیے جائیں گے۔ یہ ہر پانچ سال کی میعاد ختم ہونے کے بعد اور جب بھی ان کی ضرورت ہوتی ہے صرف بقایا میعاد کے لیے، باقاعدہ انتخابات کرانے کے لیے ریاستی انتخابی کمیشن کے کردار کو نمایاں کرتا ہے۔

دستوری دفعات کو اپنانے کے بعد سے، ریاستوں نے پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے لیے اپنی اپنی قانون سازی پاس کی، اور ریاستی انتخابی کمیشن کے قیام کا انتظام شامل کیا۔ تاہم، کچھ ریاستیں، جیسے کہ پنجاب نے ریاستی انتخابی کمیشن کے قیام کے لیے الگ ایکٹ پاس کیا ہے۔ زیادہ تر ریاستوں نے ریاستی انتخابی کمیشن تشکیل دیے ہیں، جنہیں ریاست میں بلدیاتی اداروں کے باقاعدہ، آزاد، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کرانے کے فرائض سونپے گئے ہیں۔ مزید یہ بھی شامل کیا جاسکے کہ کمیشن اس بات کا تعین کریں گے کہ حکومت کی پالیسیوں کے لیے مقامی قیادت اور حکومت کے درمیان تعلق قائم کرنے کے لیے بالآخر لوگوں کی شمولیت کو کس حد تک محفوظ بنایا جاسکتا ہے۔

ریاستی انتخابی کمیشن ہر 5 سال کے بعد تمام انتخابی حلقوں کی حد بندی کرنے کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس کو اختیار فراہم کیا گیا ہے کہ وہ ریاست کی کسی بھی سیاسی جماعت کا اندراج یا اس کو خارج کر سکتا ہے۔ ریاستی کمیشن پنچایت اور میونسپلٹیوں کے لیے قانون بنا سکتی ہے۔ یہ ریاست میں منصفانہ اور آزاد انتخابات کرانے کے لیے ذمہ دار ہوتی ہے۔

19.4 ریاستی انتخابی کمیشن کی تشکیل اور قیام

(Composition and Setup of State Election Commission)

تمام ریاستوں میں، ریاستی انتخابی کمیشن کی سربراہی گورنر کے ذریعہ مقرر کردہ ریاستی انتخاب کمشنر کرتے ہیں۔ تاہم پنجاب جیسی کچھ ریاستوں میں ڈپٹی انتخاب کمشنر کی تقرری کا انتظام ہے۔ زیادہ تر ریاستوں میں، ایک ریٹائرڈ سرکاری ملازم یا ریٹائرڈ جج کو انتخابی کمشنر کے طور پر مقرر کیا جاتا ہے۔ عام طور پر، تمام ریاستوں میں، ریاستی انتخابی کمیشن کی تشکیل اور قیام مندرجہ ذیل ہے:

انتخابی کمشنر

گورنر سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے، تقرری کرتا ہے؛ a) ریاستی حکومت کا ایک افسر جس کی عمر پچپن سال سے کم نہ ہو، اور مالیاتی کمشنر کے عہدے پر فائز رہا ہو، یا ریاستی حکومت کا پرنسپل سکریٹری جو کم از کم دو سال کی میعاد اس طرح کی خدمت انجام دے چکا ہو۔ یا b) ریاستی انتخاب کمشنر کے طور پر ہائی کورٹ کا ریٹائرڈ جج رہا ہو۔

بشرطیکہ کوئی بھی افسر، جس نے ریٹائرمنٹ کی اتنی عمر حاصل کی ہو، جیسا کہ وقتاً فوقتاً ریاستی حکومت کی طرف سے مقرر کیا گیا ہو، انتخاب کمشنر کے طور پر مقرر نہیں کیا جائے گا۔ انتخابی کمشنر کا عہدہ چھوڑنے پر، وہ ریاستی حکومت کے تحت مزید کسی تقرری کے لیے نااہل ہو جاتا ہے۔

ڈپٹی انتخاب کمشنر

ریاستی حکومت ایک یا ایک سے زیادہ ڈپٹی انتخابی کمشنروں کا تقرر کرتی ہے تاکہ ریاستی انتخاب کمشنر کو وہاں بنائے گئے قواعد کے تحت اس کے فرائض کی انجام دہی میں مدد فراہم کی جاسکے، اور ریاستی انتخابی کمیشن کے سیکرٹری کو بھی مقرر کرتی ہے۔

دیگر انتخابی افسران

ریاستی انتخابی کمیشن میں انتخابی کمشنر ز کی مدد کے لیے مندرجہ ذیل انتخابی عہدے داروں کا تقرری حکومت کے ذریعہ کی جاتی ہے:

- ضلع انتخابی آفیسر
- انتخابی رجسٹریشن آفیسر
- ریٹرننگ آفیسر
- پولنگ سٹیشنزاور پریزائیڈ نگ آفیسر ز

ضلع انتخابی آفیسر: ہر ضلع کے لیے ایک ضلع انتخابی آفیسر ہوتا ہے، جو ریاستی انتخابی کمیشن کی نگرانی، ہدایت اور کنٹرول کے تابع ہوتا ہے۔ ضلع سطح پر، ضلع انتخابی آفیسر بنیادی طور پر انتخابی فہرستوں کی تیاری، نظر ثانی اور اصلاح کی نگرانی کرتا ہے۔ افسر اس طرح کے دیگر کام بھی انجام دیتا ہے، جیسا کہ ریاستی انتخابی کمیشن کی طرف سے اسے سونپا گیا ہے۔

انتخابی رجسٹریشن آفیسر: ہر پنچایت یا میونسپلٹی کے لیے انتخابی فہرستیں تیار کی جاتی ہیں، اور ایک انتخابی رجسٹریشن آفیسر کے ذریعے ان پر نظر ثانی کی جاتی ہے۔ انتخابی رجسٹریشن آفیسر پنچایتوں یا میونسپلٹیوں کے لیے انتخابی فہرستوں کی تیاری اور نظر ثانی کے لیے افراد کو ملازم رکھتا ہے۔

ریٹرننگ آفیسر: ہر انتخابی حلقے کے لیے، پنچایت یا میونسپلٹی میں نشستوں کو پُر کرنے کے لیے، ریاستی انتخابی کمیشن ریاستی حکومت کے ساتھ مشاورت سے، ریاستی حکومت یا مقامی اتھارٹی کے کسی افسر کو ریٹرننگ آفیسر، اور ایک یا زیادہ اسسٹنٹ ریٹرننگ آفیسر ز کے طور پر نامزد کرتا ہے۔

پولنگ اسٹیشنزاور پریزائیڈنگ آفیسر ز: ضلع انتخابی آفیسر، اپنے دائرہ اختیار میں ہر حلقے کے لیے کافی تعداد میں پولنگ سٹیشن فراہم کرتا ہے، اور پولنگ اسٹیشنوں اور پولنگ کے علاقوں یا ووٹرز کے گروپوں کو ظاہر کرنے والی ایک فہرست شائع کرتا ہے۔

ضلع انتخابی آفیسر ہر پولنگ سٹیشن کے لیے ایک پریزائیڈنگ آفیسر اور پولنگ آفیسر (ز) کو جیسا کہ وہ ضروری سمجھتا ہے مقرر کرتا ہے۔ اس سلسلے میں پریزائیڈنگ آفیسر کی ہدایت کے مطابق پولنگ آفیسر فرائض سرانجام دیتا ہے۔

پریزائیڈنگ آفیسر کے فرائض: پولنگ اسٹیشن پر، پریزائیڈنگ آفیسر انتخابات کے منصفانہ انعقاد کو یقینی بناتا ہے۔ اور پولنگ آفیسر اس کے کاموں کی انجام دہی میں اس کی مدد کرتا ہے۔

تمل ناڈو میں، ریاستی انتخابی کمیشن کی سربراہی ایک انتخاب کمشنر کرتا ہے جس کی مدد ایک سیکرٹری کرتا ہے۔ سکریٹری کی مدد بڑی تعداد میں انتظامی اور تکنیکی عملہ کرتی ہے، جیسے چیف ایڈ منسٹریٹو آفیسر، فنانشل ایڈوائزر اور چیف اکاؤنٹس آفیسر، پرنسپل انتخاب آفیسر (پنچایت)، پرنسپل انتخاب آفیسر (میونسپلٹیز)، قانونی مشیر، پبلک ریلیشن آفیسر (پی آر او)، کمپیوٹر پروگرامر، وغیرہ۔

19.5 ریاستی انتخابی کمیشن کے اختیارات (Powers of State Election Commission)

ریاستی انتخابی کمیشن کے اوپر بیان کردہ ساخت کے علاوہ، یہ عام طور پر اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے کچھ اختیارات استعمال کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، پنجاب ریاستی انتخابی کمیشن درج ذیل اختیارات فراہم کرتا ہے۔

سول کورٹ کے طور پر ریاستی انتخابی کمیشن کا اختیار

ریاستی انتخابی کمیشن کو درج ذیل معاملات میں انکوائری (inquiry) کے لیے سول کورٹ کا اختیار حاصل ہے:

- کسی بھی شخص کی حاضری کو طلب اور نافذ کرتا ہے، اور حلف پر اس کی جانچ کرتا ہے۔
- دستاویزات یا دیگر مادی اشیاء کی دریافت اور ضرورت کے مطابق ثبوت کے طور پر تیار کرتا ہے۔
- کسی بھی عدالت یا دفتر سے عوامی ریکارڈ یا اس کی ایک نقل کی طلب کرتا ہے۔
- حلف ناموں (affidavits) پر ثبوت حاصل کرتا ہے۔
- گواہوں یا دستاویزات کی جانچ کے احکامات جاری کرتا ہے۔

اس کے علاوہ، ریاستی انتخابی کمیشن کو کسی بھی استحقاق سے مشروط کسی بھی فرد سے پوچھ تاچھ کرنے کا اختیار ہے، جس کا دعویٰ اس کے ذریعے کیا جا سکتا ہے کہ وہ ایسے نکات یا معاملے پر معلومات فراہم کرے جیسا کہ اس کی رائے میں انکوائری کے موضوع کے لیے مفید ہو سکتا ہے۔ ریاستی انتخابی کمیشن کو ایک سول کورٹ سمجھا جاتا ہے اور جب کمیشن کی نظر یا موجودگی میں ایسا کوئی جرم سرزد ہوتا ہے، تو یہ جرم کے ریکارڈ شدہ حقائق اور ملزم کا بیان دائرہ اختیار رکھنے والے مجسٹریٹ کو بھیج دیتا ہے۔

قواعد بنانے کی طاقت

ریاستی حکومت، ریاستی انتخابی کمیشن کے ساتھ مناسب مشاورت کے بعد، سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے، مقاصد کو پورا کرنے کے لیے، درج ذیل امور کے لیے اصول بناتی ہے:

- پریزائیڈنگ آفیسرز اور پولنگ آفیسرز کے فرائض۔
- انتخابی فہرست کے حوالے سے ووٹرز کی جانچ پڑتال۔
- حلقے (constituency) میں ووٹ دینے کا طریقہ۔

- ووٹ دینے کے طریقہ کار اپنایا جائے گا وہ شخص جو خود کی نمائندگی کر رہا ہو
- ووٹنگ مشینوں کے ذریعے ووٹ دینے اور ریکارڈ کرنے کا طریقہ، اور پولنگ سٹیشن پر عمل کیا جائے گا جہاں ایسی مشینیں استعمال کی جائیں گی۔
- انتخاب کے نتائج کے اعلان سے پہلے ووٹوں کی حفاظت اور گنتی۔
- ووٹنگ مشین کے ذریعے ریکارڈ کیے گئے ووٹوں کی گنتی کا طریقہ کار۔
- بیلٹ باکسز، ووٹنگ مشینوں، بیلٹ پیپرز اور دیگر ضروری کاغذات کی مخصوص مدت کے لیے محفوظ تحویل، جس کے لیے ایسے کاغذات محفوظ کیے جائیں گے؛ اور اس طرح کے کاغذات کا معائنہ۔
- وہ جگہ، تاریخ اور وقت جس پر دعوے یا اعتراضات کی سماعت کی جائے گی۔ اور جس طریقے سے ایسے دعوے یا اعتراضات سنے جائیں گے اور ان کا ازالہ کیا جائے گا۔
- انتخابی حلقوں کے لیے انتخابی فہرستوں کی حتمی اشاعت۔
- انتخابی ایجنٹس، انتخابی اخراجات وغیرہ۔

اس سے پہلے کہ ہم ریاستی انتخابی کمیشن کے کاموں کی تشریح کریں، مناسب ہوگا کہ مرکز میں انتخابی کمیشن کے کاموں پر ایک مختصر نظر ڈالی جائے۔ یہ فرائض دستور کے دفعہ 324-329 میں بیان کیے گئے ہیں۔

- انتخاب کمیشن ملک میں انتخابات کی نگرانی، ہدایت، کنٹرول اور انعقاد کرتا ہے۔ اس پر آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔
- یہ لوک سبھا کے ہر حلقے اور ریاستی ودھان سبھا کے انتخابی فہرستیں تیار کرتا ہے۔ مردم شماری کے ہر عمل کے بعد اور ہر انتخاب سے پہلے انتخابی فہرستوں پر نظر ثانی اور اپ ڈیٹ (update) کیا جاتا ہے۔
- یہ لوک سبھا اور ریاستی ودھان سبھا کے انتخابات کراتی ہے۔ جب بھی انتخابات ہوتے ہیں۔ اس میں ضمنی انتخابات بھی ہوتے ہیں۔ یہ ودھان پریشد (ریاستی مقننہ کا ایوان بالا) جہاں بھی موجود ہیں کے انتخابات کرانے کی ذمہ دار ہے۔ یہ ہر دو سال بعد راجیہ سبھا کے انتخابات بھی کرواتا ہے کیونکہ راجیہ سبھا کے 3/1 ممبران ہر دو سال بعد ریٹائر ہو جاتے ہیں۔
- یہ ہندوستان کے صدر اور نائب صدر کے انتخابات کا انعقاد کرتا ہے جب بھی ان کا وقت آتا ہے۔ یہ ووٹر فہرست تیار کرتا ہے اور انتخابی کالج (Electoral College) کے ہر ووٹر کے وزن اور قدر کے ساتھ ساتھ انتخاب جیتنے کے لیے درکار ووٹوں کے کوٹہ کا تعین کرتا ہے۔
- انتخاب کرانے کے لیے انتخاب کمیشن مرکز کے ساتھ ساتھ ریاستوں سے بھی مطلوبہ افراد کی خدمات مانگ سکتا ہے۔ کمیشن ان اہلکاروں میں سے ریٹرننگ آفیسر ز، پریذائیڈنگ آفیسر ز اور دیگر پولنگ آفیسر ز کا تقرر کرتا ہے۔

- عام انتخابات کے بعد، انتخاب کمیشن سیاسی جماعتوں کو تسلیم کرتا ہے- چاہے وہ پارٹی قومی سطح کی ہو یا ریاستی سطح کی ہو۔
- انتخابات کو منصفانہ اور غیر جانبدارانہ طریقے سے کرانے کے لیے انتخاب کمیشن انتخابی ضابطہ اخلاق کا تعین اور اعلان کرتا ہے۔
- کمیشن "آزاد" امیدواروں کو انتخابی نشانات بھی دیتا ہے۔

19.7 ریاستی انتخابی کمیشن کے فرائض (Functions of State Election Commission)

جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، ہر ریاست میں ریاستی انتخابی کمیشن بلدیاتی اداروں کے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرانے کے لیے تشکیل دیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے کمیشن کو بڑی تعداد میں کام اور متعلقہ سرگرمیاں انجام دینے کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر گجرات میں، ریاستی انتخابی کمیشن بلدیاتی قوانین کے مطابق وارڈز/انتخاب ڈویژن کی تیاری، حدود کا فیصلہ، اور سیٹوں کی تقسیم کے ساتھ ساتھ بلدیاتی اداروں جیسے گرام پنچایت، تعلقہ اور ضلع پنچایت/ریاست کی میونسپلٹی اور میونسپل کارپوریشن؛ اور عام/وسط مدتی/ضمنی انتخابات کا انعقاد، اور ان کی نگرانی کرنے کے لیے ووٹر لسٹ کی تیاری سے متعلق سرگرمیاں انجام دیتا ہے۔ ان تمام کاموں کے لیے، اتھارٹی دفعہ 243K کے تحت ریاستی انتخابی کمیشن کو دی گئی ہے جس کے تحت اسے بلدیاتی اداروں کے انتخابات کی نگرانی، ہدایت اور کنٹرول کا اختیار دیا گیا ہے۔ اب، ہم زیادہ تر ریاستوں میں ریاستی انتخابی کمیشن کے درج ذیل کاموں کے بارے میں تھوڑی وضاحت کر سکتے ہیں:

1۔ انتخابی فہرستوں کی تیاری: ہر پنچایت اور میونسپلٹی کے لیے ایک انتخابی فہرست ہوتی ہے، جو ریاستی انتخابی کمیشن کی نگرانی، ہدایت اور کنٹرول کے تحت تیار کی جاتی ہے۔ ہر حلقے کے لیے انتخابی فہرست مقررہ طریقے سے تیار کی جاتی ہے اور ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق نافذ ہوتی ہے۔

ہر حلقے کے لیے انتخابی فہرستوں پر نظر ثانی کی جاتی ہے ہر عام انتخابات سے پہلے؛ اور ہر ضمنی انتخاب سے پہلے ایک آرام دہ اسامی کو پُر کرنے کے لیے۔

2۔ نامزدگیوں وغیرہ کے لیے تاریخوں کا تقرر: جیسے ہی کسی حلقے سے رکن منتخب کرنے کا نوٹیفکیشن جاری ہوتا ہے، ریاستی انتخابی کمیشن تقرری کرتا ہے:

- نامزدگیوں کی آخری تاریخ، جو پہلے ذکر کردہ نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ کے بعد ساتواں دن ہے؛ اور عام تعطیل یا چھٹی کی صورت میں، چھٹی کے اگلے دن؛
- انتخابات کے لیے کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کی تاریخ؛
- امیدوار کی طرف سے کاغذات نامزدگی واپس لینے کی آخری تاریخ؛
- تاریخ جب رائے شماری کی جاتی ہے؛ اور
- آخری تاریخ، جس سے پہلے انتخاب مکمل ہونا ہے۔

3۔ انتخاب کا پبلک نوٹس: نوٹیفکیشن جاری کرنے پر، ریٹرننگ آفیسر مطلوبہ انتخاب کا پبلک نوٹس دیتا ہے، انتخاب کے لیے امیدواروں کی نامزدگیوں کو مدعو کرتا ہے۔ اور اس جگہ کی وضاحت کرنا جہاں پر کاغذات نامزدگی کی ترسیل کی جائے گی۔

4۔ انتخاب کے لیے امیدواروں کی نامزدگی: کسی بھی شہری کو سیٹ(seat) پُر کرنے کے لیے انتخاب کے لیے امیدوار کے طور پر نامزد کیا جا سکتا ہے، اگر وہ اہل ہے۔

5۔ امیدواروں کی فہرست کی اشاعت: امیدواروں کی واپسی کی مدت ختم ہونے کے بعد، ریٹرننگ آفیسر مقابلہ کرنے والے امیدواروں کی فہرست تیار اور شائع کرتا ہے، یعنی درست طور پر نامزد امیدواروں کی فہرست؛ جنہوں نے مقررہ مدت میں اپنے امیدوار واپس نہیں لیے۔ فہرست میں حروف تہجی کی ترتیب میں نام اور مقابلہ کرنے والے امیدواروں کے پتے شامل ہیں جیسا کہ کاغذات نامزدگی میں دیا گیا ہے، جو دیگر تفصیلات کے ساتھ تھے۔

6۔ پول یا رائے شماری کے لیے وقت کا تعین: ریاستی انتخابی کمیشن ان اوقات کو طے کرتا ہے جن کے دوران رائے شماری کیا جائے گا، اور مقررہ اوقات شائع کیے جاتے ہیں۔ انتخاب میں پولنگ کے لیے مختص مدت روزانہ آٹھ گھنٹے سے کم نہیں ہو سکتی۔

7۔ ہنگامی حالات میں پولنگ کا التوا: اگر کسی پولنگ اسٹیشن پر کارروائی میں خلل یا رکاوٹ پیدا ہوتی ہے تو پریزائیڈنگ آفیسر اپنے دائرہ اختیار کے تحت پولنگ ملتوی کرنے کا اعلان کر سکتا ہے۔

8۔ ووٹوں کی گنتی: پنچایت یا میونسپلٹی کے ہر انتخاب کے بعد ووٹوں کی گنتی ریٹرننگ آفیسر کی نگرانی اور ہدایت میں کی جاتی ہے۔

19.7 انتخابی ٹربیونل (Election Tribunal)

کچھ ریاستوں نے انتخاب سے متعلق تنازعات کو نمٹانے کے لیے ریاستی سطح پر ایک انتخابی ٹربیونل قائم کرنے کا انتظام کیا ہے۔ مثال کے طور پر، پنجاب میں، ریاستی حکومت کی طرف سے ہر ضلع یا اس کے حصے کے لیے، ضلع یا سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر ریاستی انتخابی کمیشن کی مشاورت سے ایک انتخابی ٹربیونل تشکیل دیا جاتا ہے۔ سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعہ حکومت ریاستی حکومت کے IAS یا PCS کلاس I/ گروپ A افسر کو انتخابی ٹربیونل کے پریزائیڈنگ آفیسر کے طور پر، مناسب انتظامی، قانونی یا مجسٹریل کا تجربہ رکھنے والا مقرر کرتی ہے۔ واضح رہے کہ ایکٹ کی شق کے مطابق پیش کی گئی انتخابی پٹیشن یا درخواست کے علاوہ کوئی بھی انتخاب زیر بحث نہیں آتا۔ اس سلسلے میں صرف انتخابی ٹربیونل کے پاس اختیار ہے کہ وہ انتخابی درخواست گزار پر فیصلہ دے سکے۔ تاہم، انتخابی ٹربیونل اپنی صوابدید میں، انصاف یا سہولت کے مفاد میں، اپنے مخصوص ہیڈ کوارٹر کے علاوہ کسی اور جگہ پر مکمل یا جزوی طور پر انتخاب پٹیشن کو آزما سکتا ہے۔

انتخابی ٹریبونل کے سامنے کارروائی

ایکٹ کے تحت، ہر انتخابی درخواست پر انتخابی ٹریبونل کی طرف سے مقدمہ چلایا جاتا ہے، جیسا کہ کوڈ آف سول پروسیجر، 1908(1908 کا سنٹرل ایکٹ 5) میں درج طریقہ کار کے مطابق ہو سکتا ہے۔ "انتخابی ٹریبونل کے پاس یہ صوابدید ہو گی کہ وہ کسی گواہ یا گواہ کی جانچ پڑتال کرنے کی وجوہات کی بناء پر انکار کر دے، اگر اس کی رائے ہے کہ ایسے گواہوں یا گواہوں کا ثبوت انتخابی پٹیشن کے فیصلے کے لیے مواد نہیں ہے۔ یا یہ کہ اس طرح کے گواہ یا گواہوں کو پیش کرنے والی پارٹی غیر سنجیدہ بنیادوں پر یا انتخابی پٹیشن کی کارروائی میں تاخیر کے مقصد سے ایسا کر رہی ہے۔(پنجاب اسٹیٹ انتخابی کمیشن ایکٹ، 1994)۔ انڈین ایویڈینس ایکٹ، 1872 کی دفعات کے مطابق، انتخابی پٹیشن کے مقدمے کی سماعت پر ہر لحاظ سے لاگو ہوتی ہیں۔ سب سے پہلے، ہم کچھ اہم بد عنوان طریقوں اور انتخابی جرائم پر بات کریں گے، جو انتخابات کے دوران دیکھے جا سکتے ہیں۔

بدعنوان طرز عمل اور انتخابی جرائم

یہاں یہ بھی مناسب ہو گا، اگر ہم انتخابات کے دوران عام بد عنوان طریقوں پر ایک نظر ڈالیں۔ ریاستی انتخابی کمیشن ایکٹ (پنجاب) کے تحت درج ذیل کو بدعنوان طرز عمل سمجھا جاتا ہے:

(I) رشوت بشمول:

a) امیدوار یا اس کے انتخابی ایجنٹ کی طرف سے کسی بھی شخص کو براہ راست یا بالواسطہ طور پر کوئی تحفہ یا وعدہ

b) وصول کرنے کے لیے رسید/معاہدہ، کوئی تسکین، خواہ مقامی ہو یا انعام کے طور پر۔

(II) غیر مناسب اثر و رسوخ، یعنی کسی بھی انتخابی حق کے آزادانہ استعمال کے ساتھ، امیدوار یا اس کے انتخابی ایجنٹ کی طرف سے مداخلت یا مداخلت کی کوشش۔

(III) کسی امیدوار یا اس کے ایجنٹ کی طرف سے کسی امیدوار کی رضامندی کے ساتھ کسی بھی شخص کو اس کے مذہب، نسل، ذات، برادری یا زبان کی بنیاد پر ووٹ دینے یا ووٹ دینے سے گریز کی اپیل، یا اس کے استعمال یا اپیل مذہبی علامات یا قومی نشانات کا استعمال، جیسے قومی پرچم اس امیدوار کے انتخاب کے امکانات کو آگے بڑھانے کے لیے۔

(IV) مذہب، نسل، ذات، برادری یا زبان کی بنیاد پر ہندوستان کے شہریوں کے مختلف طبقات کے درمیان دشمنی یا نفرت کے جذبات کو فروغ دینے کے لیے امیدوار یا اس کے ایجنٹ کی رضامندی سے اس امیدوار کے انتخاب کے امکانات۔

(V) کسی امیدوار یا اس کے ایجنٹ کی طرف سے اس امیدوار کے انتخاب کے امکانات کو بڑھانے کے لیے امیدوار کی رضامندی سے ستی (Sati) کے عمل یا کمیشن یا اس کی تسبیح کا فروغ۔

(VI) کسی امیدوار یا اس کے ایجنٹ کی طرف سے امیدوار کی رضامندی سے اشاعت، حقیقت کے کسی ایسے بیان کی، جو غلط ہے، اور جسے وہ امیدوار کے ذاتی کردار یا طرز عمل کے حوالے سے غلط سمجھتا ہے۔ کسی بھی امیدوار کی امیدواری، یا دستبرداری، ایک ایسا بیان ہے جو اس امیدوار کے انتخاب کے امکانات کو متاثر کرنے کے لیے معقول طور پر شمار کیا جاتا ہے۔

(VII) کسی امیدوار یا اس کے ایجنٹ کی طرف سے امیدوار کی رضامندی سے کسی بھی گاڑی کی خدمات حاصل کرنا یا خریدنا۔

(VIII) کسی امیدوار یا اس کے ایجنٹ کے ذریعے امیدوار کی رضامندی سے کسی بھی شخص سے اس امیدوار کے انتخاب کے امکانات کو بڑھانے کے لیے ووٹ دینے کے علاوہ کوئی بھی مدد حاصل کرنا یا اس کی حوصلہ افزائی کرنا یا حاصل کرنے کی کوشش کرنا سرکاری ملازمت میں.

(IX) کسی امیدوار یا اس کے ایجنٹ کی طرف سے بوتھ پر قبضہ (booth capturing) کرنے کی صورت میں، "ایجنٹ" کے اظہار میں انتخابی ایجنٹ، پولنگ ایجنٹ شامل ہوتا ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ انتخاب کے سلسلے میں ایجنٹ کی رضامندی سے کام کرتا ہے۔ امیدوار ایک شخص کو امیدوار کے انتخاب کے امکانات کو آگے بڑھانے میں مدد کرنا سمجھا جاتا ہے، اگر وہ اس امیدوار کے انتخابی ایجنٹ کے طور پر کام کرتا ہے۔

طبقات کے درمیان دشمنی کو فروغ دینا

جو شخص انتخابات سے تعلق رکھتا ہو، مذہب، نسل، ذات، زبان وغیرہ کی بنیاد پر فروغ اور کوشش کرتا ہو، شہریوں کے مختلف طبقوں کے درمیان دشمنی کے جذبات رکھتا ہو، اس کی سزا تین سال تک ہو سکتی ہے یا قید کی سزا ہو سکتی ہے۔ جرمانے کے ساتھ یا دونوں کے ساتھ۔

ہائی کورٹ میں اپیل

اگر انتخابی ٹربیونل کا فیصلہ کسی دوسرے قانون میں موجود کسی بھی چیز کے خلاف نہیں ہے جو اس وقت کے لیے نافذ ہے، کسی بھی سوال پر ہائی کورٹ میں اپیل کی جا سکتی ہے کہ آیا یہ انتخابی ٹربیونل کے ذریعے کیے گئے ہر حکم سے قانون یا حقیقت سے متعلق ہے۔

19.8 ریاستی انتخابی کمیشن کا کردار (Role of State Election Commission)

جیسا کہ 73 ویں اور 74 ویں دستوری ترمیمی ایکٹ کے ذریعہ لازمی قرار دے کر ریاستی انتخابی کمیشنز قائم کیے گئے تھے اور یہ ملک میں نچلی سطح پر جمہوریت کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ مرکزی انتخابی کمیشن کی طرز پر کام کر رہے ہیں، اور بلدیاتی اداروں کے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے انعقاد کے لیے کم و بیش اسی طرح کے اختیارات سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اسے اثر دار بنانے کے لیے، ریاستی انتخابی

کمیشن مختلف قسم کے فرائض اور کردار انجام دے رہے ہیں۔ان کے کردار کو ریگولیٹری، انتظامی، اور نیم عدالتی کے طور پر درجہ بندی کیا جاسکتا ہے۔

ریاستی انتخابی کمیشن کا ریگولیٹری کردار واضح طور پر پہلے درج کیے گیے اس کے فرائض سے ظاہر ہوتا ہے۔وارڈز یا علاقائی حلقوں کی حد بندی، انتخابی نشانات، انتخابی فہرستیں، انتخابی اخراجات وغیرہ کو کنٹرول کرنے اور ان کو منظم کرنے کا اس کا اختیار اہم ریگولیٹری کام ہیں، جو کسی بھی انتخابات کے ہموار انعقاد کے لیے ضروری ہیں۔انتخابات کے انعقاد کے لیے، اپنے عملے اور مقامی سطح پر دیگر محکموں کا عملہ کی مدد سے بڑی تعداد میں تیاری کے کاموں کو انجام دینے کی ضرورت ہے۔اس میں مختلف قسم کے انتظامی اور معمول کے کام شامل ہیں جنہیں ریاستی انتخابی کمیشن کے ذریعے انجام دیا جائے گا۔ایک ہی وقت میں، ریاستی انتخابی کمیشن کو انتخابی عمل کے دوران کچھ نیم عدالتی کام انجام دینے ہوتے ہیں۔ در حقیقت، کسی بھی انتخابی عمل میں کسی نہ کسی فریق کی طرف سے کچھ تنازعات اٹھائے جانے کا امکان ہوتا ہے۔انتخابی نتائج کا اعلان مقررہ وقت میں کرنے کے لیے ریاستی انتخابی کمیشن کو ایسی انتخابی درخواستوں یا اپیلوں وغیرہ کو نمٹانے کا اختیار حاصل ہے۔دفعہ 243(O) کی دفعات کے مطابق عدالتوں کی مداخلت کو روک دیا گیا ہے۔تاہم، ریاستی انتخابی کمیشن کے فیصلے کے خلاف عدالت میں اپیل کی جاسکتی ہے، اگر دستوری دفعات کے تحت کوئی غلطی ہو یا دائرہ اختیار کا تنازع ہو یا اس کی خلاف ورزی ہو۔اس سلسلے میں، پہلے بے قاعدہ انتخابات کی عام شکایات اب نہ ہونے کے برابر ہیں۔اور جہاں بھی ایسے واقعات رپورٹ ہوتے ہیں، کمیشن عام طور پر ان کو حل کرتا ہے۔

19.9 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

ہندوستان دنیا کے متحرک جمہوری ملک میں سے ایک ہے۔ریاستی انتخابی کمیشن کی طرف سے اپنے فرائض کی وفاداری سے انجام دہی نے جمہوریت کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا کر دیا ہے۔کمیشن نے گزشتہ برسوں کے دوران ہندوستانی انتخابی نظام کو صاف کرنے میں اپنے دستوری اختیار کے منصفانہ، بے خوف اور غیر جانبدارانہ استعمال سے اپنی ساکھ کو بڑھایا ہے۔دستور میں 73ویں اور 74ویں دستوری ترامیم کے نفاذ کے ساتھ جمہوری وکندریقرت یا غیر مرکزیت کے نظام کے قیام اور مضبوطی کے عمل میں ایک بڑا سنگ میل شامل ہو گیا ہے۔اس اکائی میں ہم نے انتخاب کے معنی بیان کیے ہیں۔مختلف ممالک میں انتخابی نظام؛ ریاستی انتخابی کمیشن کی اہمیت، ساخت، اختیارات، فرائض اور کردار کا ذکر ہوا ہیں۔

19.10 کلیدی الفاظ (Keywords)

انتخابی کالج

اس کا مطلب ہے کسی کو کسی خاص دفتر کے لیے منتخب کرنے کے لیے انتخاب کرنے والوں کا ایک ادارہ۔

انتخابی فہرست

یہ ایک مخصوص انتخابی ضلع کے علاقے میں اہل ووٹروں کی فہرست ہے، اور جو ووٹ ڈالنے کے لیے رجسٹرڈ ہیں۔

نامزدگی

یہ عوامی عہدے کے انتخاب کے لیے امیدوار کے انتخاب کے عمل کا ایک حصہ ہے۔

پٹیشن

ایک تحریری دستاویز، جس پر بہت سے لوگوں نے دستخط کیے ہیں، جو حکومت سے مقامی سطح پر کچھ کرنے یا تبدیل کرنے کے لیے کہتا ہے۔

پولنگ آفیسر

وہ پولنگ اسٹیشنوں پر مناسب اور منظم ووٹنگ کا ذمہ دار اہلکار ہے۔

ریٹرننگ آفیسر

ریٹرننگ آفیسر حلقے میں انتخابات کے انعقاد کا ذمہ دار ہے۔ وہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ انتخابات قانون کے مطابق کرائے جائیں۔

19.11 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

19.11.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ دستور ہند کے دفعہ 324 کے تحت کون سے انتخابات کرانے کے لیے ایک آزاد انتخابی کمیشن فراہم کیا گیا ہے۔

(a) ہندوستان کے صدر اور نائب صدر؛ (b) لوک سبھا، راجیہ سبھا کے انتخابات؛

(c) ودھان سبھا اور ودھان پریشد؛ (d) یہ سبھی

2۔ 73ویں اور 74ویں دستوری ترامیم کے بعد، ریاستی انتخابی کمیشن کے قیام کا انتظام کیا گیا، تاکہ نیچے دیے گیے کون سے انتخابات کی نگرانی، سمت اور کنٹرول سے متعلق سرگرمیوں کو انجام دیا جا سکے۔

(a) بلدیاتی ادارے-پنچایتیں اور میونسپلٹی۔ (b) ودھان سبھا اور ودھان پریشد

(c) صرف (a) (d) (a) اور (b) دونوں

3۔ لفظ انتخاب کا مطلب ہے:

(a) عملاً (b) فیصلہ کرنا (c) انتخاب کرنا یا منتخب کرنا (d) ان میں کوئی نہیں

4۔ دستور ساز اسمبلی کی "بنیادی حقوق کی ذیلی کمیٹی" نے سفارش کی:

(a) وہ عالمگیر بالغ حق رائے دہی دستور کے ذریعے دیا جائے

(b) کہ انتخابات آزادانہ، خفیہ اور متواتر ہونے چاہئے

(c) یہ کہ انتخابات کا انتظام مرکزی قانون کے تحت قائم کردہ ایک آزاد کمیشن کے ذریعے کیا جانا چاہیے

(d) یہ سبھی

5۔ پنچایت اور میونسپل اداروں کے انتخابات کی نگرانی، ہدایت اور کنٹرول کے لیے گورنر کی طرف سے مقرر کردہ ریاستی انتخابی کمیشن کے قیام کا بندوبست کون سے دستوری ترمیمی ایکٹ کے تحت آتا ہے۔

(a) 63ویں اور 64ویں دستوری ترمیمی ایکٹ　　(b) 73ویں اور 74ویں دستوری ترمیمی ایکٹ

(c) 83ویں اور 84ویں دستوری ترمیمی ایکٹ　　(d) 93ویں اور 94ویں دستوری ترمیمی ایکٹ

6۔ تمام ریاستوں میں، ریاستی انتخابی کمیشن کی سربراہی کرتا ہے:

(a) ریاستی انتخابی کمشنر　(b) چیف انتخابی کمشنر آف انڈیا　(c) ریٹرننگ آفیسر　(d) ڈپٹی انتخاب کمشنر

7۔ ریاستی حکومت، ریاستی انتخابی کمیشن کے ساتھ مناسب مشاورت کے بعد، سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے، مقاصد کو پورا کرنے کے لیے، درج ذیل امور میں سے کیا اصول بناتی ہے

(a) پریزائیڈنگ آفیسر ز اور پولنگ آفیسرز کے فرائض۔

(b) انتخابی فہرست کے حوالے سے ووٹرز کی جانچ۔

(c) انتخاب کے نتائج کے اعلان سے پہلے ووٹوں کی حفاظت اور گنتی۔

(d) یہ سبھی

8۔ زیادہ تر ریاستوں میں، ریاستی انتخابی کمیشن مندرجہ ذیل میں سے کون سے فرائض انجام دیتا ہے:

(a) نامزدگیوں کے لیے تاریخوں کا تقرر،　　(b) انتخاب کا پبلک نوٹس

(c) انتخاب کے لیے امیدواروں کی نامزدگی　　(d) یہ سبھی

9۔ ریاستی انتخابی کمیشن کے قیام کا بندوبست کون سے دستوری ترمیمی ایکٹ کے تحت آتا ہے۔

(a) 63ویں اور 64ویں دستوری ترمیمی ایکٹ　　(b) 73ویں اور 74ویں دستوری ترمیمی ایکٹ

(c) 83ویں اور 84ویں دستوری ترمیمی ایکٹ　　(d) 93ویں اور 94ویں دستوری ترمیمی ایکٹ

10۔ ہندوستان کا دستور کب لاگو ہوا؟

(a) 15اگست 1947　(b) 26نومبر 1949　(c) 26جنوری 1950　(d) ان میں کوئی نہیں

19.11.2۔ مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. ریاستی انتخابی کمیشن کے قیام کی کیا اہمیت ہے؟

2. ریاست میں ریاستی انتخابی کمیشن کی ساخت اور قیام پر بحث کریں۔
3. ریاستی انتخابی کمیشن کے کردار کو اجاگر کریں۔
4. انتخابی ٹریبونلز پر مختصر نوٹ لکھیں۔
5. ریاستی انتخابی کمیشن کی دستوری حیثیت کیا ہے؟

19.11.3۔طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. انتخاب کا کیا مطلب ہے؟ مختلف ممالک میں اہم انتخابی نظام پر تبادلہ خیال کریں۔
2. ریاستی انتخابی کمیشن کے فرائض کی وضاحت کریں۔
3. ریاستی انتخابی کمیشن کی اہم اختیارات بیان کیجیے۔

19.12 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Readings)

1. Arora, R.K. & Goyal, R. (2013). Indian Public Administration: Institutions and Issues. New Delhi, India: New Age International Publishers.
2. Agarwal. R.C. (1982). Principles of Political Science, 296.
3. Bhalla. (1973). “Election Mechanism” Elections in India 1.
4. Carl. J. Friedrich. (1974). “Electoral systems in Theory and Practice” Constitutional Government and Democracy. IV Ed. 284.
5. Chambers Dictionary. (1948). “Twentieth Century Dictionary”. Rev. Thomas Davidson, 298.
6. Punjab State Election Commission. Retrieved from http://www.pbsec.gov.in/

اکائی 20– ضلع منصوبہ بندی بورڈ

(District Planning Board)

اکائی کے اجزا:

20.0 تمہید

20.1 مقاصد

20.2 ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کے معنی

20.3 ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کا پس منظر

20.4 ضلع منصوبہ بندی

20.5 ضلع منصوبہ بندی کمیٹی

20.6 ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کی تشکیل

20.7 ضلع منصوبہ بندی کمیٹی (ڈی پی سی) کے اختیارات

20.8 ضلع منصوبہ بندی کے اجزاء

20.9 ہندوستان کی مختلف ریاستوں میں مختلف منصوبہ بندی کے ادارے کا نام

20.10 اکتسابی نتائج

20.11 کلیدی الفاظ

20.12 نمونہ امتحانی سوالات

20.12.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

20.12.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

20.12.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

20.13 تجویز کردہ اکتسابی مواد

20.0 تمہید (Introduction)

منصوبہ بندی انتظامیہ کا سب سے اہم اصول ہے، خواہ سرکاری ہو یا نجی۔ یہ منصوبہ بندی کا عمل ہے اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کسی تنظیم کی مختلف اکائیوں کے ذریعے مختلف انتظامی سرگرمیاں کس طرح انجام دی جائیں گی۔ دنیا بھر میں مختلف ممالک نے مختلف سطحوں یعنی [مرکز، ریاست، مقامی] پر منصوبہ بندی کے ادارے قائم کیے ہیں۔ جو اپنائے گئے دستوری طریقہ کار کے مطابق کام کرتے ہیں جو ایک ملک سے دوسرے ملک میں مختلف ہوتے ہیں۔ اسی طرح، اگر ہم ہندوستان میں منصوبہ بندی کے اداروں کی بات کریں تو یہاں مختلف سطحوں پر مختلف ادارے کام کرتے ہیں۔ جیسے مرکز کی سطح پر نیتی آیوگ، ریاستی منصوبہ بندی بورڈ اور ضلع منصوبہ بندی کمیشن یا بورڈ۔ یہ تمام ادارے مختلف سطحوں پر تھنک ٹینکس کے طور پر کام کرتے ہیں۔

20.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد، آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- اس اکائی کا مقصد منصوبہ بندی کے معنی اور مقاصد کا جائزہ لینا ہے۔
- ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کے پس منظر سے طلباء کو متعراف کروانا ہے۔
- اس کے علاوہ ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کی فراض اور ڈھانچہ پر روشنی ڈالنا ہے۔

20.2 ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کے معنی (Meaning of District Planning Committee)

ضلع منصوبہ بندی بورڈ کے ادارے پر بحث شروع کرنے سے پہلے۔ اس کے معنی کے بارے میں جاننا بہت ضروری ہے۔ مزید برآں، یہ جاننا بھی بہت ضروری ہے کہ ضلع سطح پر ایسا ادارہ قائم کرنے کے پیچھے کیا ارادہ ہے۔ ضلع منصوبہ بندی ایک ضلع میں مقامی حکومت کے لیے ایک مربوط منصوبہ تیار کرنے کا عمل ہے جس میں دستیاب وسائل کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور ذیل میں ضلع کی سطح پر تفویض کردہ سیکٹرل سرگرمیوں اور اسکیموں کا احاطہ کیا جاتا ہے اور جو ریاست میں مقامی حکومتوں کے ذریعے لاگو ہوتے ہیں۔ یہ خدمات کی بہتر فراہمی اور وسائل کے موثر استعمال کو یقینی بناتا ہے۔ لامرکزیت شدہ ضلع منصوبہ بندی ایک ضلع کے اندر مختلف منصوبہ بندی کی اکائیوں پر مشتمل ہوتی ہے جو اجتماعی طور پر تصور کرنے، اپنے بجٹ کے اندر کام کرنے اور اپنی صلاحیتوں اور جائز اختیار کو استعمال کرکے حاصل کی جا سکتی ہے۔ مختلف پلاننگ یونٹس، جن میں ضلع پنچایت، بلاک پنچایت اور گرام پنچایت، میونسپلٹی اور لائن ڈپارٹمنٹ شامل ہیں، لوگوں سے مشاورت کے بعد اپنے ہر کام اور ذمہ داریوں کو انجام دینے کے لیے ایک منصوبہ تیار کریں گے۔ حتمی منصوبہ ان یونٹ کے منصوبوں کو اکٹھا کرنے کے مشاورتی عمل کے ذریعے اکٹھا

کرنے کے نتیجے میں ہوگا۔ ضلع منصوبہ بندی کے طور پر دیہی اور شہری منصوبوں کا استحکام ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ ڈی پی سی ریاستی منصوبہ بندی بورڈ کے تحت تشکیل دی گئی ہے۔

20.3 ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کا پس منظر (Background of District Planning Committee)

1947 میں ہندوستان کی آزادی کے بعد، اس طرح، اضلاع کی سطح پر ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کے بارے میں کوئی انتظام نہیں تھا۔ تاہم، گاندھی جی، بابائے قوم، نے 1946 میں مناسب طور پر تبصرہ کیا تھا کہ ہندوستان کی آزادی کا آغاز نیچے کی سطح سے ہونا چاہیے اور ہر گاؤں کو ایک جمہوریہ یا پنچایت ہونا چاہیے جس کے پاس اختیارات ہوں۔ بابائے قوم کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے مقامی حکومت کے اداروں کے قیام کے لیے متعدد کوششیں کی گئیں۔ بالآخر، مقامی سطح [دیہی اور شہری] پر پالیسی سازی کے عمل کے لیے ضلع سطح پر ایک مشترکہ کمیٹی یعنی ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کی ضرورت محسوس کی گئی۔

ضلع منصوبہ بندی کمیٹی (ڈی پی سی) کا ادارہ جیسا کہ ہندوستانی دستور میں 73 ویں اور 74 ویں ترمیم میں تصور کیا گیا ہے، ملک میں منصوبہ بند ترقی کے عمل کے شروع ہونے کے بعد سے لامرکزیت منصوبہ بندی کی سمت مسلسل اور شعوری کوششوں کا ادراک ہے۔ لامرکزیت منصوبہ بندی کی خواہش سب سے پہلے پہلے پانچ سالہ منصوبے میں ظاہر کی گئی تھی، جب منصوبہ بندی کے عمل کو قومی، ریاستی، ضلع اور کمیونٹی کی سطح پر تقسیم کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔ تاہم، اس خیال کو ضلع ترقیاتی کونسل کے قیام کے ساتھ ایک ٹھوس شکل دی گئی تاکہ گاؤں کی سطح پر ایک شراکتی عمل کے ذریعے تیار کیے گئے منصوبوں کو مضبوط کیا جا سکے۔

گاؤں، بلاک اور ضلع کی سطح پر نئے قائم ہونے والے مقامی خود حکومتی اداروں کو ان منصوبوں کی تیاری میں مدد کرنا تھی۔ انتظامی اصلاحات کمیشن نے 1967 کی اپنی رپورٹ میں ضلع سطح پر بامعنی منصوبہ بندی کی ضرورت پر زور دیا خاص طور پر ترقی میں مقامی تغیرات پر توجہ مرکوز کی۔ نتیجتاً، پلاننگ کمیشن نے 1969 میں ضلع منصوبہ بندی کے لیے رہنما خطوط جاری کیے، جس کی وجہ سے کئی ریاستوں نے ضلع منصوبہ بندی کی۔ 1960 اور 70 کی دہائی کے اواخر میں ریاستوں میں مقامی خود حکومتی اداروں کے اختیارات کے وسیع پیمانے پر جبر اور تخفیف نے ضلع منصوبہ بندی کے عمل کا بھی دم گھٹنے کا باعث بنا۔ 1984 میں شری سی ایچ ہنومنت راؤ کی سربراہی میں ضلع منصوبہ بندی پر ورکنگ گروپ کے ذریعے مسئلہ کا دوبارہ جائزہ لیا گیا۔ ورکنگ گروپ نے بامعنی ضلع منصوبہ بندی کے لیے افعال، اختیارات اور وسائل کی زیادہ سے زیادہ لامرکزیت کی سفارش کی۔

ورکنگ گروپ نے ضلع منصوبہ بندی اداروں کے قیام کی بھی سفارش کی جس میں تقریباً 50 اراکین ہوں اور کلکٹر چیف کو آرڈینیٹر ہوں۔ اس منصوبہ بندی ادارے کو مختلف سطحوں پر پلاننگ افسران اور تکنیکی ماہرین کی مدد کرنی چاہیے۔ ضلع سطح پر منصوبہ بندی اور انتظامیہ کو مضبوط

بنانے کے بارے میں دیگر قابل ذکر سفارشات جی وی کے راؤ کمیٹی برائے انتظامی اصلاحات برائے دیہی ترقی (1985) اور سرکاریہ کمیشن برائے مرکز-ریاست تعلقات (1988) کی طرف سے آئی ہیں۔

20.4 ضلع منصوبہ بندی (District Planning)

جب کسی ضلع کے لیے منصوبہ بندی کا سوال پیدا ہوتا ہے، تو ممکن ہے کہ میکرو یا مائیکرو لیول کی منصوبہ بندی کے لیے روایتی طریقے پوری طرح مددگار نہ ہوں۔ راکیش ہوجا کے مطابق، ضلع منصوبہ بندی کے لئے سیکٹرل ترجیحات اور شعبہ جاتی مطالبات کو یکجا کرنے کے علاوہ، "انضمام کوششوں کو مخصوص علاقے کے سماجی پس منظر اور مختلف گروہوں کے مختلف تنوع اور علاقے کی آبادی کی تشکیل کو بھی ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ یہ صرف منصوبہ بندی کے عمل کی حقیقی کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے۔ اس سے ضلع منصوبہ بندی میں ضلع کے لوگوں کی شرکت اور شمولیت کا احساس غیر معمولی ہو سکتا ہے۔

اسی طرح معروف منصوبہ بندی کمیشن کے ممبر V.K.R.V. راؤ کی اپریل 1973 کی ایک تقریر سے یہ واضح ہو جاتا ہے۔
"کہ ضلع کی منصوبہ بندی کا سارا مقصد صرف تکنیکی بنیادوں پر نہیں بلکہ ضلع کے لوگوں کی شمولیت اور شرکت پر بھی منحصر ہے۔ گراس روٹ پلاننگ کا مطلب یہ ہے کہ یہ نہ صرف تکنیکی طور پر زیادہ موثر ہے بلکہ عملی طور پر بھی زیادہ ہے۔ چونکہ یہ عوامی شراکت کو یقینی بناتے ہوئے، ترقی کے لیے ایک تحریک کو پیدا کرتی ہے۔ "اس طرح، ضلع منصوبہ بندی ان تمام لوگوں کے درمیان ذمہ داری، وقار اور جوابدہی کے احساس کو بڑھانے کا سب سے زیادہ امکان رکھتی ہے جو اس طرح کی منصوبہ بندی کی تشکیل اور نفاذ میں شامل ہیں۔ لہٰذا، ضلع منصوبہ بندی کو ہندوستان میں جمہوریت کے ڈھانچے اور روح کو مضبوط کرنے کے لیے ایک مؤثر ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔

ریاستی سطح کی منصوبہ بندی کے لیے ضلع کو بطور یونٹ منتخب کرنے کی بنیادی وجوہات کا خلاصہ ذیل میں کیا جا سکتا ہے

- کسی دوسرے درمیانی سطح کی علاقائی اکائی کے بجائے ایک ضلع مقامی آبادی کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔
- ایک ضلع اتنا بڑا ہوتا ہے کہ وہ ایک قابل عمل پلاننگ یونٹ کے طور پر کام کر سکے۔
- تاریخی وجوہات کی بنا پر، ایک ضلع اندرونی مستقل مزاجی کا بہترین انتظامی نظام ہوتا ہے۔
- پنچایتی راج کے اداروں کو وسیع پیمانے پر ضلع کے مرکز کی حدود میں رکھا جاتا ہے۔
- ریونیو، زمینی ریکارڈ، آبپاشی کے کاموں، ترقیاتی قرضوں، ہاؤسنگ، سڑکوں، بجلی، سماجی خدمات وغیرہ سے متعلق زیادہ تر معلومات ضلع کی بنیاد پر ترتیب دی جاتی ہیں
- ضلع منصوبہ بندی رابطہ کاری، مستقل مزاجی اور منطقی مقامی منصوبہ بندی کے لیے ایک مفید آلہ بن سکتی ہے۔

- ضلع سطح پر کچھ منصوبہ بندی کا بنیادی ڈھانچہ پہلے سے موجود ہے۔دوسری طرف ذیلی ضلع سطح پر، منصوبہ بندی کے لیے قابل عمل مہارت کی بنیاد بہت کم ہے۔
- مقامی پریشر گروپوں کو ضلع سطح کے علاوہ معقول حدود میں نہیں رکھا جاسکتا۔
- ضلع کے ساتھ طویل مدتی وابستگی کی وجہ سے ضلع میں انتظامی عمل کے بارے میں لوگوں کی آگاہی زیادہ ہوتی ہے۔

ضلع منصوبہ بندی کے حوالے سے ہنومنتھاراؤ، کی سربراہی میں پلاننگ کمیشن کے ضلع منصوبہ بندی ورکنگ گروپ نے ایک طویل عرصے کے بعد غوروفکر کرتے ہوئے 1984 میں اپنی تجویز پیش کیں، جو مندرذیل ہیں۔

- ریاستی سطح پر ضلع منصوبہ بندی یونٹ ہوناچاہے۔
- علاقے کی منصوبہ بندی کو مربوط نقطہ نظر سے دیکھاجاے
- سرگرمیوں کی مربوط منتقلی
- تنظیمی یکجہی
- وسیع کرداراوروسیع ذمہ داریاں
- مقامی منصوبہ بندی کی مدت سے کمزور طبقات کے لیے انصاف کو یقینی بنانا
- ہر منصوبے کی عارضی لاگت اور فوائد کا احاطہ کرنے والی جامع منصوبہ بندی کو یقینی بنانا۔
- ضلع کو آبادی، رقبہ اور ترقی کی سطح کے مطابق بیان کیاجاناچاہے۔
- ضلع منصوبہ بندی کے لیے آسان اور سادہ طریقہ کار کو اختیار کیاجاے۔
- وسائل کاانتظام
- افرادی قوت کی منصوبہ بندی اور انتظام
- ضلع منصوبہ بندی کا نمائندہ ادارہ قائم کیاجائے۔
- کلکٹر ضلع منصوبہ بندی اور ترقی کے لیے چیف کوآرڈینیٹر کی حثیت کے طور پر کام کرئے۔
- چیف کوآرڈینیٹر کے بعد چیف پلاننگ آفیسر
- ضلع منصوبہ بندی کو تین آپریشنل مراحل میں تقسیم کیاجائے۔

20.4.1 ضلع منصوبہ بندی کے آپریشنل مراحل

ہنومنتھاراؤ گروپ نے بیان کردہ اپنی سفارشات پر عمل درآمد کے لیے مرحلہ وار طریقہ کار کو تجویز کیاہے۔جواسطرح ہیں۔

پہلا مرحلہ، جسے آغاز کے مرحلے کے نام سے جاناجاتاہے، میں درج ذیل دفعات شامل ہوں گے

- ضلع منصوبہ بندی اور ضلع سیکٹراسکیموں کے دائرہ کار کی وضاحت کرنا

- ضلع میں پلان فنڈز کو الگ کرنا
- پلان فنڈز کی بین الاضلاع مختص کرنے کے لیے معیار کو وضع کرنا
- ضلع سطح پر منصوبہ بندی کی صلاحیت کو مضبوط بنانا
- ضلع سطح پر نگرانی کی مشینیری کا قیام اور اسے عمودی طور پر مقبول کے ساتھ اعلی سطح پر نگرانی کے طریقہ کار کے ساتھ جوڑنا
- ضلع منصوبہ بندی بورڈ/کونسل/کمیٹی کا نمائندگی کے ساتھ قیام
- پانچ سالہ منصوبوں اور سالانہ کے لیے منصوبہ بندی کے طریقہ کار کا قیام

دوسرا مرحلہ، **یعنی محدود لامرکزیت کا مرحلہ،** میں درج ذیل دفعات شامل ہوں گے جیسے۔

- سرگرمی کے محدود شعبوں کو ضلع کی منصوبہ بندی کے دائرہ کار میں لانا
- مفت فنڈ کا تصور متعارف کرانا اور ضلع منصوبہ بندی میں محدود مقامیت کی حوصلہ افزائی کرنا
- بجٹ سازی ترقی کے لیے کثیر سطحی وسائل کی تقسیم کو بہتر بنانا
- ضلع سطح کو وسیع اختیارات تفویض کرنا
- ضلع منصوبوں میں ڈووٹیلنگ کے طریقہ کار کو ہموار کرنا

تیسرا اور آخری مرحلہ، **یعنی مکمل لامرکزیت کے مرحلے میں** درج ذیل دفعات شامل ہوں گے۔

- ضلع سیکٹر کی تمام سرگرمیوں میں فیصلہ سازی کا احاطہ کرنے کے لیے مقامیت کو وسعت دینا
- تمام فیصلوں کو تفویض کے لیے انتظامی اصلاحات متعارف کرانا
- اعلی سطح کی مقبول شرکت کی حوصلہ افزائی کرنا
- بجٹ کی مشق کو اپنا کر مقامی اقدامات کی حوصلہ افزائی کرنا
- ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کے ترقیاتی محکموں میں کام کرنے والوں کو جوابدہ
- ضلع میں مقامی خود حکومتوں کو بہتر اور بااختیار بنانا
- سیاسی عاملہ اور دفتر شاہی کے درمیان صحت مند تعلقات کا ارتقاء

ورکنگ گروپ نے امید ظاہر کی کہ عمل درآمد کا آخری مرحلہ 2000ء تک مکمل ہو جائے گا۔ گروپ نے مختلف ریاستوں کو اپنی سفارشات کو نافذ کرنے کے لیے لچکداری کی اجازت دی تھی۔

20.4.2 دستوری ترمیم

ہمارے دستور کا دفعہ ZD-243، جو کہ 74 ویں دستوری ترمیمی ایکٹ کے نتیجے میں شامل ہے، واضح طور پر کہتا ہے کہ ہر ریاست میں 1 ضلع منصوبہ بندی کمیٹی (DPC) ہر ضلع میں تشکیل دی جائے گی تاکہ پنچایت اور میونسپلٹیوں کے تیار کردہ منصوبوں کو مضبوط کیا جاسکے۔ متعلقہ ضلع اور مجموعی طور پر ضلع کے لیے ترقیاتی منصوبے کا مسودہ تیار کرے گی۔

اور ڈی پی سی کی تشکیل ریاستی مقننہ کے منظور کردہ قانون کے مطابق ہوگی، جس میں کمیٹی کی نشستوں کو بھرنے کے طریقے کا بھی ذکر ہوگا۔ لیکن ڈی پی سی کے چار پانچویں اراکین ضلع کی سطح پر پنچایتوں کے منتخب اراکین اور ضلع میں دیہی شہری آبادی کے تناسب کے مطابق ضلع کی میونسپلٹیوں میں سے منتخب کیے جائیں گے۔ ریاستی قانون ضلع منصوبہ بندی سے متعلق ڈی پی سی کے افعال اور اس کے چیئرپرسن کے انتخاب کے طریقہ کار کا تعین کرے گا۔

ڈی پی سی، ترقیاتی منصوبہ کا مسودہ تیار کرتے ہوئے، پنچایتوں اور ریاستوں کے درمیان مشترکہ دلچسپی کے معاملات کو ذہن میں رکھے گی۔ بلدیات بشمول مقامی منصوبہ بندی، پانی اور دیگر قدرتی وسائل کی تقسیم، بنیادی ڈھانچے کی مربوط ترقی اور ماحولیاتی تحفظ، دستیاب مالیاتی اور دیگر وسائل کی حد اور قسم، ایسے اداروں اور تنظیموں سے مشورہ کرنا جو گورنر کے حکم سے متعین ہوسکتے ہیں۔ ڈرافٹ ڈیولپمنٹ پلان کے تیار ہونے کے بعد اور اسے ڈی پی سی کے چیئرپرسنز کی کمیٹی کے پاس کرنے کے بعد، اسے ریاستی پلان میں شامل کرنے کے لیے ریاستی حکومت کو بھیج دیا جائے گا۔

74 ویں دستوری ترمیم کا ایکٹ ضلع منصوبہ بندی کے درج ذیل پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔

- اس نے ڈی پی سی کو ضلع کی آبادی کے ڈھانچے کا نمائندہ تصور کیا ہے۔
- اس نے ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کے وسیع مقاصد کی وضاحت کی ہے۔ ریاستی اور ضلع کی سطح پر ان کے فرائض کی تعریف میں لچکداری کی اجازت دی ہے
- اس نے ریاستوں کو ڈی پی سی کے چیئرپرسن کے انتخاب کا طریقہ طے کرنے کی آزادی دی ہے۔
- اس نے ضلع منصوبوں اور اسکیموں کے مسودے میں مشاورتی عمل فراہم کیا ہے
- اس نے ضلع اور ریاستی کے درمیان یکجا منصوبے کے لیے تجویز پیش کی ہے۔

اس طرح ہندوستان میں پہلی بار ایک دستوری منصوبہ بندی کا ادارہ بنایا گیا ہے اور وہ بھی ضلع کی سطح پر ظاہر ہے کہ یہ ہندوستانی اضلاع کے لیے ایک حوصلہ افزا کا موقع ہے۔

20.5 ضلع منصوبہ بندی کمیٹی (District Planning Committee)

74ویں اور 73ویں دستوری ترمیمی ایکٹ کی عمل سے پہلے ضلع پریشد اور میونسپل اداروں کو ضلع سطح پر وسائل کی منصوبہ بندی اور تقسیم کے فرائض انجام دیتے تھے۔ 73ویں اور 74ویں دستوری ترمیمی ایکٹ نے ضلع سطح پر ایک پلاننگ کمیٹی کی تشکیل کے لیے انتظامات کیے، جس کا مقصد پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے ذریعے تیار کیے گئے منصوبوں کو یکجا کرنا اور مجموعی طور پر ضلع کے لیے ترقیاتی منصوبہ تیار کرنا ہے۔

ضلع منصوبہ بندی کمیٹی (ڈی پی سی) وہ کمیٹی ہے جو ہندوستان کے دستور کے دفعہ 243-ZD کے مطابق ضلع سطح پر ضلع اور نیچے کی منصوبہ بندی کے لیے بنائی گئی ہے۔ ہر ضلع میں کمیٹی کو چاہیے کہ وہ ضلع میں پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے تیار کردہ منصوبوں کو یکجا کرے اور ضلع کے لیے ترقیاتی منصوبے کا مسودہ تیار کرے۔

ڈرافٹ ڈویلپمنٹ پلان کی تیاری میں، ڈی پی سی کو پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے درمیان مشترکہ دلچسپی کے معاملات بشمول مقامی منصوبہ بندی، پانی اور دیگر طبیعی اور قدرتی وسائل کی تقسیم، بنیادی ڈھانچے کی مربوط ترقی اور ماحولیاتی تحفظ کا خیال رکھنا ہوگا۔ دستیاب وسائل کی، مالی یا دوسری صورت میں۔ اس کوشش میں ڈی پی سی کو ایسے اداروں اور تنظیموں سے مشورہ کرنے کا بھی پابند کیا گیا ہے جن کی وضاحت کی گئی ہے۔ مختلف سطحوں پر منصوبے تیار کرنے کے لیے منصوبہ بندی کی مشینری اور ضلع سطح پر منصوبوں کے استحکام کے عمل پر مشتمل نظام کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔

20.6 ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کی ساخت (Composition of Distt Planning Committee)

ضلع منصوبہ بندی کمیٹی اکثر کچھ نامزد اراکین کے ساتھ ساتھ ضلع کے دیہی اور شہری بلدیاتی اداروں کے منتخب اراکین پر مشتمل ہوتی ہے۔ اراکین کی تعداد اضلاع کی آبادی کی اوسط کے مطابق مختلف ہوتی ہے۔ دیہی اور شہری علاقوں کے درمیان ضلع کی آبادی کو کس طرح یکساں طور پر تقسیم کیا جاتا ہے اور اس کی بنیاد پر، پنچایتوں اور بلدیاتی اداروں کے اراکین کے تناسب کا حساب لگایا جاتا ہے۔ جن اراکین کو نامزد کیا جاتا ہے وہ اکثر لائن ڈیپارٹمنٹس اور ریاستی اور وفاقی ایجنسیوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ نامزد اراکین کی زیادہ تعداد ضلع منصوبہ بندی کمیٹیوں کے کاموں میں ریاستی اور مرکزی حکومت کی زیادہ مداخلت اور کنٹرول کی نشاندہی کرتی ہے۔

ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کی ساخت کو طریقوں سے سے دیکھا جا سکتا ہے:

- یہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ پسماندہ گروہوں کو ضلع منصوبہ بندی کے عمل میں کس حد تک شامل کیا گیا ہے۔
- دوسرا یہ اس کیفیت کو ظاہر کرتا ہے کہ ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کس حد تک ریاستی کنٹرول اور مداخلت سے آزاد ادارہ ہے۔

20.7 ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کے اختیارات (Powers of DPC)

ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کو ضلع منصوبہ بندی کے عمل میں ایک بہت اہم کردار ادا کرنے والے ادارے کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے ضلع کے گاؤں اور قصبوں کے ذریعہ تیار کردہ دیہی اور شہری منصوبوں کو مستحکم کرنا اور اس کے بعد موصولہ منصوبوں کی بنیاد پر ضلع کے اندر سے ضلع کے لئے ایک ترقیاتی منصوبہ کا مسودہ تیار کرنا ہوتا ہے۔اس طرح ضلع منصوبہ بندی کمیٹی اقتصادی ترقی اور سماجی انصاف کے لئے اہم ہے، دیہی اور شہری منصوبوں کے ساتھ ساتھ شعبہ جاتی منصوبوں کے درمیان یہ کمیٹی ایک کڑی کا کام کرتی ہے۔اس سلسلے میں یہ ضروری ہے کہ ڈی پی سیز کو منصوبہ بندی کی سمجھ ہو۔ عمل اور، اگر ضرورت ہو تو، اہل منصوبہ سازوں اور تکنیکی ماہرین کی مدد بھی کرے۔ دفعہ ZD,243ڈی پی سی کو بھی مشترکہ دلچسپی کے مسائل کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ پنچایتیں اور میونسپلٹیز، جیسے کہ مقامی منصوبہ بندی، طبعی اور قدرتی اشتراک وسائل، بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور ماحولیاتی تحفظ کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ چونکہ ریاستوں دفعہ ZD-243 کے تحت ڈی پی سی کے لئے قانون سازی کی دفعات کا نمونہ تیار کیا ہے۔

20.8 ضلع منصوبہ بندی کے اجزا (Components of District Planning)

ضلع منصوبہ بندی کے اجزا درج ذیل ہیں:

20.8.1 مقامی اجزا

چونکہ ضلع منصوبہ بندی بنیادی طور پر علاقہ پر مبنی منصوبہ بندی ہے، اس لیے ضلع منصوبہ بندی کا خصوصی اجزا بہت اہم ہے۔ ضلع منصوبہ بندی سے متعلق 1984 کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ "مقامی منصوبہ بندی (... ضلع منصوبے میں...) تمام مقامی مظاہر کا احاطہ کرتی ہے بشمول انسانی سرگرمیوں سے پیدا ہونے والے، معاشی اور سماجی دونوں"۔ایک جامع مقامی منصوبے کے لیے ایک چھوٹے سے بستی سے لے کر شہر تک کسی خطے میں طبعی وسائل، زمین کے استعمال اور تمام انسانی بستیوں پر غور کرنے کی ضرورت ہوگی۔ ضلع منصوبے کے مقامی اجزاء ایسے ہوں گے جیسے مقامی بلیو پرنٹ کے ذریعے ترقیاتی پروگراموں کی رہنمائی کرنا، تقسیم انصاف کو یقینی بنانا اور دیہی۔ شہری انضمام اور تسلسل کو لانا۔ ضلع منصوبہ کو پورے ضلع میں یا اس کے کسی بھی حصے میں بنیادی ڈھانچے کی سہولیات میں عدم توازن کی نشاندہی اور درست کرنے کی ضرورت ہے۔ اسے ذیلی علاقائی کاری کے عناصر پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے، جو فصل کے نمونے جیسی خصوصیت پر مبنی ہے۔

ذیلی علاقائی کاری میں ضلع منصوبہ بندی فعال باہمی انحصار کے اصول پر مبنی بستیوں کے گروپ کے درمیان اقتصادی اور سماجی دونوں طرح کے روابط پر غور کرنا چاہیے، جیسے بازاروں، تجارتی مراکز، یا مخصوص صحت کی خدمات کے ذریعے خدمات انجام دینے والے علاقوں کے آس پاس۔ بنیادی ڈھانچے اور خدمات کی سہولیات کی طبعی تقسیم کا نمونہ باہمی انحصار کی نوعیت کا تعین کرے گا۔ اس طرح کی سہولتیں آبادکاری سے

مختلف ہوں گی۔ یہ ہمیشہ ضروری نہیں ہے کہ ہر ضلع میں تمام سہولیات موجود ہوں، اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ ضلع کے تمام بلاکس/دیہات میں تمام سہولیات ہوں۔ منصوبہ بندی کرتے وقت، یہ ضروری ہے کہ مقامی خصوصیات اور اصولوں پر غور کیا جائے۔

لہذا ضلع منصوبہ بندی کو واضح طور پر ان سطحوں کی نشاندہی کرنے کی ضرورت ہے جن پر مختلف سہولیات کی ضرورت ہے۔ ضلع منصوبہ ساز کو مختلف سہولیات کی مروجہ اور مطلوبہ سطحوں کو تلاش کرنے کی از حد ضرورت ہے۔

20.8.2 اقتصادی اجزا

اقتصادی منصوبہ بندی روایتی طور پر منصوبہ بندی کا بنیادی مرکز رہی ہے، کیونکہ ترقیاتی منصوبہ بندی کا بنیادی مقصد آمدنی اور روزگار کو بڑھانا ہے۔ وسائل کے بہتر انتظام کے لیے اقتصادی منصوبہ بندی بھی ضروری ہے۔ معاشی منصوبہ بندی کے لیے ضروری شرائط ضلع میں درج ذیل کی حالت کے بارے میں معلومات ہیں 1:

- وسائل، آبادیاتی خصوصیات
- زرعی اقتصادی خصوصیات
- سماجی واقتصادی عوامل
- بنیادی ڈھانچے کی خصوصیات
- سیکٹرل پروفائلز

اس کے علاوہ، اقتصادی منصوبہ بندی کے لیے ارضیات، زمینی پانی، جنگل، مٹی، انسانی اور دستیاب دیگر وسائل کے بارے میں علم کی ضرورت ہو گی۔ یہ معلومات ضلع کی پروفائل کا تعین کرتی ہے، اور متعلقہ ضلع کے لیے منصوبہ بندی کی حکمت عملی بھی تجویز کرے گی

20.8.3 سماجی اجزا

ضلع منصوبہ منصوبہ بندی کے سماجی اجزا کو نظرانداز کرنے کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ ضلع منصوبے کا کام سماجی عدم مساوات کو کم کرنا، سماجی خدمات فراہم کرنا اور عوامی شرکت کو یقینی بنانا ہے۔ ضلع منصوبے کے لیے، عوامی شرکت ایک اہم ذریعہ اور ترقی کے لیے ایک ہدف دونوں ہے، کیونکہ منصوبہ بندی سماجی تبدیلی کا ذریعہ ہے اور حکومت اور عوام کے درمیان خلیج کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے۔

پہلے منصوبہ میں کہا گیا تھا کہ اپنے لیے بہتر چیزوں کی امید سے پیدا ہونے والی ابتدائی مقامی دلچسپی کو صرف کامیابی کی نظر سے ہی برقرار رکھا جا سکتا ہے، خواہ وہ اعتدال پسند کیوں نہ ہو، اور اس میں حصہ داری کے شعور سے، خواہ بالواسطہ کیوں نہ ہو۔ منصوبہ بندی میں لوگوں کی شرکت ضروری ہے، بنیادی طور پر دیہی علاقوں میں طاقت کی غیر مساوی تقسیم کو کم کرنے، سماجی تناؤ کو کم کرنے، اور رویہ کی تبدیلیوں اور منصوبہ بندی کے ثمرات کی معاشی دوبارہ تقسیم کے ذریعے سماجی مساوات حاصل کرنے کے لیے۔ عوام کو کھلے فورمز میں بات چیت کے ذریعے منصوبہ بندی کے عمل میں حصہ لینے کی ضرورت ہے۔

20.8.4 انتظامی اجزا

ضلع منصوبہ بندی تک رسائی یا ناکامی بالآخر ضلع منصوبہ بندی کی مشینری کے سیاسی اور وزارتی سیٹ اپ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ روایتی طور پر، ضلع میں انتظامیہ کی ایک علاقائی طور پر ڈیزائن کی گئی اکائی ہے، جو بنیادی طور پر قانون اور ڈیر اور لینڈ ریونیو سے متعلق ہے۔ ترقی کے عمل کے ایک حصے کے طور پر ضلع انتظامیہ کے کردار پر بھارت کی ترقی کی منصوبہ بندی کے آغاز سے ہی زور دیا جانے لگا ہے۔

کلکٹر ضلع کے انتظامی عروج پر ہے۔ اسے ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کی حمایت حاصل ہے۔ ذیل میں دی گئی ایک مثالی جدول ضلع سطح پر منصوبہ بندی کی مشینری کو ظاہر کرتی ہے۔

20.9 ہندوستان کی مختلف ریاستوں میں مختلف منصوبہ بندی کے اداروں کے نام

ہندوستان کی مختلف ریاستوں میں مختلف منصوبہ بندی کے اداروں کے نام درج ذیل ہیں:

• گجرات، مدھیہ پردیش میگھالیہ، ناگالینڈ، پنجاب	ضلع سطح پر ایپکس پلاننگ باڈی
• منی پور، راجستھان، سکم	ضلع منصوبہ بندی بورڈ
• کرناٹک، مغربی بنگال	ضلع پریشد
• آندھرا پردیش	ضلع ترقیاتی بورڈ
• آسام، ہماچل پردیش	ضلع ترقیاتی کمیٹی
• جموں وکشمیر، اڑیسہ	ضلع ترقیاتی کمیٹی
• کیرالہ، تمل ناڈو	ضلع ترقیاتی کونسل
• مہاراشٹر، بہار	ضلع منصوبہ بندی اینڈ ڈویلپمنٹ کونسل
• اتر پردیش	ضلع منصوبہ بندی اینڈ مانیٹرنگ کمیٹی

پلاننگ کمیٹی کا چیئرمین وزیر، ممبر پارلیمنٹ، ممبر قانون ساز اسمبلی یا ضلع کلکٹر ہو سکتا ہے۔ یہ ریاست میں عمل پیرا ہونے پر منحصر ہے، حالانکہ انتظامی طور پر، کلکٹر ضلع کی ترقی اور انتظامیہ کے لیے ذمہ دار ہے۔ ضلع منصوبہ بندی اور ترقیاتی انتظامیہ کے انتظامی انتظامات ترقی کی منصوبہ بندی کی کوششوں اور طریقہ کار کے ایک حصے کے طور پر ترقیاتی انتظامیہ کے آغاز سے ہی بحث کا موضوع رہا ہے۔ ضلع منصوبہ بندی پر ورکنگ گروپ نے اپنی 1984 کی رپورٹ میں منصوبہ بندی کے عمل کے ہموار کام کے لیے چار اہم انتظامی پہلوؤں پر غور کیا۔ یہ ہیں:

- منصوبہ بندی اور عمل درآمد کے لیے مناسب میکانزم کا قیام۔

- فنڈز کے اجراء، انتظامی اور تکنیکی پابندیوں کے اجراء، دوبارہ تخصیص کے طریقہ کار اور بین شعبہ جاتی اور انٹرا سیکٹرل منتقلی کو متاثر کرنے کے لیے طریقہ کار کی اختراعات کا تعارف۔
- ریاستی سطحوں پر سیکٹرل آؤٹ لیز کے ساتھ ضلع منصوبہ بندی کے لیے موزوں طریقہ کار کا قیام۔
- اسکیموں کی نگرانی اور نظر ثانی کے لیے طریقہ کار کا قیام۔

منصوبہ بندی کی کامیابی کا انحصار ضلع سطح پر دستیاب تکنیکی مشینری کی قسم پر بھی ہوگا۔

لہٰذا، ضلع سطح پر قائم کردہ انتظامی اداروں کو پلاننگ باڈی میں مناسب تکنیکی افراد کی فراہمی کرنی چاہیے۔

20.10 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی میں آپ نے:

- منصوبہ بندی کے معنی اور مقاصد کا جائزہ لیا۔
- ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کے پس منظر کو سمجھا۔
- اس کے علاوہ ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کی فراض اور ڈھانچہ کا علم حاصل کیا۔

20.11 کلیدی الفاظ (Keywords)

ضلع منصوبہ بندی کمیٹی (ڈی پی سی)

ضلع منصوبہ بندی کمیٹی (ڈی پی سی) وہ کمیٹی ہے جو ہندوستان کے دستور کے دفعہ ZD243 کے مطابق ضلع سطح پر ضلع اور نیچے کی منصوبہ بندی کے لیے بنائی گئی ہے۔ ہر ضلع میں کمیٹی کو چاہیے کہ وہ ضلع میں پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے تیار کردہ منصوبوں کو یکجا کرے اور ضلع کے لیے ترقیاتی منصوبے کا مسودہ تیار کرے۔

امدادی امداد (Grants-in-aid)

امدادی امداد ایک حکومت کی طرف سے دوسری حکومت، ادارے، ادارے یا فرد کو امداد، عطیات یا عطیات کی نوعیت کی ادائیگیاں ہیں۔ مرکزی حکومت کی طرف سے ریاستی حکومتوں اور/یا پنچایتی راج اداروں کو گرانٹس ان ایڈ دی جاتی ہیں۔

20.12 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

20.12.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ دفعہ 234 کس کے متعلق ہے؟

(a) ریاستی الیکشن کمیشن (b) ریاستی مالی کمیشن (c) ضلع منصوبہ بندی کمیٹی (d) ان میں سے کوئی نہیں

2۔ ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کو کس ترمیم کے تحت دستوری درجہ دیا گیا؟

(a) 65ویں (b) 73ویں (c) 74ویں (d) 89ویں

3۔ ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کے اراکین کی کل تعداد کتنی ہوتی ہے؟

(a) 25 (b) 30 (c) ریاست پر منحصر ہوتا ہے (d) ان میں کوئی نہیں

4۔ ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کے نومنتخب اراکین کس کے نمائندگی کرتے ہیں؟

(a) پنچایت (b) بدلیاتی ادارے (c) مرکز اور ریاستی حکومت (d) یہ سبھی

5۔ گجرات میں ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کو کس نام سے جانا جاتا ہے؟

(a) ضلع منصوبہ بندی بورڈ (b) صرف کمیٹی (c) ضلع منصوبہ بندی کمیٹی (d) ریاستی منصوبہ بندی کمیشن

6۔ دستور کی 74ویں ترمیم کو کس سال کیا گیا تھا؟

(a) 1971 (b) 1992 (c) 1993 (d) 1995

7۔ انتظامی اصلاحات کمیشن نے کس سال ضلع سطح با معنی منصوبہ بندی پر زور دیا؟

(a) 1946 (b) 1950 (c) 1967 (d) 1990

8۔ ہندوستان کے منصوبہ بندی کمیشن نے کس سال میں ضلع منصوبہ بندی رہنما خطوط جاری کیے؟

(a) 1969 (b) 1980 (c) 1985 (d) 1986

9۔ درجہ ذیل میں سے کون سا جز ضلع منصوبہ بندی کا نہیں ہے؟

(a) مقامی (b) اقتصادی (c) سماجی (d) سیاسی

10۔ ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کی کاروئی کی صدارت کون کرتا ہے؟

(a) چیرمین (b) ضلع کلکٹر (c) تحصیل دار (d) ان میں کوئی نہیں

20.12.2۔ مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کی تشکیل پر بحث کیجیے۔

2. ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کے اختیارات پر روشنی ڈالیے۔
3. ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کے تاریخی پس منظر پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔
4. ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کے معنی کو واضع کیجیے۔
5. ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کے لیے کی گئی ترمیم پر روشنی ڈالیے۔

20.12.3۔طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. ضلع منصوبہ بندی کمیٹی پر ایک طویل نوٹ تحریر کیجیے۔
2. ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کے معنی کو واضع کرتے ہوئے، مراحل پر روشنی ڈالیے۔
3. ضلع منصوبہ بندی کمیٹی پر ایک تنقیدی نوٹ لکھیے، اور اس کی بہتری کے لے وضحات کیجیے۔ریاستی انتخابی کمیشن کی اہم اختیارات بیان کیجیے۔

20.13 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Readings)

1. Desai, Vasant (1988), Rural Development Programmes and Strategies, Volume II, Himalaya Publishing House, Bombay.
2. Desai, Vasant (1988), Rural Development, Organisation and Management, Volume III, Himalaya Publishing House, Bombay.
3. Government of India (1969), Guidelines for the Formulation of District Plans, Planning Commission, New Delhi.
4. Dayal, Ishwar et al. (1976), District Administration: A Survey of Reorganization, Macmillian, New Delhi.
5. Sharma, A.N. (1981), Spatial Approach for District Planning, Concept, New Delhi.
6. Government of India (1984), Report of the Working Group on District Planning, Volumes I & II, Planning Commission, New Delhi.
7. Government of India (1985), Report of the Committee to Review the Existing Administrative Arrangement for Rural Development and Poverty Alleviation
8. Programmes, Department of Rural Development, Ministry of Agriculture, New Delhi.

اکائی 21—مقامی اداروں پر ریاستی کنٹرول

(State Control over Local Bodies)

اکائی کے اجزا:

21.0 تمہید

21.1 مقاصد

21.2 قانون سازی کا کنٹرول

21.3 عاملانہ یا انتظامی کنٹرول

21.4 انتظامی کنٹرول کی ایجنسیاں

21.5 مالیاتی کنٹرول

21.6 عدالتی کنٹرول

21.7 اکتسابی نتائج

21.8 کلیدی الفاظ

21.9 نمونہ امتحانی سوالات

21.9.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

21.9.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

21.9.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

21.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد

21.0 تمہید (Introduction)

حکومت کے تین سطحی نظام میں مقامی اداروں کی بہت اہمیت ہے۔ یہ ادارے ملک کے جمہوری نظام میں عوام کی شراکت داری کو متعین کرتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ قطار میں کھڑے آخری آدمی تک جمہوریت کی رسائی ہو۔ حکومت کی تین سطحوں میں پہلی سطح مرکزی حکومت کی ہے جس کا مرکز دہلی کا پارلیمنٹ ہاؤس ہے۔ مرکزی حکومت کے بعد دوسری سطح پر مختلف ریاستوں کی ریاستی حکومتیں وجود میں آتی ہیں۔ یہ حکومتیں ریاستی سطح پر عوام کی علاقائی خواہشات اور ان کے مطالبات کی تکمیل کرتی ہیں۔ حکومت کی تیسری سطح مقامی یا بلدیاتی سطح ہوتی ہے۔ مقامی یا بلدیاتی ادارے حکومت میں عوام کی شرکت کو فروغ دیتے ہیں۔

بلدیاتی ادارے ریاستی حکومت کے درج ذیل کنڑول کے تابع ہوتے ہیں:

- قانون سازی کا کنڑول (Legislative Control)
- عاملانہ یا انتظامی کنڑول (Executive or Administrative Control)
- مالیاتی کنڑول (Financial Control)
- عدالتی کنڑول (Judicial Control)

21.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ،

- ریاستی حکومت اور مقامی حکومت کے درمیان تعلق کا مطالعہ کریں گے۔
- مقامی حکومت پر ریاست کے قانون ساز اکنڑول کو سمجھیں گے۔
- مقامی حکومت پر ریاست کے عاملانہ اور انتظامی کنڑول کو سمجھیں گے۔
- مقامی حکومت پر ریاست کے مالیاتی کنڑول کو سمجھیں گے۔
- مقامی حکومت پر ریاست کے عدالتی کنڑول کو سمجھیں گے۔

21.2 قانون سازی کا کنڑول (Legislative Control)

قانون سازی کا کنڑول ریاستی حکومت کے ذریعہ اس کے موروثی حق کے ذریعہ استعمال کیا جاتا ہے جو اسے آئین کے ذریعہ دیا گیا ہے اور اس کے مطابق اسے مقامی حکومتوں کے اداروں کے حوالے سے قانون بنانے اور ان کے فرائض اور اختیارات کا فیصلہ کرنے کا خصوصی اختیار حاصل

ہے۔اس کے مطابق، کسی ریاست میں میونسپل ادارے متعلقہ ریاستی مقننہ کی تخلیق ہوتے ہیں اور اپنے اختیارات ان سے متعلق قوانین سے حاصل کرتے ہیں۔مقننہ حکومت کو یہ اختیار بھی دے سکتی ہے کہ وہ تمام میونسپل معاملات جیسے کہ انتخابات، عملہ، اکاؤنٹس، ٹیکس وغیرہ کے لیے موجودہ ایکٹ میں معمولی تبدیلیاں کرنے کے بجائے کچھ اہمیت کے حامل معاملات کے ساتھ قواعد وضوابط بنائے۔

قانون سازی کے کنٹرول کے مختلف ذرائع جیسے بحث و مباحثے اور مختلف قسم کی حرکات جیسے کہ توجہ دلانا، ملتوی کرنا اور استحقاق، وقفہ سوالات کے دوران مقننہ کے اراکین کے پوچھے گئے سوالات، مختلف پہلوؤں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا سب سے طاقتور ذریعہ ہیں۔ متعلقہ وزیر سے میونسپل انتظامیہ اسمبلی میں اٹھائے جانے والے سوالات عام طور پر بلدیاتی انتخابات جیسے مسائل سے متعلق ہوتے ہیں، جن میں انتخابی فہرستوں کی تیاری، انتخابی درخواستیں، منتخب اراکین کا گزٹ نوٹیفکیشن، اراکین کی برطرفی، ہائی کورٹ میں دائر رٹ، میونسپل کمیٹیوں کی بالادستی اور خاتمہ، عملہ، مالیات شامل ہیں۔

بلدیاتی اداروں پر قانون سازی کا کنٹرول جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے، بہت اہمیت کا حامل ہے، لیکن قانون سازوں کے پاس وقت کی کمی، میونسپل انتظامیہ کی تکنیکی نوعیت اور سیاسی تحفظات، تعصبات کی وجہ سے اسے موثر انداز میں استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

21.3 عاملانہ یا انتظامی کنٹرول (Executive or Administrative Control)

میونسپل اداروں پر عاملانہ /انتظامی کنٹرول میونسپل ایڈمنسٹریشن کے ہر پہلو تک وسیع ترین کنٹرول ہے۔بلدیات کی علاقائی حدود کی وضاحت، اضافہ یا کمی؛ منتخب اراکین کی تعداد اور درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے مخصوص نشستوں کا تعین، آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کا انعقاد؛ وارڈوں کی حدبندی؛ انتخابات کے ذریعے نمائندگی نہ کرنے والے لوگوں کے بعض زمروں کے اراکین کا تعاون؛ ایسوسی ایٹ ممبران اور عہدیداروں کے مشیروں کی تقرری؛ ممبران کے عہدے کی مدت میں توسیع یا اس میں کمی، انتخابی درخواستوں کو نمٹانا، ممبران اور عہدیداران جیسے صدر اور نائب صدر وغیرہ کی برطرفی وغیرہ اس کنٹرول کا حصہ ہیں۔

ریاستی حکومت میونسپل اداروں پر انتظامی کنٹرول مندرجہ ذیل طریقے سے استعمال کرتی ہے:

- ضمنی قوانین کو منظور کرنے کا اختیار: ریاستی حکومت کو میونسپل اداروں کے ذریعہ بنائے گئے ضمنی قوانین اور قواعد کو منظور کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ میمورنڈم، سرکلر، اور ہدایات جاری کرنا جس میں مشورہ، تجاویز، ہدایات شامل ہوں؛ مخصوص اسکیموں کی منظوری کے لیے؛ خدمت کے معیارات تجویز کرنا؛ طریقہ کار اور اصول وضع کرنے کے لیے؛ پوچھ گچھ اور معائنہ کرنے کے لئے؛ وقتاً فوقتاً رپورٹیں حاصل کرنا اور میونسپل اداروں کو بعض قسم کے کام انجام دینے یا کوئی ٹیکس لگانے کے لیے حکومت کی پیشگی منظوری حاصل کرنے کا مطالبہ کرنا وغیرہ۔

ریاستی حکومت کو یہ اختیار بھی حاصل ہے کہ وہ بلدیاتی اداروں کی طرف سے منظور کردہ قراردادوں کو منسوخ کردے اگر یہ محسوس کیا جائے کہ یہ انہیں قانون کے ذریعے دیے گئے اختیارات سے زیادہ ہیں یا عوام کے مفادات کے خلاف ہیں یا بلدیاتی اداروں کی بربادی کا باعث ہیں یا فنڈز فراہم کرتا ہے یا امن کی خلاف ورزی کا باعث بنتا ہے، یا لاقانونیت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

- عملے پر کنٹرول: ریاستی حکومتوں نے میونسپل سروسز کے صوبائی ہونے کے بعد سے اسسٹنٹ اور اس سے اوپر کے عہدے سے میونسپل اہلکاروں پر مکمل اختیار حاصل کر لیا ہے۔ اب یہ حکومت ہے جو مختلف عہدوں اور پروموشن کے ذرائع کے لیے قطعی اہلیت کا تعین کرتی ہے، اس کی تشکیل کردہ سلیکشن کمیٹی کی سفارشات پر تقرری کرتی ہے، ایک میونسپلٹی سے دوسری میں تبادلے کا حکم دیتی ہے اور ان کی سروس کی شرائط کا تعین کرتی ہے۔ تنخواہ، الاؤنسز، گریجویٹی، پنشن، اور دیگر ادائیگیاں متعلقہ میونسپل اداروں کے ذریعے کی جاتی ہیں۔

میونسپل اداروں کو ریاستی حکومت کی منظوری سے صرف کلرکوں اور درجہ چہارم کے ملازمین کو ملازمت دینے کا حق حاصل ہے۔ صدر اور متعلقہ میونسپل کمیٹی میونسپلٹی کے ملازم کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں لیکن اس کے خلاف حکومت سے اپیل کی جاسکتی ہے جس کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔ ریاستی حکومت اپنے طور پر بھی کمیٹی کے کسی ایسے شخص کو سزا یا برخاست کرنے کا مطالبہ کر سکتی ہے جو اس کی رائے میں ملازمت کے لیے نااہل ہے۔

اسی طرح میونسپل کارپوریشنوں کے معاملے میں، کمشنر، جس کے پاس مکمل عاملانہ اختیارات ہوتے ہیں، ریاستی حکومت کی طرف سے مقرر کیا جاتا ہے۔ میونسپل کارپوریشنوں کے تمام کیڈروں کو ماہانہ کم از کم تنخواہ لینے کے لیے ریاستی حکومت کو میونسپل کارپوریشنوں کے اہلکاروں پر ان کی بھرتی، ٹرانسفر، پروموشن، سروس کی شرائط، طرز عمل کے حوالے سے مکمل کنٹرول کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

- معائنہ کا اختیار: ریاستی حکومت کو میونسپل اداروں کے ذریعہ انجام دی جانے والی سرگرمیوں کا معائنہ کرنے کا اختیار بھی حاصل ہے۔ معائنہ ضلعی سطح پر ریاستی حکومت کے نمائندے کے ذریعے کیا جاتا ہے، اور ریاست میں جہاں مقامی اداروں کے ڈائریکٹوریٹ قائم کیے گئے ہیں، اس مقصد کے لیے مقامی انسپکٹر مقرر کیے جاتے ہیں۔

معائنہ کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ میونسپل ادارے میونسپل ایکٹ کے فریم ورک کے اندر کام کر رہے ہیں۔ ریاستی حکومت متعلقہ بلدیاتی ادارے کو مناسب ہدایات جاری کرتی ہے تاکہ اسے مزید موثر بنایا جاسکے اور اس کے کام کاج کو ہموار کیا جاسکے اور معائنہ کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ ان ہدایات پر احتیاط سے عمل کیا جارہا ہے۔

- رپورٹیں اور پوچھ گچھ: میونسپل ادارے اپنے کام کے بارے میں ریاستی حکومت کو وقتاً فوقتاً رپورٹیں بھیجنے کے پابند ہیں۔ رپورٹس سہ ماہی، ششماہی یا سالانہ ہوسکتی ہیں۔ ان رپورٹوں میں مالی، انتظامی اور شماریاتی امور سے متعلق معلومات شامل ہیں۔ بلدیاتی اداروں

کی تازہ ترین صورتحال سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے یہ حکومت کے ہاتھ میں ایک آلہ ہے۔ حکومت ان رپورٹس کی بنیاد پر کوئی بھی انکوائری شروع کر سکتی ہے اور میونسپل ادارے سے کسی قسم کی معلومات بھی حاصل کر سکتی ہے۔

- پہلے سے طے شدہ اختیارات: میونسپل ادارہ ایک مخصوص مدت کے اندر اپنے کام انجام دینے کا پابند ہے۔ اگر میونسپل بادارہ ایک مخصوص مدت کے اندر کسی خاص کام کو انجام دینے میں ناکام رہتا ہے، تو ریاستی حکومت مقررہ وقت میں کام کو مکمل کرنے کے لیے ہدایات جاری کر سکتی ہے۔ اگر میونسپل باڈی اب بھی اس کام کو انجام دینے میں ناکام رہتی ہے تو ریاستی حکومت اس کام کو اپنے طور پر کروا سکتی ہے لیکن اس کام کا خرچ متعلقہ میونسپلٹی کو برداشت کرنا ہوگا۔
- اپیل کے اختیارات: ریاست کے مختلف میونسپل ایکٹ میں کسی بھی میونسپل فیصلے کے خلاف ریاستی حکومت سے اپیل کرنے کا انتظام ہے۔ ان میں سے کچھ فیصلوں کا تعلق لائسنس کے اجراء، کسی مخصوص جگہ پر تعمیرات سے انکار، عمارت کو مسمار کرنے سے ہے۔
- تحلیل اور سپر سیشن کے اختیارات: تمام انتظامی اختیارات جو ریاستی حکومت میونسپل ادارے پر استعمال کرتی ہے، میونسپل ادارے کو تحلیل کرنے یا اس کی جگہ لینے کا اختیار سب سے سخت ہے۔ دوسری طرف، سپر سیشن کا مطلب ہے کونسل کی معطلی اور میونسپل باڈی کا پورا کنٹرول ریاستی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ ایڈمنسٹریٹر کو دینا۔ اس طرح تحلیل سپر سیشن سے کم شدید ہے۔ تحلیل کونسلرز کی اہلیت پر اعتماد کے فقدان کی وجہ سے ہوتی ہے اور ان پر جرمانہ عائد کرتی ہے، جب کہ بالادستی رائے دہندگان کو سزا دینے کے مترادف ہے کیونکہ یہ انہیں میونسپل باڈی میں اپنے نمائندوں سے محروم کر دیتا ہے۔ ریاستی حکومتوں کو میونسپل اداروں کی معطلی اور سپر سیشن کا اختیار دیا گیا ہے۔ یہ مختلف ریاستوں کے میونسپل ایکٹ میں فراہم کیا جاتا ہے کہ اگر ریاستی حکومت کی رائے میں، ایک کمیٹی ایکٹ کے تحت اس پر عائد فرائض کی انجام دہی میں مستقل طور پر کوتاہی کرتی ہے یا اپنے اختیارات سے تجاوز کرتی ہے یا اس کا غلط استعمال کرتی ہے، تو ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں شائع ہونے والے ایک حکم نامے کے ذریعے اس کی وجوہات کے بیان کے ساتھ کمیٹی کو ایک سال سے زائد مدت کے لیے معطل کرنے کا اعلان کر سکتی ہے۔ لیکن معطلی کی مدت ختم ہونے کے بعد، اگر کمیٹی دوبارہ اسی طرح سے کام کرتی ہے، تو ریاستی حکومت اسی طرح کے حکم کے ذریعے کمیٹی کو ہٹا سکتی ہے۔ معطلی کا حکم دینے سے پہلے، ریاستی حکومت کو کمیٹی کو ایک موقع دینا چاہیے کہ وہ وجہ بتائے کہ ایسا حکم کیوں نہیں دیا جانا چاہیے، لیکن ایسا موقع ضروری نہیں ہے جہاں ایسا کرنا معقول حد تک عملی نہ ہو۔

21.4 انتظامی کنٹرول کی ایجنسیاں (Agencies of Administrative Control)

ریاستی حکومت ریاستی سطح اور مقامی ایجنسیوں کے ذریعے میونسپل اداروں پر نگرانی اور کنٹرول کا استعمال کرتی ہے۔ اس میں محکمہ لوکل گورنمنٹ، ڈائریکٹوریٹ آف لوکل گورنمنٹ، اور تکنیکی محکمے، ڈپٹی کمشنر اور سب ڈویژنل آفیسر پر مشتمل ہے۔ دوسرے لفظوں میں انتظامیہ

کے تین طبقات کا تعلق بلدیاتی اداروں سے ہے، یعنی۔(a) سیکرٹریٹ،(b) محکمہ، اور(c) علاقائی اور فیلڈ افسران۔ سیکرٹریٹ بنیادی طور پر پالیسی بنانے والا ادارہ ہے اور فیلڈ دفاتر اور ماتحت دفاتر پالیسی پر عمل درآمد کے لیے علاقائی یا فیلڈ ایجنسیاں ہیں۔اور ان دونوں کے درمیان، 'ڈائریکٹوریٹ' کا ادارہ آتا ہے جو سیکرٹریٹ کی پالیسی سازی کی ضروریات کو پورا کرتا ہے اور ماتحت فیلڈ دفاتر کی طرف سے پالیسیوں کے مناسب اور موثر نفاذ کو بھی یقینی بناتا ہے۔'ڈائریکٹوریٹ' کا ادارہ عام طور پر تکنیکی نوعیت کا ہوتا ہے اور اس طرح اس کے دائرہ اختیار میں آنے والے معاملات پر سیکرٹریٹ کو تکنیکی مشورہ دیتا ہے۔اس تعلق سے آپ گزشتہ سمسٹر میں کافی مطالعہ کر چکے ہیں۔ مقامی حکومت کے اعتبار سے مختصر جانکاری درج ذیل ہے:

محکمہ لوکل گورنمنٹ (Department of Local Government)

محکمہ لوکل گورنمنٹ مقامی حکومت کی اہم پالیسیاں ترتیب دے کر اور میونسپل باڈیز کو ہدایات اور احکامات جاری کر کے میونسپل باڈیز پر کنٹرول کا استعمال کرتا ہے۔ محکمہ لوکل گورنمنٹ کچھ بڑے مسائل جیسے کہ میونسپل باڈی کے وارڈوں کی حد بندی، منتخب اور نامزد کیے جانے والے ممبران کی تعداد کا تعین، بلدیاتی ادارے کی مدت میں توسیع، اور بلدیاتی اداروں کے انتخابات سے بھی تعلق رکھتا ہے۔

تمام ریاستوں میں مقامی حکومت کا الگ محکمہ نہیں ہے۔کچھ ریاستوں میں محکمہ مقامی حکومت کو دوسرے محکمے کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، مہاراشٹر میں شہری ترقی، صحت عامہ اور ہاؤسنگ کے لیے ایک محکمہ ہے۔ آندھرا پردیش میں صحت عامہ، ہاؤسنگ اور مقامی حکومت کے لیے ایک مشترکہ محکمہ موجود ہے۔ لیکن پنجاب، ہریانہ اور راجستھان جیسی کچھ ریاستیں بھی ہیں جن میں مقامی حکومت کا الگ محکمہ ہے۔

محکمہ لوکل گورنمنٹ کی سربراہی کابینہ کے وزیر یا وزیر مملکت کے پاس ہوتی ہے جو آزادانہ چارج رکھتا ہے۔ وہ محکمہ کی اہم پالیسی مرتب کرتا ہے اور اہم پالیسی امور کا فیصلہ کرتا ہے۔ایک سینئر آئی اے ایس افسر محکمہ کا سکریٹری ہوتا ہے۔اس کی مدد جوائنٹ سیکرٹری، ڈپٹی سیکرٹریز، انڈر سیکرٹریز اور معاون عملہ کرتے ہیں۔

نظامت برائے مقامی حکومت (Directorate of Local Government)

مثال کے طور پر پنجاب میں ڈائریکٹوریٹ آف لوکل باڈیز کا سربراہ ایک جوائنٹ سیکرٹری ہوتا ہے جو ڈائریکٹوریٹ آف لوکل گورنمنٹ کا سابقہ ڈائریکٹر ہوتا ہے اور اس کی مدد ایک جوائنٹ ڈائریکٹر کرتا ہے۔ جوائنٹ ڈائریکٹر کا عہدہ محکمہ کے تین ڈپٹی سیکرٹریوں میں سے کسی ایک کے پاس دفتری بنیادوں پر ہوتا ہے۔ایک ڈپٹی ڈائریکٹر (ہیڈ کوارٹر) ہے جس کی مدد ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور دیگر کلریکل اسٹاف کرتے ہیں۔ ڈائریکٹوریٹ کا اپنا علاقائی دفتر ہے۔ امرتسر، جالندھر، لدھیانہ، پٹیالہ اور فیروزپور میں ایک ڈپٹی ڈائریکٹر کی ذمہ داری کے تحت بلدیات کو ان کے دروازے پر رہنمائی اور مشورہ فراہم کرنے کے لیے۔ علاقائی ڈپٹی ڈائریکٹرز تقریباً وہی اختیارات استعمال کرتے ہیں جو پہلے ڈپٹی کمشنرز اپنے متعلقہ اضلاع میں استعمال کر رہے تھے۔

نظامت کے فرائض (Functions of the Directorate)

ڈائریکٹوریٹ ریاستی حکومت کی طرف سے میونسپل پالیسیوں کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ اس حقیقت سے سہولت فراہم کرتا ہے کہ محکمہ کے جوائنٹ سیکرٹری اور ایک ڈپٹی سیکرٹری بالترتیب ڈائریکٹر اور جوائنٹ ڈائریکٹر کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ دراصل محکمہ لوکل گورنمنٹ کی سیکرٹریٹ شاخیں ڈائریکٹوریٹ کی عمارت کے احاطے میں واقع ہیں اور ڈائریکٹر (جوائنٹ سیکرٹری) اور جوائنٹ ڈائریکٹر (بطور ڈپٹی سیکرٹری) کی براہ راست نگرانی میں کام کرتی ہیں۔

ڈائریکٹوریٹ میونسپل ایڈمنسٹریشن سے متعلق تمام پالیسی امور پر حکومت کو مشورہ دیتا ہے جیسے میونسپلٹیوں کی تشکیل اور درجہ بندی، ان کے ڈھانچے اور افعال، ٹیکس، قرضے اور مالیاتی گرانٹس، ریاستی میونسپل خدمات کی تخلیق اور ان کی بھرتی، تربیت اور فروغ، اور ریاستی-میونسپل تعلقات اس کے علاوہ، یہ ریاست کے تمام میونسپل اور شہری اداروں کے لیے ایک کنٹرولنگ ایجنسی کے طور پر بھی کام کرتی ہے۔ کنٹرول بلدیاتی انتخابات، بلدیاتی قراردادوں کی منظوری یا منسوخی، بلدیاتی ملازمین کے بعض زمروں کی تقرری، ترقی، اور تبادلے اور ان کے خلاف تادیبی کارروائی اور میونسپل باڈی کو ختم کرنے یا تحلیل کرنے سے متعلق ہے۔

ڈائریکٹر اور جوائنٹ ڈائریکٹر پالیسی سازی کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں، معائنہ کا کام عام طور پر ڈپٹی ڈائریکٹر (ہیڈ کوارٹر) اور پانچ علاقائی ڈپٹی ڈائریکٹرز کے ساتھ ساتھ ڈپٹی کمشنر کے ذریعے بھی لیا جاتا ہے۔ بعض اوقات ڈائریکٹوریٹ بلدیاتی اداروں کے معاملات میں عوامی مطالبے پر یا اپنے طور پر انکوائری بھی کرتا ہے۔

ڈائریکٹوریٹ قواعد و ضوابط وضع کرتا ہے اور انہیں میونسپل اداروں تک پہنچاتا ہے۔ یہ سرکلر بھی جاری کرتا ہے جس میں حکومتی احکامات، مخصوص معاملات پر ٹینڈر کے مشورے اور تفصیلی طریقہ کار کے معاملات کی وضاحت کی جاتی ہے۔ اکثر اوقات، میونسپل باڈیز مخصوص معاملات میں ان کی مدد کے لیے ڈائریکٹوریٹ سے رجوع کرتی ہیں جیسے کہ ان کے کیسز کی جلد منظوری کے لیے کسی فعال محکمے سے پوچھنا۔ ڈائریکٹوریٹ، بعض اوقات، غیر معمولی حالات میں مخصوص خدمات کو انجام دینے کا کام بھی انجام دیتا ہے۔

مندرجہ بالا کاموں کو انجام دینے کے علاوہ، ڈائریکٹوریٹ بین المحکمہ جاتی ہم آہنگی کو یقینی بناتا ہے، اگر ضروری ہو تو حکومت کے موجودہ قواعد و ضوابط کی تشریح اور نرمی کرتا ہے، میونسپل انسپیکشن رپورٹس کی جانچ پڑتال کرتا ہے، مقامی حکومت کے مسائل پر تحقیق کرتا ہے، وغیرہ۔

ٹیکنکل محکمے (Technical Departments)

مالی مجبوریوں کی وجہ سے، زیادہ تر بلدیاتی ادارے، خاص طور پر چھوٹے ادارے، پانی کی فراہمی، صفائی، صحت، سڑکوں، پبلک ورکس وغیرہ کی اپنی سکیموں کے تکنیکی پہلوؤں کے بارے میں مشورہ دینے کے لیے تکنیکی ماہرین کو شامل کرنے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ انہیں جانچ پڑتال، تکنیکی منظوری، اور یہاں تک کہ بعض اوقات اپنی اسکیموں پر عمل درآمد ہونے کے لیے ریاستی تکنیکی محکموں پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ تکنیکی محکموں پر ان کا انحصار قدرتی طور پر میونسپل اداروں اور تکنیکی محکموں کے درمیان تعلق قائم کرتا ہے۔ میونسپل باڈیز اپنی اسکیمیں متعلقہ تکنیکی محکموں کو علاقائی ڈائریکٹرز یا ڈائریکٹوریٹ آف لوکل گورنمنٹ کے ڈائریکٹر کے ذریعے جمع کراتی ہیں۔ متعلقہ تکنیکی محکمے تجاویز کا جائزہ لیتے

ہیں اور ان کی تکنیکی منظوری دیتے ہیں۔ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ میونسپل اداروں اور تکنیکی محکموں کے درمیان ایک لنک کے طور پر کام کرتا ہے۔

اس انتظام کے تحت، میونسپل اسکیموں کو اکثر متعلقہ محکمہ سے تکنیکی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کی وجہ سے روک دیا جاتا ہے۔اس لیے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ڈائریکٹوریٹ آف لوکل گورنمنٹ کے پاس ایک انجینئرنگ سیل ہونا چاہیے جو بلدیات کو خالصتاً تکنیکی معاملات میں مدد اور مشورے دے اور سیل کی لاگت اس سے پوری کی جائے جو میونسپلٹیز کو اب تکنیکی محکموں کو ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ متبادل طور پر، مختلف ریاستی فعال محکموں کے درمیان ایک بامقصد ہم آہنگی کو آرڈینیشن کمیٹی کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے، جس میں مختلف فعال محکموں کے نامزد افراد شامل ہوتے ہیں، جس میں ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ بطور چیئرمین ہوتا ہے۔یہ کمیٹی مشورے کے لیے تکنیکی عملے کی ایجنسی کے طور پر کام کرتی ہے اور اگر کوئی مسئلہ اس کمیٹی کے حل سے باہر ہے تو محکمہ لوکل گورنمنٹ ضروری مشاورت اور فیصلوں کے لیے اسے سیکرٹریٹ کے محکموں میں لے جاسکتا ہے۔

21.5 مالیاتی کنٹرول (Financial Control)

شہری بلدیاتی ادارے اپنے مالی معاملات کے سلسلے میں ہمیشہ ریاستی حکومت کے رحم و کرم پر رہتے ہیں۔ریاستی حکومت پر بلدیاتی اداروں کا یہ مالی انحصار ریاستی کنٹرول کا موقع فراہم کرتا ہے۔ریاستی حکومت اکاؤنٹس کے آڈٹ اور دیکھ بھال کے لیے مختلف اصول و ضوابط بھی مرتب کرتی ہے۔لہٰذا، فنڈنگ ایجنسی (یعنی ریاستی حکومت) کے لیے یہ یقینی بنانا واضح ہو جاتا ہے کہ فنڈز کا غلط استعمال نہ ہو اور آڈٹ اور اکاؤنٹس سے متعلق رہنمائی کی صحیح طریقے سے پیروی کی جائے۔یہ سب میونسپل فنانس پر ریاستی کنٹرول کی ضرورت ہے۔

مالیاتی کنٹرول خود کو ٹیکسوں، فیسوں، قرضوں اور گرانٹس سے حاصل ہونے والی میونسپل آمدنی کے ضابطے میں ظاہر کرتا ہے۔

میونسپل آمدنی کا ضابطہ (Regulation of Municipal Income)

میونسپل ادارہ صرف ریاستی حکومت کی منظوری سے ٹیکس لگا سکتا ہے، ان میں ترمیم اور ختم کرسکتا ہے۔ریاستی حکومت میونسپل باڈی سے ٹیکس، شرح یا فیس لگانے یا ٹیکس دہندگان کے کسی خاص طبقے کو ان کی ادائیگی سے مستثنیٰ کرنے کا مطالبہ بھی کرسکتی ہے۔ایمرجنسی کے دوران، ریاستی حکومت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ ان شرحوں پر ٹیکس عائد کرسکتی ہے جس کا تعین اس کے ذریعہ کیا جائے یہاں تک کہ جب کوئی میونسپل باڈی نہ چاہے اور اسے اس کی ضرورت نہ ہو۔پنجاب میونسپل کارپوریشن ایکٹ، 1976، ٹیکسوں کی ایک فہرست فراہم کرتا ہے جو کارپوریشن کے لیے عائد کرنا واجب ہے اور ایسی شرحوں پر جو حکومت وقتاً فوقتاً نوٹیفکیشن کے ذریعے متعین کرسکتی ہے۔اور اگر کارپوریشن ریاستی حکومت کی طرف سے حکم دیا گیا ٹیکس لگانے میں ناکام ہو جاتی ہے، تو حکومت ٹیکس لگانے کی مجاز ہے اور اس طرح سے منظور شدہ حکم اس طرح کام کرے گا جیسے ٹیکس کارپوریشن کی طرف سے درست طور پر لگایا گیا ہو۔

ریاستی حکومت میونسپل اداروں کو امداد فراہم کرتی ہے تاکہ وہ اپنی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کر سکیں اور اس لیے ان پر کنٹرول کا استعمال اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کیا جاتا ہے کہ گرانٹس کا صحیح استعمال کیا جائے اور ان کا غلط استعمال نہ کیا جائے یا ان کاموں کے علاوہ کسی اور کام کی طرف موڑ دیا جائے جن کے لیے وہ تھے۔ منظور شدہ ریاستی حکومت ان کے لیے قرض بھی پیش کرتی ہے یا انھیں دوسرے مالیاتی اداروں سے یہ رقم جمع کرنے کی اجازت دیتی ہے اور ان کے لیے ضامن ہے۔ یہ قرضوں پر سود کی شرح کا بھی تعین کرتا ہے۔ ریاستی حکومت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ قرض اس مقصد کے لیے استعمال کیے جائیں جس کے لیے وہ وصول کیے جاتے ہیں، غیر خرچ شدہ رقم واپس کی جاتی ہے اور ان کو طے شدہ وقت کے مطابق سود کے ساتھ واپس کیا جاتا ہے۔

اخراجات کا ضابطہ (Regulation of Expenditures)

ریاستی حکومت میونسپل اخراجات کو مختلف اشیاء پر کیے جانے والے اخراجات کی حد مقرر کر کے، خرچ کرنے کے لیے ضابطے اور طریقہ کار وضع کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، کی جانے والی خریداریوں پر بازار کی مسابقتی شرحوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے ٹینڈرز یا کوٹیشنز کو مدعو کرنے کے ذریعے، مقامی اداروں کو مجاز حکام سے انتظامی اور تکنیکی منظوری حاصل کرنے کی ضرورت ہے اگر اس میں شامل کام اخراجات کی ایک خاص حد سے تجاوز کر جائے۔

میونسپل بجٹ (Municipal Budget)

میونسپل اداروں کو ریاستی حکومت کے ذریعہ تجویز کردہ فارموں میں اپنا بجٹ تیار کرنے اور اس سے منظوری حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بجٹ کے ایک سر سے دوسرے سر پر دوبارہ تخصیص کے لیے ریاستی حکومت کی منظوری بھی ضروری ہے۔ ریاستی حکومت کو بجٹ کو منظور کرتے وقت یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ متعلقہ میونسپل باڈی کے پاس کم از کم اختتامی توازن اور قرضوں کی ادائیگی کے لیے ضروری انتظام ہے۔

اکاؤنٹنگ (Accounting)

اکاؤنٹنگ ایک مضبوط مالیاتی انتظامیہ کے اہم اجزاء پر مشتمل ہے۔ صرف ٹیکس لگانے سے میونسپل اداروں کی مالی حالت بہتر نہیں ہوتی اگر ٹیکسوں کی مکمل وصولی نہ ہو، کھاتوں کی کتابوں کی صحیح دیکھ بھال نہ ہو اور وصولی اور اخراجات کی نگرانی نہ کی جائے۔ پنجاب میں میونسپل اداروں کو پنجاب میونسپل اکاؤنٹس کوڈ، 1930 کی پیروی کرنے کی ضرورت ہے، جو ہر قسم کے مالی لین دین کے لیے تفصیلی طریقہ کار بیان کرتا ہے۔ اکاؤنٹس کو جس شکل اور طریقے سے برقرار رکھا جانا ہے وہ عام طور پر اکاؤنٹنٹ جنرل کے ذریعہ تجویز کیا جاتا ہے اور ان سے کوئی بھی اجازت صرف ریاستی حکومت کی منظوری سے دی جا سکتی ہے۔

آڈیٹنگ (Auditing)

میونسپل اکاؤنٹس لوکل فنڈ اکاؤنٹس کے ایگزامینر کے ذریعہ سالانہ آڈٹ کے تابع ہیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ مالی لین دین مناسب طریقے سے انجام پاتے ہیں، جو رقم جمع کی جانی ہے وہ صحیح طریقے سے وصول کی جاتی ہے اور جمع کی جاتی ہے اور یہ کہ مناسب اتھارٹی اور فنڈز کی دفعات کے بغیر کوئی رقم ادا نہیں کی جاتی ہے۔ بجٹ. آڈٹ رپورٹس میں بجٹ کی فراہمی سے زائد اخراجات کو ریگولرائز نہ کرنے، اٹھائے گئے

قرضوں کی عدم ایڈ جسٹمنٹ، ٹیکسوں کی عدم وصولی، بے قاعدگی اور فضول خرچی، میونسپل فنڈز میں غبن اور غلط استعمال، ورکس رولز کی عدم پابندی سے متعلق بے ضابطگیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اوراس طرح.

21.6 عدالتی کنڑول (Judicial Control)

عدالتی کنڑول کا مقصد میونسپل حکام کی طرف سے تجاوزات کے خلاف افراد کے حقوق اور ریاستی حکومت کی طرف سے خلاف ورزی کے خلاف میونسپل اداروں کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے۔ عدالتی کنڑول صرف متاثرہ فرد کے مقامی اتھارٹی کے خلاف معاوضے کے لیے مقدمہ کرنے کے حق تک محدود نہیں ہے، اس کے علاوہ، مقامی حکام کی جانب سے اپنے قانونی فرائض کی کارکردگی کو محفوظ بنانے یا انہیں اپنے دائرہ اختیار سے باہر کام کرنے سے روکنے کے لیے علاج بھی دستیاب ہیں۔ دستیاب علاج مختلف قسم کی رٹوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ یہ رٹ درج ذیل ہیں:

- Habaes Corpus: جب کسی شخص کو گرفتار کیا جاتا ہے تو حکم جاری کیا جاتا ہے کہ اسے 24 گھنٹے کے اندر نزدیکی عدالت میں پیش کیا جائے۔ اس تعلق سے عدالت کے ذریعہ دئے گئے حکم کو Habaes Corpus کہا جاتا ہے۔
- Mandamus: جب کوئی سرکاری عہدے دار اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرتا ہے اور اپنے فرائض صحیح طریقے سے انجام نہیں دیتا ہے تو اسے سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے ذریعہ حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی کرے۔
- Prohibition: اس سے مراد روک لگانا ہے۔ جب سپریم کورٹ کسی ہائی کورٹ کو حکم دیتا ہے کہ آپ یہ کام نہ کریں کیوں کہ یہ کام آپکے دائرہ اختیار میں نہیں ہے، تو اسے Prohibition کہا جاتا ہے۔
- Certiorari: اس رٹ میں بھی اوپری عدالت نچلی عدالت کو حکم دیتی ہے کہ آپ کے پاس جو بھی زیر غور مقدموں کے فیصلے کے لیے اوپری عدالت کو سپرد کر دے۔
- Quo-Warranto: جب کوئی شخص ایسے عہدے کے طور پر کام انجام دیتا ہے جیسے اسے اس عہدے پر کام کرنے کا دستوری اختیار نہیں ہوتا تو عدالت اس سے پوچھ سکتی ہے کہ کس اختیار کے تحت وہ اس عہدے پر فائز ہے۔

عدلیہ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ مقامی حکومت کو چلانے والے قوانین، ضمنی قوانین اور اس کے تحت بنائے گئے قوانین کی تشریح کرے اور اگر وہ آئین یا دیگر قوانین کی کچھ شقوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو انہیں الٹرا وائرس قرار دے سکتی ہے۔ تاہم عدالتیں اپنے طور پر میونسپل انتظامیہ میں مداخلت نہیں کرتیں۔ وہ صرف متاثرہ فریق کی پہل پر مداخلت کرتے ہیں اور جب وہ مطمئن ہوتے ہیں کہ قانون، حقائق کی تلاش، دائرہ اختیار اور طریقہ کار کی غلطیوں کا ارتکاب کیا گیا ہے۔

عدالتوں نے میونسپل کمیٹیوں یا میونسپل کارپوریشنوں کی تشکیل، ان کے ممبران اور عہدیداروں کے انتخاب اور ان کی برطرفی، کاروبار کے انعقاد، اختیارات کی تقسیم، افسران اور ملازمین کی سزا اور برطرفی، ٹیکس وصولی، برطرفی سے متعلق سینکڑوں مقدمات کی سماعت کی اور فیصلہ کیا۔

اس طرح عدلیہ بلدیاتی اداروں اور ریاستی حکومت کے من مانی اور غیر قانونی اقدامات کے خلاف متاثرہ فریقین کو انصاف فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ لیکن عدالتی کنٹرول زیادہ موثر نہیں ہے کیونکہ، پہلے، عدلیہ کبھی بھی پہل نہیں کرتی، بلکہ صرف متاثرہ شہری یا کیس میں دلچسپی رکھنے والے کسی فرد کے رابطہ کرنے پر مداخلت کرتی ہے، نتیجتاً بہت سے معاملات عدالتوں کے نوٹس میں نہیں لائے جاتے؛ دوسرا، قانونی چارہ جوئی ایک بہت ہی مہنگا معاملہ ہے جس کا ایک پرائیویٹ شہری اعتدال پسند نہیں کر سکتا۔ تیسرا، عدالتی عمل بہت لمبا، طویل اور وقت طلب ہے اور اس لیے متعلقہ افراد کے لیے عدالت کا سہارا لینا بہت حوصلہ شکن اور مایوس کن ہے۔ چوتھا، میونسپل ایکٹ اور کچھ ریاستوں کے میونسپل کارپوریشن ایکٹ بعض معاملات میں عدالتوں کے دائرہ اختیار کو روکتے ہیں۔ عدالتی کنٹرول کو مزید موثر بنانے کے لیے، مروجہ عدالتی نظام میں ضروری اصلاحات لانے کی ضرورت ہے، جو کہ پہلے سے سرزد ہونے والی غلطیوں کے ازالے تک محدود ہے اور روک تھام کے لیے انصاف فراہم نہیں کرتا، جس سے عدالتوں کو اس بات کا اختیار دینا چاہیے کہ وہ کسی بھی قسم کی غلطیوں کے ازالہ یا متنازعہ حقوق اور فرائض کا اعلان کریں اس سے پہلے کہ ان میں شامل کوئی مقدمہ عدالتوں میں لڑا جائے۔ دوسرا، عدالتوں کے پاس اپنے فیصلوں کو نافذ کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اور انہیں ان پر عملدرآمد کے لیے حکومت کی ایگزیکٹو برانچ پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے عدالتوں کے فیصلوں پر عملدرآمد میں ایگزیکٹو کے مکمل تعاون کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ تیسرا، خصوصی میونسپل کورٹس جو خصوصی طور پر میونسپل قوانین سے نمٹتی ہیں سوٹوں کے فوری نمٹانے کے لیے قائم کیے جانے کی ضرورت ہے۔ کچھ میونسپل اداروں نے میونسپل مجسٹریسی کے ادارے کے ساتھ مقدمات کو جلد نمٹانے کے لیے تجربہ کیا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ دیگر بڑی میونسپل کمیٹیاں اور کارپوریشنز اس نظام کو بحال کریں یا متعارف کرائیں تاکہ عوام کو جلد انصاف فراہم کیا جا سکے۔

کنٹرول کا طریقہ کار برطانوی حکومت سے وراثت میں ملا ہے، جس نے واضح وجوہات کی بناء پر ہندوستان میں ایک محدود مقامی حکومت کی حمایت کی تھی اور اسی وجہ سے اس نے چیک کا ایک نظام نافذ کیا تھا جس کے نتیجے میں مقامی حکومت کے معاملات میں غیر معمولی حد تک ریگولیشن، کنٹرول اور مداخلت ہوتی تھی۔ اس طرح مقامی حکومت کو غریب اور کمزور بنا دیا گیا۔ لیکن آزاد ہندوستان میں نچلی سطح پر جمہوریت کے لیے ریاستی حکومت کا کردار بنیادی طور پر اس سے مختلف ہونا چاہیے جو برطانوی حکومت نے ڈیزائن کیا تھا۔ اب مقامی حکومت کو ملک کے ذمہ دار حکومتی نظام کے ایک حصے کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور اسے لوگوں کی زندگیوں کی ترقی اور ان کی فلاح و بہبود کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرنے کی اجازت ہے۔

ٹیکسیشن انکوائری کمیشن نے مشاہدہ کیا تھا:

> ریاست میں نمائندہ گورننگ اتھارٹی تشکیل دینے والی ریاستی حکومت کا بلدیاتی اداروں کے مناسب کام کو یقینی بنانے میں اہم کردار ہوتا ہے۔ یہ دیکھنا اس کی ذمہ داری ہے کہ بلدیاتی ادارے موثر طریقے سے منظم ہوں، وہ اپنے کام کو صحیح طریقے سے انجام دیں اور ملک کی ترقی میں خاطر خواہ حصہ لیں۔ اس لیے ریاستی حکومت کا کردار محض منفی پہلو کا نہیں ہے۔ بلدیاتی اداروں کی طرف سے اختیارات کے غلط استعمال کی روک تھام آڈٹ اور وقتاً فوقتاً جانچ کے ذریعے کی جاتی ہے۔ تاہم، حکومتی کنٹرول اور مدد اتنی باریک یا دھیمی نہیں ہونی چاہیے کہ بلدیاتی اداروں کی خود مختاری یا خود انحصاری کو تباہ کر دے۔ ریاستی کوششوں کے ساتھ ساتھ ریاستی

کنڑول کا مقصد مقامی خود مختار اداروں کو انتظامیہ کے موثر آلات کے طور پر تیار کرنا، جو پالیسیاں بنانے اور ان پر عمل درآمد کرنے کے قابل ہوں۔

پنجاب لوکل گورنمنٹ (اربن) انکوائری کمیٹی (1957) نے بھی اس بات پر زور دیا تھا کہ 'حکومتی کردار کا تصور کنڑولر سے مشیر، گائیڈ اور مدد میں تبدیل ہونا چاہیے'۔ درحقیقت، کنڑول کو اس طرح ڈیزائن کیا جانا چاہیے کہ لوگوں میں ان کی مقامی حکومت کے لیے احترام پیدا ہو اور شہر کے باپ دادا کے فخر کو برقرار رکھا جائے اور اس میں اضافہ ہو سکے۔ کنڑول کو پابندی سے سہولت میں تبدیل کرنا ہوگا۔

21.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے،

- ریاستی حکومت اور مقامی حکومت کے درمیان تعلق کا مطالعہ کیا۔
- مقامی حکومت پر ریاست کے قانون سازا کنڑول کو سمجھا۔
- مقامی حکومت پر ریاست کے عاملانہ اور انتظامی کنڑول کو سمجھا۔
- مقامی حکومت پر ریاست کے مالیاتی کنڑول کو سمجھا۔
- مقامی حکومت پر ریاست کے عدالتی کنڑول کو سمجھا۔

21.8 کلیدی الفاظ (Keywords)

کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام (Community Development Programme)

ہندوستان میں کمیونٹی ڈویلپمنٹ کا آغاز حکومت ہند نے 1952 میں کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کے ذریعے کیا تھا۔ اس پروگرام کا فوکس دیہی کمیونٹیز پر تھا۔ لیکن، پیشہ ورانہ تربیت یافتہ سماجی کارکنوں نے اپنی مشق شہری علاقوں میں مرکوز کی۔ اس طرح، اگرچہ کمیونٹی آرگنائزیشن کا فوکس دیہی تھا، لیکن سوشل ورک کے بڑے زور نے ایک شہری کردار دیا جس نے پروگرام کی خدمت میں توازن پیدا کیا۔

21.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

21.9.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ آئین کی 74ویں ترمیم کو کس سال کیا گیا تھا؟

(a) 1971   (b) 1992

(c)1993 (d)1995

2۔73ویں ترمیم کس سے متعلق ہے؟

(a)بلدیاتی اداروں (b)پنچایتی راج اداروں

(c)منصوبہ بندی کمیشن (d)ان میں سے کوئی نہیں

3۔73ویں ترمیم کے تحت آیئن کے کس حصہ کو شامل کیا گیا تھا؟

(a)9ویں (b)10ویں

(c)20ویں (d)ان میں سے کوئی نہیں

4۔حصہ 9A کو کس ترمیم کے تحت آیئن میں شامل کیا گیا؟

(a)74ویں (b)73ویں

(c)80ویں (d)75ویں

5۔کس کمیٹی نے پنچایتی راج اداروں کو آیئنی درجہ کی بات کی تھی؟

(a)بلونت رائے مہتا کمیٹی1959 (b)اشوک مہتا کمیٹی1977

(c)ایل ایم سنگھوی کمیٹی1986 (d)جی وی کے راؤ کمیٹی1985

6۔ریاستی حکومت مقامی اداروں پر کس طرح کا کنٹرول کرتی ہے؟

(a)عاملانہ کنٹرول (b)عدالتی کنٹرول

(c)مالیاتی کنٹرول (d)یہ سبھی

7۔مقامی اداروں پر عدالتی کنٹرول کی نوعیت کیا ہے؟

(a)قانونی (b)سماجی

(c)سیاسی (d)معاشی

8۔مقامی اداروں پر عدالتی کنٹرول کو یقینی بنانے والے ادارے ہیں:

(a)سپریم کورٹ (b)ہائی کورٹ

(c)ضلعی عدالتیں (d)یہ سبھی

9۔مقامی اداروں پر عاملانہ کنٹرول کو یقینی بنانے والے ادارے ہیں:

(a)کابینہ (b)دفتر شاہی

(c)یہ دونوں (d)ان میں سے کوئی نہیں

10۔ مقامی اداروں پر مالیاتی کنٹرول کو یقینی بنانے والے ادارے ہیں:

(a) کابینہ　　　　(b) ریاستی مقننہ

(c) آڈیٹر　　　　(d) یہ سبھی

21.9.2۔ مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. مقامی اداروں پر ریاستی حکومت کے انتظامی کنٹرول کی وضاحت کیجیے۔
2. مقامی اداروں پر ریاستی حکومت کے عدالتی کنٹرول کو بیان کیجیے۔
3. مقامی اداروں پر ریاستی حکومت کے عاملانہ کنٹرول کو بیان کیجیے۔
4. ریاستی حکومت مقامی اداروں پر کس طرح مالیاتی کنٹرول کرتی ہے؟
5. حکومت کی تین سطحوں کی تعریف بیان کیجیے۔

21.9.3۔ طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. مقامی حکومت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوے ان پر ریاستی کنٹرول کو واضح کیجیے۔
2. مقامی حکومت پر ریاستی کنٹرول کس طرح کیا جاتا ہے؟
3. بلدیاتی اداروں پر ریاستی حکومت کے مالیاتی اور عدالتی کنٹرول کو بیان کیجیے۔

21.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Readings)

1. Mohanty, P. K., Misra, B. M., Goyal, R., & Jeromi, P. D. (2007). Municipal finance in India: An assessment. Development Research Group Study, (26).
2. Alok, V. N. (2006). Local government organization and finance: Rural India. Washington, DC, The world bank.
3. Rao, M. G., Raghunandan, T. R., Gupta, M., Datta, P., Jena, P. R., & Amarnath, H. K. (2011). Fiscal decentralisation to rural local governments in India: Selected issues and reform options. National Institute of Public Finance and Policy, New Delhi.
4. Venkatachalam, P. (2007). Municipal Finance Systems in Conflict Cities: case studies on Ahmedabad and Srinagar, India. Crisis States Research Centre.
5. Alok, V. N. (2020). Local Public Finance.

اکائی 22—مقامی مالیات

(Local Finances)

اکائی کے اجزا:

22.0	تمہید
22.1	مقاصد
22.2	مقامی حکومت کے معنی اور اہمیت
22.3	مقامی حکومت اور مالیات
22.4	مقامی حکومتی اداروں کے فرائض
22.5	پنچایتی راج اداروں کے مالی ذرائع
22.6	ضلع پریشد کے فرائض
22.7	بلدیات ادارے
22.8	اکتسابی نتائج
22.9	کلیدی الفاظ
22.10	نمونہ امتحانی سوالات
22.10.1	معروضی جوابات کے حامل سوالات
22.10.2	مختصر جوابات کے حامل سوالات
22.10.3	طویل جوابات کے حامل سوالات
22.11	تجویز کردہ اکتسابی مواد

22.0 تمہید (Introduction)

ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے مقامی خود حکومت کے وزراء کی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے بجا طور پر نشاندہی کی تھی کہ مقامی خود حکومت جمہوریت کے کسی بھی حقیقی نظام کی بنیاد ہوتی ہے۔ نہرو کے مطابق، اعلیٰ سطح کی جمہوریت اس وقت تک کامیاب نہیں ہو

سکتی جب تک کہ اسے بنیادی سطح پر مضبوط نہ بنایا جائے۔ اسی طرح کمیونٹی ڈیولپ مینٹ پروگرام (Community Development Program) اور نیشنل ایکسٹینشن سروس (National Extension Service) پر ایک اسٹڈی ٹیم نے ملک کی ترقی کو مستحکم بنانے کے لیے مقامی اداروں کے کردار پر بہت زور دیا۔ مقامی سطح پر، ہندوستان میں اداروں کے دو مختلف گروہوں، یعنی دیہی حکومتیں اور شہری مقامی حکومتیں موجود ہیں۔ دیہی مقامی حکومتیں دیہی آبادی کے لیے ہیں، جو ضلع سے گاؤں تک تین درجے کی ساخت پر مشتمل ہے۔ یہ جمہوریت کے اصولوں پر تشکیل کی جاتی ہیں اور باضابطہ طور پر آپس میں منسلک ہیں۔ شہری آبادی سے جڑی ذمہ داریاں شہری مقامی حکومتیں انجام دیتی ہیں۔

1950 میں ہندوستان کے دستور نے مقامی حکومتوں کے بارے میں زیادہ وضاحت نہیں کی تھی، سوائے دفعہ 40 کے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ ریاست گاؤں کی پنچایت کو منظم کرنے کے لیے اقدامات کرے گی اور انھیں ایسے اختیارات فراہم کرے گی جو مقامی خود حکومت کی اکائی کے طور پر انھیں کام کرنے کے لیے ضروری ہو سکیں۔ اس کے بعد ان اداروں کو منظم اور مضبوط کرنے کے لیے کئی کوششیں کی گئیں۔ جیسے بلونت رائے مہتا کمیٹی 1959، اشوک مہتا کمیٹی 1977، جی وی کے راؤ کمیٹی 1985، اور ایل ایم سنگھوی کمیٹی 1986۔ ان سب میں ایل ایم سنگھوی کمیٹی بہت اہم ہے، کیونکہ اس نے مقامی حکومت کو دستوری حیثیت دینے کی سفارش کی تھی۔ اس کے نتیجے میں، 1992 میں، حکومت ہند نے بالترتیب 73 ویں اور 74 ویں دستوری ترمیم ایکٹ 1992 کے ذریعے دیہی مقامی اور شہری مقامی حکومت کو دستوری درجہ دیا۔

22.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلباء، اس اکائی میں آپ:

- مقامی حکومت کے معنی اور اہمیت کو سمجھنا ہے۔
- مقامی حکومت کے فرائض کا مطالعہ کریں گے۔
- اس کے علاوہ مقامی حکومت کے مالیاتی وسائل کا جائزہ لیں گے۔

22.2 مقامی حکومت: معنی اور اہمیت (Local Government: Meaning and Significance)

مقامی حکومت ایک عوامی تنظیم کے طور پر سمجھی جا سکتی ہے، جو نسبتاً چھوٹے علاقے میں بہت کم عوامی پالیسیوں کا فیصلہ کرنے اور ان پر عمل درآمد کرنے میں خود مختار ہوتی ہیں۔ اس طرح، مقامی حکومت کو اس کا اپنا مقامی علاقہ، مقامی اتھارٹی، مقامی باشندوں، مقامی خود مختاری، اور سب سے اہم طور پر، مقامی فنڈنگ کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ مقامی حکومت اپنی مقررہ حدود میں جمہوریت کو بہتر بنانے میں مدد کرتی ہے کیونکہ مقامی عہدے دار، جو عوام کے سب سے قریب ہوتے ہیں، بہترین طریقے سے پالیسیاں بنا سکتے ہیں اور ان پر عمل درآمد ہو سکتے ہیں۔

مزید برآں، مقامی حکومت مرکزی اور ریاستی حکومتوں پر دباؤ کو کم کرتی ہے اور ان کے درمیان رابطے کے ایک مؤثر چینل کے طور پر کام کرتی ہے۔اس کے علاوہ یہ مقامی سطح پر عوام میں سیاسی بیداری پیدا کرنے اور کسی قوم کے لوگوں کو مقامی معاملات کو سنبھالنے اور چلانے کے بارے میں اہل بنانے کے لیے ایک آلہ کے طور پر کام کرتی ہے۔ مقامی سطح پر اختیارات کی منتقلی کا مقصد مقامی شرکت کو یقینی بنانا ہے، جس کے نتیجے میں، معاشرے کے پسماندہ طبقات کو بااختیار بنانے میں مدد ملتی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مقامی حکومت ہے جو کمیونٹی کی ضروریات کو بہتر طور پر سمجھنے کے قابل ہے اور جسے دیہی اور شہری علاقوں کی معاشی حیثیت کا بخوبی اندازہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نظم ونسق عامہ کے جدید نظریات مختلف پالیسی حلقوں اور حکمرانی کے اداروں میں لامرکزیت اور حکومتی امور میں شہریوں کی شرکت کو فروغ دیتے ہیں۔

22.3 مقامی حکومت اور مالیات (Local Government and Finances)

مقامی حکومت کے مالیات کا مطالعہ کرنے سے پہلے ہم 74 واں اور 73 واں دستوری ترمیمی ایکٹ 1992 کی روشنی میں شہری مقامی حکومت اور دیہی مقامی حکومت پر توجہ مرکوز کریں گے۔ 73 ویں اور 74 ویں دستوری ترامیم دسمبر 1992 میں پارلیمنٹ کے ذریعے منظور کی گئیں۔ 73 واں ترمیم ایکٹ 24 اپریل 1993 کو اور 74 ویں ترمیم ایکٹ یکم جون 1993 کو نافذ ہوا۔ان ترامیم نے دستور میں دو نئے حصے شامل کیے،یعنی 73 ویں ترمیم نے حصہ IX بعنوان "دی پنچایتیں" اور 74 ویں ترمیم نے حصہ IXA "دی میونسپلٹیز" کے عنوان سے شامل کیا۔لوکل باڈیز پنچایتوں کی میونسپلٹیز ہندوستان کے جمہوریہ بننے کے بعد دستور کے حصہ IX اور IXA کے تحت آئیں۔ جس سے پنچایتوں کو 29 فرائض کی ذمہ داری دی گئی (دفعہ 243-G) اور ترابلدیات کو 18 فرائض کی ذمہ داری سونپی گئی (دفعہ 243-W)۔ جبکہ مقامی حکومتوں کے مالی وسائل کے متعلق ریاستی سرکاروں کو اختیارات دیے گئے۔اسی طرح مقامی حکومتوں کو اپنے مالی مسائل کے متعلق اتنے زیادہ اختیارات یا خود مختاری حاصل نہیں ہے۔

22.3.1 مقامی اداروں کی صلحیت اور استدلال

مقامی خود مختاری کی ترقی سست رفتاری سے ہوئی ہے حالانکہ اس کے بہت سے فوائد ہیں اور اسے ایک مثالی حکومتی نظام کا لازمی حصہ سمجھا جاتا ہے۔ کچھ کام ایسے ہیں جو صرف مقامی ادارے ہی انجام دے سکتے ہیں۔ان فرائض کو مقامی توجہ اور حالات کے مطابق موافقت کی ضرورت ہے۔انہیں ریاستی یا قومی سطح پر معیاری نہیں بنایا جا سکتا۔ مثال کے طور پر، پارکس، اسٹریٹ لائٹس، صفائی اور اسی طرح کی دیگر خدمات مقامی اداروں کے دائرہ اختیار میں آتی ہیں۔انہیں مقامی سطح پر مقامی ضروریات اور حالات کے مطابق فرائض انجام دینے ہوتے ہیں جس سے مقامی باشندے بھی ان معاملات میں اپنی مخصوص مشکلات اور ترجیحات کا اظہار کر سکتے ہیں۔ جدید طرز حکمرانی میں ان کی خواہشات اور ضروریات کو پورا کرنا ضروری ہے۔اس کے علاوہ، مقامی حکومتیں سیاسی، سماجی اور اقتصادی حقوق اور ذمہ داریوں کے معاملات میں شہریوں کی سمجھدارانہ اور ذمہ دارانہ تربیت کی بنیاد رکھتی ہیں۔

مقامی حکومت کے نظام کا جواز مالی وفاقیت کے نظریہ سے شروع ہوتا ہے۔ اگرچہ دفاع اور ٹیلی کمیونیکیشن جیسی کچھ خدمات مرکزی حکومت کے پاس ہونی چاہئیں۔ لیکن کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جو مقامی حکومت کے لیے سب سے زیادہ موزوں ہوتے ہیں کیونکہ اس سطح پر ایک قریبی ربط قائم کیا جاسکتا ہے اور یہ فرائض بدلے ہوئے حالات کے مطابق اچھی طرح سے انجام دیے جاسکتے ہیں۔ مقامی ٹیکسوں سے موصول ہونے والے فوائد کے اصول، سروس کی لاگت کے اصول اور قابل ٹیکس صلاحیت کے اصول پر مبنی کام کرنا کافی مشکل ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ یہ قومی سطح کی حکومت کے مقابلے میں مقامی سطح پر ٹیکس کا تعین کرنے میں مدد کرتا ہے۔ ہندوستان میں مقامی مالیات سے مراد مقامی اداروں کے مالیاتی وسائل سے ہے۔ ہندوستان میں مقامی اداروں کی ایک بڑی تعداد ہے جیسے گرام پنچایت، پنچایت سمیتی، ضلع پریشد، نگر پنچایت، میونسپل کارپوریشن وغیرہ۔

عام طور پر، ہمارے ملک میں اس وقت کام کرنے والے اہم بلدیاتی اداروں کو ان کے فنڈز اکٹھا کرنے کے لیے ٹیکس لگانے کے اختیارات کے مطابق گرام پنچایتیں، پنچایت سمیتیاں، ضلع پریشدیں، میونسپلٹیز، میونسپل کارپوریشنز جیسے اداروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

22.3.2 ہندوستان میں مقامی حکومتوں کی ذمہ داریاں اور آمدنی

ہندوستان میں دیہی علاقوں میں مقامی خود مختاری کے اہم اعضاء گرام پنچایت سمیتیاں، ضلع پریشد، اور شہری علاقوں میں میونسپلٹی اور میونسپل کارپوریشن ہیں۔ جیسا کہ ملک کے بیشتر حصوں میں گرام پنچایتیں قائم کی گئی ہیں۔ گرام پنچایت مقامی خود حکومت کی بنیادی اکائی ہے۔ عام طور پر، ایک گاؤں میں ایک ہی پنچایت ہوتی ہے لیکن وقتاً فوقتاً، آبادی کے بڑھنے سے اس کا دائرہ اختیار دو یا دو سے زیادہ چھوٹے گاؤں تک بڑھایا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات، پنچایتوں کو آبادی اور محصول کی بنیاد پر درجات میں تقسیم کیا جاتا ہے اور اعلیٰ درجے کی پنچایتوں کو ٹیکس لگانے کے اختیارات بھی فراہم کیے جاتے ہیں۔

22.4 مقامی اداروں کے فرائض (Functions of Local Bodies)

گرام پنچایتوں کے فرائض کو بڑے پیمانے پر دو قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

- واجب فرائض (Essential Functions)
- صوابدیدی فرائض (Discretionary Functions)

یہ فرائض میونسپل انتظامی، ثقافتی، سماجی، زرعی اور ترقیاتی سرگرمیوں سمیت وسیع رینج کا احاطہ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، پنچایتی راج ایکٹ پر مبنی ہوتے ہیں جس کے تحت ریاستی حکومت پنچایتوں کو اختیار فراہم کر سکتی ہے۔

واجب فرائض(Essential Functions)

گرام پنچایتوں کے ذریعہ انجام دیئے جانے والے فرائض ایک ریاست سے دوسری ریاست میں مختلف ہوتے ہیں۔ پنچایتوں کے ذریعہ عام طور پر انجام دیئے جانے والے اہم کام میونسپل اداروں کے کام ہوتے ہیں- جیسے پانی کی فراہمی، صفائی ستھرائی، اسٹریٹ لائٹس، سڑک کی دیکھ بھال

اور اعداد و شمار جمع کرنا جن میں عدالتی، پولیس، معاشی اور سماجی کام شامل ہیں۔ کئی ریاستوں میں پنچایتوں کے ذریعے چھوٹے تنازعات کو حل کیا جاسکتا ہے۔ بعض ریاستوں میں پرائمری اسکولوں اور گاؤں کی ڈسپنسریوں (دواخانوں) کا انتظام گاؤں کی پنچایتوں کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

صوابدیدی فرائض (Discretionary Functions)

گاؤں کی ترقی سے متعلق کچھ ریاستوں میں گرام پنچایتوں کے ذریعہ کچھ صوابدیدی کام بھی انجام دیئے جاتے ہیں۔ گرام پنچایتیں اپنے دائرہ اختیار میں عوامی سڑکوں کے اطراف میں درخت لگانے اور ان کی دیکھ بھال کا انتظام کرتی ہیں۔ مویشیوں کی بہتر افزائش اور طبّی علاج اور احتیاطی تدابیر بھی شروع کی جاتی ہیں۔ کوآپریٹو اداروں کی ترقی، پبلک لائبریری کی دیکھ بھال، یوتھ کلب اور بالغوں کی تعلیم کے پروگرام، اور یہاں تک کہ سماجی ہم آہنگی کے فروغ کے منصوبے بھی گاؤں کی پنچایتوں کے زیر انتظام ہیں۔ فی الحال، گرام پنچایتیں مختلف کام انجام دیتی ہیں جیسے پنچایت گھر کی تعمیر، پینے کے پانی کے لیے کنوؤں کی مرمت اور دیکھ بھال، سڑکیں اور نالیوں کی تعمیر، اسٹریٹ لائٹس لگوانا، رضاکارانہ دستی مزدوری کا اہتمام۔

22.5 پنچایتی راج اداروں کے آمدنی کے ذرائع (Sources of Income of PRIs)

1957 میں بلونت رائے مہتا کمیٹی نے سفارش کی کہ مقامی حکومت کے لیے وسائل تلاش کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔ ان میں ہاؤس ٹیکس، مارکیٹوں اور گاڑیوں پر ٹیکس، ٹرمینل ٹیکس، کنزروینسی ٹیکس، اور پانی اور بجلی ٹیکس شامل ہیں۔ مویشیوں کے تالاب سے حاصل ہونے والی آمدنی، بیچے جانے والے جانوروں کے رجسٹریشن کی فیس اور پنچایت سمیتیوں اور ریاستی حکومت سے امداد کی وصولی بھی گرام پنچایتوں کی آمدنی کے مزید ذرائع ہیں۔

کمیٹی نے مزید سفارش کی کہ گرام پنچایتوں کو زمینی محصول جمع کرنے کی ایجنسی کے طور پر استعمال کیا جائے اور انہیں کمیشن ادا کیا جائے۔ گرام پنچایت کو بھی پنچایت سمیتیوں سے آمدنی حاصل کرنے کا حقدار ہونا چاہیے جو خالص زمینی محصول کا 75 فیصد تک جو ایک قانونی طور پر مقررہ حصہ کے طور پر تفویض کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، گرام پنچایت کے مالیاتی بجٹ کی جانچ پڑتال اور پنچایت سمیتی کی منظوری سے مشروط ہے۔

پنچایتی راج اداروں کی مالیات سے متعلق اسٹڈی ٹیم نے سفارش کی کہ گرام پنچایت کے وسائل بطور ہاؤس ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس اور وہیکل ٹیکس (Vehicle Tax) کو لازمی ٹیکس بنایا جائے اور انتہائی حد تک معقول شرحیں مقرر کی جائیں۔ جانوروں پر ٹیکس، لیبر ٹیکس، زمین کی آمدنی پر خصوصی ٹیکس، کچھ مخصوص ترقیاتی منصوبوں کو انجام دینے کے لیے ہاؤس ٹیکس وغیرہ بھی آمدنی کا حصہ ہونا چاہئے۔ اسٹڈی ٹیم نے دیہی علاقوں میں ریاستی حکومت کے ذریعہ جمع کیے گئے تفریحی ٹیکس کا پورا یا کچھ حصہ پنچایت کے ساتھ بانٹنے کی بھی سفارش کی۔ اسٹامپ ڈیوٹی پر سرچارج ہونا چاہئے اور پنچایت سمیتی یا ضلع پریشد کے ذریعہ لگائی جانے والی رقم اور مجموعی آمدنی کا کچھ حصہ پنچایتوں کو دیا جانا چاہئے۔ پنچایت سمیتی اور ضلع پریشد کی خالص آمدنی کا ایک مقررہ حصہ پنچایتوں کو دیا جانا چاہیے۔

تاہم، پنچایت راج قانون پنچایتوں کو کچھ ٹیکس لگانے کا اختیار دیتا ہے جو ایک ریاست سے دوسری ریاست میں مختلف ہوتے ہیں۔ اگرچہ درج اختیارات بہت زیادہ ہیں، لیکن ریاستی حکومتوں کی طرف سے ان کا مؤثر طریقے سے استعمال نہیں کیا گیا ہے۔

پنچایت سمیتی امدنی کے ذرائع

پنچایت سمیتی کی آمدنی بنیادی طور پر بلاک بجٹ سے نکالے گئے فنڈز پر مشتمل ہوتی ہے، اور جو مخصوص اسکیموں کے لیے پنچایت سمیتی کو منتقل کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ، کچھ ریاستوں میں پنچایت سمیتیوں کو بھی کچھ ٹیکس لگانے کا اختیار دیا گیا ہے۔ تاہم، بلاک میں جمع ہونے والی زمینی آمدنی کا حصہ، پیشے پر ٹیکس، غیر منقولہ جائیدادوں کی منتقلی پر سرچارج، ٹول ٹیکس، اور تفریحی ٹیکس؛ موٹر وہیکل ٹیکس کا حصہ؛ اور کرایہ اور جائیداد سے حاصل ہونے والا منافع اس کا اہم حصہ ہیں۔

ریاستی حکومت کارکردگی کی بنیاد پر اور بلاک کے پس منظر کو مدنظر رکھتے ہوئے سمیتیوں کو مناسب گرانٹ ان ایڈ (Grant in Aid) دیتی ہے۔ بلاک میں خرچ ہونے والے تمام مرکزی اور ریاستی حکومت کے فنڈز براہ راست یا بالواسطہ طور پر پنچایت کمیٹیوں کے ذریعہ تفویض کیے جاتے ہیں۔ پنچایت راج قانون کے تحت پنچایت سمیتیوں کے وسائل کو مندرجہ ذیل چار حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

- منتقلی اسکیم کے تحت حاصل ہونے والے وسائل
- کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام کی اسکیم کے تحت قابل رسائی فنڈز
- امدادی گرانٹ
- خود کمیٹی کے ذریعہ جمع کردہ وسائل

کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت جمع کیے گئے فنڈز ایک بلاک سے دوسرے بلاک میں مختلف ہوتے ہیں۔ اخراجات کا ایک حصہ مرکزی حکومت فراہم کرتی ہے اور باقی ریاستی حکومت کے سپرد ہوتا ہے جو پنچایت سمیتیوں کو ریاستی حکومت کو ادا کرنا ہوتا ہے۔ بلاک سطح کی منصوبہ بندی ریاست کے ساتھ ساتھ مرکزی حکومت کی طرف سے کی جاتی ہے۔ ریاستی حکومت پنچایت سمیتیوں کو ان کی گزشتہ مالی سال کی کارکردگی کی بنیاد پر یا بلاک میں ترقیاتی سرگرمیوں کو بڑھانے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کے لیے گرانٹ بھی دیتی ہے۔

22.6 ضلع پریشد (Zila Parishad)

پنچایتی راج نظام کے مطابق ضلع پریشد سرفہرست ہے۔ آسام کے علاوہ یہ ضلع کی سطح پر ہوتی ہے جب کہ آسام میں یہ سب ڈویژنل (Subdivisional) سطح پر ہے۔ ضلع پریشد عام نام ہے لیکن کچھ ریاستوں میں اس کے مختلف نام ہیں، مثال کے طور پر، گجرات میں ضلع پنچایت، مدھیہ پردیش میں ضلع پنچایت اور کرناٹک میں ضلع ترقیاتی کونسل (District Development Council)۔ آسام میں، اسے سب ڈویژنل سطح پر پریشد کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ضلع پریشد کے سربراہ کو عام طور پر آندھرا پردیش،

مدھیہ پردیش، مدراس، اڑیسہ، پنجاب اور مغربی بنگال میں چیئرمین، آسام، گجرات، مہاراشٹر اور کرناٹک میں صدر، اور اترپردیش اور بہار میں ادھیکش کے نام سے جانا جاتا ہے۔

ضلع پریشد فرائض (Functions of Zila Parishad)

زیادہ تر ریاستوں میں ضلع پریشد کے فرائض مختلف ہوتے ہیں۔ تمل ناڈو اور کرناٹک میں، یہ ایک رابطہ کار ادارہ کے طور پر کام کرتا ہے جو پنچایت سمیتیوں کے کام کی نگرانی کرتا ہے۔ یہ حکومت کو ترقیاتی اسکیموں کے نفاذ کے بارے میں بھی مشورہ دیتا ہے۔

آندھرا پردیش میں ضلع پریشد ثانوی، پیشہ ورانہ اور صنعتی اسکولوں کے قیام، دیکھ بھال اور توسیع میں سائنسی انتظامی کام کرتی ہے۔ مہاراشٹر میں، یہ عاملانہ فرائض کے ساتھ منسلک ہے۔ اترپردیش، مغربی بنگال اور گجرات میں پنچایت سمیتیوں کے بجٹ کو منظور کرتا ہے۔ ان ریاستوں میں جہاں ضلع پریشد بنیادی طور پر ہم آہنگی کے ادارے کی شکل میں کام کرتی ہیں، وہاں کی رکنیت بڑی حد تک صحیح طریقے سے منتخب کی جاتی ہے۔ ان ریاستوں میں جہاں ان کے عاملانہ فرائض ہوتے ہیں، اراکین کو براہ راست، جزوی یا مکمل طور پر منتخب کیا جاتا ہے۔ ذیل میں ضلع پریشد کے ذریعہ انجام دیے گئے فرائض کی فہرست ہے۔

- گاؤں کی مقامی صنعتوں میں تربیت کے لیے مراکز قائم کرنا۔
- ہسپتالوں، ڈسپنسریوں اور کا انتظام کرنا۔
- عوامی سڑکوں اور پلوں کی تعمیر، مرمت اور دیکھ بھال، غریبوں، پناہ گاہوں اور یتیم خانوں کے لیے مکانات کی تعمیر کرنا۔
- پانی کی فراہمی متعین کرنا۔
- ضلعی منصوبے تیار کرنے کے لیے مختلف منصوبوں کو مربوط کرنا، اور وقتاً فوقتاً جائزہ لینا۔
- مویشی منڈیوں کو منظم کرنا۔
- میلوں اور نمائشوں کا اہتمام کرنا اور جانوروں کی بہتر سہولیات فراہم کرنا۔

ضلع پریشد آمدنی کے ذرائع

ضلع پریشدوں کے ٹیکس کے اختیارات بہت محدود ہیں۔ وہ اپنی آمدنی کا کافی حصہ حکومتی امداد سے حاصل کرتے ہیں۔ ضلع پریشدوں کی آمدنی کے ذرائع مندرجہ ذیل ہیں:

- جائیداد سے آمدنی اور ریاستی حکومتوں سے قرض
- ریاستی حکومت کی طرف سے امداد،
- ریاستی نان پلان امداد
- پراپرٹی ٹیکس اور دیگر ٹیکس جو ریاستی حکومتیں ضلع پریشدوں کو لگانے کا اختیار دے سکتی ہیں
- میلوں اور نمائشوں سے آمدنی

- ترقیاتی کاموں سے متعلق مرکزی اسپانسرڈ اسکیموں کے لیے گرانٹس، ٹولز، فیس وغیرہ۔

22.7 بلدیاتی ادارے (Urban Bodies)

میونسپلٹی وہ ادارے ہیں جو شہری علاقوں میں مقامی امور، جیسے پرائمری اسکول، اسٹریٹ لائٹس، صفائی اور صحت عامہ کی دیکھ بھال کے لیے قائم کیے گئے ہیں۔ ڈھانچے اور تنظیمی نیٹ ورک کے سلسلے میں، مختلف ریاستوں کے میونسپل کارپوریشن میں یکسانیت ہے۔ ریاستی حکومت کی طرف سے میونسپلٹیوں کو ٹیکس لگانے کے اختیارات کی تفویض میں فرق کی ایک وسیع رینج ہے اور بلدیات کے کام ریاست سے ریاست میں مختلف ہوتے ہیں۔ کچھ ریاستوں میں میونسپلٹی تعلقات کے چیئرمین کا انتخاب ایک مختلف طریقہ کار کی پیروی کرتا ہے۔ چیئرمین کا انتخاب بلدیاتی اداروں کے ممبران کرتے ہیں۔

22.7.1۔ بلدیاتی اداروں کے فرائض (Functions of Local Bodies)

میونسپلٹی کے کاموں کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

- واجب فرائض (Essential Functions)
- غیر واجب فرائض (Non-essential Functions)

واجبی فرائض (Essential Functions)

واجب فرائض میں وہ فرائض شامل ہیں جن کو انجام دینے کی میونسپل کمیٹی کے پاس ہر طرح سے مناسب وسائل موجود ہوتے ہیں۔ جیسے پارکوں اور باغات کی دیکھ بھال، گلیوں کی صفائی، سرکاری ہسپتالوں، ڈسپنسریوں کی دیکھ بھال اور خاندانی منصوبہ بندی کو یقینی بنانا، پرائمری تعلیم کی فراہمی، نکاسی آب کا انتظام، مقامی سڑکیں، پانی کی فراہمی کرنا، پکی گلیوں کی تعمیر اور دیکھ بھال، پیدائش اور اموات کا اندراج، میلوں اور نمائشوں کا انعقاد وغیرہ۔

غیر واجبی فرائض (Non-essential Functions)

میونسپل باڈی غیر واجبی فرائض انجام دے سکتی ہے اگر اس کے فنڈز اسے انجام دینے کی اجازت دیں۔ ان میں مقامی ٹرانسپورٹ سسٹم اور دیگر سہولیات کی فراہمی اور دیکھ بھال شامل ہے۔

22.7.2۔ بلدیاتی اداروں کی آمدنی کے ذرائع (Sources of Income of Urban Bodies)

بلدیات کی آمدنی کے اہم ذرائع درج ذیل ہیں۔

- سامان پر ٹیکس، خاص طور پر ٹرمینل ٹیکس،
- ذاتی ٹیکس، پیشے، تجارت اور ملازمت پر ٹیکس
- جائیداد پر ٹیکس،

- ریاستی حکومت کی طرف سے امداد،
- گاڑیوں اور جانوروں پر ٹیکس،
- تھیٹر ٹیکس

میونسپل کارپوریشنز

میونسپل کارپوریشن صرف چند بڑے شہروں تک محدود ہوتی ہے۔ ان کارپوریشنوں کو انجام دینے کے لیے بہت سے کام ہوتے ہیں۔ انہیں بلدیات کے علاوہ وسیع اختیارات بھی حاصل ہیں۔ کارپوریشن کے امور کی دیکھ بھال کے لیے ریاستی حکومت یا مرکزی حکومت کی طرف سے ایک منتظم مقرر کیا جاتا ہے اور میونسپل کارپوریشنوں میں کچھ ماہرین بھی مقرر کیے جاتے ہیں تاکہ اس کے کام کو موثر طریقے سے انجام دیا جا سکے۔ تمام ریاستوں میں ڈھانچہ یا تنظیم کا نیٹ ورک تقریباً یکساں ہے۔ کارپوریشن میونسپلٹی کے مقابلے میں زیادہ کام کرتی ہے۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

فرائض

میونسپل کارپوریشن کے اہم کام درج ذیل ہیں:

- شہر میں نالوں، ٹرانسپورٹ سسٹم کی دیکھ بھال اور صفائی، پانی کی فراہمی کے لیے کاموں کی دیکھ بھال،
- خطرناک بیماریوں کی جانچ کرنا، کوڑا کرکٹ کو ہٹانا اور ٹھکانے لگانا،
- ہسپتالوں، ڈسپنسریوں، زچگی کے مراکز اور فیملی ویلفیئر کنڑوں کا قیام اور دیکھ بھال کرنا،
- پرائمری، مڈل اور ہائی لیول پر تعلیم کے لیے سہولیات فراہم کرنا
- میونسپل دفاتر اور دیگر سرکاری عمارتوں کو برقرار رکھنا،
- لائبریریوں اور عجائب گھروں کا قیام اور دیکھ بھال کرنا،
- ریسٹ ہاؤسز، غریب ترین غریبوں کے لیے مکانات کی تعمیر اور دیکھ بھال،
- آبادی کی مردم شماری کرانا۔ گلیوں اور احاطوں کو نام اور نمبر دینا۔

AD NATIONAL URDU U

آمدنی کے ذرائع

میونسپل کارپوریشن کی آمدنی کے اہم ذرائع میونسپل کارپوریشن کے ذریعہ لگائے گئے ٹیکس ہیں، لیکن ٹیکس کی حد ریاست سے ریاست اور کارپوریشن سے کارپوریشن میں مختلف ہوتی ہے۔ تاہم، کارپوریشنز کی طرف سے لگائے جانے والے ٹیکسوں میں عام طور پر درج ذیل شامل ہیں:

- کمپنیوں پر ٹیکس،
- تجارت اور روزگار پر ٹیکس،
- جائیداد پر ٹیکس،

- ٹرمینل ٹیکس،
- گاڑیوں اور جانوروں پر ٹیکس
- تھیئٹر ٹیکس،
- اشتہارات پر ٹیکس

22.7.3۔ ٹیکس کی آمدنی

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935، مقامی ٹیکس ہر صوبائی حکومتوں کو مختص کرتا ہے۔ اسی اسکیم کو دستور میں بھی شامل کیا گیا تھا جس کے تحت ٹیکس کے وسائل مرکز اور ریاستوں کے درمیان تقسیم کر دیئے جاتے ہیں، اور ریاستوں کو اپنی فہرست میں سے مخصوص ٹیکس وسائل مقامی اداروں کو سونپنے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، مہاراشٹر، گجرات، کرناٹک، کیرالہ، اترپردیش اور تمل ناڈو میں، زمین کی پوری آمدنی مقامی اداروں کو جاتی ہے۔ دوسری ریاستوں میں ایسا نہیں ہے۔ بلدیاتی اداروں کے ٹیکس کے وسائل ریاست سے ریاست اور ایک ادارے سے دوسرے میں مختلف ہوتے ہیں۔ اس تعلق سے کوئی معیاری فہرست نہیں ہے اور تقریباً ہر ٹیکس جو مقامی ادارہ لگا سکتا ہے اس میں ایک متعلقہ ٹیکس ہوتا ہے جسے ریاستی حکومت بھی لگا سکتی ہے۔ بلدیاتی ادارے احتجاج نہیں کر سکتے اگر کوئی ریاستی حکومت اس میدان میں تجاوز کر جائے جس میں بلدیاتی ادارے ٹیکس لگا رہے ہیں یا جس سے عام طور پر ان کے استحقاق کی توقع کی جاتی ہے۔ تاہم، ٹیکسیشن انکوائری کمیشن نے اس صورتحال کو نوٹ کیا اور مقامی اداروں/ حکومتوں کو چھ شعبوں پر مشتمل ایک مخصوص ٹیکس فیلڈ تفویض کر کے اس کو راحت فراہم کی۔ جیسے،

- ٹرمینل ٹیکس،
- اشتہارات پر ٹیکس،
- گاڑیوں پر ٹیکس،
- پیشوں پر ٹیکس
- جانوروں اور کشتیوں پر ٹیکس
- زمینوں اور عمارتوں پر ٹیکس۔

22.7.4۔ ٹرمینل ٹیکس

ٹرمنل ٹیکس کی اصل 1805 میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے ایک ضابطے کی وجہ سے ہے۔ ٹیکیشن انکوائری کمیشن اپنی سماجی واقتصادی خرابیوں سے آگاہ تھا۔ لیکن یہ ریاست کی فہرست میں شامل ہوا اور کمیشن نے اپنے ریٹ شیڈول اور انتظامیہ میں ضروری بہتری کے ساتھ بلدیاتی اداروں کے لیے ریزرویشن کی سفارش کی۔ عام طور پر، ٹرمنل ٹیکس ان اشیا پر عائد ہوتی ہے جو میونسپل ایریا میں کھپت، فروخت یا پیداوار میں استعمال

کے لیے داخل ہوتی ہے۔اسی طرح،ٹرمینل ٹیکس ان اشیاپر ٹیکس ہے جو کسی علاقے سے گزرتی ہیں۔اسے سامان پر ٹرانزٹ ٹیکس کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔

22.7.5۔اشتہارات پر ٹیکس

اشتہارات پر ٹیکس بہت سے مقامی اداروں کے لیے ان کے سائز اور مقام کے لحاظ سے آمدنی کا ایک بہت ہی منافع بخش ذریعہ ہو سکتا ہے۔ سیاحتی اور مذہبی اجتماعات کے مقامات، بھاری ٹریفک جنکشن اور قومی شاہراہوں کے ساتھ واقع قصبات اور دیہات اس ذریعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

22.7.6۔گاڑیوں پر ٹیکس

ٹیکسیشن انکوائری کمیشن نے سفارش کی کہ موٹر گاڑیوں کے علاوہ دیگر گاڑیوں پر ٹیکس بلدیاتی اداروں کے لیے مختص کیا جائے۔اس زمرے میں ہاتھ سے چلنے والی گاڑیوں، جانوروں سے چلنے والی گاڑیوں اور دیگر گاڑیوں پر ٹیکس شامل ہے۔زیادہ تر بلدیاتی ادارے در حقیقت یہ ٹیکس عائد کر رہے ہیں اور بعض صورتوں میں انہیں موٹر وہیکل ٹیکس کا حصہ بھی دیا جارہا ہے۔

22.7.7۔پیشوں پر ٹیکس

ٹیکسیشن انکوائری کمیشن نے سفارش کی کہ پیشوں، تجارت اور ملازمتوں پر ٹیکس بلدیاتی اداروں کے لیے مختص کیا جائے۔ یہ ٹیکس بنیادی طور پر ریاستی حکومت کے لیے ہیں اور یہ ان کے لیے مقامی حکام کو تفویض کرنا ہے۔ یہ ٹیکس یکساں بنیادوں پر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ اسے رجعت پسند بنادے گا۔اس کے بجائے،اس کا تعلق تعین کنندہ کی آمدنی سے ہونا چاہیے جو دستور میں مقرر کردہ حد کے تابع ہو۔

22.7.8۔جانوروں اور کشتیوں پر ٹیکس

ٹیکسیشن انکوائری کمیشن نے یہ بھی سفارش کی کہ جانوروں اور کشتیوں پر ٹیکس بلدیاتی اداروں کے لیے مختص کیا جائے۔گاؤں کی پنچایتوں کو عام طور پر جانوروں پر ٹیکس لگانا مشکل ہوتا ہے کیونکہ یہ ٹیکس غیر مقبول ہے۔ شہری میونسپل علاقوں میں یہ ٹیکس کسی بھی مخالفت سے نہیں ملتا۔

22.7.9۔زمینوں اور عمارتوں پر ٹیکس

زمینوں اور عمارتوں پر ٹیکس عام ٹیکس اور سروس چارج دونوں کی نوعیت میں ہوتا ہیں۔مثال کے طور پر،کچھ میونسپل ادارے محلے میں واقع مکانات اور دیگر املاک اور اس کی قیمتوں کی بنیاد پر اسٹریٹ لائٹنگ، صفائی، پانی کی فراہمی اور اسی طرح کی قیمت وصول کرتے ہیں۔دوسرے معاملات میں،ایک سیدھا ٹیکس لگایا جاتا ہے، جسے بعض اوقات انتظامی سہولت کے لیے فیملی ٹیکس میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ بعض صورتوں میں، جہاں میونسپل سروسز ٹیکس کی گئی جائیدادوں کی قدر میں اضافہ کرتی ہیں، حکام بہتر ٹیکس عائد کرنے کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ یہ عام طور پر کرائے کی بڑھتی ہوئی قیمت سے آنے والے سالانہ ٹیکس میں اضافے کے علاوہ ہوتا ہے۔ یہ اکثر پروجیکٹ کی لاگت کو پورا کرنے کے لیے لگایا جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ غیر حاصل شدہ اضافہ ہوا۔تاہم، زمینوں اور عمارتوں پر ٹیکس کی ایک اور شکل ملکیت کی منتقلی ہے۔

22.7.10۔نان ٹیکس ریونیو

نان ٹیکس ریونیو فیس، جرمانے اور کچھ عوامی اداروں جیسے ٹرام ویز، بسیں، بجلی کی تقسیم وغیرہ سے ہونے والی آمدنی پر مشتمل ہے۔ اگرچہ کچھ میونسپل کارپوریشنوں کے معاملے میں فیس اور جرمانے آمدنی کے اچھے ذرائع ہیں، لیکن وہ بلدیاتی اداروں کی کل آمدنی کا صرف ایک چھوٹا سا حصہ ہیں۔ تاہم، ٹیکسیشن انکوائری کمیشن نے سفارش کی کہ بلدیاتی اداروں کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ اپنے غیر ٹیکس محصولات کو جہاں تک ممکن ہو فروغ دیں۔ بڑی میونسپلٹیوں اور کارپوریشنوں کو عوامی افادیت کی خدمات جیسے کہ گیس کی تقسیم اور بجلی اور ٹرانسپورٹ چلانے والی تنظیم مرکزی حکومت کو چاہیے کہ وہ ریلوے، سمندری اور فضائی سفر کرنے والے مسافروں پر ٹرمینل ٹیکس لگائے اور ان ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کو خصوصی طور پر مقامی اداروں کے لیے مختص کیا جائے۔

تاہم، گاؤں کی پنچایتوں کو بھی کچھ غیر ٹیکس محصولات دستیاب ہیں۔ کچھ پنچایتوں کو سڑک کے کنارے درختوں، تالابوں، جھیلوں وغیرہ سے قابل قدر آمدنی ہوتی ہے۔ یہ خاص طور پر معاملہ ہے جہاں گاؤں کی پنچایتوں کو زمین کا انتظام سونپا جاتا ہے۔ اسی طرح، کچھ گاؤں کی پنچایتیں بازاروں اور بازاروں میں ان کی طرف سے بنائے گئے دکانوں اور اسٹالوں سے کرایہ کے طور پر آمدنی حاصل کرتی ہیں۔

22.7.11۔ریاستی مالیاتی کمیشن کا کردار

ان تمام کے علاوہ حکومت مقامی اداروں کے مالی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے دفعہ 243-Y کے تحت ریاستی مالیاتی کمیشن کو قائم کرتی ہے۔ ریاستی حکومت سے بلدیاتی اداروں کو فنڈز کی سفارشات کے ساتھ ساتھ اس کے لیے اقدامات بھی تجویز کرتا ہے۔

(a)وہ اصول جن پر عمل کرنا چاہیے

- ریاست کی طرف سے عائد ٹیکسوں، ڈیوٹیوں، ٹولوں اور فیسوں سے جمع ہونے والی خالص آمدنی کو ریاست اور میونسپلٹیوں کے درمیان تقسیم کے لیے تجویز پیش کرتا ہے۔
- ٹیکسز، ڈیوٹی، ٹولز اور فیسوں کا تعین جو مقامی حکومتوں کو تفویض کیے جا سکتے ہیں۔
- ریاست کے (متممدی فنڈ) کنسولیڈیٹڈ فنڈ سے مقامی اداروں کو دی جانے والی امداد کے لیے تجویز۔

(b)بلدیات کی مالی حالت کو بہتر بنانے کے لیے ضروری اقدامات۔

(c)اس کے علاوہ میونسپلٹی کے فنانس سے جوڑا ہوا کوئی بھی معاملہ مالیاتی کمیشن کو بھیجا جا سکتا ہے

22.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

- اس اکائی میں ہم نے مقامی حکومت کے معنی اور اہمیت کا جائزہ لیا۔
- اور مقامی حکومت کے فرائض کے متعلق جانکاری حاصل کی
- اس کے علاوہ مقامی حکومت کے مالیاتی ذریعوں سے طلباء کو متعرف کروایا۔

22.9 کلیدی الفاظ (Keywords)

کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام (Community Development Programme)

ہندوستان میں کمیونٹی ڈویلپمنٹ کا آغاز حکومت ہند نے 1952 میں کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کے ذریعے کیا تھا۔اس پروگرام کا فوکس دیہی کمیونٹیز پر تھا۔ لیکن، پیشہ ورانہ تربیت یافتہ سماجی کارکنوں نے اپنی مشق شہری علاقوں میں مرکوز کی۔اس طرح، اگرچہ کمیونٹی آرگنائزیشن کا فوکس دیہی تھا، لیکن سوشل ورک کے بڑے زور نے ایک شہری کردار دیا جس نے پروگرام کی خدمت میں توازن پیدا کیا۔

22.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

22.10.1۔معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔دفعہ 40 کس کے متعلق ہے؟

(a)ریاستی الیکشن کمیشن (b)ریاستی مالی کمیشن (c)مقامی حکومت کے (d)ان میں سے کوئی نہیں

2۔پنچایتی راج اداروں کو کس ترمیم کے تحت دستوری درجہ دیا گیا؟

(a)65ویں (b)73ویں (c)74ویں (d)89ویں

3۔ان میں سے کون سا مالیاتی ذریعے بلدیاتی اداروں کے ہیں؟

(a)عمارتوں پر ٹیکس (b)گاڑیوں پر ٹیکس (c)پیشوں پر ٹیکس (d)یہ تمام سبھی

4۔ان میں سے کون سے آمدنی کے ذرائعے پنچایت سمیتی کے ہیں؟

(a)موٹر وہیکل ٹیکس (b)جائیداد (c)تفریحی ٹیکس (d)یہ تمام سبھی

5۔کس دفعہ کے تحت ریاستی مالیاتی کمیشن کو قائم کیا جاتا ہے؟

(a) 243 I (b) 243 Z (c) 243 K (d) 243 Q

6۔ایل ایم سنگھوی کمیٹی کب وجود میں آئی؟

(a)1985 (b)1986 (c)1987 (d)1988

7۔دفعہ 243W کے تحت شہری مقامی حکومتی اداروں کو کتنے فرائض کی ذمہ داری دی گئی ہے؟

(a)18 (b)29 (c)34 (d)57

8۔دفعہ 243G کے تحت دیہی مقامی حکومتی اداروں کو کتنے فرائض کی ذمہ داری دی گئی ہے؟

(a)18 (b)29 (c)34 (d)57

9۔بلدیاتی اداروں کی آمدنی کے ذرائع ہیں:

(a)جائیداد پر ٹیکس (b)حکومتی گرانٹس (c)تجارتی ٹیکس (d)یہ سبھی

10۔ٹرمنل ٹیکس کی شروعات کب ہوئی؟

1805(a) 1857(b) 1880(c) 1947(d)

22.10.2۔مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. مقامی حکومت کے معنی اور اہمیت پر روشنی ڈالیے؟
2. بلدیاتی اداروں کے فرائض پر ایک مختصر نوٹ لکھیے؟
3. پنچایتی راج اداروں کی مالی آمدنی پر روشنی ڈالیے؟
4. بلدیاتی اداروں کے آمدنی کے ذریعوں پر تنقیدی نوٹ لکھیے؟
5. پنچایتی راج اداروں کے فرائض پر بحث کیجیے؟

22.10.3۔طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. مقامی حکومت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے پنچایتی راج اداروں کے فرائض کو واضح کیجیے؟
2. مقامی حکومت کے مالی حیثیت پر ایک طویل نوٹ لکھیے؟
3. بلدیاتی اداروں کے فرائض اور مالی آمدنی پر روشنی ڈالیے؟

22.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Readings)

1. Mohanty, P. K., Misra, B. M., Goyal, R., & Jeromi, P. D. (2007). Municipal finance in India: An assessment. Development Research Group Study, (26).
2. Alok, V. N. (2006). Local government organization and finance: Rural India. Washington, DC, The world bank.
3. Rao, M. G., Raghunandan, T. R., Gupta, M., Datta, P., Jena, P. R., & Amarnath, H. K. (2011). Fiscal decentralisation to rural local governments in India: Selected issues and reform options. National Institute of Public Finance and Policy, New Delhi.
4. Venkatachalam, P. (2007). Municipal Finance Systems in Conflict Cities: case studies on Ahmedabad and Srinagar, India. Crisis States Research Centre.
5. Alok, V. N. (2020). Local Public Finance.

اکائی 23–جواب دہی اور سوشل آڈٹ

(Accountability and Social Audit)

اکائی کے اجزا:

23.0 تمہید

23.1 مقاصد

23.2 جواب دہی کے معنی

23.3 جواب دہی کی اقسام

23.4 جواب دہی کے فوائد

23.5 جواب دہی کے مقاصد

23.6 سوشل آڈٹ کیا ہے؟

23.7 سوشل آڈٹ کے مقاصد

23.8 سوشل آڈٹ کے اصول

23.9 سوشل آڈٹ کی اہمیت

23.10 سوشل آڈٹ کے چیلنجز

23.11 سوشل آڈٹ کی اہمیت

23.12 سوشل آڈٹ کی حدود

23.13 اکتسابی نتائج

23.14 کلیدی الفاظ

23.15 نمونہ امتحانی سوالات

23.15.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

23.15.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

23.15.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY
Estd. 1998

23.0 تمہید (Introduction)

جواب دہی کا تصور دو بنیادی مفہوم پر مبنی ہوتا ہے: Answerability، جس کا مطلب ہے کہ سرکاری عہدیداروں کی ذمہ داری کہ وہ کیا کر رہے ہیں اس کے بارے میں مطلع کریں اور اس کی وضاحت کریں۔ اور Enforcement، یعنی قانون کو نافذ کرنے والی ایجنسیوں کی صلاحیت کہ وہ پاور ہولڈرز پر پابندیاں عائد کریں جنھوں نے اپنے عوامی فرائض کی خلاف ورزی کی ہے۔ Romzek and Dubnick کے مطابق، جوابدہی کا تصور اتنا تنگ ہے کہ جواب دہی حقیقی تصور صرف قوانین اور ضوابط سے واضح نہیں ہو سکتا ہے۔ اس کے لیے اہم ضرورت ہے کہ حکومتی تنظیم کے داخلی عناصر اور اس کے خارجی عناصر دونوں کو ہی ذہن میں رکھا جائے۔ ان کے خیال میں، نظم و نسق عامہ کے مضمون میں جواب دہی میں وہ ذرائع شامل ہوتے ہیں جن کے ذریعے عوامی ایجنسیاں اور ان کے کارکنان تنظیم کے اندر اور باہر پیدا ہونے والی متنوع توقعات کا انتظام کرتے ہیں۔

23.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ:

- جواب دہی اور سوشل آڈٹ کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کریں گے۔
- جواب دہی کے معنی، اقسام اور اہمیت کو سمجھیں گے۔
- سوشل آڈٹ معنی، اصول، اہمیت اور چیلنجز کو سمجھیں گے۔

23.2 جواب دہی کے معنی (Meaning of Accountability)

جواب دہی کے معنی کسی کے عمل یا رویے کے لیے ذمہ داری طے کرنے کے آتے ہیں۔ عوامی خدمات کی جواب دہی میں وہ طریقہ کار شامل ہوتا ہے جس کے ذریعے ایک سرکاری ایجنسی یا سرکاری اہلکار تفویض کردہ فرائض اور ذمہ داریوں کو پورا کرتا ہے۔ اس میں وہ عمل شامل ہے جس کے ذریعے ایجنسی یا اہلکار کو اس طرح کی کارروائیوں کا حساب دینا ہوتا ہے۔ ترقی یافتہ اور پسماندہ دونوں ممالک میں ہر جگہ طاقتور حکومتی ادارے ہیں جو بیوروکریٹ چلاتے ہیں۔ حکومتی کاموں کی توسیع نے ان کی بیوروکریسی میں توسیع کی ہے، اور بیوروکریسی شہریوں کے معیار زندگی پر مستقل اثر ڈالتی ہے۔ اس طرح آج ایک تشویش بڑھتی جا رہی ہے کہ بیوروکریسی کس طرح 'طاقت' کا استعمال کر رہی ہے۔ بیوروکریسی کس

کے لیے اور کس کے سامنے جوابدہ ہیں؟ بیوروکریسی کی جواب دہی کیسے طے ہوتی ہے؟ یہ کچھ ایسے سوالات ہیں جو جدید جمہوری حکومتوں کے سامنے ہیں۔

بیوروکریسی کی جواب دہی جمہوریت میں نظم و نسق عامہ کا مرکز ہوتی ہے۔ حکومت کے ایک آئینی نظام کے تحت، یہ ضروری ہے کہ بیوروکریٹس کو آئین کے مینڈیٹ اور ان حدود کے ماتحت ہونا چاہئے جیسا کہ عدلیہ کی طرف سے تشریح کی جاتی ہے، اور تنظیم کے اندران درجہ بندی کا تسلسل ہونا چاہئے جس میں نچلے افسر اعلی افسران کے ماتحت ہونے چاہئے۔ جمہوری حکومت بیوروکریٹس کو عوام اور ان کے منتخب نمائندوں کے ماتحت کرنے کا عہد بھی کرتی ہے۔

Fesler اور Kettl کے مطابق، نوکر شاہی کی ذمہ داری کو دو نقطہ نظر سے دیکھا جانا چاہیے۔ پہلا جوابدہی اور دوسرا اخلاقیات۔ بیوروکریسی جو کچھ بھی کرتی ہے یا نہیں کرتی اس کے لیے ذمہ داری کے لحاظ سے جواب دہی ہوتی ہے۔ دوسرا اخلاقی رویہ ہے۔ یہ دو عناصر اوورلیپ ہوتے ہیں اور عام طور پر ہم آہنگ ہوتے ہیں، لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا۔ اخلاقیات اعلیٰ افسران کی نافرمانی یا اپنے اعلیٰ افسران، قانون سازوں یا عوام کو اعلیٰ افسران کے غیر اخلاقی رویے کی اطلاع دینے کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

جواب دہی پر بحث کرتے ہوئے، ہماری سب سے بڑی تشویش اس بات پر ہونی چاہیے کہ کس طرح اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ جو لوگ اقتدار پر قابض ہیں، وہ اسے ذمہ داری کے ساتھ استعمال کریں، تاکہ وہ اپنے اعمال کے لیے جوابدہ ہوں۔ کلاسیکی جمہوری نظریہ کے مطابق، جواب دہی کا راستہ کافی سیدھا ہے۔ عوام سماجی، سیاسی، معاشی مسائل پر اپنے موقف کی بنیاد پر اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں۔ انتظامی ادارے عوامی نمائندوں کی بنائی ہوئی پالیسیوں پر عمل درآمد کرتے ہیں۔ وہ درحقیقت اپنے سیاسی سربراہوں کے سامنے جوابدہ ہیں جو بدلے میں مقننہ کے سامنے جوابدہ ہیں۔ جدید دور کی انتظامیہ میں، یہ پالیسی سازی اور پالیسی پر عمل درآمد کا اختلاف اچھا نہیں ہے۔ منتظمین پالیسی سازی میں حصہ لیتے ہیں اور آج کے حکومتی نظام میں ان کی جوابدہی بہت زیادہ ہے۔ چونکہ مملکت کا دائرہ کافی وسیع ہو گیا ہے اور بیوروکریٹس کی طرف سے اختیارات کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے، عوام اور میڈیا کی طرف سے مسلسل مطالبات کیے جا رہے ہیں کہ عوام کی خدمت کے لیے صاف اور شفاف نظم و نسق ہونا چاہیے، اور سرکاری اہلکاروں کے اخلاقی رویے کو بہتر بنایا جانا چاہیے۔ دوسرے لفظوں میں، زیادہ تر جمہوریتوں میں عوامی مطالبہ یہ رہا ہے کہ طاقت اور اختیار کا ذمہ دارانہ استعمال اور انتظامی جواب دہی کے واضح ذرائع ہونے چاہئیں۔

جواب دہی کا تصور دو بنیادی مفہوم پر مبنی ہوتا ہے: Answerability، جس کا مطلب ہے کہ سرکاری عہدیداروں کی ذمہ داری کہ وہ کیا کر رہے ہیں اس کے بارے میں مطلع کریں اور اس کی وضاحت کریں۔ اور Enforcement، یعنی قانون کو نافذ کرنے والی ایجنسیوں کی صلاحیت کہ وہ پاور ہولڈرز پر پابندیاں عائد کریں جنہوں نے اپنے عوامی فرائض کی خلاف ورزی کی ہے۔ Romzek and Dubnick کے مطابق، جوابدہی کا تصور اتنا تنگ ہے کہ جواب دہی حقیقی تصور صرف قوانین اور ضوابط سے واضح نہیں ہو سکتا ہے۔ اس کے لیے اہم ضرورت ہے کہ حکومتی تنظیم کے داخلی عناصر اور اس کے خارجی عناصر دونوں کو ہی ذہن میں رکھا جائے۔ ان کے خیال میں، نظم و

نسق عامہ کے مضمون میں جواب دہی میں وہ ذرائع شامل ہوتے ہیں جن کے ذریعے عوامی ایجنسیاں اور ان کے کارکنان تنظیم کے اندر اور باہر پیدا ہونے والی متنوع توقعات کا انتظام کرتے ہیں۔

جواب دہی داخلی طاقت کے نقطہ نظر سے دیکھا جا سکتا ہے۔ سیاسی طاقت کے غلط استعمال کی روک تھام کے تین مختلف طریقے ہیں۔ وہ ہیں:

1۔اختیارات کو قانونی پابندیوں کے تابع کرنا،

2۔اسے شفاف طریقے سے استعمال کرنے کا پابند کرنا؛اور

3۔اسے اپنے اعمال کا جواز پیش کرنے پر مجبور کرنا۔

جواب دہی میں معلومات حاصل کرنے کا حق شامل ہے، جو کہ جوابدہی کی معلوماتی جہت ہے۔ اس کے بعد تمام ضروری تفصیلات جاری کرنے کی متعلقہ ذمہ داری ہے۔ اس سے وضاحت حاصل کرنے کا حق اور کسی کے طرز عمل کا جواز پیش کرنے کے متعلقہ فرض کا بھی مطلب ہے۔ یہ جواب دہی کی دلیلی جہت ہے۔ اس کے علاوہ، اختیارات کو نہ صرف قانونی رکاوٹوں سے بلکہ عوامی استدلال کی منطق سے بھی پابند کیا جانا چاہیے۔ جواب دہی مطلق العنان طاقت کے خلاف ہے۔ جواب دہی کا عنصر اختیار پر فائز شخص اور عوام کے درمیان شفاف تعلق قائم کرتا ہے۔ یہ دونوں فریقوں کو بولنے پر مجبور کرتا ہے اور دونوں کو عوامی بحث میں شامل کرتا ہے۔ اس لیے یہ نہ صرف طاقت کو خاموش کرنے بلکہ طاقت کے یکطرفہ بے آواز کنٹرول کے بھی مخالف ہے۔

23.3 جواب دہی کی اقسام (Types of Accountability)

نظم و نسق عامہ کے دائرے میں جواب دہی دو طرح کی ہوتی ہے:

1۔سیاسی جواب دہی

2۔انتظامی جواب دہی

پارلیمانی حکومت میں، سیاسی عاملہ اجتماعی طور پر پارلیمنٹ کے سامنے ذمہ دار ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں عاملہ پارلیمنٹ کو اپنی کارکردگی کا حساب دینے کا پابند ہے۔ پارلیمنٹ کے پاس اس جواب دہی کو یقینی بنانے کے طریقے اور ذرائع ہیں۔ لیکن ایک مستقل عاملہ یعنی بیوروکریسی بھی ہے جس کی جواب دہی براہ راست نہیں بلکہ بالواسطہ ہوتی ہے۔ یہ سیاسی عاملہ کے ذریعے پارلیمنٹ کو جوابدہ ہوتے ہیں۔

وزارتی ذمہ داری کو مزید قریب سے دیکھا جائے تو کچھ معاملات ایسے ہوتے ہیں جو اس کی اہلیت میں آتے ہیں جن کے لیے وزیر اپنی ذاتی حیثیت میں ذمہ دار ہوتا ہے۔ وہ پارلیمنٹ کے سامنے اپنے اعمال کے لیے جوابدہ ہوتا ہے۔ پارلیمنٹ وزیر کو اس کی وزارت میں کسی بھی غلطی کا ذمہ دار ٹھہراتی ہے چاہے اسے اس کا علم نہ ہو یا اس کی منظوری نہ ہو۔

اگر کسی سرکاری ملازم کا عمل وزیر کی وضع کردہ پالیسی کے مطابق ہے یا وہ وزیر کی بات پر عمل کرتا ہے تو وزیر کو اس کی حفاظت اور تحفظ کرنا چاہیے۔ یہاں تک کہ اگر سرکاری ملازم کوئی معمولی سی غلطی یا کوتاہیاں کرتا ہے جو بہت اہم نہیں ہے، تو وزیر کو پارلیمنٹ میں اس کا اس طرح دفاع کرنا چاہئے۔ لیکن ایسے سنگین معاملات میں جہاں سرکاری ملازم خود کام کرتا ہو اور اس کا طرز عمل قابل مذمت ہو، وزیر سے اپنے افسر کے اقدام کی توثیق کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ اس کے باوجود، وہ ایسے حالات میں بھی اس طرح کے غلطی کرنے والے اہلکار کے طرز عمل کے لیے پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہیں۔

لیکن وزارتی ذمہ داری کے اس تصور کو زیادہ نہیں پھیلایا جا سکتا۔ اگر سختی سے درخواست کی جاتی ہے، تو وزیر اصرار کرے گا کہ ہر مسئلہ کو لازمی طور پر ان کے پاس بھیجنا چاہیے۔ سرکاری ملازمین زیادہ ہوشیار اور محتاط رہیں گے اور ہر چیز وزیر کو بھیج دیں گے۔ وزارتی جواب دہی صرف ایک کنونشن ہے اور یہ کسی کے ضمیر کا معاملہ ہے، ایک اخلاقی اصول ہے۔ ایک وزیر مشکل سے استعفیٰ دیتا ہے اگر اس کی وزارت میں معاملات غلط ہو جائیں، اگر اسے پارٹی کی حمایت حاصل ہو اور وزیر اعظم کی بھرپور حمایت حاصل ہو۔ بہر حال، جواب دہی کی حقیقت کو جھٹلایا نہیں جا سکتا اور نہ ہی اسے دور کیا جا سکتا ہے۔

کارپوریٹ فنانس میں جواب دہی ایک لازمی تصور بن گیا ہے۔ یہ خاص طور پر اکاؤنٹنگ کے طریقوں سے متعلق ہے جو کمپنی اس وقت اپناتی ہے جب وہ مالیاتی رپورٹس تیار کرتی ہے جو شیئر ہولڈرز اور حکومت کو پیش کی جاتی ہیں۔ کارپوریٹ جواب دہی کے بغیر کوئی کمپنی اپنے صارفین، ریگولیٹرز، یا مارکیٹوں کا اعتماد برقرار نہیں رکھ سکتی۔

تاہم، حالیہ برسوں میں کارپوریٹ جواب دہی کمپنی کی سرگرمیوں کو گھیرے میں لے کر آیا ہے کیونکہ وہ کمیونٹی کو متاثر کرتے ہیں۔ ایک کمپنی کے ماحولیاتی اثرات، اس کے سرمایہ کاری کے فیصلے، اور اپنے ملازمین کے ساتھ اس کا سلوک سبھی عوامی جانچ کے تحت آتا ہے۔

جواب دہی کا تصور تمام صنعتوں، شعبوں، کمپنیوں اور پیشوں میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اور تجربات یہ واضح کرتے ہیں کہ کاروباری شعبے میں جواب دہی سب سے زیادہ پائی جاتی ہے۔

کارپوریٹ جواب دہی (Corporate Accountability)

ہم کو معلوم ہے کہ دستور ہند میں موجود بنیادی حقوق کے مطابق مملکت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ شہریوں کی طرح خود بھی تجارت کر سکتی ہے۔ اس لیے ہمارے ملک میں عوامی کمپنیوں کا وجود ہے۔ ہر عوامی کمپنی کو سہ ماہی اور سالانہ مالیاتی رپورٹ شائع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جس میں اس کی آمدنی اور اخراجات کی تفصیل ہو۔ کمپنی کے مالی بیانات کا جائزہ لینے والا ایک آزاد آڈیٹر مناسب یقین دہانی حاصل کرنے کا ذمہ

دار ہوتا ہے کہ مالی بیانات غلطی یا غبن کی وجہ سے ہونے والی کسی بھی غلط بیانی سے پاک ہیں۔ یہ آڈیٹر کمپنی کو اس کی رپورٹنگ کے لیے جوابدہ ٹھہراتا ہے۔

جواب دہی کے لیے کارپوریٹ اکاؤنٹنٹس کو محتاط اور باخبر رہنے کی ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ انہیں لاپرواہی کے لیے قانونی طور پر ذمہ دار ٹھہرایا جاسکتا ہے۔ ایک اکاؤنٹنٹ کمپنی کے مالی بیانات کی سالمیت اور درستگی کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے، چاہے تنظیم میں دوسروں کی طرف سے غلط بیانی کی گئی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آزاد بیرونی اکاؤنٹنٹ مالی بیانات کا آڈٹ کرتے ہیں۔ پبلک کمپنیوں میں بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ماتحت ایک آڈٹ کمیٹی کا ہونا ضروری ہے جس کا کام آڈٹ کی نگرانی کرنا ہونا چاہیے۔

سیاسی جواب دہی (Political Accountability)

سیاسی جواب دہی کا تعلق سیاسی شراکت اور امیدواروں کے وسائل کے استعمال سے ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، غیر جانبدار مرکز برائے سیاسی جواب دہی اور پنسلوانیا یونیورسٹی میں وارٹن اسکول مشترکہ طور پر ایک سالانہ انڈیکس شائع کرتے ہیں جو سیاسی مقاصد اور امیدواروں کو ان کے عطیات کے حوالے سے بڑے عوامی کارپوریشنز کے انکشاف اور نگرانی کی پالیسیوں کی درجہ بندی کرتے ہیں۔

ان اسکینڈلز کے نتیجے میں سخت ضابطے پیدا ہوئے، اور ریگولیٹرز اور پرائیویٹ واچ ڈاگ کی فوجیں اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کام کر رہی ہیں کہ کمپنیاں اپنی کمائی کو صحیح طریقے سے رپورٹ کریں، اور سرمایہ کاروں کو فراہم کردہ معلومات بروقت اور درست ہوں۔ مرکز سیاست دانوں پر اثر انداز ہونے کے لیے کارپوریٹ اخراجات پر روشنی ڈالتا ہے۔ حال ہی میں، مرکز نے دواسازی کی صنعت کی طرف سے میڈی کیئر کو دکانداروں کے ساتھ ادویات کی قیمتوں پر بات چیت کرنے کی اجازت دینے کی تجویز کو آگے بڑھانے کے لیے ایک مہم کی گہرائی سے اطلاع دی۔ رپورٹ میں کانگریس کے ان ارکان کے نام بتائے گئے جنہوں نے منشیات فروشوں سے سیاسی عطیات قبول کیے۔

حکومتی جواب دہی (Government Accountability)

USAID، وفاقی ایجنسی جو شہری غیر ملکی امداد کا انتظام کرتی ہے، حکومتی جوابدہی کے اقدامات کو ان اہم عوامل کے ذریعے بیان کرتی ہے: 'ایک آزاد اور منصفانہ سیاسی انصاف کا نظام؛ انسانی حقوق کا تحفظ؛ ایک متحرک سول سوسائٹی؛ پولیس اور عدالتوں پر عوام کا اعتماد، اور سیکورٹی کے شعبے میں اصلاحات۔'

شہریوں کے تحفظ میں مدد کے لیے، حکومتی جواب دہی پروگرام وفاقی، ریاستی اور مقامی وِسل بلورز کو تحفظ فراہم کرتا ہے جو مسائل کی نشاندہی کرتے ہیں اور مناسب ایجنسیوں کو رپورٹ کرتے ہیں۔ اس ماڈل میں، حکومتوں کو غیر سرکاری، اندرونی آڈٹ کے ذریعے جوابدہ ٹھہرایا جاتا ہے۔ کوئی بھی شخص کسی اور کو نامناسب رویے کی اطلاع دے سکتا ہے، جس سے جوابدہی کو منظم اور تنظیموں میں رائج ہونے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔

میڈیا جواب دہی (Media Accountability)

امریکہ میں میڈیا کو کانگریس کی مداخلت سے پہلی دستوری ترمیم کے ذریعے منفرد طور پر تحفظ حاصل ہے۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ میڈیا جواب دہی سے پاک ہے۔ میڈیا طویل عرصے سے اندرونی اور بیرونی کئی نگرانوں کی مسلسل جانچ پڑتال کرتا ہے۔انٹرنیٹ کے دور میں،ان کو حقائق کی جانچ کرنے والی آزاد تنظیموں جیسے FactCheck.org،Snopes،اور PolitiFact نے جواب دہی کا دائرہ بڑھایا ہے۔ یہ اور دیگر ادارے تعصب اور غلطیوں کے لیے میڈیا کی نگرانی کرتے ہیں اور اپنے نتائج سب کو دیکھنے کے لیے شائع کرتے ہیں۔

اب، سوشل میڈیا کے تعارف کے ذریعے،افراد اب میڈیا میں آسانی سے اپنا تعاون کر سکتے ہیں۔ لیکن بحث یہ ہے کہ یہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم (یعنی فیس بک وغیرہ) خود ایک پبلشر ہیں یا پلیٹ فارم کے صارفین پبلشر ہیں۔ دونوں صورتوں میں، سوشل میڈیا خطرناک غلط معلومات پھیلانے، نفرت انگیز تقریر کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کرنے،اور عام طور پر جوابدہی کا احساس نہ ہونے کے باعث مسلسل آگ کی زد میں ہے۔ان حالات میں جواب دہی طے کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔

کام کی جگہ پر جواب دہی (Accountability at Workplace)

کمپنیوں کے کامیاب ہونے کے لیے، ملازمین کو خود کو جواب دہی کے ساتھ برتاؤ کرنا چاہیے۔ یہ کئی طریقوں سے کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلے، جوابدہی کے نرم مہارت کے پہلو ہیں۔ جواب دہی میں توقع کے مطابق کام پر آنا اور دن بھر کے کاموں کے لیے تیار ہونے والے کام کو ظاہر کرنا شامل ہے۔ جواب دہی ہر محکمے اور ہر ملازم تک پھیلی ہوئی ہے، جیسا کہ اس کا آغاز حاضر، ایماندار، اور ہر روز کے کاموں میں کسی کے کام سے باہر ہونے سے ہوتا ہے۔

مخصوص عہدوں پر جوابدہی کا گہرا احساس بھی ہوتا ہے۔ پیشہ ور افراد جو فزیکل یا ڈیجیٹل رقم کو ہینڈل کرتے ہیں ان کے پاس ایسے فنڈز کے ساتھ ایماندار اور ذمہ دار ہونے کے لیے جواب دہی کا ایک معیار ہوتا ہے جو ذاتی طور پر ان سے تعلق نہیں رکھتے۔ مینیجرز کی ذمہ داری ہے کہ وہ ملازمین کی مناسب نگرانی کریں، ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں، اور ترقی کے مواقع کے ذریعے ان کی رہنمائی کریں۔

کام کی جگہ پر جواب دہی کے آلات درج ذیل ہیں:

- ملازمین کو بعض کاموں کو مکمل کرنے کے لیے زبانی طور پر پابند بنانا اور ان کاموں کی تکمیل کو یقینی بنانا۔
- اعلیٰ انتظامیہ کے ذریعہ فرائض کی تکمیل اور متعلقہ آخری تاریخوں پر توقعات طے کرنا۔
- ایک محفوظ ماحول بنانا جہاں خطرات مول لینے کا صلہ ملتا ہے۔
- کاموں، منصوبوں، یا کام کے دیگر پہلوؤں کی ملکیت کی وضاحت کرنا۔

23.4 جواب دہی کے فوائد (Benefits of Accountability)

ہر تنظیم میں جواب دہی کے فوائد مختلف ہوتے ہیں۔ تاہم، اگر کوئی کاروبار مناسب طریقے سے جوابدہی کے طریقوں کو انجام دینے کے قابل ہو تو جوابدہی فراہم کر سکتا ہے اور مناسب نتائج حاصل کر سکتا ہے۔ جواب دہی عاملانہ شفافیت کو فروغ دیتی ہے۔ جب ملازمین یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے کام کو دیکھا جارہا ہے اور ان کا جائزہ لیا جائے گا، تو وہ زیادہ موثر کوششیں کرنے کا امکان رکھتے ہیں کیونکہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ یہ خاص طور پر سچ ہے جب ملازمین کو اضافہ، ترقیوں، اور عوامی شناخت کے ساتھ مضبوط جوابدہی کا بدلہ دیا جاتا ہے۔

جواب دہی کمپنی کے وسائل کی حفاظت کرتی ہے۔ جواب دہی صرف اپنا کام کرنے تک محدود نہیں ہے۔ یہ ہر حال میں اپنے اعمال کے لیے ایماندار اور ذمہ دار ہونے کا رواج ہے۔ جب ملازمین جوابدہ ہوتے ہیں، تو انہیں اس معیار پر رکھا جاتا ہے کہ کمپنی کے وسائل کا احترام کیا جائے، اور ملازمین کمپنی کے اثاثوں کے ساتھ بدسلوکی کرنا کم پسند کرتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے اعمال کے نتائج ہوں گے۔

جواب دہی زیادہ درست نتائج دیتی ہے۔ جواب دہی کا معیار رکھنے والی کمپنیوں کے پاس قابل قبول انحراف کی حدود ہوں گی۔ مثال کے طور پر، کوئی کمپنی غیر مادّہ ہونے کی وجہ سے مالیاتی غلط بیانی کی ایک مخصوص ڈالر کی حد کی اجازت دے سکتی ہے۔ اگر کوئی کمپنی خود کو مادیت کی کم حد تک جوابدہ رکھتی ہے، تو وہ بڑی غلطیوں، ناقابل وضاحت تغیرات، یا رپورٹنگ میں تاخیر کو قبول نہیں کرے گی۔

جواب دہی بیرونی سرمایہ کاروں کے اعتماد کو برقرار رکھتی ہے۔ کسی کمپنی میں سرمایہ کار کا اعتماد صرف مالی کامیابی کے امکانات کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ سرمایہ کاروں کو یقین ہونا چاہیے کہ کمپنی اپنے وسائل کے ساتھ اچھی طرح سے چل رہی ہے، ایماندار، قابل، اور موثر ہے۔ اگر کوئی کمپنی اپنی جوابدہی کا مظاہرہ کر سکتی ہے، تو وہ زیادہ سازگار نظر آئیں گی، خاص طور پر ایک ناقابل اعتماد مخالف کے مقابلے میں۔

23.5 جواب دہی کے مقاصد (Aims of Accountability)

اس تناظر میں جواب دہی کے تین مختلف مقاصد اہمیت کے حامل ہیں۔ پہلا مقصد، بیوروکریٹک طاقت(power) اور صوابدید(discretion) کے غلط استعمال پر قابو پانا ہے۔ دوسرا مقصد، یہ یقین دہانی ہونی چاہیے کہ کارکردگی معیار کے مطابق ہوگی۔ تیسرا مقصد، گورننس اور پبلک مینجمنٹ میں مسلسل بہتری کے لیے سیکھنے کو فروغ دینے والا نظام ہونا چاہیے۔ اس کے سب سے اوپر، جواب دہی کی انسانی جہت ہے، اقدار اور اخلاقیات کی پاسداری اور حکومت پر اعتماد پیدا کرنا ہے۔ جیسا کہ ایڈم وولف نے مناسب طریقے سے کہا، "اگر شفافیت نہیں ہے اور آزاد پریس کے ساتھ زندہ جمہوریت نہیں ہے، تو بدسلوکی پر قابو پانے اور کارکردگی کا جدید جائزہ کہیں نہیں لے جائے گا۔ نظم ونسق عامہ میں جوابدہی کو تکنیکی سوال تک محدود نہیں کیا جاسکتا۔ یہ جمہوریت کا سوال ہے۔" لہذا، جواب دہی کا بنیادی مقصد انتظامیہ اور جمہوریت کے درمیان قریبی تعلق قائم کرنا ہے۔

جواب دہی عوامی انتظامیہ پر کم از کم چار تقاضے رکھتا ہے، جو درج ذیل ہیں:

1۔ قوانین کو کم از کم فضول خرچی اور تاخیر کے ساتھ کام کرنے کا مقصد بنانا

2۔ قانونی اور سمجھدار انتظامیہ کی صوابدید کا استعمال کرنا۔

3۔ ضرورت کے مطابق موجودہ پالیسیوں اور پروگراموں میں تبدیلیاں تجویز کرنا۔

4۔ حکومت کے انتظامی اداروں میں شہریوں کے اعتماد کو بڑھانا۔

جواب دہی گُڈ گورننس کا کلیدی جزو ہے۔ کسی فرد یا ادارے کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی سرگرمیوں کا محاسبہ کرے، ان کی ذمہ داری قبول کرے اور شفاف طریقے سے نتائج کو ظاہر کرے۔ یہ اس بات کی وضاحت اور جواز پیش کر رہا ہے کہ کیا کیا گیا ہے، فی الحال کیا کیا جا رہا ہے اور کیا منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ یہ دستیاب وسائل کے بارے میں معلومات دینے اور اس بات کا تعین کرنے کے لیے باقاعدگی سے جائزہ لینے کے بارے میں ہے کہ آیا اہداف پورے ہو رہے ہیں۔ یہ نمائندوں کے تفویض کردہ مینڈیٹ کو انجام دینے کا عمل ہے، اور ان کے سرکاری اقدامات کے نتائج کا سامنا کرنے کی آمادگی ہے، جو وقتاً فوقتاً رپورٹنگ کے عمل کے ذریعے شائع کی جائے گی (وجے لکشمی، 2006)۔ سادہ الفاظ میں، جواب دہی کسی کے اعمال یا رویے کے لیے جوابدہی ہے۔ گورننس کے تصور میں، یہ وہ طریقہ کار یا طریقہ کار ہے جس کے ذریعے ایک سرکاری ایجنسی یا سرکاری اہلکار تفویض کردہ فرائض اور ذمہ داریوں کو پورا کرتا ہے۔

جواب دہی کو کارکردگی کے لیے دوسروں کو رپورٹ کرنے کی ذمہ داری سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ کسی کے اعمال کے لیے کسی اتھارٹی کے سامنے حساب طلب کیے جانے یا حساب دینے کا عمل ہے۔ اس کا مطلب ہے وضاحت کرنا، جواز پیش کرنا اور اس بارے میں سوالات کے جواب دینا کہ وسائل کیسے اور کس حد تک استعمال ہوئے ہیں۔ اداروں کی طرف سے اپنے کاموں کا جائزہ لینا اور ساتھ ہی باہر سے تنقیدی جائزہ لینا یہ ایک قسم کی خود شناسی ہے۔

جوابدہی کو بیرونی رویے پر ایک قوت کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ مخصوص پالیسیوں اور ہدایات کی مضبوطی سے تعمیل ہو رہی ہے۔ اسے اختیارات کے غلط استعمال میں رکاوٹ کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ خدمات کی فراہمی اور حکومتی جوابدہی کو بہتر بنانے یا کے ذریعے حکمرانی کو موثر بنانے کا ایک طریقہ کار ہے۔

جواب دہی، نہ صرف بیوروکریسی بلکہ مقننہ، ایگزیکٹو اور عدلیہ کو بھی اپنے دائرہ کار میں لا کر کنٹرول کا ایک عنصر شامل کرتا ہے۔ اسے کچھ مقرر کردہ اصولوں کی خلاف ورزی پر جوابدہی کے ساتھ ساتھ مناسب نفاذ کو بھی یقینی بنایا جاتا ہے۔ اس میں سیاست دانوں، منتظمین، سرکاری، غیر سرکاری اور نجی شعبے کی تنظیموں کو ان کی سرگرمیوں کے لیے جوابدہ بنانا شامل ہے۔ سیاسی عاملہ کے ذریعے شہریوں کے سامنے عوامی عہدیداروں کی جوابدہی کو یقینی بنانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

عام طور پر، تنظیمی قواعد وضوابط کی پابندی، قوانین کی تعمیل، پیشہ ورانہ ضابطہ اخلاق کی پیروی اور تمام اہم اسٹیک ہولڈرز کے لیے جوابدہ ہونے کے ذریعے جواب دہی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ موجودہ عالمگیریت میں منظر نامے میں مارکیٹ، سول سوسائٹی، شہریوں، میڈیا سمیت متعدد اسٹیک ہولڈرز ہیں اور گورننس کے عمل میں سب کی شمولیت جواب دہی کو پیچیدہ بناتی ہے۔

23.6 سوشل آڈٹ کیا ہے؟ (What is Social Audit)

سوشل آڈٹ حکومت اور عوام کی طرف سے مشترکہ طور پر کی جانے والی پالیسی یا اسکیم کا ایک جائزہ ہے، جس میں ان لوگوں پر زور دیا جاتا ہے جو پالیسی سے متاثر ہوتے ہیں یا اس سے مستفید ہوں۔ یہ کسی تنظیم کی کارکردگی کی پیمائش، تشخیص، اور بہتر بنانے میں مدد کرتا ہے۔

مزید برآں، یہ تنظیم کو سماجی طور پر جوابدہ بناتا ہے۔ سماجی آڈٹ کے استعمال سے تنظیم کی تاثیر کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

یہ موثر قیادت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور نگرانی اور جواب دہی کو مضبوط کرتا ہے۔

اس سے مثالی صورتحال اور حقیقی صورتحال کے ساتھ ساتھ تاثیر اور کارکردگی کے درمیان فرق کو ختم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

تنظیم کے سماجی اثرات کا جائزہ لینے، تصدیق کرنے، اور ان کو بہتر بنانے کی صلاحیت فراہم کرتا ہے۔

سماجی آڈٹ اور ترقیاتی آڈٹ ایک جیسی چیزیں نہیں ہیں۔ سماجی آڈٹ سماجی نتائج کے اکثر نظر انداز کیے جانے والے موضوع پر توجہ مرکوز کرتا ہے، جب کہ ترقیاتی آڈٹ میں ایک وسیع تر توجہ ہوتی ہے جس میں ماحولیاتی اور اقتصادی مسائل شامل ہوتے ہیں، جیسے کہ کسی پروجیکٹ یا پروگرام کی تاثیر۔

پہلی تنظیم 1979 میں ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ (ٹیسکو) جمشید پور تھی جس نے بھارت میں سب سے پہلے سوشل آڈٹ کی شروعات کی۔ اسے آئین کی 73ویں ترمیم کے ساتھ اہمیت حاصل ہوئی، جس نے پنچایت راج اداروں کو مخاطب کیا۔

9ویں پنچ سالہ پلان کے اپروچ پیپر نے پنچایت راج اداروں کے موثر آپریشن کے لیے سوشل آڈٹ پر زور دیا اور گرام سبھا کو ان کے دیگر فرائض کے علاوہ سوشل آڈٹ کرنے کا اختیار دیا۔

نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ 2005 میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ پروگرام کی جوابدہی اور کھلے پن کو برقرار رکھنے کے لیے "سوشل آڈٹ" کا باقاعدگی سے انعقاد کیا جانا چاہیے۔

23.7 سوشل آڈٹ کے مقاصد (Aims of Social Audit)

سوشل آڈٹ کے درج ذیل مقاصد ہیں:

- فنڈز اور اتھارٹی دونوں کے غلط استعمال کو روکتا ہے۔
- تنظیم کی سماجی کارکردگی کو مضبوط کرتا ہے۔
- بجٹ کے مطابق مناسب مالیاتی انتظام کرتا ہے۔
- پروگرام کو مزید کامیاب اور موثر بناتا۔
- پروگراموں میں تنظیمی اور عوامی شرکت کو فروغ دیتا ہے۔

23.8 سوشل آڈٹ کے اصول (Principles of Social Audit)

پوری دنیا میں استعمال ہونے والے سوشل آڈیٹنگ کے طریقوں سے، کچھ الگ الگ بنیادی اصول پائے گئے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

شفافیت: انتظامیہ اور فیصلہ سازی کے عمل میں مکمل کشادگی، حکومت کی طرف سے ایک فرض کے ساتھ عوام کو تمام متعلقہ معلومات تک غیر محدود رسائی فراہم کرنا۔

جوابدہی: منتخب عہدیداروں اور دیگر سرکاری ملازمین کی فوری اور کھلا جواب دہی ان تمام فریقوں کے لیے جو ان کے متعلقہ اعمال یا عمل سے متاثر ہوئے ہوں۔

شرکت: فیصلہ سازی اور تمام متاثرہ افراد کی درستی کے عمل میں حق پر مبنی شرکت، نہ صرف ان کے نمائندے۔

نمائندہ شرکت: متاثرہ فریقوں کا حق ہے کہ وہ ایک گروپ یا فرد کے طور پر باخبر رضامندی فراہم کریں، جیسا کہ مناسب ہو، ایسے حالات میں جب اختیارات کا پہلے سے تعین کیا گیا ہو۔

جامع رپورٹ: تنظیم کی کارکردگی اور سرگرمیوں کے ہر پہلو پر تفصیل سے رپورٹ کرنا۔

باقاعدہ بنیاد پر: اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ خیال اور عمل پوری تنظیم کے کلچر میں جڑے ہوئے ہیں، مستقل بنیادوں پر سماجی تعلقات قائم کرنا اور تنظیم کو اپنی کارکردگی کا صنعتی معیارات اور دیگر تنظیموں کی کارکردگی سے موازنہ کرنے کا طریقہ فراہم کریں۔

تصدیق شدہ: سماجی تعلقات کا آڈٹ ایک اہل فرد یا تنظیم کے ذریعہ کیا جاتا ہے جس کا تنظیم میں کوئی مالیاتی حصہ نہیں ہوتا ہے۔

23.9 سوشل آڈٹ کی اہمیت (Importance of Social Audit)

بدعنوانی دریافت کرنا: یہ حکومتی سرگرمیوں پر گہری نظر رکھتا ہے اور پبلک سیکٹر میں بے ضابطگیوں اور بدعنوانی کو ظاہر کرتا ہے، اور بدعنوانی کا خاتمہ کرتا ہے۔

مانیٹرنگ اور فیڈبیک: یہ کمپنی کے سماجی اور اخلاقی اثرات کا جائزہ لیتا ہے اور اس کے کاموں پر مناسب تاثرات پیش کرتا ہے۔

جوابدہی اور شفافیت: یہ مقامی حکومتوں کے اپنے کاموں میں جوابدہ اور شفاف ہونے کو یقینی بنا کر رہائشیوں اور مقامی حکومتوں کے درمیان اعتماد کے خلا کو پر کرتا ہے۔ پروگراموں کی ترقی میں سماجی شرکت کے لیے ان کی کشادگی کو متحرک اور بڑھاتا ہے۔ سماجی آڈٹ گرام سبھا کو زیادہ آواز دیتا ہے، جو دیہی انتظامیہ کا سنگ بنیاد ہے۔

پالیسیوں کو ڈیزائن کرنا: حقیقی مسائل کی نشاندہی کر کے سماجی طور پر ذمہ دارانہ اور جوابدہ طریقے سے مطالبات قائم کرنا پالیسیوں کو ڈیزائن کرنے کی بنیاد کے طور پر کام کرتا ہے۔

پیشہ ورانہ مہارت کو بڑھاتا ہے: پنچایتوں کو حکومت اور دیگر ذرائع سے مالی اعانت سے کیے گئے اخراجات کے ریکارڈ اور رپورٹس کو برقرار رکھنے کا پابند بنا کر، یہ عوامی شعبے کی پیشہ ورانہ مہارت کو بڑھاتا ہے۔

23.10 سماجی آڈٹ سے وابستہ چیلنجز (Challenges Related to Social Audit)

قواعد کی پیروی نہیں کیا جانا: کئی ریاستوں میں، گرام پنچایتوں کو سوشل آڈٹ یونٹس کو کام کی تکمیل اور اخراجات سے متعلق ریکارڈ فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اور گرام سبھاوں کو ان کی مادری زبانوں میں سوشل آڈٹ رپورٹس فراہم نہیں کی جاتی ہیں۔

آزادی کا فقدان: بہت سی حکومتیں سوشل آڈٹ یونٹس کے ڈائریکٹر کے انتخاب کے شفاف طریقہ کار پر عمل نہیں کرتی ہیں جیسا کہ ضروریات میں بیان کیا گیا ہے۔ کئی سوشل آڈٹ یونٹس کے پاس اتنے اہلکار نہیں ہیں کہ وہ سال میں ایک بار بھی تمام پنچایتوں کا احاطہ کر سکیں۔

ادارہ جاتی نہیں ہے: آڈیٹرز نفاذ کرنے والی ایجنسیوں کے تابع ہیں جنہیں مزاحمت اور دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور تصدیق کے لیے اصل ڈیٹا تک رسائی حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرنا پڑتی ہے کیونکہ حکومت نے سماجی آڈٹ کو ادارہ جاتی بنانے کو منظم نہیں کیا ہے۔

سخت سزا کا فقدان: چونکہ قوانین اور رہنما خطوط کو توڑنے کے لیے کوئی جرمانہ یا قانونی اثرات نہیں ہیں، سوشل آڈٹ ایک بے مقصد کوشش ہے۔

ناکافی معلومات: بے خبری کی وجہ سے، گرام سبھا کے اراکین سماجی آڈٹ کے اپنے قانونی حق سے بے خبر ہیں۔

انٹیلیجنٹ انفارمیشن سسٹم کا فقدان: حکومتی ایجنسیاں کسی منصوبے کی پیشرفت کو ٹریک کرنے کے لیے سرکاری اکاؤنٹس اور حکومتی رپورٹنگ کے طریقوں کا حوالہ دینے کے ایک مبہم اور غلط نظام پر انحصار کرتی ہیں، جس سے آڈیٹرز کے لیے جائزہ لینا، تیز کرنا، ست کرنا یا اصلاحی اقدامات کو نافذ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

حصہ لینے کے لیے کوئی ترغیب نہیں: گاؤں کی سرگرمیوں میں حصہ نہ لینا لوگوں کی اپنی روزی روٹی کے بارے میں پریشانیوں کا نتیجہ ہے۔

23.11 سوشل آڈٹ کی اہمیت (Importance of Social Audit)

سوشل آڈٹ پبلک سیکٹر میں ہونے والی بدعنوانیوں کا پتہ لگانے کے قابل ہے اور حکومت کے کام کاج پر نظر رکھتا ہے، اس طرح بدعنوانی میں کمی آتی ہے۔

سماجی آڈٹ کسی تنظیم کی کارکردگی اور اس کے سماجی اور اخلاقی اثرات کی نگرانی کرنے میں مدد کرتا ہے اور تنظیم کو تعمیری رائے فراہم کرتا ہے۔

سوشل آڈٹ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ حکومتی ادارے اپنے کام کی پوری ذمہ داری لیں تاکہ حکومت اور عوام کے درمیان اعتماد کی خلیج کو کم کیا جاسکے۔

سماجی آڈٹ اکثر گرام سبھا کی آواز ہوتا ہے، کیونکہ یہ بااثر طاقت فراہم کرتا ہے۔

سماجی آڈٹ عوامی تنظیموں کو پیشہ ورانہ مہارت کو فروغ دیتا ہے۔ یہ پنچایتوں کو سرکاری یا غیر سرکاری وسائل سے مختص کیے گئے فنڈز کے خلاف خرچ کی جانے والی رقم کے بارے میں مناسب مشاہداتی ریکارڈ اور اکاؤنٹس بنانے پر آمادہ کرکے کیا جاتا ہے۔

سماجی آڈٹ سماجی آڈٹ گرام سبھا جیسے اجتماعی پلیٹ فارم کی فراہمی میں مدد کرتا ہے، جس سے سماجی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔

23.12 سوشل آڈٹ کی حدود (Limits of Social Audit)

کئی ریاستوں میں، گرام پنچایتوں کو سوشل آڈٹ یونٹس کو کام کی تکمیل اور اخراجات (سی اے جی رپورٹ) سے متعلق ریکارڈ فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اور گرام سبھاؤں کو ان کی مادری زبان میں سوشل آڈٹ رپورٹس فراہم نہیں کی جاتی ہیں۔

اس حقیقت کی وجہ سے کہ حکومت نے ابھی تک سوشل آڈٹ کے نفاذ کے لیے کوئی قانون سازی نہیں کی ہے، آڈیٹرز انتظامیہ کی ایجنسیوں کے تابع ہیں جنہیں تصدیق کے مقاصد کے لیے اصل دستاویزات تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کرنے پر بھی دباؤ اور مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سماجی آڈٹ کے اصولوں اور سرکاری طور پر مقرر کردہ معیارات کی خلاف ورزی کرنے والی تنظیموں کو کوئی جرمانہ یا قانونی اثر یا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

گرام سبھا کے ممبران اپنے حقوق اور فرائض سے بخوبی واقف نہیں ہیں تاکہ سماجی آڈٹ مددگار ثابت ہوں۔

حکومتی ادارے کسی ادارے یا پروگرام کی ترقی پر نظر رکھنے کے لیے نااہل نظام پر انحصار کرتے ہیں۔ اس سے آڈیٹرز کے لیے درست طریقہ کار کی پیروی کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

23.13 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے:

- جواب دہی اور سوشل آڈٹ کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کیا۔
- جواب دہی کے معنی، اقسام اور اہمیت کو سمجھا۔
- سوشل آڈٹ معنی، اصول، اہمیت اور چیلنجز کو سمجھا۔

23.14 کلیدی الفاظ (Keywords)

علاقائی تغیرات (Regional Variations)

مختلف علاقوں کی تبدیلی اور مختلف رہن سہن کے طور پر جانا جاتا ہے۔

قبائل (Tribe)

قبائل قبیلہ کی جمع ہے۔ قبیلہ لوگوں یا قوم کا ایک طبقہ، جماعت یا گروہ ایک ہی مورث اعلیٰ کا خاندان یا نسل جو ممیز ہو۔

23.15 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

23.15.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ جواب دہی کس مفہوم پر مبنی ہے:

(a) Answerability (b) Enforcement (c) یہ دونوں (d) ان میں کوئی نہیں

2۔ ہندوستان میں مملکت کو تجارت کا حق کس نے دیا؟

(a) حکومت (b) دستور (c) اقوام متحدہ (d) ان میں کوئی نہیں

3۔ جواب دہی کے عناصر کیا ہیں:

(a) داخلی (b) خارجی (c) یہ دونوں (d) ان میں کوئی نہیں

4۔ جواب دہی کا کیا مطلب ہے؟

(a) اپنے کارناموں کا حساب دینا (b) احتساب کرنا

(c) یہ دونوں (d) ان میں کوئی نہیں

5۔ سوشل آڈٹ سب سے پہلے ہندوستان میں کس کمپنی نے شروع کیا؟

(a) ٹاٹا (b) برلا (c) یہ دونوں (d) ان میں کوئی نہیں

6۔ سوشل آڈٹ سب عوام کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فراہم کرتا ہے۔

(a) پیشہ ورانہ مہارت (b) آزادی (c) یہ دونوں (d) ان میں کوئی نہیں

7۔ سوشل آڈٹ گرام سبھا میں عوام کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بناتا ہے۔

(a) بااختیار (b) کمزور (c) جواب دہ (d) ہوشیار

8۔ سوشل آڈٹ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ

(a) حکومت اپنے کام کی ذمہ داری لے

(b) حکومت کے افسران بدعنوانی سے بچیں

(c) عاملہ جمہوری اقدار کی پامالی نہ کرے

(d) یہ سبھی

9۔ سوشل آڈٹ کے عناصر ہیں:

(a) جواب دہی (b) شفافیت

(c) مساوات (d) یہ سبھی

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی
मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी
Estd. 1998
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

10۔جواب دہی کے عناصر کیا ہیں:

(a)داخلی (b)خارجی (c)یہ دونوں (d)ان میں کوئی نہیں

23.15.2۔مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. جواب دہی کے معنی بیان کیجیے۔
2. سوشل آڈٹ کیا ہے؟
3. جوابدہی کے فوائد بیان کیجیے۔
4. جواب دہی کی اقسام پر ایک نوٹ لکھیے۔
5. سوشل آڈٹ کی اہمیت بیان کیجیے۔

23.15.3۔طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. سوشل آڈٹ پر ایک تفصیلی مضمون لکھیے۔
2. جواب دہی پر ایک تفصیلی مضمون لکھیے۔
3. سوشل آڈٹ اور جواب دہی میں فرق بیان کیجیے۔

23.16 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Readings)

1. Mahi Pal, *Rural Local Governance and Development* (New Delhi: Sage India, 2020)
2. A. Avasthi, *Municipal Administration in India* (Agra: Lakshmi Naryan Agarwal, 1972)
3. Kuldeep Mathur, *Oxford India Short Introduction: Panchayti Raj* (New Delhi: Oxford India, 2013).
4. Pradeep Sachdeva, *Local Government in India* (New Delhi: Pearson Education India, 2011).
5. R. M. Jackson, *Machinery of Local Government* (London: Macmillan, 1969).
6. S. P. Jain, *Panchayati Raj Institutions in India: An Appraisal* (Hyderabad: National Institute of Rural Development, 1995)
7. K. K. Puri, *Local Government in India* (Jalandhar: Bharat Prakashan, 1985)
8. V. K. Puri, *Local Government and Administration* (Jalandhar: Modern Publishers, 2005)
9. Bidyut Chakrabarty & Rajendra Kumar Pandey, *Local Governance in India* (New Delhi: Sage India, 2018)
10. M. A. Muttalib, *Theory of local Government* (New Delhi: Sterling Publishers, 1982).

اکائی 24– متوازی ادارے: غیر سرکاری تنظیمیں، خود امدادی گروہ اور صارف انجمنیں

(Parallel Bodies: NGOs, SHGs, and User Associations)

اکائی کے اجزا:

24.0	تمہید
24.1	مقاصد
24.2	غیر سرکاری تنظیمیں-این جی او
24.3	این جی او کی تعریف
24.4	این جی او کے لیے دستوری دفعات
24.5	این جی او کا کردار
24.6	این جی او کی ضرورت
24.7	این جی او کے مالیات کو منظم کرنے والے قانون
24.8	این جی او کو درپیش چیلنجز
24.9	سیلف ہیلپ گروپس/خود امدادی گروہ
24.10	خود امدادی گروہوں کی تاریخ
24.11	خود امدادی گروہوں کی ضرورت
24.12	خود امدادی گروہوں کے فرائض
24.13	خود امدادی گروہوں کے فوائد
24.14	خود امدادی گروہوں کی کمزوریاں
24.15	خود امدادی گروہوں کو درپیش چیلنجز
24.16	خود امدادی گروہوں کو موثر بنانے کے اقدامات
24.17	خود امدادی گروہوں کے سماجی اثرات

24.18 صارف انجمنیں
24.19 اکتسابی نتائج
24.20 کلیدی الفاظ
24.21 نمونہ امتحانی سوالات
24.21.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
24.21.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات
24.21.3 طویل جوابات کے حامل سوالات
24.22 تجویز کردہ اکتسابی مواد

24.0 تمہید (Introduction)

مقامی سطح پر متوازی اداروں کی اصطلاح سے مراد وہ ادارے ہیں جن کا عملی دائرہ پنچایتوں کے ساتھ یکساں ہوتا ہے یا جو فی الحال اس طرح کام کر رہے ہیں کہ فیصلہ سازی کے اختیارات میں پنچایتوں کی سرگرمیوں کو متاثر کرتے ہوں۔ متوازی اداروں اس لیے ضروری ہیں کیوں کہ :

- یہ عوامی شراکت داری کو یقینی بناتے ہیں۔
- تکنیکی ان پُٹ یا مہارت کی فراہمی میں مدد کرتے ہیں۔
- پروگراموں کی ہم آہنگی کرتے ہیں۔
- کارکردگی کو فروغ دیتے ہیں۔

24.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ:

- مقامی حکومتی اداروں کے متوازی اداروں کی جانکاری حاصل کریں گے۔
- غیر سرکاری تنظیموں یعنی این جی او سے متعلق اہم معلومات حاصل کریں گے۔
- خود امدادی گروہ یعنی سیلف ہیلپ گروپ کی جانکاری حاصل کریں گے۔
- صارف انجمنوں کی جانکاری حاصل کریں گے۔

24.2 غیر سرکاری تنظیمیں-این جی او (Non-Government Organisations- NGO)

NGO کی اصطلاح عام طور پر ان غیر منافع بخش، نجی تنظیموں کے لیے استعمال کی جاتی ہے جو حکومت کے کنٹرول سے باہر کام کرتی ہیں۔ ایک غیر سرکاری تنظیم (این جی او) ایک ایسا گروہ ہے جو کسی بھی حکومت سے آزادانہ طور پر کام کرتا ہے۔ یہ عام طور پر غیر منافع بخش ہوتا ہے۔ ان کو کبھی کبھی سول سوسائٹی کی تنظیمیں بھی کہا جاتا ہے اور یہ سماجی یا سیاسی مقصد جیسے انسانی ہمدردی یا ماحول کے تحفظ کے لیے کمیونٹی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر قائم کی جاتی ہیں۔

این جی او یا غیر سرکاری تنظیم ایک نجی ادارہ ہے اور جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حکومت سے آزاد ہے۔ یہ بنیادی طور پر غیر منافع بخش اور خالصتاً خدمت پر مبنی تنظیمیں ہیں جو کمیونٹی کی ترقی اور بہبود کے لیے مختلف ذمہ داریاں انجام دیتی ہیں۔ ایسی کچھ تنظیمیں رضاکاروں کا ایک گروہ ہو سکتی ہیں جو افراد، تحریکوں، سماجی اقدار کو برقرار رکھنے میں مدد کرتی ہیں، جبکہ دیگر تنظیمیں سماجی تبدیلی لانے کے لیے انسانوں کو بااختیار بنانے پر زور دے سکتی ہیں۔

اس کے علاوہ دیگر اصطلاحات جیسے کمیونٹی پر مبنی تنظیمیں (Community Based Organisations)، غیر منافع بخش تنظیمیں (Non-Profit Organisations) یا رضاکارانہ تنظیمیں (Voluntary Organisations) بھی ایسی تنظیموں کو بیان کرنے کے لیے اکثر استعمال ہوتی ہیں۔ درحقیقت، یہ اصطلاحات ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کو "غیر سرکاری" سے زیادہ براہ راست بیان کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر، ان ناموں سے آپ دیکھ سکتے ہیں کہ وہ کمیونٹی پروجیکٹس پر کام کرتی ہیں، وہ رضاکارانہ ہیں اور اس لیے منافع کے لیے کام نہیں کرتے۔

آپ ان تنظیموں کو جو بھی نام دیتے ہیں ان میں کچھ عناصر ایسے ہوتے ہیں جو ان کے مقاصد کے لیے مشترک ہوتے ہیں۔ ایک اہم عنصر یہ ہے کہ اصولی طور پر وہ تجارتی معنوں میں منافع کے لیے کام نہیں کرتی ہیں اور نہ ہی ضروری ہے کہ وہ زیادہ تنخواہوں یا خود غرضانہ ایجنڈوں کے لیے کام کر رہی ہوں۔

نیز، این جی اوز کسی ایک فرد، خاندان یا افراد کے چھوٹے گروپ کے فائدے کے لیے کام نہیں کرتی ہیں۔ وہ عام طور پر پوری کمیونٹی کے فائدے کے لیے فکر مند ہوتی ہیں۔ اسی لیے ہم ایسی تنظیموں کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہونے والی اصطلاحات میں "کمیونٹی"، "غیر منافع بخش" اور "رضاکارانہ" کے الفاظ دیکھتے ہیں۔ یہ تنظیمیں تقریباً وہی ذمہ داریاں انجام دیتی ہیں جو کسی فلاحی مملکت میں وہاں کی حکومت انجام دیتی ہے۔ فرق یہ ہوتا ہے کہ یہ حکومت کے دخل سے آزاد ہوتی ہیں۔

24.3 این جی او کی تعریف (Definition of NGO)

ورلڈ بینک، NGOs کی تعریف اس طرح کرتا ہے:

'ایسی نجی تنظیمیں جو مصائب کو دور کرنے، غریبوں کے مفادات کو فروغ دینے، ماحول کی حفاظت، بنیادی سماجی خدمات فراہم کرنے، یا کمیونٹی کی ترقی کے لیے سرگرمیاں انجام دیتی ہیں، NGO کہلاتی ہیں'۔

اقوام متحدہ (United Nations) کے مطابق:

ایک غیر سرکاری تنظیم (این جی او) کوئی بھی غیر منافع بخش، رضاکارانہ شہریوں کا گروپ ہوتا ہے جو مقامی، قومی یا بین الاقوامی سطح پر منظم ہوتا ہے۔ یہ تنظیمیں یکساں مقاصد پر مبنی ہوتی ہیں اور مشترکہ دلچسپی رکھنے والے لوگوں کے ذریعہ چلنے والی مختلف قسم کی خدمات اور انسانی فرائض انجام دیتی ہیں، شہریوں کے مسائل کو حکومتوں تک پہنچاتی ہیں، پالیسیوں کی وکالت اور نگرانی کرتی ہیں اور معلومات کی فراہمی کے ذریعے سیاسی سطح پر عوامی شرکت میں اضافہ کے لیے افراد کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔ یہ تنظیمیں کچھ مخصوص مسائل جیسے انسانی حقوق، ماحولیات یا صحت پر منظم ہوتی ہیں۔ یہ تجزیہ اور مہارت فراہم کرتی ہیں، ابتدائی وارننگ کے طریقہ کار کے طور پر کام کرتی ہیں اور بین الاقوامی معاہدوں کی نگرانی اور ان پر عمل درآمد ہونے میں مدد کرتی ہیں۔ اقوام متحدہ کے نظام کے دفاتر اور ایجنسیوں کے ساتھ ان کے تعلقات ان کے مقاصد، ان کے مقام اور کسی خاص ادارے کے مینڈیٹ کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔

ہندوستان میں، رضاکارانہ تنظیم یا غیر منافع بخش تنظیم ایک ہمہ گیر اصطلاح ہے جس میں تنظیمیں، سوسائٹیاں، انجمنیں، ٹرسٹ اور کمپنیاں شامل ہو سکتی ہیں جو مختلف ایکٹ جیسے سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ (Societies Registration Act) اور انڈین ٹرسٹ ایکٹ (Indian Trust Act) کے تحت رجسٹرڈ ہوتی ہیں۔

حکومت ہند نے اپنی پلاننگ کمیشن پالیسی (2007) میں ان تنظیموں کی درج ذیل خصوصیات کی نشاندہی کی ہے۔

- یہ تنظیمیں نجی ہوتی ہیں، یعنی یہ حکومت سے الگ ہوتی ہیں۔
- یہ اپنے مالکان یا ڈائریکٹرز کو حاصل کردہ منافع واپس نہیں کرتی۔
- یہ تنظیمیں خود مختار ہوتی ہیں، یعنی حکومت کے زیر کنٹرول نہیں ہوتی ہیں۔
- یہ رجسٹرڈ تنظیمیں یا غیر رسمی گروپ ہوتی ہیں، جن کے واضح اہداف ہوتے ہیں۔

لہذا، این جی او غیر منافع بخش، رضاکارانہ ایجنسی ہوتی ہیں جو حکومت کے کنٹرول سے آزاد ہوتی ہیں اور یہ مقامی، قومی، یا بین الاقوامی سطح پر منظم ہوتی ہے اور شہریوں اور ان کے گروہوں کے فائدے کے لیے مختلف قسم کی خدمات پیش کرتی ہیں۔ ہندوستانی این جی اوز بنیادی طور پر تین درج ذیل طبقات کے تحت آتی ہیں:

1۔سوسائٹیز (Societies)

سوسائٹیز کو سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ، 1860 کے تحت رجسٹر کیا جاتا ہے۔

2۔ٹرسٹ (Trust)

پرائیویٹ ٹرسٹ مرکزی حکومت کے انڈین ٹرسٹ ایکٹ 1882 کے تحت رجسٹرڈ ہوتے ہیں اور عوامی ٹرسٹ متعلقہ ریاستی قانون سازی کے تحت رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔

3۔خیراتی کمپنیاں (Cooperatives)

یہ کمپنیز ایکٹ، 2013 کے سیکشن 8 کے مطابق قائم کی گئی ہیں۔ خیراتی کمپنیوں کے لیے، تعمیل کے تقاضے زیادہ ہیں، کیونکہ ٹرسٹ یا سوسائٹی کے مقابلے ان کے لیے قرضے اور ایڈوانس آسانی سے دستیاب ہوتے ہیں۔ انہیں آئی ٹی ایکٹ 1961 کے تحت انکم ٹیکس بھی ادا کرنا لازمی ہوتا ہے۔

24.4 این جی او کے لیے دستوری دفعات (Constitutional Provisions for NGOs)

دستور ہند میں درج ذیل دفعات غیر سرکاری تنظیموں کی تشکیل کی راہ روشن کرتی ہیں:

دفعہ 19(1)(c)	یہ دفعہ شہریوں کو ایسوسی ایشن بنانے یا تنظیم بنانے کا حق فراہم کرتی ہے۔
دفعہ 43	ریاستی پالیسی کے رہنمائی اصولوں کے تحت یہ دفعہ دیہی علاقوں میں کوآپریٹیو کو فروغ دینے کے لیے مملکت کو آگاہ کرتی ہے۔
7واں فہرست بند	اس فہرست بند میں متوازی فہرست (Concurrent List) کا اندراج 28 کوآپریٹوس کی تشکیل کی راہ روشن کرتا ہے

24.5 غیر سرکاری تنظیموں کا کردار (Role of NGOs)

غیر سرکاری تنظیمیں درج ذیل کردار ادا کرتی ہیں:

1۔وکالتی کردار (Advocacy Role)

غیر منافع بخش تنظیمیں سماجی مسائل اور ضروریات پر عوام کی توجہ کو متحرک کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ وہ بنیادی ادارے ہیں جس کے ذریعے کمیونٹیز اپنے تحفظات کو آواز دے سکتی ہیں۔

2۔حکومتی کارکردگی میں بہتری (Improving Government Performance)

این جی اوز اس بات کو یقینی بنا کر حکومت کے احتساب کو وسیع کر سکتی ہیں کہ حکومت فرقہ وارانہ مفادات کو تنگ کرنے کی بجائے بڑے پیمانے پر شہریوں کے لیے جوابدہ ہونی چاہئے۔

یہ اپنی خود مختار مہارت اور تحقیقی ٹیمیں لا کر پالیسی سازی میں جدت اور لچک کرتی ہیں۔

یہ شہریوں کی شمولیت کے ذریعے مقامی سطح پر بہت سی خدمات کی فراہمی میں کارکردگی کو بڑھاتی ہیں۔

یہ پالیسی کی نگرانی اور تشخیص کو بھی بہتر بناتی ہیں کیونکہ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل (سی اے جی) اپنی رپورٹس تیار کرتے وقت این جی اوز کی رپورٹس اور سوشل آڈٹ پر بھی غور کرتا ہے۔

3۔خدمتی کردار (Service Role)

غیر منافع بخش تنظیمیں ایک لچکدار طریقہ کار کے طور پر کام کرتی ہیں جس کے ذریعے سماجی یا اقتصادی مسئلہ کے بارے میں فکر مند لوگ جواب دینا شروع کر سکتے ہیں۔

یہ آبادی کے ان گروہوں کی بھی تکمیل کرتا ہے جو عوامی بہبود کی ایک حد تک خواہش رکھتے ہیں جو حکومت یا معاشرہ کی حمایت کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔

این جی اوز تنازعات کے تعمیری حل میں مدد کرتی ہیں۔ بین الاقوامی میدان میں ٹریک II ڈپلومیسی (غیر سرکاری اداروں پر مشتمل) اعتماد کا ماحول پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

4۔عوامی شراکت داری (Public Participation)

غیر منافع بخش تنظیمیں متبادل نقطہ نظر پیش کرتی ہیں؛ اور سب سے اہم بات، کمیونٹیز، خاص طور پر وہ لوگ جو پسماندہ ہیں، کے ساتھ بامعنی بات چیت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

وہ تکثیریت، تنوع اور آزادی کو فروغ دیتی ہیں۔ بہت سی این جی اوز ہندوستان کی متنوع ثقافت (Diverse Culture) کے تحفظ اور فروغ کے لیے کام کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر SPIC MACAY نوجوانوں میں ہندوستانی کلاسیکی موسیقی اور ثقافت کو فروغ دینے کے لیے بہترین خدمات انجام دیتی ہے۔

24.6 این جی اوز کی ضرورت (Need for NGO)

آزادی کے بعد سے ہندوستان نے تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، غربت کے خاتمے اور زندگی کے مجموعی معیار میں غیر معمولی اقتصادی ترقی حاصل کی ہے۔ تاہم ترقی کے عمل میں خواتین، بچوں اور پسماندہ طبقات کے اخراج کے مسائل بدستور موجود ہیں۔ نکسل ازم کا پھیلاؤ، تحفظات کے لیے بار بار تشدد اور کسانوں کی خودکشی کے بڑھتے ہوئے واقعات شامل ہیں۔

2018 ہیومن ڈیولپمنٹ انڈیکس کی درجہ بندی میں ہندوستان 130 ویں نمبر پر ہے۔ گلوبل ہنگر انڈیکس برائے 2018 اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ہندوستان میں پانچ سال سے کم عمر کے 38.4 فیصد بچوں کی حالت درست نہیں ہے۔

ایسے ماحول میں سول سوسائٹی لوگوں کے تحفظات کو بڑھانے اور اقلیتوں کو نظرانداز نہ کرنے کو یقینی بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے اور اسی وجہ سے ریاست کو اپنی مختلف ترقیاتی سرگرمیوں اور پروگراموں میں سول سوسائٹی کی تعمیری اور باہمی شمولیت کی ضرورت ہے۔

غیر سرکاری تنظیمیں (این جی اوز) سول سوسائٹی کے آپریشنل بازو کے طور پر کام کرتی ہیں اور اس طرح ترقی کے عمل میں ان کا اہم کردار ہوتا ہے۔

24.7 این جی او کے مالیات کو منظم کرنے والے قانون (Laws regulating NGO Finances)

این جی او کے مالیات کو منظم کرنے والے قانون درج ذیل ہیں:

1۔ غیر ملکی شراکت (ریگولیشن) ایکٹ (FCRA)، 2010

ہندوستان میں رضاکارانہ تنظیموں کی غیر ملکی فنڈنگ کو ایف سی آر اے ایکٹ (FCRA Act) کے تحت منظم کیا جاتا ہے اور اسے وزارت داخلہ کے ذریعہ نافذ کیا جاتا ہے۔

ایکٹ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ غیر ملکی عطیات کے وصول کنندگان بیان کردہ مقصد پر عمل کریں جس کے لیے اس طرح کی دولت حاصل کی گئی ہے۔

ایکٹ کے تحت تنظیموں کو ہر پانچ سال بعد خود کو رجسٹر کرانا ہوتا ہے۔

2۔فارن ایکسچینج مینجمنٹ ایکٹ،1999 (FEMA, 1999)

فارن ایکسچینج مینجمنٹ ایکٹ (1999) کا مقصد بیرونی تجارت اور ادائیگیوں کو سہولت فراہم کرنے اور ہندوستان میں غیر ملکی زرمبادلہ(Foreign Exchange)کی منڈی کی منظم ترقی اور دیکھ بھال کو فروغ دینے کے مقصد سے غیر ملکی کرنسی سے متعلق قانون کو مستحکم کرنا ہے۔

FEMA کے تحت لین دین کو فیس یا تنخواہ کہا جاتا ہے جبکہ FCRA کے تحت اسی کو گرانٹ کہا جاتا ہے۔

2016 میں، این جی اوز کی نگرانی کے لیے وزارت خزانہ کے اختیارات FEMA کے تحت رکھے گئے تھے۔ خیال یہ تھا کہ ان تمام این جی اوز کو، جو غیر ملکی تعاون حاصل کرتی ہیں، کو بہتر نگرانی اور ضوابط کے لیے ایک ہی چھت کے نیچے لایا جائے۔ یہ قدم اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اٹھایا گیا تھا کہ ان تنظیموں کو غیر ملکی فنڈز کی صرف ایک نگراں ہی نگرانی کرے۔

24.8 این جی اوز کو درپیش چیلنجز (Challenges before NGOs)

طاقت کی مطابقت: کچھ این جی اوز نے غیر ملکی حکومتوں، کمپنیوں سے بڑے پیمانے پر فنڈنگ کی وجہ سے MNCs کا کردار حاصل کر لیا ہے۔ دوسری طرف این جی اوز کا ایک بڑا حصہ آپریشنل فنڈنگ (Operational) سے بھی محروم رہتا ہے۔

فنڈز کی چھان بین: بلیک منی اور ٹیکس چوری سے حاصل دولت کو محفوظ کرنے کے لیے کچھ غیر سرکاری تنظیمیں بیرونی ممالک میں اس رقم کو محفوظ رکھتی ہیں۔ ایسی این جی اوز ٹیکس سے بچنے میں دوسروں کی مدد کرکے خزانے کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔

نام نہاد این جی او: ایک اندازے کے مطابق تقریباً 1.5 فیصد این جی اوز دراصل ترقیاتی کام کرتی ہیں۔ یہ تنظیمیں اپنی ذمہ داریوں کو بہتر طریقے سے انجام نہیں دیتی۔

سیاسی سرگرمی: کچھ این جی اوز غیر ملکی فنڈز سے سیاسی سرگرمیوں میں شامل ہوتی ہیں۔ این جی اوز کی ایک بڑی تعداد نے سیاسی مہموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے، جس میں بعض سیاسی جماعتوں کے پراکسی کے طور پر کام کرنا بھی شامل ہے۔

ناگوار ایجنڈا: انسانی حقوق کے اقدامات یا سماجی فلاح کے لیے عوامی شمولیت کا دعویٰ کرنے والی یہ تنظیمیں مبینہ طور پر غیر ملکی حمایت یافتہ انتہا پسند اور علیحدگی پسند گروہوں کا محاذ بن جاتے ہیں۔ مبینہ طور پر ان فنڈز کا ایک بڑا حصہ مذہبی تبدیلیوں کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے، جو ایف سی آر اے کے تحت منع ہے۔

تزویراتی منصوبہ بندی کا فقدان: بہت سی این جی اوز ایک مربوط، تزویراتی منصوبہ بندی(Strategic Planning) کی کمی کا شکار ہیں جو ان کی سرگرمیوں اور مشن میں کامیابی کو آسان بنائے۔ اس سے وہ مالی امداد کو مؤثر طریقے سے بڑھانے اور اس سے فائدہ اٹھانے سے قاصر ہوتی ہیں۔

ناقص گورننس اور نیٹ ورکنگ: این جی اوز میں موثر گورننس کا فقدان بہت عام ہے۔ بہت سے لوگوں کو اس بات کی سمجھ نہیں ہوتی ہے کہ ان کے پاس بورڈ کیوں ہونا چاہیے اور اسے کیسے قائم کیا جائے۔ این جی او کی کارکردگی کو موثر بنانے کے لیے اس کی گورننس پر بہت زیادہ توجہ دی جانی چاہیے۔ تاہم، ان جی میں شفافیت کی بنیاد ایک بہتر گورننس ہے۔

نوجوانوں میں کم دلچسپی: کم پرکشش کیریئر کے مواقع اور تنخواہ کے پیمانے کی وجہ سے نوجوانوں میں رضاکارانہ / سماجی کام کا فقدان ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ والدین بھی اپنے بچوں کی سماجی سرگرمیوں سے حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔

24.9 سیلف ہیلپ گروپس (Self Help Groups- SHGs)

سیلف ہیلپ گروپس(SHGs) ان لوگوں کی غیر رسمی انجمنیں ہیں جو اپنے حالات زندگی کو بہتر بنانے کے طریقے تلاش کرنے کے لیے اکٹھے ہونے کا انتخاب کرتے ہیں۔

اسی طرح کے سماجی واقتصادی پس منظر والے اور اجتماعی طور پر مشترکہ مقصد انجام دینے کی خواہش رکھنے والے لوگوں کی خود حکومتی تنظیم کی تشکیل ہم مرتبہ شخص کے زیر کنٹرول معلوماتی گروہ کی شکل میں کی جاسکتی ہے۔

دیہاتوں کو غربت، ناخواندگی، مہارت کی کمی، رسمی قرض کی کمی وغیرہ سے متعلق بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح SHG غریبوں اور پسماندہ لوگوں کے لیے تبدیلی کا پلیٹ فارم بن سکتا ہے۔ SHG خود روزگار اور غربت کے خاتمے کی حوصلہ افزائی کے لیے "سیلف ہیلپ" کے تصور پر انحصار کرتا ہے۔

24.10 خود امدادی گروہوں کی تاریخ (History of SHGs)

ہندوستان میں SHG کی تاریخ کا پتہ 1970 میں سیلف ایمپلائیڈ ویمنز ایسوسی ایشن (Self-Employed Women's Association-SEWA) کے قیام سے لگایا جاسکتا ہے۔

1992 میں نابارڈ (NABARD) کے ذریعہ شروع کیا گیا SHG بینک لنکیج پروجیکٹ دنیا کے سب سے بڑے مائیکرو فنانس پروجیکٹ میں سے ایک تھا۔NABARD نے RBI کے ساتھ مل کر SHGs کو 1993 کے سال سے بینکوں میں بچت کھاتہ رکھنے کی اجازت دی۔اس کارروائی نے SHG تحریک کو کافی فروغ دیا اور SHG-بینک لنکیج پروگرام کے لیے راہ ہموار کی۔

1999 میں، حکومت ہند نے SHGs کی تشکیل کے ذریعے دیہی علاقوں میں خود روزگار کو فروغ دینے کے لیے سوارن جینتی گرام سوروزگار یوجنا (Swaranjayanti Gram Swarozgar Yojana-SGSY) شروع کی۔

یہ پروگرام 2011 میں ایک قومی تحریک کے طور پر نیشنل رورل لائیولی ہڈز مشن (NRLM) بن گیا اور غربت کے خاتمے کا دنیا کا سب سے بڑا پروگرام بنا۔آج، ریاستی دیہی روزی روٹی مشنز (SRLMs) 29 ریاستوں اور 5 UTs (سوائے دہلی اور چنڈی گڑھ) میں کام کر رہے ہیں۔

NRLM نے غریبوں کو سستی قیمت پر قابل اعتماد مالیاتی خدمات جیسے مالی خواندگی، بینک اکاؤنٹ، بچت، کریڈٹ، انشورنس، ترسیلات زر، پنشن اور مالیاتی خدمات پر مشاورت تک عالمی رسائی کی سہولت فراہم کی۔

ہندوستان میں سیلف ہیلپ گروپس کے ارتقاء کے مراحل:

ہر سیلف ہیلپ گروپ عام طور پر ارتقاء کے 3 مراحل سے گزرتا ہے جو ذیل میں بیان کیے گئے ہیں۔

- گروپ کی تشکیل
- فنڈنگ یا سرمایہ کی تشکیل
- گروپ کی آمدنی بڑھانے کے لیے مطلوبہ مہارتوں کی ترقی

24.11 خود امدادی گروہوں کی ضرورت (Need for SHGs)

ہمارے ملک میں دیہی غربت کی ایک وجہ کریڈٹ اور مالیاتی خدمات تک کم رسائی ہے۔ 'ملک میں مالیاتی شمولیت' پر ایک جامع رپورٹ تیار کرنے کے لیے ڈاکٹر سی رنگاراجن کی صدارت میں تشکیل دی گئی ایک کمیٹی نے مالی شمولیت کی کمی کی چار بڑی وجوہات کی نشاندہی کی:

- متوازی تحفظ (Collateral Security) فراہم کرنے میں ناکامی،
- ناقص کریڈٹ جذب کرنے کی صلاحیت،
- اداروں کی ناکافی رسائی، اور
- کمزور کمیونٹی نیٹ ورک۔

دیہاتوں میں مضبوط کمیونٹی نیٹ ورکس کی موجودگی کو دیہی علاقوں میں کریڈٹ لنکیج کے سب سے اہم عناصر میں سے ایک کے طور پر تسلیم کیا جارہا ہے۔ یہ غریبوں تک قرض تک رسائی میں مدد کرتے ہیں اور اس طرح غربت کے خاتمے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

یہ غریبوں بالخصوص خواتین میں سماجی سرمایہ بنانے میں بھی مدد کرتے ہیں۔ یہ خواتین کو بااختیار بناتا ہے اور انہیں معاشرے میں زیادہ قوی بناتا ہے۔

خود روزگار کے ذریعے مالی آزادی میں بہت سی بیرونی چیزیں ہیں جیسے خواندگی کی بہتر سطح، بہتر صحت کی دیکھ بھال اور یہاں تک کہ بہتر خاندانی منصوبہ بندی۔ یہ ان سب کی تاکمیل کرتا ہے۔

24.12 خود امدادی گروہوں کے فرائض (Functions of SHGs)

خود امدادی گروہوں کے فرائض درج ذیل ہیں:

- یہ روزگار اور آمدنی پیدا کرنے کی سرگرمیوں کے میدان میں غریبوں اور پسماندہ لوگوں کی فعال صلاحیت کو بڑھانے میں مدد کرتے ہیں۔
- یہ اجتماعی قیادت اور باہمی بات چیت کے ذریعے تنازعات کو حل کرتے ہیں۔
- یہ گروپ کے ذریعہ مارکیٹ سے چلنے والی شرحوں پر طے شدہ شرائط کے ساتھ متوازی فری قرض فراہم کرتا ہے۔
- ایسے گروپ ان ممبران کے لیے اجتماعی ضمانت کے نظام کے طور پر کام کرتے ہیں جو منظم ذرائع سے قرض لینے کی تجویز پیش کرتے ہیں۔ غریب اپنی بچت جمع کر کے بینکوں میں محفوظ کر لیتے ہیں۔ بدلے میں وہ اپنا مائیکرو یونٹ انٹرپرائز شروع کرنے کے لیے کم شرح سود کے ساتھ قرضوں تک آسان رسائی حاصل کرتے ہیں۔

نتیجتاً، سیلف ہیلپ گروپس غریبوں تک مائیکرو فنانس خدمات کی فراہمی کے لیے سب سے موثر طریقہ کار کے طور پر ابھرے ہیں۔

24.13 خود امدادی گروہوں کے فوائد (Benefits of SHGs)

سماجی سالمیت-SHGs جہیز، شراب نوشی وغیرہ جیسے طریقوں کا مقابلہ کرنے کے لیے اجتماعی کوششوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

صنفی مساوات–SHGs خواتین کو بااختیار بناتے ہیں اور ان میں قائدانہ مہارت پیدا کرتے ہیں۔ بااختیار خواتین گرام سبھا اور انتخابات میں زیادہ سرگرمی سے حصہ لیتی ہیں۔

دیہی علاقوں کے ساتھ ساتھ دیگر جگہوں پر بھی اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ سیلف ہیلپ گروپس کی تشکیل کا معاشرے اور خاندان میں خواتین کی حیثیت کو بہتر بنانے میں بہت زیادہ اثر پڑتا ہے جس سے ان کی سماجی و اقتصادی حالت میں بہتری آتی ہے اور ان کی خوداعتمادی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

پریشر گروپس- حکمرانی کے عمل میں ان کی شرکت انہیں جہیز، شراب نوشی، کھلے میں رفع حاجت کا خطرہ، بنیادی صحت کی دیکھ بھال وغیرہ اور پالیسی فیصلے پر اثرانداز ہونے جیسے مسائل کو اجاگر کرنے کے قابل بناتی ہے۔

پسماندہ طبقات کی آواز- سرکاری اسکیموں کے زیادہ تر استفادہ کنندگان کا تعلق کمزور اور پسماندہ طبقوں سے ہے اور اس لیے SHGs کے ذریعے ان کی شرکت سماجی انصاف کو یقینی بناتی ہے۔

مالی شمولیت - ترجیحی شعبے کے قرضے کے اصول اور واپسی کی یقین دہانی بینکوں کو SHGs کو قرض دینے کی ترغیب دیتی ہے۔ NABARD کے ذریعہ شروع کردہ SHG-بینک لنکیج پروگرام نے کریڈٹ تک رسائی کو آسان بنادیا ہے اور روایتی ساہوکاروں اور دیگر غیر ادارہ جاتی ذرائع پر انحصار کو کم کیا ہے۔

سرکاری اسکیموں کی کارکردگی کو بہتر بنانا اور سوشل آڈٹ کے ذریعے بدعنوانی کو کم کرنا۔

ذاتی نوعیت کے کاروباری منصوبے جیسے ٹیلرنگ، گروسری، اور مشینوں کی مرمت کی دکانیں قائم کرنے میں مدد فراہم کرکے زراعت پر انحصار کو کم کرتا ہے۔

استعمال کے پیٹرن میں تبدیلیاں- اس نے حصہ لینے والے گھرانوں کو غیر گاہک والے گھرانوں کے مقابلے تعلیم، خوراک اور صحت پر زیادہ خرچ کرنے کے قابل بنایا ہے۔

رہائش اور صحت پر اثر- SHGs کے ذریعے حاصل کی گئی مالی شمولیت نے بچوں کی اموات میں کمی، زچگی کی صحت میں بہتری اور غریبوں کی بہتر غذائیت، رہائش اور صحت کے ذریعے بیماریوں سے لڑنے کی صلاحیت پیدا کی ہے- خاص طور پر خواتین اور بچوں میں اس کے موثر اثرات حاصل ہوئے ہیں۔

بینکنگ خواندگی- یہ اپنے اراکین کو بچانے اور ان تک پہنچنے کے لیے رسمی بینکنگ خدمات کے لیے ایک راستے کے طور پر کام کرنے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

24.14 خودامدادی گروہوں کی کمزوریاں (Weaknesses of SHGs)

خودامدادی گروہوں کی کمزوریاں درج ذیل ہیں:

- ضروری نہیں کہ کسی گروپ کے ارکان غریب ترین گھرانوں سے ہوں۔
- اگرچہ غریبوں کو سماجی طور پر بااختیار بنایا گیا ہے، لیکن ان کی زندگی میں معیاری تبدیلی لانے کے لیے اقتصادی فائدہ تسلی بخش نہیں ہے۔
- SHGs کی طرف سے شروع کی جانے والی بہت سی سرگرمیاں اب بھی بنیادی مہارتوں پر مبنی ہیں جو زیادہ تر بنیادی شعبے کے اداروں سے متعلق ہیں۔ فی کارکن کم قیمت میں اضافے اور روزی کی سطح کی اجرت کے پھیلاؤ کے ساتھ، ایسی سرگرمیاں اکثر گروپ کے اراکین کی آمدنی میں کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں کرتی ہیں۔
- دیہی علاقوں میں اہل وسائل کی کمی ہے جو گروپ کے ممبران کے ذریعہ مہارت کو اپ گریڈ کرنے یا نئی مہارتوں کے حصول میں مدد کر سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ صلاحیتوں کی تعمیر اور ہنر کی تربیت کے لیے ادارہ جاتی میکانزم کا فقدان ہے۔
- اکاؤنٹنگ کے خراب طریقے اور فنڈز کے غلط استعمال کے واقعات بھی کثرت سے موجود ہیں۔
- خود امدادی گروہوں کے افراد کے لیے اپنے سامان کی مارکیٹنگ کے وسائل اور ذرائع کی کمی۔
- SHGs اپنے پروموٹر این جی اوز اور سرکاری ایجنسیوں پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں مستقبل میں جس کی غیر موجودگی اکثر ان کے خاتمے کا باعث بنتی ہے۔

24.15 خود امدادی گروہوں کو درپیش چیلنجز (Challenges before SHGs)

علم اور مواقع کی کمی- مناسب اور منافع بخش روزی روٹی اختیار کرنے کے لیے SHG اراکین کے درمیان علم اور مناسب مواقع کی کمی ہوتی ہے۔

پدرانہ ذہنیت - قدیم سوچ اور سماجی ذمہ داریاں خواتین کو SHGs میں حصہ لینے کی حوصلہ شکنی کرتی ہیں اس طرح ان کی اقتصادی راہیں محدود ہوتی ہیں۔

دیہی بینکنگ سہولیات کا فقدان- ہندوستان میں تقریباً 1.2 لاکھ بینک شاخیں اور 6 لاکھ سے زیادہ گاؤں ہیں۔ مزید برآں، بہت سے پبلک سیکٹر بینک اور مائیکرو فنانس ادارے غریبوں کو مالی خدمات فراہم کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں کیونکہ سروسنگ کی قیمت زیادہ ہے۔

پائیداری اور SHGs کے کام کا معیار کافی بحث کا موضوع رہا ہے۔

کوئی سیکورٹی نہیں- SHGs اراکین کے باہمی اعتماد اور اعتماد پر کام کرتے ہیں۔ SHGs کے ذخائر محفوظ یا محفوظ نہیں ہیں۔

سیلف ہیلپ گروپس کی صرف ایک اقلیت ہی اپنے آپ کو مائیکرو فنانس کی سطح سے مائیکرو انٹرپرینیورشپ کی سطح تک بڑھانے کے قابل ہے۔

24.16 خودامدادی گروہوں کو موثر بنانے کے اقدامات

(Measures to Make SHGs Effective)

- حکومت کو ایک سہولت کار اور فروغ دینے والے کا کردار ادا کرنا چاہیے، SHG تحریک کی ترقی کے لیے ایک معاون ماحول پیدا کرنا چاہیے۔
- ملک کے قرض کی کمی والے علاقوں میں ایس ایچ جی کی تحریک کو بڑھانا چاہیے، جیسے مدھیہ پردیش، راجستھان، شمال مشرق کی ریاستیں۔
- مالیاتی ڈھانچے کی تیزی سے توسیع (بشمول NABARD کے) اور ان ریاستوں میں وسیع پیمانے پر IT قابل مواصلات اور صلاحیت سازی کے اقدامات کو اپنانا چاہیے۔
- شہر کاری میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے اور بہت سے لوگ مالی طور پر باہر رہ گئے ہیں۔ ایسے افراد کی مالی شمولیت کے لیے خودامدادی گروہوں کا کردار اہم ہے۔
- مثبت رویہ- حکومتی اہلکاروں کو غریبوں اور پسماندہ افراد کے ساتھ قابل عمل اور ذمہ دار صارفین اور ممکنہ کاروباری افراد کے طور پر برتاؤ کرنا چاہیے۔
- مانیٹرنگ—ہر ریاست میں ایک علیحدہ SHG مانیٹرنگ سیل (Monitoring Cell) قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ سیل کا ضلع اور بلاک سطح کی نگرانی کے نظام سے براہ راست تعلق ہونا چاہیے۔ سیل کو مقداری اور پیمائشی معلومات اکٹھی کرنی چاہئیں۔
- ضرورت پر مبنی نقطہ نظر- تجارتی بینکوں اور نابارڈ (NABARD) کو ریاستی حکومت کے ساتھ مل کر ان گروپوں کے لیے نئی مالیاتی مصنوعات کو مسلسل جدت اور ڈیزائن کرنے کی ضرورت ہے۔

24.17 خودامدادی گروہوں کے سماجی اثرات (Social Impacts of SHGs)

خودامدادی گروہوں کے سماجی اثرات درج ذیل ہیں:

- SHG پروگرام نے غیر رسمی قرض دہندگان اور دیگر غیر ادارہ جاتی ذرائع پر انحصار کو کم کرنے میں تعاون کیا ہے۔
- اس نے حصہ لینے والے گھرانوں کو غیر کلائنٹ گھرانوں کے مقابلے تعلیم پر زیادہ خرچ کرنے کے قابل بنایا ہے۔ پروگرام میں شرکت کرنے والے خاندانوں نے اسکول میں بہتر حاضری اور ڈراپ آؤٹ کی کم شرح کی اطلاع دی ہے۔

- SHGs کے ذریعے حاصل کردہ مالی شمولیت نے بچوں کی اموات میں کمی، زچگی کی صحت میں بہتری اور غریبوں کی بہتر غذائیت، رہائش اور صحت کے ذریعے بیماریوں سے لڑنے کی صلاحیت پیدا کی ہے—خاص طور پر خواتین اور بچوں میں اس کے اثرات موثر ہیں۔

24.18 صارف انجمنیں (User Associations)

صارف انجمن یا یوزرز ایسوسی ایشن (User Association) کا مطلب ہے انفرادی رہائشوں/مکان/لیز پر لینے والے شاپنگ مالز، کمرشل کمپلیکس یا انڈسٹریل اسٹیٹ/SEZs میں سنگل پوائنٹ سپلائی کے استفادہ کنندگان یا مختلف سرگرمیوں بشمول مشترکہ سہولیات کے انتظام کے لیے فرد کی تنظیم۔ کمپلیکس/شاپنگ مالز/صنعتی اسٹیٹس/SEZs کے اندر خدمات، جو فرموں اور سوسائٹیوں کے رجسٹرار کے ساتھ باضابطہ طور پر رجسٹرڈ ہوتی ہیں۔

یوزر ایسوسی ایشنز کی مثالیں درج ذیل ہیں:

1۔واٹر یوزر ایسوسی ایشنز (Water User Association)

جارجیا میں (Georgia) ندی کے کنارے واٹر یوزر ایسوسی ایشنز (WUAs) کیمونٹی پر مبنی تنظیمیں ہیں جو اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے آبپاشی کے نظام میں مشترکہ دلچسپی رکھتی ہیں۔WUAs کے آبپاشی کے نظام کو سنبھالنے سے وابستہ فوائد ہیں:

- پانی کی ترسیل کی بہتر خدمت (لچکدار مختص پیٹرن، حقیقی خدمات کی نگرانی)؛
- بہتر نظام کی دیکھ بھال (کم نقصانات، فوری مرمت)؛اور
- اخراجات میں کمی (سرمایہ کاری کے اخراجات، بار بار ہونے والے اخراجات)۔

WUAs کیمونٹی کے مشترکہ مفاد کے اظہار کے طور پر کسانوں کو ان کے مشترکہ خدشات اور مفادات کو حل کرنے کے لیے ایک منظم فورم فراہم کرکے جمہوریت کو بااختیار بنانے میں سہولت فراہم کرتے ہیں۔تاہم، موثر WUAs کا وجود نظام کی پائیداری کو یقینی بنانے کے لیے کافی نہیں ہے۔اس میں دیگر اہم عناصر کی ضرورت پیش آتی ہے:

- مناسب قانونی فریم ورک؛
- معقول اور موثر آبپاشی کے بنیادی ڈھانچے کے نظام؛
- ریگولیٹری اتھارٹی کا وجود، وغیرہ۔

کوآپریٹو انتظامات کو برقرار رکھنے کے لیے انفرادی مفادات ایک مضبوط ترغیب کے طور پر کام کرتے ہیں۔ انفرادی دلچسپی کے علاوہ، تعاون سے حاصل ہونے والے فوائد ممبران کو متعلقہ اخراجات سے زیادہ ہونے چاہئیں یا سمجھے جانے چاہئیں۔ ایک طرف گروپ کے سائز اور دوسری طرف کارکردگی کے درمیان تجارتی تعلقات ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، جب کسی گروپ کا سائز بڑھایا جاتا ہے، تو پیمانے کی معیشتوں کے کچھ فوائد ہوتے ہیں۔ تاہم، ایک گروپ کے بڑھتے ہوئے سائز میں مفت سواروں کی تعداد میں اضافہ، تعاون سے متوقع فوائد میں کمی، نام ظاہر نہ کرنے، ذاتی ذمہ داری کے احساس کو کم کرنے، اور کمیونٹی کے قوانین کو نافذ کرنے کی صلاحیت کو کم کرنے کی صلاحیت بھی ہوتی ہے۔

2۔ اونرز ایسوسی ایشن (Owners' Association) کے معنی ہیں کوئی بھی انجمن یا تنظیم جو اونرز ایسوسی ایشن کے دستاویزات کے مطابق بنائی گئی ہو۔

3۔ ہوم اونرز ایسوسی ایشن (Home Owners' Association) کے معنی ہیں ایک ایسا شخص جس کے پاس معاہدہ کی دفعات کو نافذ کرنے کا اختیار ہو۔

4۔ بزنس ایسوسی ایشن (Business Association) کے معنی ہیں ایک غیر عوامی کارپوریشن، مشترکہ اسٹاک کمپنی، سرمایہ کاری کمپنی، کاروباری ٹرسٹ شراکت داری، دو یا اس سے زیادہ افراد کے کاروباری مقاصد کے لیے ایسوسی ایشن، چاہے منافع کے لیے ہو یا نہیں، بشمول بینکنگ تنظیم، مالیاتی تنظیم، انشورنس کمپنی۔

5۔ سیونگ ایسوسی ایشن (Saving Association) کے معنی ہیں وفاقی بچت اور قرض کی ایسوسی ایشن یا امریکہ کے ہوم اونرز لون ایکٹ کے سیکشن 5 کے تحت چارٹرڈ فیڈرل سیونگ بینک۔

6۔ ممبر ایسوسی ایشن (Member Association) کے معنی ہیں FIFA سے وابستہ کوئی بھی قومی فٹ بال ایسوسی ایشن جس کی نمائندہ ٹیم مقابلے میں حصہ لے رہی ہے۔

7۔ تجارتی انجمن (Business Association) کے معنی ہیں ریاست کی طرف سے تسلیم شدہ ادارہ جس میں ادارہ تجارتی انجمن کے طور پر کاروبار کر رہا ہے اور اس میں ایسی تنظیم شامل نہیں ہو جو انشورنس فراہم کرنے کے مقاصد کے لیے بنائی گئی ہو۔

8۔ کمیونٹی ایسوسی ایشن (Community Association) سے مراد ایک ایسی ایسوسی ایشن سے ہے جس میں رکنیت کسی کوآپریٹو، ٹاؤن ہاؤس، ولا، یا دیگر رہائشی یونٹ میں کسی یونٹ کی ملکیت یا شیئر ہولڈر کی دلچسپی کی شرط ہے جو ایک ماسٹر ایسوسی ایشن یا مشترکہ مفادات کی کمیونٹی کے طور پر رہائشی ترقیاتی منصوبے کا حصہ ہے اور جو ایک تشخیص اور دیگر اخراجات عائد کرنے کا جواز رکھتی ہو۔

9۔ کوآپریٹو ایسوسی ایشن (Cooperative Association) سے مراد ایک ایسی تنظیم ہے جو رہائشی کوآپریٹو پراپرٹی میں دلچسپی رکھتی ہے۔ یا کسی کوآپریٹو پروجیکٹ کی رہائشی املاک کا لیز ہولڈ اور جو کہ کوآپریٹو پروجیکٹ کے آپریشن کے لیے ذمہ دار ہو۔

10۔پروفیشنل ایسوسی ایشن (Professional Association) کا مطلب انجینئرز، جیوسائنسدانوں یا دونوں کی خود ساختہ تنظیم ہے۔

24.19 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے:

- حکومتی اداروں کے متوازی اداروں کی جانکاری حاصل کی۔
- غیر سرکاری تنظیموں یعنی این جی او سے متعلق اہم معلومات حاصل کی۔
- خود امدادی گروہ یعنی سیلف ہیلپ گروپ کی جانکاری حاصل کی۔
- صارف انجمنوں کی جانکاری حاصل کی۔

24.20 کلیدی الفاظ (Keywords)

NABARD

نیشنل بینک فار ایگریکلچر اینڈ رورل ڈیولپمنٹ (NABARD) ہندوستان میں علاقائی دیہی بینکوں اور سب سے اوپر کوآپریٹو بینکوں کے مجموعی ریگولیشن کے لیے ایک اعلیٰ ریگولیٹری ادارہ ہے۔ یہ وزارت خزانہ، حکومت ہند کے دائرہ اختیار میں ہے۔اس بینک کو "ہندوستان کے دیہی علاقوں میں زراعت اور دیگر اقتصادی سرگرمیوں کے لیے قرض کے میدان میں پالیسی، منصوبہ بندی، اور آپریشنز سے متعلق معاملات" سونپے گئے ہیں۔ نابارڈ مالی شمولیت کو فروغ دینے اور لاگو کرنے میں سرگرم ہے۔

24.21 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

24.21.1۔معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔این جی او سے متعلق کون سا جملہ صحیح ہے؟

(a) این جی او سرکاری دخل سے آزاد ہوتی ہیں۔ (b) یہ نجی ہوتی ہیں۔

(c) یہ خود مختار ہوتی ہیں۔ (d) یہ سبھی

2۔ہندوستان میں این جی او کے قیام سے متعلق آئینی دفعات ہیں:

(a)دفعہ (c) (1) 19 | (b)دفعہ 43

(c)دفعہ 28 | (d)یہ سبھی

3۔صارف انجمنیں کیا کردار ادا کرتی ہیں؟

(a)وکالت کردار | (b)خدمت کا کردار

(c)عوامی شراکت داری | (d)ان میں کوئی نہیں

4۔FCRA کیا ہے؟

(a)مالیات کو منظم کرنے والا قانون | (b)یورپ کا ایک فوٹبال کلب

(c)مالیات کو کنٹرول کرنے والی ایجنسی | (d)ان میں کوئی نہیں

5۔Foreign Exchange Management Act کب لاگو ہوا؟

(a)1989 | (b)1999

(c)2009 | (d)2019

6۔SHG سے کیا مراد ہے؟

(a)Settlement and Housing Group

(b)Self Help Group

(c)Service and Hospitality Goods

(d)ان میں کوئی نہیں۔

7۔درج ذیل میں متوازی ادارہ ہے:

(a)این جی او | (b)خود امدادی گروہ

(c)صارف انجمن | (d)یہ سبھی

8۔زیادہ تر ریاستوں میں، ریاستی انتخابی کمیشن مندرجہ ذیل میں سے کون سے کام انجام دیتا ہے:

(a)نامزدگیوں کے لیے تاریخوں کا تقرر، | (b)انتخاب کا پبلک نوٹس

(c)انتخاب کے لیے امیدواروں کی نامزدگی | (d)یہ سبھی

9۔ریاستی انتخابی کمیشن کے قیام کا بندوبست کون سے آئینی ترمیمی ایکٹ کے تحت آتا ہے۔

(a)63ویں اور 64ویں آئینی ترمیمی ایکٹ | (b)73ویں اور 74ویں آئینی ترمیمی ایکٹ

(c)83ویں اور 84ویں آئینی ترمیمی ایکٹ | (d)93ویں اور 94ویں آئینی ترمیمی ایکٹ

10۔ہندوستان کا آئین کب لاگو ہوا؟

15(a)اگست 1947　　26(b)نومبر 1949　　26(c)جنوری 1950　　(d)ان میں کوئی نہیں

24.21.2۔مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. صارف انجمنیں کیا ہیں؟
2. خود امدادی گروہوں کی تعریف اور تاریخ بیان کیجیے۔
3. ہندوستان میں این جی او کی آئینی حیثیت کیا ہے؟
4. این جی او کو درپیش اہم مسائل کیا ہیں؟
5. این جی او کے مالیات کو منظم کرنے والے قوانین پر ایک نوٹ لکھیے۔

24.21.3۔طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. خود امدادی گروہ کیا ہیں؟ ان کی تاریخ، ضرورت اور اہمیت کو واضح کیجیے۔
2. این جی او کیا ہیں؟ ان کی تاریخ، ضرورت اور اہمیت کو واضح کیجیے۔
3. صارف انجمنوں پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔

24.22 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Readings)

1. Mahi Pal, *Rural Local Governance and Development* (New Delhi: Sage India, 2020)
2. A. Avasthi, *Municipal Administration in India* (Agra: Lakshmi Naryan Agarwal, 1972)
3. Kuldeep Mathur, *Oxford India Short Introduction: Panchayti Raj* (New Delhi: Oxford India, 2013).
4. Pradeep Sachdeva, *Local Government in India* (New Delhi: Pearson Education India, 2011).
5. R. M. Jackson, *Machinery of Local Government* (London: Macmillan, 1969).
6. S. P. Jain, *Panchayati Raj Institutions in India: An Appraisal* (Hyderabad: National Institute of Rural Development, 1995)
7. K. K. Puri, *Local Government in India* (Jalandhar: Bharat Prakashan, 1985)
8. V. K. Puri, *Local Government and Administration* (Jalandhar: Modern Publishers, 2005)
9. Bidyut Chakrabarty & Rajendra Kumar Pandey, *Local Governance in India* (New Delhi: Sage India, 2018)
10. M. A. Muttalib, *Theory of local Government* (New Delhi: Sterling Publishers, 1982).

نمونہ امتحانی پرچہ

ہندوستان میں مقامی حکومت

Time: 3 hours وقت:۳گھنٹے Maximum Marks: 70 جملہ نمبرات:۷۰

ہدایات:

یہ پرچہ تین حصوں پر مشتمل ہے، حصہ اول، حصہ دوم، حصہ سوم۔ ہر جواب کے لیے لفظوں کی تعداد اشارۃً ہے۔ تمام حصوں سے سوالوں کا جواب دینا لازمی ہے۔

1۔ حصہ اول میں 10 لازمی سوالات ہیں جو کہ معروضی سوالات ہیں/خالی جگہ پُر کرنا/مختصر جوابوالے سوالات ہیں۔ ہر سوال کا جواب لازمی ہے۔ ہر سوال کے لیے ایک نمبر مختص ہے۔ (1x1=10 Marks)

2۔ حصہ دوم میں 8 سوالات ہیں۔ اس میں سے طالب علم کو کوئی 5 سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریباً دو سو (200) لفظوں پر مشتمل ہونا چاہیے۔ ہر سوال کے لیے 06 نمبرات مختص ہیں۔ (5x6=30 Marks)

3۔ حصہ سوم میں 5 سوالات ہیں۔ اس میں سے طالب علم کو کوئی 3 سوال کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریباً پانچ سو (500) لفظوں پر مشتمل ہونا چاہیے۔ ہر سوال کے لیے 10 نمبر مختص ہیں۔ (3x10=30 Marks)

حصہ اول

سوال(1)

(i) ہندوستان میں مقامی حکومت کو دستوری درجہ کب حاصل ہوا؟

(a)1992 (b)1993 (c)1994 (d)1995

(ii) ہندوستان میں مقامی حکومت کا بانی کسے تسلیم کیا جاتا ہے؟

(a) Lord Curzon (b) Lord Mayo (c) Lord Wellesley (d) Lord Ripon

(iii) حقوق کچھ سرگرمیوں کے استعمال میں آزادی کا معقول دعویٰ ہیں" یہ کس نے کہا؟

(a)وائلڈ (b)ارسطو (c)مارکس (d)پروٹاگوراس

(iv) مقامی حکومت کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟

(a)انتظامیہ (b)نگرانی (c)مالیات (d)یہ سبھی

(v) کون سی حکومت عام لوگوں کے سب سے قریب ہوتی ہے؟

(a)مرکزی (b)ریاستی (c)مقامی (d)یہ سبھی

(vi) درج ذیل میں پارلیمنٹ کا حصہ ہے:

(a)لوک سبھا (b)راجیہ سبھا (c)صدر جمہوریہ (d)یہ سبھی

(vii) میونسپل کارپوریشن کے میئر کا انتخاب کتنے سال بعد ہوتا ہے؟

(a)دو (b)تین (c)چار (d)پانچ

(viii) میونسپل کارپوریشن کا انتظامی سربراہ کون ہوتا ہے؟

(a)کارپوریٹر (b)میئر (c)کمشنر (d)انسپیکٹر

(ix) بلاک پنچایت کی مدت کتنی ہوتی ہے؟

(a)3سال (b)4سال (c)5سال (d)6سال

(x) ضلع پنچایت کی مدت کتنی ہوتی ہے؟

(a)3سال (b)4سال (c)5سال (d)6سال

حصہ دوم

(2) ضلع پنچایت کی تشکیل پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔

(3) ہندوستان میں گاؤں کی پنچایت کے مسائل بیان کیجیے۔

(4) ریاستی مالیاتی کمیشن کے فرائض بیان کیجیے۔

(5) حکومت کی تین سطحوں کے درمیان تعلقات کو بیان کیجیے۔

(6) 73ویں آئینی ترمیم قانون کی خصوصیات لکھیے۔

(7) مقامی حکومت پر ریاست کا مالیاتی کنٹرول کیسے ہوتا ہے؟

(8) ریاستی انتخابی کمیشن کے فرائض بیان کیجیے۔

(9) 74ویں آئینی ترمیم قانون کی خصوصیات لکھیے۔

حصہ سوم

(10) ہندوستان میں پنچایتی راج نظام کے اہم مسائل پر ایک نوٹ لکھیے۔

(11) ریاستی اور مقامی حکومت کے تعلقات کی وضاحت کیجیے۔

(12) ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کیا ہے؟اس کے اہم فرائض کیا ہیں؟

(13) ریاستی انتخابی کمیشن کے اہم اختیارات کیا ہیں؟

(14) مقامی حکومت پر ریاستی کنٹرول کے اہم آلات کیا ہیں؟وضاحت کیجیے۔

یہ کتاب مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے ڈی ٹی پی سیل کاؤنٹر پر دستیاب ہے۔

ملنے کا پتہ:

ڈی ٹی پی سیل کاؤنٹر، ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، گچی باؤلی، حیدرآباد-500032 (تلنگانہ)

DTP Sale Counter, Directorate of Translation & Publications

Room No. G-09, H. K. Sherwani Centre for Deccan Studies
Maulana Azad National Urdu University, Gachibowli,Hyderabad-500032
M: 9394370675, 9966818593, Email: directordtp@manuu.edu.in

Account Name: DTP Sale Counter **Account No.:** 187901000009349
Bank Name: Indian Overseas Bank **IFSC:** IOBA00001879
Branch: Gachibowli, Hyderabad

Counter Timinings

Monday To Friday
09:30 a.m. To 05:30 p.m.

کتابوں کی قیمت پر رعایت کی شرح:

1۔عام قارئین کے لیے 25% 2۔طلبا، کالجز اور دیگر اداروں کے لیے 30%

کتابیں ڈاک سے بھی منگوائی جاسکتی ہیں۔

نوٹ: -/500 روپے سے زائد کے بل پر ڈاک خرچ نہیں لیا جائے گا۔